

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
التواترين

# بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين



**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَالْخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بیشکست جنوں نے کہا، ہمارا رب اللہ ہے پھر سچا ہوا۔ ان پر خوف نہ آئے اور نہ ان کو غم (احکام: ۱۳)

# ایقباتِ حبانِ ماکرانی

مجدد الفیثانی شیخ احمد سرمدی رضی اللہ عنہ

جلد سوم

ترجمہ و تفسیر: پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد

مؤتبین

صاحبزادہ ابوالسرد محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال منظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر الفتادی

نظر ثانی  
محمد عالم مختار حق

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۲۰۰۸/۱۴۲۹ھ



(جملہ حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام	..... باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مرتبین	..... صاحب زادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
	مولانا جاوید اقبال مظہری
	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
نظر ثانی	..... محمد عالم مختار حق
جلد	..... سوم
حروف ساز	..... سید شعیب افتخار مسعودی، قاری محمد شریف کمبہ
طابع	..... جاوید اقبال مظہری
مطبع	..... برکت پریس
طباعت	..... ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء
اشاعت	..... اول (بارہ سو)
ناشر	..... امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی
ہدیہ	.....

ناشر

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

فلیٹ نمبر ۱-۵، پلاٹ نمبر ۱-۷، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، فیز ۷، خیابان شمشیر ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی،

فون ۰۱۲-۵۸۴۰۳۹۵ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

## ملنے کے پتے

☆☆

- ☆ ادارہ مسعودیہ..... ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی فون: ۰۲۱-۶۶۱۳۷۳۷
- ☆ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز..... ضیاء منزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔ اے۔ جناح روڈ، کراچی فون: ۰۲۱-۲۲۱۳۹۷۳
- ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز..... اردو بازار، کراچی فون: ۰۲۱-۲۶۳۰۳۱۱
- ☆ مکتبہ غوثیہ ہول سیل..... پرانی سبز منڈی، یونیورسٹی روڈ، نزد پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی فون: ۰۲۱-۳۹۲۶۱۱۰
- ☆ فرید بک اسٹال..... ۳۸- اردو بازار، لاہور فون: ۰۳۲-۷۲۲۳۸۹۹
- ☆ مکتبہ نبویہ..... گنج بخش روڈ، لاہور
- ☆ مکتبہ جامعہ نقشبندیہ بستان العلوم..... کڈہالہ (مجاہد آباد)، براستہ گجرات، آزاد کشمیر، اسلامی جمہوریہ پاکستان

- ☆ Khalifa Muhammad Sadique Raza, Roza Shareef, Sirhind, District Fategharh, Pin code-140406 (INDIA) Ph. 01763-30144.
- ☆ Dr. Mufti Muhammad Mukarram Ahmad, Nusratul Islam Educational Society, Masjid Fatehpuri, Delhi-6,(INDIA)
- ☆ Mr. Masood Ahmad Ashrafi, Chairman, Global Islamic Mission, 335, Walnut Street # 2, Yonkers, New York-10701(U.S.A)
- ☆ Mr. Munir Hussain Masoodi, 46-Holly Lane Smethwich, West Midlands B67 7JD. (U.K)
- ☆ Hafiz Muhammad Qamaruddin Rizvi, Maktaba-i-Razvia 423-Matia Mahal, Jama Masjid Delhi-110006. (INDIA)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## انتساب

آزاد کشمیر میں سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا

خواجہ محمد صادق صدیقی کے نام



☆ ..... جن کی زندگی یاد الہی، دین حقہ کی سر بلندی، خدمت خلق میں مصروف اور سلسلہ عالیہ

نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کے لیے وقف ہے

☆ ..... جن کے انداز، مشائخ طریقت میں یکتا و یگانہ ہیں

☆ ..... وہ آنکھوں میں نہیں، دل میں سماتے ہیں ..... ان کا انداز محبوبانہ ہے

☆ ..... وہ مہمان نواز ہیں، دل دار و دل ربا ہیں ..... جس نے بیعت کی تبع سنت ہو گیا،

سلف صالحین کی راہ پر چل دیا

☆ ..... وہ سراپا عمل ہیں، سادگی و خلوص کا پیکر ہیں، تین سو مساجد نظام سلطانیہ کے تحت تعمیر

کیں اور کرائیں، جو سب کی سب آباد ہیں، نماز باجماعت ہوتی ہے، اکثر میں

حفظ و ناظرہ اور بعض میں درس نظامی کا اہتمام ہے

☆ ..... جن کی سرپرستی میں رمضان المبارک میں بارہ سو مقامات پر تراویح کا اہتمام کیا جاتا

ہے اور حافظات و قاریات گھروں میں الگ قرآن کریم سناتی ہیں



☆..... جنہوں نے ملک و بیرون ملک سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مزارات پر قبے تعمیر کرائے تاکہ زائرین اطمینان سے حاضری دے سکیں..... ازبکستان کے دور دراز علاقوں میں مزارات تعمیر کرائے

☆..... آپ کے فیض سے کوٹلی (آزاد کشمیر) مدینۃ المساجد بن گیا، جدھر دیکھو مسجدیں ہی مسجدیں، پہاڑوں پر، وادیوں میں، میدانوں میں..... سڈول گنبد، خوبصورت مینارے دعوتِ نظارہ دے رہے ہیں

☆..... جن کی قیام گاہ مسجد الفردوس کے معمولات دیکھ دیکھ کر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

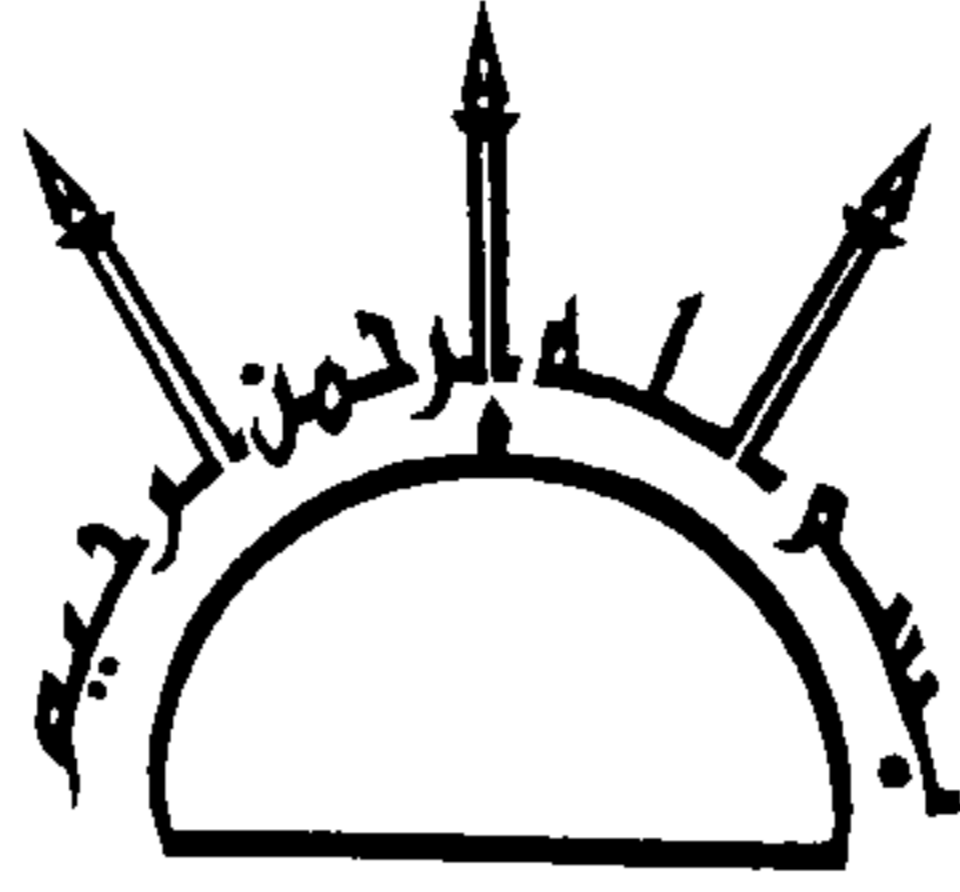
☆..... جن کے اعراس میں، نہ غل شور، نہ ہجوم زناں، نہ دیگر خرافات..... سکوت ہی سکوت، خاموشی ہی خاموشی، حال میں ماضی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

☆..... نام و نمود نام کو نہیں، خدمت ہی خدمت..... اخلاص ہی اخلاص، عمل ہی عمل.....

☆..... جن کے فرزندان گرامی اور نبیرگان عالی علم و دانش سے آراستہ، صاحب شریعت و طریقت..... یہی ان کا امتیاز ہے، یہی ان کی پہچان ہے.....

(مرتبین)

☆.....☆.....☆



# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم



تیرے رستے سے ملا رستہ شہ کونین کا  
مرشدِ راہِ وفا تو ، رُشد تو، ارشاد تو  
(غلام مصطفیٰ)

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باقیات جہان امام ربانی

جلد سوم



۱۱	امام احمد رضا محدث بریلوی	..... نعت شریف
۱۳	حافظ فتح محمد حقیر دہلوی، محشر حسن بلیاوی، حافظ لدھیانوی، خازن زادہ کاظم خان شیدا	..... مناقب
۱۹	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	..... ابتدائیہ
	شیخ الحرم سید آفندی، قاضی احمد الدین احمد الرشید، ڈاکٹر آہ تھریولر، پروفیسر محمد عارف اظہر	..... تاثرات

### باب اول

۲۷	لیفٹنٹ کرنل سید الطاف محمود ہاشمی	..... سرمایہء ملت کانگہباں
۴۷	پروفیسر نجدت طوسون	..... سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان و ادب میں حضرات نقشبندیہ کی خدمات (انگریزی)
۵۷	ویب سائٹ خلیفہ انسٹی ٹیوٹ	..... شیخ احمد سرہندی (انگریزی)

- ۶۳ وکی پیڈیا ..... احمد سرہندی (انگریزی) ❁
- ۳۷ مرتبین ..... حضرت شیخ خواجہ سیف الدین ❁
- مرتبہ: مولانا محمد اعظم ..... مکتوبات خواجہ سیف الدین ابن خواجہ محمد معصوم ❁
- ۷۱ مقدمہ: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

## باب دوم

- مرتبہ: مولانا عبداللہ جان فاروقی ..... گلشن وحدت ❁
- ۲۸۱ تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت ابن خواجہ محمد سعید)
- ۲۵۹ محبوب احمد بھٹی ..... ملفوظات شریف حضرات موسیٰ زئی شریف ❁
- ۲۷۵ پروفیسر محمد اقبال مجددی ..... نقشبندی اہم مخطوطات ❁

## باب سوم

- ۲۷۹ ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری ..... روئداد امام ربانی کانفرنس، کراچی ۲۰۰۷ء ❁
- ۲۸۵ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی ..... روئداد امام ربانی کانفرنس، لاہور ۲۰۰۷ء ❁
- ۲۹۳ ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری ..... روئداد مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی ۲۰۰۷ء ❁

## باب چہارم

- محمد عبدالستار طاہر مسعودی ..... جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ ❁
- ۲۹۹ ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری

## باب پنجم

- ۶۴۱ ..... کتبات مزارات احاطه و روضہ شریف سرہند
- ۶۵۵ کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی ..... مآخذ و مراجع
- ۶۷۳ ..... مرقعات
- ۶۸۹ صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد ..... بہار تشکر
- ۶۹۵ خالد محمود خالد نقشبندی ..... سلام بکھور شیخ احمد سرہندی
- خواجہ محمد سعید نبیرہ خواجہ محمد زمان ..... مناجات
- ۶۹۹ مترجم: حافظ سخی محمد مہراں سکندری



المسجد الكبير الحبيب  
كتاب الصلاة والخطب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## نعتِ رسولِ مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی



جو بنوں پر ہے ، بہارِ حسن آرائی دوست  
 خلد کا نام نہ لے ، نبلِ شیدائی دوست  
 شوق روکے نہ رُکے ، پاؤں اٹھائے نہ اٹھے  
 کیسی مشکل میں ہیں اللہ ، تمنائی دوست  
 تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا  
 سائے داراؤں کی دارا ہوئی ، دارائی دوست  
 طور پر کوئی ، کوئی چرخ پہ ، یہ عرش سے پار  
 سائے بالاؤں پہ بالا رہی ، بالائی دوست  
 رنجِ اعدا کا رضا چارہ ہی کیا ہے جب انھیں  
 آپ گستاخ رکھے علم و شکیبائی دوست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## نعتِ رسولِ مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے  
اندھیری رات سُنی تھی ، چراغ لے کے چلے  
ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا  
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے  
جناں بنے گی مہبانِ چاریار کی قبر  
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے  
گئے زیارتِ در کی ، صد آہ ! واپس آئے  
نظر کے اشکِ چٹھے ، دل کا داغ لے کے چلے  
رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے؟  
تم اور آہ ! کہ اتنا داغ لے کے چلے !

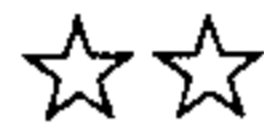
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## منقبت

بدرگاہِ امام ربانی مجدد الف ثانی

از: حافظ فتح محمد حقیر دہلوی

(م۔ ۱۲۰۰ھ)



ہوا ہوں جب سے دیوانہ مجدد الف ثانی کا  
چلو اے تشنگانِ بادۂ وحدت پیو چل کر  
وہ فاروقی نسب ہیں مشرب ان کا نقشبندی ہے  
وہ شمع دین احمد ہیں اور احمد ہے نام اُن کا  
محبت جن کو اہل اللہ سے ہوگی وہی دل سے  
سلاسل چار ہیں جو سب کے سب آپس میں یک دل ہیں  
خودی سے دور ہے ہر دم رہا کرتا ہے وہ بے خود  
خدا اور مصطفیٰ کا اور وہ ہے اصحاب کا پیرو  
حقیر اہل قیامت کہیں گے دیکھ کر مجھ کو  
وہ دیکھو آیا دیوانہ مجدد الف ثانی کا

(ماخذ: اسرار کبیری، میاں عبید اللہ، کپور آرٹ پریس لاہور ۱۳۳۷ھ)





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## حضرت مجدد سرہندی بیسویں صدی میں محشر حسینی بلیاوی



لے گئی جب مجھ کو اک دن میری شوریدہ سری  
اللہ اللہ اس زمیں کی پستی و افتادگی  
باہمہ اوج بلندی آسماں شرمندہ تھا  
میں نے آنکھیں بند کیں محسوس یوں ہونے لگا  
سوربا تھا وہ مجاہد زیرِ خاک آرام سے  
اُس کی راہِ عشقِ مولیٰ میں سدا دیوانگی  
وہ برستا ہی رہا از ابتدا تا انتہا  
بے دھڑک انکار سجدہ! وہ بھی شاہِ ہند سے

تھا کھڑا شیخ مجدد کے مزارِ پاک پر  
ذره ذرہ ہنس رہا تھا رفعتِ افلاک پر  
ناز تھا فرشِ زمیں کو ایک مشّتِ خاک پر  
جیسے مجھ کو لے اڑا ہو کوئی عرشِ پاک پر  
جان دیدی جس نے آخر صاحبِ لولاک پر  
خندہ زن رہتی تھی اکثر عالمِ ادراک پر  
برق بن کر کفر و بدعت کے خس و خاشاک پر  
آفریں ہے اُس کے عزم و جرأتِ بے باک پر

زندگی تھی وقف اس کی حق شعاری کے لیے  
گلشنِ دینِ ہدیٰ کی آبیاری کے لیے

(ماہنامہ "تبیان" دادوالی شریف ضلع گوجرانوالہ، "مجدد الف ثانی نمبر" مارچ اپریل ۱۹۵۴ء، ص ۶۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## کاشف اسرار

حافظ لدھیانوی



مدفون ہے سرہند میں وہ مردِ حق آگاہ  
جو واقف حالات تھا جو کاشفِ اسرار  
انوار الہی کا خزانہ تھا وہ سینہ  
وہ ہند میں ترویجِ شریعت کا علم دار  
قرآن کی تفسیر تھا ہر قولِ دلاویز  
روشن تھا احادیث سے آئینہ افکار  
اللہ نے دی یوں دیں کی بصیرت سے نوازا  
ہر عقدہ مشکل ہوا آساں دم گفتار  
وہ اہل شریعت کے لیے باعثِ تقلید  
وہ اہل طریقت کے لیے نور کا مینار  
کی سنت سرکار کی گفتار سے تصدیق  
کردار سے کرتا تھا اسی قول کا اقرار

ہر لحظہ رہا دین کی احیاء کا اسے دھیان  
 بدعاتِ زمانہ سے رہا ناخوش و بیزار  
 ہر جبر کے باوصف تھا توحید کا داعی  
 باطل کی ہر چال سے رہتا تھا خبر دار  
 تعلیمِ پیبر کا مبلغ تھا بہر حال  
 دربارِ شہنشاہ میں کیا سجدے سے انکار  
 ”گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے  
 جس کے نفس گرم سے ہے گرمی گفتار  
 وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان  
 اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار“  
 عرفان الہی کی ملے اس کو بھی توفیق  
 حافظ بھی ہے اک چشمِ عنایت کا طلب گار

☆.....☆.....☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## منقبت

# بحضور امام ربانی مجدد الف ثانی

خانزادہ کاظم خاں شیدا

(نبیرہ مشہور پشتو شاعر خوش حال خان خٹک)

(پشتو مع ترجمہ)



چہ سرہندئے پاک مولد دے	مجدد شیخ احمد دے
(سرہند پاک جن کا مقام پیدائش ہے)	(وہ مجدد شیخ احمد ہیں)
چہ تجدیدئے عالم ستائی	دا منصب ور باند شائی
(تجدید دین پر دنیا ان کی تعریفیں کرتی ہے)	(اور یہ مرتبہ ان کو بجا ہے)
چہ وجودئے دین تازہ شو	دین تازہ یقین تازہ شو
(ان کے دم سے دین تازہ ہو گیا)	(دین کیا تازہ ہو یقین تازہ ہو گیا)
لوئے امام د اولیاء دے	ہم وارث د انبیاء دے
(اولیاء کے بڑے امام ہیں)	(اور وارث انبیاء بھی ہیں)
کہ اقطاب دی یا افراد دی	بہرہ مند پہ دا ارشاد دی
(اقطاب ہیں یا وہ یگانہ دیکتا ہیں)	(سب انہی کے ارشاد سے بہرہ مند ہیں)

ہر یو حرف چہ مقطع دے	چہ اسرار وئے مطلع دے
(ہر حرف مقطع کی طرح حرف آخر ہے)	(اور مطلع کی طرح کلام اسرار کا کاشف ہے)
چہ جذبہ غرونہ لرزاں کا	چہ سلوک نئے خرامان کا
(حالت جذب میں پہاڑوں کو ہلا دیں)	(اور حالت سلوک سے انہیں جلا دیں)
لو نگاہ کہ نئے پہ خاک شی	ہغہ دم بہ خاک افلاک شی
(اگر خاک پر ان کی ذرا نظر پڑ جائے)	(اسی دم وہ خاک افلاک بن جائے)
چہ آسمان کہ نئے نظر شی	درست آسمان بہ رخشان نمر شی
(اگر وہ آسمان کی طرف دیکھ لیں)	(تو سارا آسمان خورشید منور ہو جائے)
کمالات د نبوت ہم	امامت او خلافت ہم
(نبوت کے کمالات بھی)	(امامت اور خلافت بھی)
ھیخ خفی نہ جلی دی	چہ نصیب د دی ولی دی
(ذرا بھی پوشیدہ نہیں ظاہر ہیں)	(اور اس ولی کو حاصل ہیں)
چہ علیا ولایت خاص دے	چہ کبرای نئے اختصاص دے
(قربت اعلیٰ میں وہ خاص ہیں)	(اور ولایت کبریٰ میں بھی انہیں اختصاص ہے)

نوٹ: خانزادہ کاظم خان شیدا بن محمد افضل خان بن خوش حال خان خٹک ۱۱۳۵ھ میں اکوڑہ خٹک پشاور میں پیدا ہوئے، ان کا خاندان مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا دست گرفتہ تھا۔ یہ خود بھی حضرت شیخ غلام معصوم بن شیخ محمد اسماعیل بن شیخ صبغت اللہ بن خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندی کے مریدین میں سے تھا۔ اپنے بھائی اسد اللہ خان کے ظلم و ستم کی وجہ سے وطن چھوڑ کر کشمیر چلے گئے وہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد سندھ اور وہاں سے ریاست رام پور میں جا کر آباد ہو گئے۔ ۱۲۰۰ھ کے قریب فوت ہو کر رام پور میں دفن ہوئے۔ آپ کا دیوان ۱۰۶۸ صفحات پر مشتمل ہے جو بہت عرصہ قبل پشاور سے شائع ہوا تھا۔ (مرتبین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## ابتدائیہ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

وہ جس کا شاہی بھی بھرتی تھی پانی  
وہی تو تھے مجدد الف ثانی  
(آصف جلالی)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ (م ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) کا مطالعہ کرتے جائیے اور ایک نئے جہان کی سیر کرتے جائیے جو اس جہان سے بالکل مختلف ہے..... ایسا جہان، جہاں علوم و فنون کی ایک نئی بہار نظر آتی ہے جس کے سامنے دنیاوی علوم و فنون کی بہار، خزاں رسیدہ معلوم ہوتی ہے..... ان علوم و فنون کا سمجھنے والا سابقین میں کمیاب تھا اور متاخرین میں تو بالکل نایاب ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں وہ بلندی عطا فرمائی کہ جس نے نام لیا وہ بھی بلند ہو گیا..... جہان علم و فن ہی نہیں ”مجدد الف ثانی“ ایک جہان علم و عمل کا نام ہے..... آپ سراپا عمل تھے اور سنت کے سچے پیرو تھے اور یہی عمل آپ کی پہچان ہے..... آپ نے زندگی بھر سنت پر عمل کیا اور اسی کی تلقین فرماتے رہے..... مکتوبات سے ماخوذ آپ کے یہ اقوال مشہور و معروف ہیں کہ:

۱..... ”چند روزہ زندگی اگر حضور سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بسر ہو تو نجات ابدی کی امید ہے ورنہ کوئی بھی کیسا ہی اچھا عمل کیوں نہ ہو سب بیچ ہے اور بے کار ہے“

۲..... ”دونوں جہانوں کی سعادت سید کونین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ افضلھا ومن التسلیمات اکملھا کی اتباع سے وابستہ ہے اور بس“

(جلداول: مکتوب: ۱۶۳)

”جہان امام ربانی“ کی بارہ جلدوں میں ہمیں ایک عظیم انسان کے نقش قدم نظر آتے ہیں جس پر چل کر منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں..... ”جہان امام ربانی“ کی اشاعت کے بعد معرفت و پہچان کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا..... جس نے دیکھا حیرت و مسرت کا اظہار کیا، ان شاء اللہ ”باقیات جہان امام ربانی“ دیکھنے کے بعد اس خوشگوار مسرت میں اور اضافہ ہوگا.....

ہر لفظ سے رازِ تحقیق ظاہر، عروجِ نظر ہے جہان مجدد  
ہوے جس سے سرور اہل طریقت، وہ تازہ خبر ہے جہان مجدد

”باقیات جہان امام ربانی“ کی تیسری جلد آپ کے پیش نظر ہے جس کی فہرست شروع میں دے دی گئی ہے جبکہ جلد اول اور دوم کے مشمولات کی تفصیل کچھ یوں ہے.....

جلد اول میں حمد رب جلیل و نعت شریف اور مناقب کے بعد افتتاحیہ و ابتدائیہ اور تاثرات پھر باب اول میں مجدد دوراں، امام ربانی کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر، مرشد کریم کے نام مکتوبات شریف میں نجی زندگی کی جھلکیاں، وجود و عدم وجود اور امکان (مکتوبات کی روشنی میں)..... باب دوم میں تفردات مجدد الف ثانی، جو اہر مکتوبات مقدسہ، سرمایہ ملت کا نگہبان، مجدد الف ثانی کا نظام تبلیغ، نشان وحدت ملت اسلامی، اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد کی اولاد و احفاد..... باب سوم میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت مجدد الف ثانی کے فلسفہ کا تنقیدی جائزہ (انگریزی) اور جہان امام ربانی کا تنقیدی جائزہ..... باب چہارم میں حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ آلوسی، تصانیف رضا میں اذکار امام ربانی اور فتاویٰ رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی..... باب پنجم چوہویں صدی ہجری کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، وسط ایشیاء میں سلسلہ نقشبندیہ کا عروج، کردستان میں سلسلہ نقشبندیہ کے آخری تاجدار شیخ محمد معصوم، انگلستان کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، سلسلہ نقشبندیہ اور اقبال کے علاوہ حافظ سید وزیر علی شاہ نقشبندی، خواجہ سید محبوب عالم توکلی اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے تذکرے، مشائخ نقشبندیہ (بخارا، ازبکستان) اور مرقات پر مشتمل ہے.....

جلد دوم میں نعت شریف، مناقب، ابتدائیہ اور تاثرات کے بعد باب اول میں ذکر مجدد اور علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات..... باب دوم میں عہد اکبری مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں، نفاذ شریعت

مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں اور فتنہ دور اکبری و جہانگیری اور مجدد الف ثانی..... باب سوم میں خواجہ یعقوب چرخ (حالات و ارشادات)، ملفوظات شریف خواجہ محمد عارف ریوگری اور صد سالہ و ہزار سالہ مجدد..... باب چہارم میں الجنات الثمانیہ (مبیضہ) اور باب پنجم جنات ثمانیہ (ترجمہ اردو) اور مرقعات پر مشتمل ہے.....

پیش نظر جلد میں مقالات و مضامین کی اہمیت اپنی جگہ مگر مکتوبات خواجہ سیف الدین (ابن خواجہ محمد معصوم) اور مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت (ابن خواجہ محمد سعید) کی شمولیت اس جلد کی حیثیت نمایاں کرتی ہے..... اس کے ساتھ ساتھ ”جہان امام ربانی“ کی بارہ جلدوں کے موضوعاتی اشاریہ کی افادیت سے بھی انکار ناممکن ہے جو کہ بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی مصنف و محقق کو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بنے گا.....

بفضلہ تعالیٰ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی نے ”جہان امام ربانی“ کا بارہ جلدوں پر مشتمل عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا (۲۰۰۵ء..... ۲۰۰۷ء، کراچی) شائع کر کے عالم اسلام کو ”جام مجدد“ سے خوب سیراب کیا..... الحمد للہ اب (۲۰۰۸ء) ”باقیات جہان امام ربانی“ کے نام سے مزید تین جلدیں شائع کرنے کا اعزاز بھی حاصل کر لیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر ممکن نہ تھا ہم اس کریم کی بارگاہ میں سر بسجود ہیں..... ان شاء اللہ ”جہان امام ربانی“ کی بارہ جلدیں اور ”باقیات جہان امام ربانی“ کی تین جلدوں کو عنقریب ویب سائٹ پر ڈال دیا جائے گا جس کا ایڈریس یہ ہے:

www.almazhar.com

دوران تصحیح ہر ممکن کوشش کی گئی کہ اغلاط نہ رہیں مگر پھر بھی بشری تقاضوں سے انکار ممکن نہیں لہذا دوران مطالعہ جو بھی غلطیاں نظر سے گزریں ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں تصحیح کر لی جائے.....



حضرت مجدد الف ثانی کی شخصیت اور ان کے افکار و خدمات پر پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ترکی، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ، برطانیہ، مصر، سعودی عرب، آسٹریلیا اور امریکہ وغیرہ کی جامعات میں تحقیقی کام ہوا اور یہ سلسلہ عالمی سطح پر اب بھی جاری و ساری ہے..... تحقیقی دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کے حوالے سے جوں جوں آگے آگے بڑھتے ہیں نئے نئے افق سامنے آتے جاتے ہیں.....

ثمر چمکے گا محشر تک یہ فاروقی نگینہ ہے  
قسم اللہ کی یہ فیض سرکار مدینہ ہے  
(صلی اللہ علیہ وسلم)..... (ثمر جمشید پوری)

احقر  
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری  
(کراچی، پاکستان)

۱۷ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ  
۲۷ جنوری ۲۰۰۸ء

☆.....☆.....☆

لِحُسَيْنِ أَكْبَرِ الْحَسَنِائِ  
كَتَابًا كَلَّمَ السَّامِعِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## تأثرات

☆☆  
شیخ الحرم سید آفتدی

☆☆

الشیخ الاجل الهمام الکامل فی الطریقه النقشبندیہ جل امام منبع العلوم  
والمعارف والاسرار واللطائف العارف بالله تعالیٰ الشیخ احمد الفاروقی الحنفی  
النقشبندی رحمه الله تعالیٰ واعلیٰ درجاته

مخطوط عطیة الوهاب الفاصلہ بین الخطاء والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ انجلی  
(۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، (۱۱۱)

قاضی احمد الدین احمد المرشدی

☆☆

شیخ الطریقه والحقیقه العلوم المرحوم المقدوس المبرار الشیخ احمد  
الفاروقی النقشبندی

(مخطوط عطیة الوهاب الفاصلہ بین الخطاء والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ انجلی  
(۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ص ۱۰۶)

پروفیسر محمد عارف اظہر

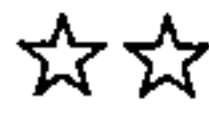
☆☆

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی غائر نظر سے حالات گرد و پیش کا جائزہ لے کر اصلاح  
احوال کا کام شروع کیا اور ملک کی مذہبی اور معاشرتی حالت کو شریعت اسلامیہ کے سانچے میں ڈھالنے کے

لیے کوشاں ہوئے۔ آپ نے مسلمانان پاک و ہند کو ایک ہزار سال کا بھولا ہوا درس یاد دلاتے ہوئے ان کی توجہ از سر نو حقیقی اسلام کی طرف مبذول کرائی۔ آپ نے شاہان وقت کو پند و نصائح سے نوازا اور انھیں شریعت کے نفاذ کی تلقین فرمائی۔ اکبر و جہانگیر جیسے جلیل القدر شہنشاہوں کے سامنے نہایت پامردی اور جرأت سے کلمہ حق بلند فرمایا۔ (نور اسلام مجدد الف ثانی نمبر، جنوری ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۰۴)

## پروفیسر آرتھر بیولر

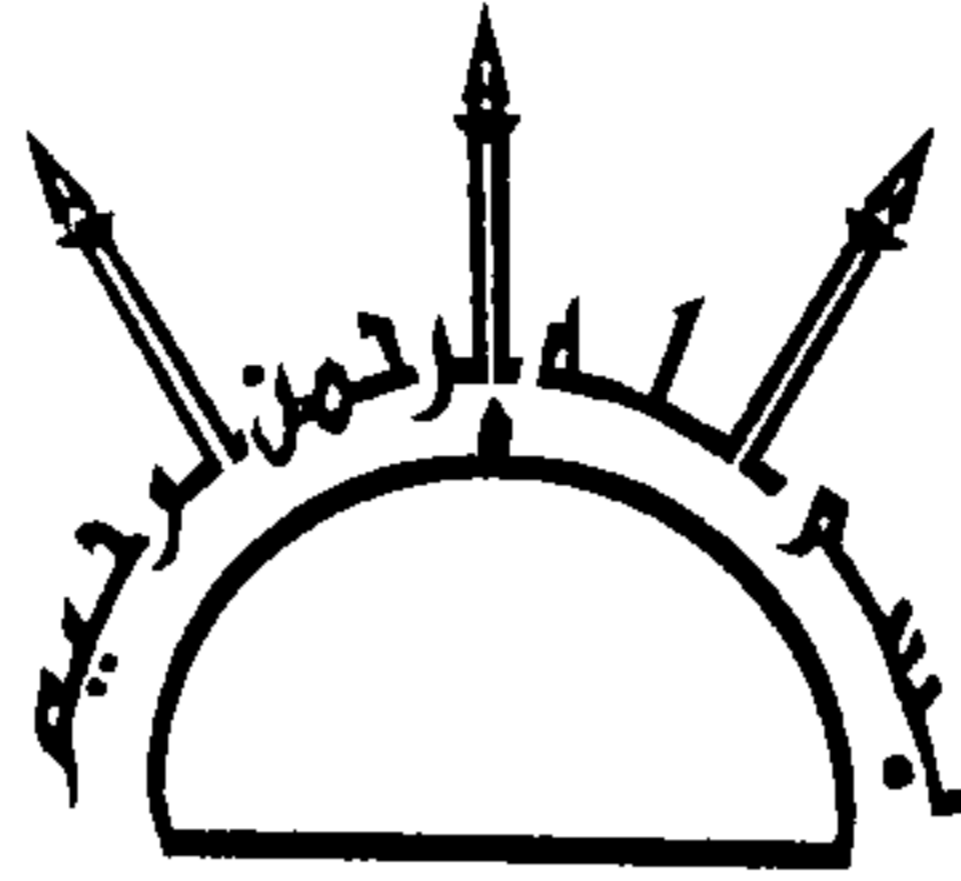
دکتوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ



ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طویل جدوجہد نے شیخ احمد سرہندی کی مثالی زندگی اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے عدیم النظیر اور بے مثال، فاضلانہ و محققانہ مقالات کا مجموعہ ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ گیارہ جلدوں کی صورت میں شائع کیا ہے۔ نفیس طباعت اور خوبصورت جلدیں جن میں سے چھ جلدوں پر اظہار خیال کیا جاتا ہے (کیوں کہ ہنوز یہی چھ جلدیں موصول ہوئی ہیں)۔

ان جلدوں میں سے ہر ایک جلد میں قاری کو سوانحی، ادبی، تقدیمی، تاریخی اور خطاطی کی وسعتیں نظر آئیں گی۔ فضلاء کے لیے چھ صفحات پر مشتمل شیخ احمد سرہندی کا سوانحی اور تاریخی خاکہ ہے، ڈیڑھ صفحہ پر مشتمل ایک مقالہ ہے جس میں مکتوبات میں جو احادیث شریفہ بیان کی گئی ہیں ان کا تجزیہ کیا گیا ہے (ج-۲) احمد سرہندی کی تصانیف پر مقالات ہیں (ج-۳) سرہندی کے سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت پر مقالات ہیں۔ (ج-۴) مکتوبات کی تشریحات ہیں (ج-۵)، سندھ اور سرحد میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ پر مقالات ہیں (ج-۶)

تمام جلدیں اردو میں لکھی گئی ہیں، چھٹی جلد میں دوسری زبانوں کے مقالات کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے تاریخ میں کسی بھی صوفی پر کسی بھی زبان میں ایسا عظیم انسائیکلو پیڈیا کی کام نہیں ہوا جس طرح ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ میں پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مسعود احمد اور ان کی جماعت کو اس جدوجہد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ۱۲ مارچ، ۲۰۰۷ء (ترجمہ انگریزی)



# باقیاتِ جهانِ امام ربانی

جلد سوم.....باب اول



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## نذرانہ عقیدت

### درشان حضرت مجدد الف ثانی

ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد

(علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد)



آپ نقشبندیوں کے پیر ہیں  
بے مثال ہیں بے نظیر ہیں  
اکبر کے دین کو ملایا جو خاک میں  
واللہ آپ ہی حسین کی تصویر ہیں  
ناشاد جیسے اہل دل آپ کے اسیر ہیں  
آپ باوقار اور روشن ضمیر ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## سرمایہ ملت کا نگہبان

لیفٹننٹ کرنل سید الطاف محمود ہاشمی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ مجبویہ (حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی) موضع سید اشرف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاء الدین



تاریخ اسلام میں دوسری اور تیسری صدی ہجری ایجاد و تدوین علوم کے اعتبار سے نویں صدیوں تک تھیں۔ ایک جانب تدوین حدیث جاری ہے تو دوسری طرف فقہ کی بنیاد رکھی جا رہی ہے، کہیں علم کلام ایجاد ہو رہا ہے تو کہیں علم تفسیر کے اصول وضع ہو رہے ہیں۔ یہ تمام علوم ظاہر سے متعلق ہیں، جبکہ دین کبھی بھی مطلقاً ظاہر داری کا نام نہیں رہا، اس کا باطن سے گہرا تعلق ہے۔ نبوت (نبی نہیں)، جو کہ دین کی اساس ہے، بذات خود باطنی شے ہے۔ باطنی علوم میں سے ”علم رشد“ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے طالبان دیدار الہی کو عنایت فرمایا گیا۔ اسی علم کے حصول کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت اختیار کی۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ محبوب رحیم و کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم رکھا جاتا؟ لہذا جہاں قرآن و حدیث فہمی کے لیے بہت سے علوم کی بنیاد رکھی جا رہی تھی وہاں عرفان الہی اور رسالت فہمی کے حصول کے لیے متعلقہ علوم کی بنیاد بھی فراہم کر دی گئی جنہیں بعد ازاں تصوف کے نام سے پکارا گیا۔ ان دو صدیوں میں جہاں بے شمار علوم کے لیے بنیاد فراہم ہوئی وہیں یہ صدیاں تصوف کے لیے بھی نشتِ اول ثابت ہوئیں۔ خواجہ حسن رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۰ تا ۱۱۰ھ) نے بصرہ میں اس نور کی شمع روشن کی تو بسطام میں ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۶۱ یا ۲۶۲ھ) نے ان کیفیات سے سالکین کے قلوب کو توحید کی تجلیات سے گرمایا۔ علم و عرفان کا مرکز، بغداد، حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۹۸ھ) کے شرح صدر سے بقعہ نور بن گیا۔

اس عرصہ میں دین کے باقی علوم کے ساتھ ساتھ علم تصوف کو بھی از حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ بقیہ علوم پر دسترس تو مطالعہ سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن تصوف عملاً کرنے سے تعلق رکھتا ہے اور علم تصوف کی یہی خاصیت اسے باقی ماندہ علوم سے ممتاز کرتی ہے۔ کتابیں پڑھ کر کبھی کوئی صراف نہیں بنا، اس کے لیے کسی صراف سے عملی تربیت لینا ضروری ہے۔ تصوف ہر لحاظ سے ایک سائنس ہے۔ جیسے سائنس کو مطالعہ سے تجربہ گاہ تک لانے میں ہزارے (milinium) صرف ہوئے ایسے ہی تصوف کے مشاہدات اور کیفیات کو سائنسی شکل دینے میں بھی کئی صدیاں صرف ہو گئیں، اگرچہ کیفیاتی تصوف تو دوسری اور تیسری صدی ہجری میں ہی ظاہر و باہر ہو چکا تھا مگر تصوف کا نصاب مرتب کرتے ہوئے بڑوں بڑوں کے دل دہل گئے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (۴۵۰ تا ۵۰۵ھ) نے تصوف سے حاصل شدہ انکشافات میں سے حقیقت وحی کا تذکرہ کیا ہے مگر یہاں تک پہنچنے کے لیے ضروری نصاب اور حقیقت وحی کی کیفیت کے بیان سے پہلو تہی کر گئے۔ یہی وجہ ہے کہ علم تصوف کئی صدیوں تک سینہ بہ سینہ ہی سفر گزریں رہا یہاں تک کہ ملک ازبکستان کے شہر بخارا کی نواحی غیر معروف بستی غجدوان کے باسی حضرت عبدالحق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ (م، ۶۱۷ھ) نے بالآخر یہ سکوت توڑا اور ہشت اصولی مختصر مگر جامع، سہل مگر پُر اثر نصاب ترتیب دیا۔<sup>۳</sup> یہ تعلیم ظاہر سے باطن میں سرایت کر کے انسان کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے راستہ تو کھولا مگر اُن کے چھ پشتوں بعد حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ (۷۱۷ھ تا ۷۹۱ھ) تک کسی کو اس میں ترمیم و اضافہ کی ہمت نہ ہو سکی۔ غالباً اس میدان میں بھی مقلدانہ روش نے ہی محققانہ روشنیوں کو مستور رکھا۔ خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے تین اصولوں کا اضافہ کیا<sup>۴</sup> اور ایک بار پھر لمبے عرصہ کے لیے اُفق طریقت پر خاموشی چھا گئی، یہاں تک کہ اس سکوت میں ارتعاش پیدا کرنے کا کام ہندوستانیوں کے سپرد ہوا۔ مشرقی پنجاب کے گاؤں سرہند کے شیخ احمد نے کمر ہمت باندھی جنہیں شاید اسی کام کی بناء پر مجدد الف ثانی ایسا لقب عطا ہوا کہ اس میں اصل نام بھی چھپ کر رہ گیا۔ آپ نے سلوک میں لطائف، حقائق اور ماورای مقامات کا ایسا نصاب متعارف کرایا جس سے میدان تصوف میں ایک حقیقی انقلاب برپا ہو گیا۔ اسے صوفیہ میں از حد پذیرائی ملی اور آج بھی یہ طریقہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بنگلہ دیش، افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے مذہبی حلقوں میں بے حد مقبول ہے۔

لطائف کو آسانی سے یوں سمجھا جاسکتا ہے، انسانی اعضاء کو نام دیے جانے سے قبل ماہرین طب کو آپس میں گفت و شنید میں دشواری پیش آتی کیونکہ اعضاء تو موجود تھے مگر انہیں کسی نام سے پکارا نہ جاتا تھا۔ پہچان اور سہولت کی خاطر انسانی جسم کے اعضاء کے نام رکھ لیے گئے اور رہتی دنیا تک بوقت ضرورت نام سازی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان میں سے دل، دماغ، جگر، گردے، پھیپھڑے ایسے اعضاء ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی عضو کام چھوڑ دے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اسی لیے انہیں اعضاءِ رئیسہ کہا جاتا ہے۔ روح بھی ایسے ہی بے شمار اعضاء پر مشتمل ہے۔ ان کی اسم گری اہم تو تھی لیکن اہم تر یہ بات تھی کہ نام دینے والا خود ان اعضاء سے واقف بھی ہو۔ اس نگری کے باسیوں کی زبان ویسے ہی گنگ تھی۔ اس کام کے لیے ہمت و توفیق کی مہر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر لگائی جا چکی تھی۔ آپ نے روح کے پانچ اعضاء کو ان کی بالیدگی اور نشوونما کے لیے زندگی پایا، گویا ان روحانی اعضاءِ رئیسہ کو آپ نے صوفیہ کی آسانی اور پہچان کے لیے نام دے دیے۔<sup>۵</sup> روح ایک لطیف شے ہے لہذا اس کے اعضاء کو لطائف کہا گیا۔ اعضاءِ رئیسہ چونکہ زندگی کے ضامن ہیں اس لیے ان کی حفاظت کے لیے غذائیں، دوائیں اور معالجات باقی اعضاء کی نسبت زیادہ تکلف سے وضع کیے گئے۔ اسی طرح لطائفِ رئیسہ کی صحت اور نشوونما کے لیے ذکر کی غذا، فکر کی دوا اور نور کا علاج تجویز کیا۔ اس دریافت نے عملاً دنیا و تصوف میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ منزل جسے پہلے عزلت گزینی اور ترکِ موالات کی بنا حاصل کرنا جوئے شیر لانا تصور کیا جاتا تھا اب گھر بیٹھے، معاش میں مصروف رہتے ہوئے ممکن ہو گیا۔ اس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تاریخِ تصوف میں واحد شخصیت ہیں جنہوں نے ایک تیر سے دو شکار کرتے ہوئے ظاہر و باطن کو ایک ساتھ نشانہ بنایا۔ ظاہر معاش میں مصروف ہے تو باطن معاد میں، ظاہر شریعت سے آراستہ ہو رہا ہے تو باطن نور خداوندی سے پیراستہ۔ قلب عملاً ذاکر ہو کر اس حدیث مبارک کا مظہر بن جاتا ہے۔

اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُتَمَوِّنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ

ترجمہ: مومن کی فراست سے محتاط رہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے

دیکھتا ہے۔ ۶۔

لطائف کے تذکرے کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے حقائق کے نازک ترین موضوع کو بھی چھیڑ ڈالا۔ یہ منکشف کیا کہ حقائق کی دو صورتیں ہیں، حقائقِ الہیہ اور حقائقِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام)۔



حقائق الہیہ میں حقیقتِ صوم (روزہ)، حقیقتِ صلوٰۃ، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ شامل ہیں جبکہ حقائق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، حقیقتِ ابراہیمی، حقیقتِ موسوی، حقیقتِ عیسوی، حقیقتِ محمدیہ (ﷺ) اور حقیقتِ احمدیہ (ﷺ) پر مشتمل ہیں۔ زیادہ تر صوفیہ کو حقائق الہیہ میں سے گزارا جاتا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر اولیاء اللہ تو حیدی نعرے بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ حقیقت الہیہ کی تجلی کا ایک مظہر ”کشف المحجوب“ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کا یہ قول ہے ”بیوی بچوں کو ہر کام سے زیادہ اہمیت نہ دو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتا، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں تو تجھے اس کے دشمنوں سے کیا تعلق؟“ سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں ”اس مسئلہ کا تعلق غیر اللہ سے قطع تعلق سے ہے۔“ حقیقت الہیہ کے ورود کا ایک مظہر ”ذکر خیر“ میں حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول یہ شعر ہے۔

اللہ کولوں منگ دعائیں، سوئی دھاگے تائیں  
 اللہ منگیاں ہر دم دیندا، بندہ دیندا ناہیں  
 ترجمہ: سوئی دھاگے کی سی معمولی ضروریات کے لیے بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرو، کیونکہ یہ وہی ہے جو مانگنے پر عطا کرنے کے لیے ہر دم تیار رہتا ہے جبکہ بندہ یہ کچھ نہیں کرتا۔

جن حضرات کو حقائق انبیاء، خصوصاً حقیقت احمدیہ (ﷺ)، کے انوار سے حصہ نصیب ہوا ان کی

روح سدا رسالت کے نعروں سے گونجتی نظر آتی ہے ذرا اس کا ایک انداز ملاحظہ ہو:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا  
 ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا  
 یہ شعر احمدی تجلی (ﷺ) کا ایک پر تو ہے۔ حقیقت محمدیہ (ﷺ) کا اظہار بھی ملاحظہ ہو:

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد  
 زمیں پر کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار  
 جو انبیاء ہیں، آگے تری نبوت کے  
 کریں ہیں امتی ہونے کا، یا نبی! اقرار

ایسے صوفیہ کی تعداد نہایت قلیل ہے جنہیں دونوں حقائق سے حصہ دیا گیا اور جنہیں یہ حصہ دیا گیا ان کی کیفیات میں توازن اور ٹھہراؤ دکھائی دیتا ہے۔ خود حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ صوفیہ کی اسی جماعت میں ہوئے ہیں۔ ایک جانب وہ آسمان پر کھڑے عرش کے کنگروں کو ہاتھ ڈالتے نظر آتے ہیں، تو دوسری طرف سنت کی ادائیگی کی خاطر تھوڑی دیر قیلولہ کرنے کو قیام اللیل اور صوم النہار کی عبادات سے اہم گردانتے ہیں۔<sup>۱۱</sup>

لطائف اور حقائق کی سادہ سی تعلیم فلسفہ، دلائل، وعظ وغیرہ کی ثقیل گھسن گھیر یوں سے یکسر پاک ہے۔ نم آنکھیں ہیں تو خمیدہ، زبان ہے تو خاموش۔ تسبیح ہے نہ مالا ہے، کچھ اس کا بھید نرالا ہے۔ اسے ہر مسلمان کبھی بھی شروع کر کے اس سے اپنی لگن، ظرف، سکھانے والے کے کمال اور اللہ تعالیٰ کے کرم کے موافق حصہ وصول کر سکتا ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کرنے والوں کی اپنی ایک مخصوص زبان ہوتی ہے۔ ہر فیلڈ کی طرح علم فقہ، تفسیر و حدیث، علم کلام و فلسفہ وغیرہ کے اپنے اشارات و اصطلاحات ہیں۔ ایسے ہی ہر شعبہ سے متعلقہ افراد کی اپنی ایک درجہ بندی ہوتی ہے جس سے عموماً اس فیلڈ کے لوگ ہی شناسا ہوتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کی درجہ بندی کا تذکرہ تو قرآن پاک میں موجود ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللَّهُ  
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ط

ترجمہ: ہم نے ان رسولوں میں سے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت بخشی۔  
ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ خود ہم کلام ہوا، کسی کو اُس نے دوسری  
حیثیتوں میں بلند درجوں پر فائز کیا۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۵۳)

ایسی ہی درجہ بندی فقہاء، محدثین، مفتیان شرع متین کے ہاں بھی پائی جاتی ہے۔ صوفیہ کے ہاں قرب الہی اور رسول اللہ ﷺ کے انوار سے تزکین کی بنیاد پر پہچان کی خاطر درجہ بندی ہونا کچھ عجیب نہیں۔ اس راہ کے سالکین کو دوسرے سالک کا درجہ معلوم کرنے کے لیے کسی سے پوچھنے کی احتیاج نہیں رہتی بلکہ اُس مقام، لطیفہ یا حقیقت کے انوار کا ورود دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں کہ سالک کس درجہ پر فائز ہے۔ یہ انوار صرف روحانی ہی اثر نہیں رکھتے بلکہ طبعی طور پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان اثرات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ سائیں مغلی شاہ ناظرہ قرآن پاک پڑھے ہوئے تھے مگر دورانِ تراویح حافظ کی غلطیاں

درست کرنے لگے۔ شیخ (حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ) کے استفسار پر بتایا کہ نماز میں حسب معمول حقیقت قرآن کا فیض (نور) لیتے ہوئے قرآن پاک کی زیر تلاوت آیت کے ٹکڑے حافظ کی طرف جاتے اور اپنی طرف آتے دکھائی دیتے۔ جہاں حافظ کو متشابہ لگتا، سائیں مغلی شاہ اپنے سامنے سے گزرنے والے ٹکڑے سے دیکھ کر بتلا دیتے۔ شیخ نے سن کر آئندہ ایسا کرنے سے منع فرمایا مبادا خدائی رازوں کی افشائی اُن کے لیے کوئی فتنہ بن جائے۔<sup>۱۲</sup> ایسے راز ہائے درون خانہ معلوم ہونے کے باوجود ہونٹوں کو سیئے رکھنا کتنا بڑا امتحان ہے، یہ کوئی صوفی جان سکتا ہے یا مجروح عشق۔ یہ طبعی اثرات بالا ارادہ یا بلا ارادہ ظاہر ہو کر رہتے ہیں۔ اتنی بڑی دولت کو اس قدر آسان طریقہ سے ہر مسلمان کی پہنچ میں لاکھڑا کرنا یقیناً حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کارنامہ ہو سکتا ہے۔ یہ وہی دولت ہے جسے آپ سے پہلے پُر اسرار بنا کر رکھا گیا تھا، ہر شخص اسے شجر ممنوعہ بنا کر پیش کرتا مگر آج یہ شجر طریقت ہر باہمت شخص کی دسترس میں ہے۔

ماضی قریب میں گزرنے والے بزرگوں میں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہستی ہیں جن پر اہل سنت کے تقریباً تمام مسالک متفق ہیں اسی طرح طریقت کے تمام سلاسل بھی آپ پر متفق نظر آتے ہیں۔ آپ کا مشہور رسالہ ”الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ“ ان سلاسل طریقت کے تذکرے سے مزین ہے جن سے منسلک رہ کر آپ نے کسب فیض کیا۔ اُن کی یہ تحریر مجددیہ طریق سے شروع ہوتی ہے، قادر یہ سے تعلق کی تفصیل بیان کر کے پھر مجددیہ طریق کے تعارف پر آ پہنچتی ہے۔ بعد ازاں مشائخ نقشبندیہ کے چند خطوط نقل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے سلاسل سے اپنی وابستگی کا ذکر کیا ہے جن میں سے تقریباً نصف ضخامت مجددی سلوک پر مبنی ہے۔ ولی اللہی طریقت تمام سلاسل کا مرکب ہے لیکن اس کے باوجود ان پر مجددی سلوک کی چھاپ اتنی گہری ہے کہ وہ درحقیقت مجددی طریقت ہی معلوم ہوتی ہے۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اَطِيعُوا اللّٰهَ (اطاعتِ الہی) اور اَطِيعُوا الرَّسُولَ (اطاعتِ رسول ﷺ) میں ایسا قرآنی توازن دکھائی دیتا ہے کہ خال خال ہی کہیں نظر آئے گا۔ توحید کا ذکر یوں ملتا ہے ”انسان ماسوی اللہ کی توجہ سے خالی ہو جائے، اور جب تک دل ماسوی اللہ میں گرفتار ہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو، توحید والوں میں شامل ہونے کا حقدار نہیں کہلا سکتا۔“<sup>۱۳</sup> جب کبھی اَطِيعُوا الرَّسُولَ کا ذکر آیا تو اپنے ہی ترتیب شدہ سلوک کے متعلق یوں گویا ہوئے ”اس (مجددی سلوک) کے تمام کمالات فقط

آپ ﷺ کی تابعداری سے وابستہ ہیں۔ جسے یہ تابعداری نصیب ہوئی فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا  
(بے شک عظیم کامرانیوں نے اُس کے قدم چومے) اور پناہ تابعداری کے فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا  
(بلاشبہ وہ گمراہ ہو کر دور جا پڑا)۔<sup>۱۴</sup>

آپ نے طریقت میں اظہارِ بیان کی ایک نئی طرح ڈالی جس کے مطابق چاہے کسی بھی قول و فعل میں  
اشکال نظر آئیں اور بھلے کسی انداز کے ہوں، بلا اشتیاء شخصیت و سلسلہ اُسے واضح کرنا ایک فریضہ سمجھ کر ادا  
کیا۔ اس بارے میں یہ لحاظ بھی گوارا نہ کیا کہ کہنے والا کس سلسلہ طریقت سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کی نظر  
سے اپنے ہی سلسلے کے ایک بزرگ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول گزرا ”میں اطیعوا اللہ  
میں اس قدر گرفتار ہوں کہ اطیعوا الرسول سے بھی شرمندہ ہوں، اولی الامر کی اطاعت کی تو کوئی  
صورت ہی نہیں۔“ اس پر آپ نے آیت مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطاع اللہ<sup>۱۵</sup> کا حوالہ دیتے ہوئے  
ایک مکتوب تحریر فرمایا جو اہل ذوق کے پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔<sup>۱۶</sup>

مجددی سلوکِ لطائف دودھاری تلوار ہے۔ اس میں لطائف کے انوار کا منکشف ہونا بڑی سعادت  
ہے مگر بعض اوقات دورانِ مراقبہ ارتکازِ توجہ کے وقت منکشف ہونے والے نور پر اس وہم کے احتمال کو خارج  
از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا کہ یہ نور حقیقی ہونے کی بجائے تصوراتی ہو اور سالک ترقی کرنے کی بجائے اسی  
وہم میں گرفتار ہو کر رہ جائے کہ وہ خدائی انوار سے بہرہ بند ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا حل شیخِ کامل رہنمائی کے  
ذریعہ تو کرے گا ہی، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ سالک کی وہی کیفیت اُسے باغی بنا دے اور شیخ کی رہنمائی اسی  
بغاوت میں ہی بہ جائے۔ معاشرتی برائیوں کو روکنے کا اعلیٰ ترین درجہ برائی کو ہاتھ سے روکنا ہے، مگر یہ پُر اثر  
جنس مذہب کی مارکیٹ میں نہایت کم یاب ہے۔ ایسے ہی ان توہمات سے نکالنے کا اعلیٰ درجہ صوفیوں میں  
بھی خال خال ہی نظر آتا ہے۔ کئی نسلوں بعد ایک آدھ مردِ کامل ایسا پیدا ہوتا ہے جو اپنی آستینوں میں یدِ بیضا  
لیے پھرتا ہو۔ غالباً اسی خدشے کے پیش نظر حضرت مجددِ رحمۃ اللہ علیہ نے ان لطائف کا تعلق چند روحانی  
بیماریوں سے بھی بیان کیا ہے۔ مثلاً لطیفہ روح کا تعلق غصہ سے ہے، جیسے جیسے لطیفہ روح منکشف ہوگا  
ساتھ ساتھ غصہ قابو میں آتا جائے گا۔ غصہ ختم کرنا مطلوب نہیں بلکہ اس کا ضبط میں لانا مقصود ہے۔ کچھ  
مقامات و معاملات ایسے ہیں جہاں غصہ آنا عین منشاءِ الہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر جہاد کے موقع پر  
غصہ آنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر خواہ مخواہ غصہ انہیں دین سے متنفر کرنے کا باعث بن سکتا ہے اس لیے

غصہ قابو میں رہنا چاہیے یعنی صرف بوقتِ ضرورت ہی اس کا اظہار ہو۔ اگر سالک لطیفہٴ روح کا نور تو محسوس کرے لیکن اس کا غصہ قابو میں نہ ہو تو کالمین اس کے انکشافِ نور کو وہم ہی قرار دیں گے، سالک بھلے اس انکشاف میں کتنا ہی پختہ اور راسخ کیوں نہ ہو۔ مجددی سلوک کا یہ پہلو اکثر صوفیوں کی نظر سے پوشیدہ ہے یا جان بوجھ کر چھپایا جاتا ہے کیوں کہ مشائخ کے لیے مریدوں کو انوار کی قوسِ قزح اور انکشافات کی الگ نگرانی کے سحر میں نکلن رکھنا ان بیماریوں کا علاج کرنے سے کہیں سہل ہے۔ انوار کے ذریعے ان امراض کا قلع قمع کرنا ہر کہ و مہ کے بس کا روگ نہیں لہذا صرف دنیائے انوار کے سحر انگیز حسن کی میٹھی قید سے باہر نہیں آنے دیا جاتا۔ لیکن وہ مشائخ جو انہیں انوار کی وساطت سے ان بیماریوں کا علاج کرنے کا فن جانتے ہیں وہی حقیقتاً صوفی کہلانے کے حقدار ہیں۔ متاخرین میں اس کی خوبصورت ترین مثال میاں شیر محمد شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہی صورتِ احوال باقی لطائف کے ساتھ بھی ہے۔ مبتدیوں کے لیے یہاں باقی ماندہ لطائف اور ان سے منسلک بیماریوں کا ذکر دلچسپی کا باعث ہوگا۔ لطیفہٴ قلب سے شہوت، لطیفہٴ روح سے غصہ، لطیفہٴ سر سے حرص و لالچ، لطیفہٴ خفی سے حسد و بغل جبکہ لطیفہٴ انہی سے تکبر و غرور منسلک ہیں۔

کامل مشائخ کبھی انوار کے ورود سے، کبھی مرید کے معاملات سے، اور بعض اوقات دونوں کے امتزاج سے لطائف کے منکشف ہونے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اگر کوئی سالک خود کو ان لطائف کے انوار میں غرق دیکھے لیکن موقع میسر آنے پر شہوانی درندگی پر اتر آئے، بخیل اتنا ہو کہ مسکین ہمسایہ بھوکا سونے پر مجبور ہو، یتیم سائل کو دیکھ کر دھکے دینے پر اتر آئے، مبلغ اور پیر ہو کر تکبر میں فرعون کو پیچھے چھوڑتا ہو، تو کون ہے جو اسے کچھ بھی مقام دینے کے لیے تیار ہو؟ حضرت میاں شیر محمد شر قپوری رحمۃ اللہ نے اپنے ایک خلیفہ کو کیا خوب خط لکھا ”تم پیر ہو چکے، اب انسان بننے کی کوشش کرو۔ پیری کے گھمنڈ میں انسانیت کے حصول سے غافل نہ ہو بیٹھو۔“ ۱۷

معرفتِ الہی کے حصول کی خاطر حقائقِ اشیاء تک رسائی اکثر صوفیہ کے نزدیک اس قدر مشکل تھی کہ وہ مقصودِ حقیقی کے علاوہ کسی دوسری جانب متوجہ نہیں ہو سکے۔ وہ کسی دوسری جدوجہد میں مصروف ہو کر معرفتِ الہی سے غافل ہو جانے کے خدشے میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ حضرت مجددِ رحمۃ اللہ علیہ اس جہت سے بھی منفرد حیثیت کے مالک ہیں۔ انہوں نے حکومت کے غیر شرعی اور مشرکانہ احکامات کے خلاف لسانی، قلمی جہاد شروع کیا۔ ان کا پالا ہندوستان کے مضبوط ترین مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر اور اس کے بیٹے

نور الدین محمد جہانگیر سے پڑا، جس کے عوض انہیں گوالیار کے قلعہ میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔ زندانِ گوالیار، نفسِ مطمئنہ کی آزادی کا پیغام ثابت ہوئی۔ اُن کے سینے کا نور یوں چمکا کہ بادشاہ کے غیر مسلم قیدی کلمہ طیبہ کا ورد کرنے لگے اور کلمہ گو سرکارِ دو عالم ﷺ کی زلفِ واللیل کے اسیر ہو گئے۔ ایک سال بعد ہی جہانگیر نے باعزت رہائی کے احکامات جاری کر دیے۔ بعض مورخوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بادشاہ نے سیاسی مجبور یوں کے علاوہ مجدد علیہ الرحمۃ کے آقا ﷺ کی خواب میں آمد اور حکم کے پیش نظر رہائی کے پروانے پر دستخط کیے۔<sup>۸</sup> حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اس معاملے میں قدرت کی جانب سے یہ اعزاز نصیب ہوا کہ وہ اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں دینِ اکبری منسوخ کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے اس ضمن میں پیش آنے والی دینی مصروفیات کے علاوہ سیاسی مصروفیات کو راہِ تصوف کی رکاوٹ سمجھنے کی بجائے انہیں بھی رفعتِ منازل کے لیے سیڑھی بنا لیا۔ انہوں نے اس سیڑھی کی گردن پر پاؤں رکھا اور عرشِ اعظم کے نوری پردوں کے پار جھانکنے لگے۔ کیا اس سے بڑا کوئی کارنامہ ہو سکتا ہے؟ کیا ہمارے آج کے تمام علماء و مشائخِ مل کر بھی یہ کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں؟ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کی منزلِ قریب آئی تو چند وزارتوں کے عوض اپنے مطالبہ سے اس طرح دستبردار ہوئے کہ آج تک دوبارہ اس نعرہ اور تحریک کی جرأت پیدا نہ ہو سکی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے اتنے کثیر جہتی ہیں کہ ان کا احاطہ چند صفحات میں کرنا ناممکن ہے۔ شریعت کے احیاء کا معاملہ ہو یا دینِ اکبری کی تفسیح کا، سلوک کے نصاب کا مسئلہ ہو یا طریقت کو شریعت کے تابع کرنے کا، وحدت الوجود کے پردے میں بعض لوگوں کی طرف سے پھیلانے جانے والے مشرکانہ خطرات کا ادراک ہو یا مقامِ نبوت (ﷺ) پر ریک حملوں کا، ائمہ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم کا تعین ہو یا صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تکریم کا، یہ شخص ہر محاذ پر چونکا نظر آتا ہے۔ ہاتھ میں وہ تمام ہتھیار موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر رکھے ہیں یہاں تک کہ انوارِ خداوندی کا وہ ہتھیار جو زیادہ تر صوفیہ نے آخرت کے لیے سنبھال رکھا تھا اسے بھی اللہ تعالیٰ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے لیے استعمال کرنے سے گریز نہ کیا۔ کشمیر سے واپسی پر جہانگیر سانس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اطباء کے معالجات سے ناامید ہو کر اعیانِ مملکت کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا (جو غالباً لشکر کے ہمراہ تھے)۔ آپ نے دعا کا وعدہ اس شرط کے ساتھ فرمایا کہ جہانگیر اب تعمیرِ مساجد کا اہتمام کرے گا (اکبر کے دور میں مساجد کی تعمیر پر پابندی لگا دی گئی تھی)۔ جہانگیر نے کہا ”گفتن از شما، و کردن از ما۔“ [ترجمہ: کہنا

آپ کا، کرنا ہمارا۔ یعنی آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ [حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی، اسی رات بادشاہ کو مرض سے افاقہ ہو گیا۔ جب سرہند کے قریب پہنچے تو بادشاہ نے آپ سے کہا ”شیخ جیو (یعنی حضرت مجدد) ! چونکہ آپ کی دعا سے ہمیں شفا نصیب ہوئی لہذا ہم آپ کے گھر کے کھانے سے ہی کھانے کا پرہیز توڑیں گے۔“<sup>۱۹</sup> اسلپ امراض کا فن کچھ تو ناپید ہو گیا، اور جو موجود ہے وہ زیادہ تر اپنی یا اپنی اولاد کی خاطر سہولتیں خریدنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فن کو کیسے استعمال فرمایا اور وہ بھی اللہ کے گھر کی تعمیر سے مشروط۔ اس واقعے میں ایک طرف آپ کا حقیقت عیسوی کے استعمال پر کمال نظر آتا ہے تو دوسری جانب اس خدائی نعمت کو معبود حقیقی کے راستے میں لٹا دینے میں یکتائی۔

انہوں نے ایسے تصوف کی داغ بیل ڈالی جو صوفی کو قم باذن اللہ کی باطنی طاقت کے ساتھ بازوئے حیدر بھی عطا کرتا ہے جن کے بغیر رسم شبیری کا تصور ممکن نہیں۔ انہوں نے طریقت و حقیقت کو صدیقی سوز اور خیبر شکنی کا حسین امتزاج بخشا۔ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج کی جھلک ان کے سلسلہ میں صدیوں بعد آنے والے متوسلین میں بھی نظر آتی ہے۔ ۱۷۹۹ء میں داغستان کے موضع گمری میں پیدا ہونے والے امام شامل اسی سلسلہ طریقت سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ۱۸۳۰ء میں روسی افواج کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز کیا اور ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۹ء تک بائیس برس کے لیے ایک طرف ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا تو دوسری جانب داغستان کے بائیس اضلاع میں شرعی حکومت قائم کی۔ یہ دور بعد میں ”عہد شریعت“ کے نام سے مشہور ہوا۔ ۲۵ اگست کو داغستان کا یہ ہر دل عزیز رہنما اور روسی استعمار کے خلاف مسلح جدوجہد کا کامیاب قائد، ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گیا اور یوں تاریخ کا ایک خوبصورت باب اختتام کو پہنچا۔<sup>۲۰</sup>

طالبان نے ایک سپر پاور سے پنچہ آزمائی کے بعد اب دوسری سے برس پیکار ہو کر خود کو مجددی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کاش کوئی انہیں اس جرأت بے فراست سے روک سکتا۔ مجددی ہونے کے باوجود وہ آپ کی حیات طیبہ کے اس رخ کا ادراک نہ کر سکے کہ انتہائی اثر و رسوخ اور کامیابیوں کے باوجود حکومت کے حصول کی خواہش حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر کبھی غلبہ نہ پاسکی۔ اسی لیے ان کی جدوجہد میں کہیں برسراقتدار آنے کی موہوم سی آرزو بھی نظر نہیں آتی، بلکہ انہوں نے اُس وقت کی مہیا قیادت سے ہی دین اسلام کا کام بھر پور انداز سے لینے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلہ پر ثابت قدمی ان کے عہدہ مجددیت کی طرف سنگ میل ثابت ہوئی۔ مجھے امام شامل، طالبان اور اپنے مذہبی رہنماؤں میں یہی سب سے بڑا خلاء

دکھائی دیتا ہے کہ یہ لوگ بادشاہوں سے کام لینے پر تیار نہیں ہوتے بلکہ ہر قیمت پر خود بادشاہ بننے کی آرزو ہمیشہ چٹکیاں لیتی نظر آتی ہے جبکہ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی فراست کی روح اسی خواہش پر غلبہ پانے میں تھی۔ بادشاہت کی یہی خواہش خدا اور رسول ﷺ سے دوری کا باعث بنتی ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی فہم و فراست کا ہی نتیجہ تھا کہ مغلیہ خاندان کے بادشاہوں میں سے ایک کے ہاتھوں فقہ کی مشہور کتاب ”فتاویٰ عالمگیری“ مرتب ہوئی جو آج بھی فقہ حنفی میں مشعلِ راہ ہے۔ اس سے پہلے یہ کام بوریا نشین علماء و فقراء ہی کے ذمہ تھا مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف ہے کہ خدائی نور بادشاہوں کے سینوں سے بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہمہ گیر ولایت کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنے مکاشفات میں جو کچھ دیکھا بلا کم و کاست بیان کر دیا۔ وہ بزرگان کا ذکر سلاسل سے نسبت کے لحاظ سے کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے وابستگی کے حوالے سے کرتے ہیں جس سے ان کی طریقت (وراثتی اور) روایتی تعصب سے پاک نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف سلاسل کے بزرگان کے مقامات سے آپ کو آگاہی بخشی تو ان کا ذکر اپنے شیخ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب ایک مکتوب میں یوں فرمایا:

”عرش پر اس قدر عروج واقع ہوا کہ مرکز زمین سے لے کر عرش یا اس سے کچھ کم تک اور حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے مقام تک ختم ہوا۔ اس مقام کے اوپر بلکہ اسی مقام میں تھوڑی سی بلندی میں چند مشائخ مثل شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ اور شیخ ابوسعید خراز علیہ الرحمۃ تھے اور باقی مشائخ میں بعض اس مقام کے نیچے مقام رکھتے تھے اور بعض مشائخ اسی مقام میں تھے لیکن ذرا نیچے مثل شیخ علاء الدین سمنانی اور شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہما کے اور اس مقام کے اوپر امامان اہل بیت اور ان کے اوپر خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔“ ۲۱

”استطاعت مع الفعل کا مسئلہ منکشف ہو گیا ہے۔ فعل سے پہلے انسان کچھ قدرت نہیں رکھتا، فعل کے ساتھ ہی قدرت بخشی جاتی ہے۔ یہ استطاعت، اسباب (کے مہیا ہونے) اور اعضاء کی سلامتی پر منحصر



ہے جیسا کہ علماء اہل سنت نے ثابت کیا ہے۔ اس مقام میں اپنے آپ کو حضرت خواجہ (بہاء الدین) نقشبندی قدس سرہ کے قدم پر پاتا ہوں، آپ اسی مقام میں ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس مقام سے حصہ حاصل ہے۔ اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ اور مشائخ متقدمین میں سے حضرت خواجہ معروف کرخی، امام داؤد طائی، خواجہ حسن بصری اور حضرت حبیب غمی قدس سرہم اسی مقام میں تھے۔ ۲۲۰۰

یہ حقیقت قارئین کے پیش نظر رہے کہ ان میں سے زیادہ تر بزرگ سلسلہ نقشبندیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔

بڑے لوگوں کو اکثر متنازعہ بنا دیا جاتا ہے، اس دستبرد سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ بڑے لوگوں کی فراست اور بصیرت (Vision) لامحدود ہوتی ہے لہذا اس تک ذہنی و قلبی رسائی ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی، اس لیے ان کے نظریات پر اپنی اپنی سمجھ کے مطابق تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ حسد کی بنیاد پر بھی یہ کام کرتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو متنازعہ بنانے کی بھرپور کوششیں کی گئیں، جن میں غیر اختیاری کوششیں بھی تھیں اور اختیاری بھی۔ اول الذکر کی وجہ ناقدین کی کوتاہ پروازی تھی جبکہ ثانی الذکر میں حاسدوں کے علاوہ ایسے بلند پرواز لوگ بھی شامل ہو گئے جنہیں پیشہ ور ناقد کہا جاتا ہے۔ ان ناقدین کا دائمی مشغلہ تخلیق میں سے تکنیکی کیڑے نکالنا ہوتا ہے۔ ناقد کا کام تنقید ہے، تخلیق نہیں۔ آخر ناقدین کے ساتھ بھی پیٹ کا جہنم لگا ہے۔ تخلیقی صلاحیتوں سے عاری ہونے کی وجہ سے پیٹ کی آگ کو صرف تنقید کر کے ہی بجھاتے ہیں۔ ادبی دنیا کے کئی ناقدین نے علامہ اقبال مرحوم کے کلام میں بہت سے تکنیکی غلطیاں دریافت کر کے دنیا کے سامنے پیش کر کے دکانیں چمکائیں اور روزی کمائی، مگر ان ناقدین میں سے ایک بھی نہ تو ایسی تخلیق پیش کر سکا اور نہ ہی ان غلطیوں کو دور کر کے درست کرنے کے قابل ہو سکا۔ یہ حقیقت آج بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اگر ان ناقدین کے بیان شدہ عیوب تافر سے کلام اقبال پاک کر دیا جائے تو وہی کلام سزا مند دینا شروع کر دے۔ یہ تنقید

آج تک اقبال کی اقبالیّت پہ ذرہ برابر اثر انداز نہیں ہو سکی۔ اقبال کی طرح اس سرہندی شاہباز کو بھی بادِ مخالف کی تندی نے نیچا دکھانے کی بجائے اس کی رفعتِ منازل میں بیش بہا اضافہ کر دیا۔ یہی عروج ان کے کمال، اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت، دربارِ رسالت ﷺ میں منظوری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

لوگ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ”أَشْهَدُ أَنْ“ پر معترض رہے لیکن اس کا کیا کریں کہ مولائے ربِّ للعالمین جل جلالہ اور اس کے حبیبِ رحمۃ للعالمین ﷺ کے ہاں ”أَشْهَدُ أَنْ“ کی جگہ ”أَشْهَدُ أَنْ“ قبول و منظور ہو چکی تھی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناقدین اور اہل زبان عربوں کی عرب دانی سے کیا علاقہ، انہیں تو در محبوب (ﷺ) سے قبولیت چاہیے تھی جو مل چکی۔ آج عالمِ اسلام میں ایک مسلمان بھی ایسا ہے جو بلالؓ کے تلفظ کو غلط کہنے کی جرات کر سکے؟

آپ کے ہاں متقدمین کا ذکر نہایت ادب و احترام سے کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانِ قَدَمِیْ هَذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰهُ ۲۳ کے متعلق صوفیہ کے مختلف فرامین ہیں۔ شیخ جیلان جوانی میں شیخ حماد و باس کی صحبت میں رہا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ دونوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے) لہذا مورخین تصوف نے انہیں حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ میں شامل کیا ہے۔ انہوں نے بحالتِ صحو فرمایا تھا کہ

”اس عجمی (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک قدم ایسا ہے کہ اپنے وقت کے تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا اور وہ یہ بات کہنے پر مامور ہوگا (یعنی انہیں حکم دیا جائے گا کہ یوں کہیں قَدَمِیْ هَذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰهُ)۔ وہ جس وقت یہ بات کہے گا تو تمام اولیاء اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔“ ۲۴

خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول پر یوں تبصرہ فرمایا ہے:-

”یہ کلمہ عجب (تکبر) پر مبنی ہے۔ ایسے کلمات ابتدائے احوال میں

غلبہ سُکْرِ کے باعث مشائخ سے ادا ہو جاتے ہیں۔“ ۲۵

ایک بزرگ کے خیال میں شیخ جیلان رحمۃ اللہ علیہ یہ کچھ کہنے پر مامور تھے جبکہ دوسرے چوٹی کے بزرگ کے نزدیک، جن کے نام پر طریقت کا باقاعدہ ایک سلسلہ جاری ہوا، یہ حالت سُکْرِ کے کلمات میں

سے ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ سکر کے ادا شدہ کلمات مریدوں کے لیے سند کا درجہ نہیں رکھتے۔ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہر دو عبارات کو نقل کرنے کے بعد یوں تبصرہ فرماتے ہیں۔

”اس کلام میں شیخ (عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) ہر لحاظ سے سچے ہیں خواہ یہ کلام اُن سے سکر کے باعث ادا ہوا ہو یا اس کلام کے اظہار پر مامور ہوئے ہوں۔“ ۲۶

عجیب و غریب بات یہ ہے کہ ان ناقدین کی نظر میں معتوب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کیونکہ وہ حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو صرف اُس وقت کے اولیاء اللہ تک محدود سمجھنے کے تصور وار ہیں حالانکہ اس تصور میں شیخ حماد و باس بھی برابر کے شریک ہیں۔ یہ بات بھی سمجھ سے بالا ہے کہ شیخ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے درگزر کرنے میں کیا حکمت مضمحل ہے جنہوں نے آپ کے اس کلام کو نہ صرف کلمہ عجیب کہہ ڈالا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اسے صحوی کلام ماننے سے ہی انکاری ہیں؟

تصوف و طریقت کو ماورائے شریعت کوئی شے ثابت کرنے کے لیے جہاں غیروں نے تمام توانائیاں صرف کیں وہاں نام نہاد صوفیوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جبکہ طریقت کی میراث جو خلافت سے منسلک تھی اور ہے، ملوکیت میں بدل دی گئی جس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ خرقہ ہائے سالوس کے پردے میں مہاجن، کعبے کے برہمن بنے بتوں کی طرح بچنے کے حریص نظر آتے ہیں۔ خلافت کی بجائے گدی نشینی کی روایت نے عقابوں کے لاتعداد نشیمنوں کو زانگوں کی آماجگاہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا<sup>۲۷</sup> جبکہ حقیقتاً تصوف اس دعا کے حصول کی عملی کوشش ہے

اللَّهُمَّ ارِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَاوْارِزُقْنَا اتِّبَاعَةَ طَالِئِ الْبَاطِلِ

بَاطِلًا وَاوْارِزُقْنَا اجْتِنَابَهُ طَالِئِ الْبَاطِلِ حَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ كَمَا هِيَ<sup>۲۸</sup>

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! ہم پر حق کو عیاں کر دے اور اس کی اتباع

عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر باطل کو آشکار کر دے

اور اس سے اجتناب عطا فرما۔ اے ہمارے پالن ہار! ہم پر چیزوں

کے حقائق کو ایسے ظاہر کر دے، جیسی کہ وہ ہیں۔

علم تصوف دراصل اشیاء کے حقائق جاننے کا علم ہے۔ اس دنیا میں خوبصورت ترین اشیاء جن کے حقائق جاننے کی خواہش کسی مسلمان کو ہو سکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی مصنوعات ہیں جو ہمیں اس کی

معرفت عطا کرتی ہیں بمثل نماز، روزہ، حج، کعبہ وغیرہ، ایسے ہی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوتوں کے امتیازات کی حقیقتیں۔ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ اس کی حقیقت کیسے جان سکتا ہے؟ جن انسان کے دل میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبت جاگزیں نہیں ہوئی وہ کیسے ان حقائق سے آگاہی کی توقع رکھ سکتا ہے؟ ان دونوں میں سے تو ایک بھی خواہش ایسی نہیں جو شریعت محمد ﷺ سے متصادم ہو۔ اگر حقیقتِ صلوٰۃ جانے بنا نماز ادا کر لی جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ لاہور سے راولپنڈی سو کر سفر کرنے والا اور راستے میں آنے والے تمام مناظرِ قدرت اور حسین مقامات کا بغور جائزہ لے کر ان کے ذریعہ صانع کو جاننے پہچاننے کی کوشش کرنے والا، کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ دونوں مسافروں کے راولپنڈی پہنچنے میں کوئی شبہ نہیں لیکن کیا کوئی ذی عقل ایسا ہے جو دونوں مسافروں کے سفر میں فرق کا ادراک نہ کر سکتا ہو؟

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ: کیا وہ لوگ جو (حقائقِ اشیاء سے) بہرہ مند ہیں، اُن لوگوں کی مانند ہو سکتے ہیں جو حقائقِ اشیاء کا علم نہیں رکھتے؟ (القرآن، سورۃ الزمر،

آیت نمبر ۹)

شاعری بغیر معنی جانے پڑھنے اور اسی شعر کو معنی، تلمیحات، تشبیہات و استعارات کو جان کر مطالعہ کے امتیازات کو نہ سمجھنا کمالِ تجاہلِ عارفانہ ہے۔ شیخ مجد علیہ الرحمۃ نے ان تصورات کی پوری شدت سے نفی کی ہے کہ تصوف کے لیے ایسے اعمال و افعال ضروری ہیں جن کا شریعت محمد ﷺ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان کی تعلیمات کا نچوڑ ہی یہی ہے کہ شریعت کو اپنا کر شرعی اعمال و افعال کی حقیقت جاننے کی کوشش کرو۔ اس راہ میں چلتے ہوئے اگر حقائق و اہول تو ان کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔

”آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید الاولین والآخرین ﷺ کی متابعت سے وابستہ ہے۔ آپ ہی کی متابعت سے حق تعالیٰ کی محبوبیت کا مقام حاصل ہو سکتا ہے اور آپ ہی کی متابعت سے تجلّی ذات سے مشرف ہوتے ہیں۔“ ۲۹

”شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں اجزاء متحقق نہ ہوں، شریعت متحقق نہیں ہوتی..... شریعت دنیا اور

آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے اور کوئی ایسا دقیقہ باقی نہیں جس کے حاصل کرنے کے لیے شریعت کے علاوہ کسی اور طرف رجوع کرنے کی حاجت رہتی ہو۔ طریقت اور حقیقت، جن سے صوفیہ ممتاز ہیں، تیسرے جزو یعنی اخلاص کے کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں۔ پس ان دونوں کی تکمیل سے صرف اور صرف شریعت کی تکمیل مقصود ہے۔“ ۳۰۰

علامہ اقبال مرحوم، مولانا روم کو اپنا پیر و مرشد قرار دیتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں:-

پیرِ رومی پیرِ ما روشن ضمیر  
کاروانِ عشق و مستی را امیر  
ترجمہ: بابائے روم، میرا روشن ضمیر پیر ہے کیونکہ وہ عشق و مستی کے قافلہ کا سالار ہے۔

علامہ مرحوم کا یہ پیر روشن ضمیر اخلاص کے متعلق مندرجہ ذیل رائے رکھتا ہے۔

آں بنائے انبیاء بے حرص بود  
زاں چناں پیوستہ رونق ہا فزود  
ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں تعمیر ہونے والی عمارات کی رونق آج بھی بحال ہے کیونکہ ان کی نیت تعمیر میں لالچ اور ہوس کی آمیزش نہ تھی  
اے بسا مسجد برآوردہ کرام  
لیک نبود مسجد اقصاں نام  
ترجمہ: امراء و شرفاء نے بے بہا مساجد تعمیر کرائیں لیکن ان میں سے کسی کا نام مسجد اقصیٰ نہ پڑسکا۔

کعبہ را کش ہر دمے عزے فزود  
آن ز اخلاصات ابراہیم بود

ترجمہ: کعبہ (ایسی عمارت ہے کہ) جس کی توقیر میں (ہر آن) اضافہ ہوتا ہے۔ اس (شرف و) عزت میں زیادتی کی وجہ (صرف) ابراہیم کا اخلاص ہے۔

فصلِ آں مسجدِ خاک و سنگ نیست  
لیک در بناش حرص و جنگ نیست  
ترجمہ: اس مسجد کی فضیلت (اعلیٰ و معیاری سیمنٹ، مٹی اور) قیمتی، ٹھنڈے مرمر کی) سلوں کی مرہونِ منت نہیں، بلکہ اس کی وجہ معمار کے سینہ میں حرص و ہوا اور انتقام کی آگ کا نہ ہونا ہے۔

یہی وہ ایزازات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو عنایت فرمائے اور اس کا شہرہ چار دانگِ عالم میں مجدد الفِ ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے یکتا نام سے ہوا۔ تمام سلاسل آپ کی تعلیمات سے جگمگا رہے ہیں البتہ وہ خود نقشبند یہ طریق سے از حد متاثر تھے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جس ادا سے اس غیر مرئی جہان سے روشناس کرایا اس کے آگے عصرِ رواں کے تمام حسن ماند پڑ گئے ہوں۔

دنیاے اسلام کا یہ تابندہ ستارہ جو ۱۷۹۷ھ میں شیخ عبدالاحد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں طلوع ہوا اور آسمانِ تصوف پر ۲۷ برس ضو افشانی سے شبِ اماوس کو شمسِ بے بادل بنائے رکھا، ہزاروں لاکھوں ستارے جس کی ضیاء سے آج بھی دنیا کے ہر ملک اور علاقے میں جگمگا رہے ہیں اور لوگوں کو ہدایت کی خیرات بانٹتے پھرتے ہیں، ۲۸/ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ کو عالمِ فانی سے رخصت ہوتے ہوتے سرہند کی خاک کو مطلعِ انوار بنا گیا۔ اس صاحبِ اسرار کے جسم کے لمس نے اس کی لحد کی خاک کے ذروں کو رشکِ صدا ختر بنا دیا۔ اس کے نفسِ گرم کی گرمیِ احرار نے جہانگیر کے سامنے گردن خم نہ کرنے دی۔ ہند میں سرمایہ ملت کے اس نگہبان کی آخری آرامگاہ آج بھی ہندوستانی پنجاب میں سرہند کے شہر میں مرجعِ خلأق ہے۔ علامہ اقبال نے سرہند شریف میں دورانِ حاضری اُس مزار پر ہمہ وقت ہونے والی انوار کی بارش کا مشاہدہ کیا تو اس کی منظر کشی کچھ یوں کی:-

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر  
 وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار  
 اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے  
 اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار  
 گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے  
 جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار  
 وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان  
 اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار

### حوالہ جات

۱..... قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَٰ رُشْدًا (ترجمہ: موسیٰ (علیہ السلام) نے اُس بندے (خضر علیہ السلام) سے کہا ”کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی وہ علمِ رُشد سکھادیں جو آپ کو عطا کیا گیا ہے (سورہ الکہف، آیت نمبر ۶۶)

۲..... المنقذ من الضلال از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ عبدالرسول ارشد  
 ۳..... ہوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یاد کرد، بازگشت، نگہداشت، یادداشت (تفصیل کے لیے ”خیر الخیر“ از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمائیے جو خانقاہِ محبوبیہ سید اشرف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین سے مل سکتی ہے۔)

۴..... وقوفِ زمانی، وقوفِ عددی، وقوفِ قلبی (تفصیل کے لیے ”خیر الخیر“ از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمائیے۔)  
 ۵..... یہ عالم امر کے لطائف کا بیان ہے، عالمِ خلق کے لطائف کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مکتوب نمبر ۲۶۰ دفتر اول اور ”خیر الخیر“ از خواجہ محبوب عالم۔

۶..... سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن۔ ایک اور مقام پر يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ كِي جَكَ يَنْظُرُ بِنُورِ الْقَلْبِ [یعنی دل کے نور سے دیکھتا ہے] استعمال ہوا ہے جیسا کہ ”ذکر خیر“ میں خواجہ محبوب عالم نے نقل کیا ہے۔

۷..... ذکر خیر از خواجہ محبوب عالم

۸..... حدائقِ بخشش از مولانا احمد رضا خان بریلوی

۹.....قصیدہ بہاریہ از محمد قاسم نانوتوی بحوالہ فضائل درود شریف از محمد زکریا  
۱۰.....مکتوب نمبر ۲ دفتر اول

ولے چوں شہ مرا برداشت از خاک  
سزد گر بگورانم سر ز افلاک  
ترجمہ: جب شاہ نے مجھے خاک سے اٹھالیا ہے تو میرا حق  
بنتا ہے کہ اپنے سر کو افلاک تک لے جاؤں۔

۱۱.....مکتوب نمبر ۱۱۴ دفتر اول (بزرگی، سنت کی تابعداری سے وابستہ اور شریعت کی زیادہ سے زیادہ بجا آوری پر منحصر  
ہے، مثلاً سنت کی نیت کے بنا قیلولہ کرنے سے سنت کی پیروی میں دو پہر کو تھوڑی دیر سو رہنا کروڑ کروڑ شب  
بیداریوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔)

۱۲.....ذکر خیر از خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ

۱۳.....مکتوب نمبر ۱۱۱، دفتر اول

۱۴.....مکتوب نمبر ۲۵، دفتر اول

۱۵.....ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی (سورۃ النساء، آیت نمبر ۸۰)  
۱۶.....مکتوب نمبر ۱۵۲ دفتر اول حصہ سوم۔

۱۷.....انقلاب الحقیقت از حضرت محمد عمر بیریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸.....تاریخ دعوت و عزیمت جلد ۴، از سید ابوالحسن علی ندوی

۱۹.....حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مجددیت و قیومیت از پروفیسر محمد حسین آسی۔ مصنف نے یہ واقعہ خواجہ بدرالدین  
سرہندی کی کتاب ”مجمع الاولیاء“ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ ”مجمع الاولیاء“ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال  
(۱۰۳۳ھ) کے نو برس بعد ۱۰۴۳ھ میں لکھی گئی۔

۲۰.....اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱

۲۱.....مکتوب نمبر ۱، دفتر اول

۲۲.....مکتوب نمبر ۸، دفتر اول

۲۳.....ترجمہ: میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔

۲۴.....نجات الانس از مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی

۲۵.....عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی، تیسواں باب



۲۶..... مکتوب نمبر ۲۹۳، دفتر اول

۲۷..... علامہ اقبال مرحوم کی نظم ”باغی مرید“ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۲۸..... سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب (ترجمہ از ایف۔ ڈی۔ گوہر) کے باب ”احکام سماع“ میں اسے حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

۲۹..... مکتوب نمبر ۲۲۹، دفتر اول

۳۰..... مکتوب نمبر ۳۶، دفتر اول

(نوٹ: مکتوبات امام ربانی کے ترجمہ از مولانا قاضی عالم دین نقشبندی سے استفادہ کیا گیا)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ  
 وَ اٰخِرُ حَقِّیْ  
 سید علی ہجویری

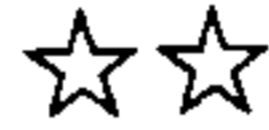
بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان و ادب میں

حضرات نقشبندیہ کی خدمات

بابا نعمت اللہ بخشچیوانی اور شرح گلشن راز

پروفیسر نجدت طوسون  
(استانبول، ترکی)



نوٹ: پروفیسر نجدت طوسون (شعبہ الہیات، مرمرایونیورسٹی استانبول، ترکی) نے اپنے تحقیقی مقالے (انگریزی) کا خلاصہ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۷ء کو بذریعہ ای۔میل ارسال فرمایا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے ہم اس کو من و عن شامل کر رہے ہیں۔

(مرتبین)

**THE CONTRIBUTION OF THE OTTOMAN NAQSHBANDIS TO THE PERSIAN  
LANGUAGE AND LITERATURE. THE CASE OF BABA NI'MATULLAH  
NAKHJIVANI AND HIS SHARH-I GULSHAN-I RAZ**

Assoc.Prof. Necdet TOSUN

Marmara University-Faculty of Theology (Ilahiyat)

Istanbul

**ABSTRACT**

In Ottoman period many Sufis, especially Naqshbandis and Mawlawis have authored books in Persian. In this essay, these works were divided into four groups as "Persian Dictionaries, Persian Grammar Books, Original Written Persian Books and Persian Commentaries" and some examples were given. In addition, further information on Baba Ni'matullah Nakhjivani and his *Sharh-i Gulshan-i Râz* was given. Persian works written by Ottoman Sufis are mostly on Sufism. These Sufis, by writing Persian works, made both important contribution to Persian literature and constructed a bridge between Turkish and Persian cultures.

**Key Words:** Ottoman, Sufis, Persian, literature, culture, Baba Ni'matullah Nakhjivani, Sharh-i Gulshan-i Râz.

**Introduction:**

During the Ottoman period many Sufis wrote some of their books in Persian in addition to the many commentaries on Persian works. In that way, they both made contribution to Persian literature and helped the dissemination of the learning of Persian in Ottoman lands, and established a bridge between the Ottoman and Persian cultures. They acted as the ambassadors of culture between the two nations. Among Sufis, Naqshbandis and Mawlawis had a particular interest in Persian language.

Mawlawis understandably learnt Persian in order to understand Rûmî's great work *Mathnawî* as well as his other works. Similarly Naqshbandis learnt Persian in order to appreciate the great works of Attâr, Rûmî, Jâmi and the great Naqshbandi works of Central Asia and India such as *Fasl al-khitûb*, *Rashahût-i 'ayn al-hayût* and *Muktûbât-i Imâm-i Rahhâni*. Most of the Persian works were written by the Sufis who emigrated from India and Central Asia, since they spoke Persian as their native language. In this essay, I will only examine those works which are written by the Naqshbandis. In addition, I will give further information on Baba Ni'matullah Nakhjivani and his *Sharh-i Gulshan-i Râz*.

**1. Persian Works of Some Ottoman Sufis:**

The works of the Sufis in Ottoman Period can be divided as "original written books" and "commentaries on the Persian works". We also have "dictionaries" from Persian to Turkish

and "Persian grammar books" written by Sufis, hence we have four kinds of works. We will not include the translation made into Turkish from Persian as well as the Turkish commentaries on Persian works due to their large quantity.

1.1. **Dictionaries:** We can give two examples of dictionaries from Persian to Turkish by Ottoman Naqshbandi Sufis.

1.1.1. *Lughat-i Fârsî* or *Lughat-i Ni'matullah*, by Shaykh Ni'matullah b. Ahmad of Sofia (d. 969/1562)<sup>1</sup>. He was born in Sofia and moved Istanbul. He became a Naqshbandi disciple in Istanbul. His sufi chain is as follows: Bahâuddin Nakshband, Alâuddin Attâr, Ya'qûb Charkhî, Ubaydullah Ahrâr, Abdullah Ilâhî Simâvî, Amir Ahmad Bukhârî, Mahmûd Chalabi, Abdullatîf Efendi and Shaykh Ni'matullah of Sofia.

*Lughat-i Fârsî* is divided into three chapters: verbs, particles, and nouns. The author benefited from the earlier works and also added his personal insight to the dictionary. Unfortunately the work is unpublished and it has many copies in Istanbul libraries<sup>2</sup>.

1.1.2. *Navâdir al-amthâl*, by Mirak Muhammad Naqshbandî Tâshkendi (d. after 1022/1613). This is a dictionary of idioms from Persian to Turkish<sup>3</sup>. Although we do not have much information about the author, it is known that he was born in Tashkent and immigrated to the Ottoman lands in the beginning of 17th century. He wrote *Navâdir al-amthâl* in order to explain the Persian idioms in the year 1020 A.H. (1611 A.D.).

1.2. **Persian Grammar Books:** The following two works are good examples of grammar books written by the Ottoman Sufis.

1.2.1. *Qavâ'id-i Fârsiyye*, by Muhammad Murâd b. Abdulhalim Naqshbandî (d. 1264/1848). The author is from the Mujaddidiyya branch of Naqshbandiyya order and he acted as the shaykh of the Murâd Mollâ Sufi lodge in Istanbul's Fatih-Çarşamba district<sup>4</sup>. This work was quite popular and it was printed 32 times between 1835 and 1911<sup>5</sup>.

1.2.2. *Qavâ'id-i Fârsî*, by Ali Bahjat Qonavi (d. 1238/1822). He was born in 1140 (1727) in Konya and died in 1238 (1822) in Istanbul. He had affiliation with both Mawlawi and Naqshbandi Mujaddidi orders. He acted as the master of Selimiye Tekkesi (sufi lodge) in Uskudar, Istanbul<sup>6</sup>. His work *Qavâ'id-i Fârsî* has not been published yet<sup>7</sup>.

<sup>1</sup> For his life see: Ismail Bağhdâdî, *Hadhyat al-ârifin*, Istanbul 1951-1955, vol. II, p. 497; E. Bertels, "Ni'mat Allah b. Ahmad", *The Encyclopedia of Islam*, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.

<sup>2</sup> *Lughat-i Fârsî*'s manuscripts can be found in: (Istanbul) Sulaymaniya Library, Haji Mahmud, no. 5484 (194 folios); Beyazîr Devlet Library, Veliyyuddin, no. 3814 (242 folios); Millet Library, Ali Emiri Lugat, no. 105 (289 folios); Marmara University İlahiyat Faculty Library, Ögüt, no. 1188, (197 folios); same library, Genel, no. 24 (249 folios).

<sup>3</sup> Tâshkendi, *Navâdir al-amthâl*, Suleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

<sup>4</sup> See for his life: Bursalı Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muellifleri*, Istanbul 1333/1915, vol. I, p. 133; Huseyn Vassâf, *Safına-l Avliyâ*, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306, vol. II, p. 236-237; Hür Mahmut Yücer, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, Istanbul 2003, p. 279-282.

<sup>5</sup> *Qavâ'id-i Fârsiyye*'s printed form can be found in Suleymaniye Library, İbrahim Efendi, no. 597.

<sup>6</sup> For his life and works see: Huseyn Vassâf, *Safına-l Avliyâ*, vol. II, p. 100-108; Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muellifleri*, vol. I, p. 47; Nihat Azamat, "Ali Behçet Efendi", *Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1989, vol. II, p. 382. Naqshbandi silsila of Ali Bahjat Efendi: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jür'yânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandî, Arabzâda İlmî Mehmed Efendi, Najjârâda Mustafa Rizâ, Mehmed Âgâhî, Muhammad Amin Karkukî, Ali Bahjat Qonevi.

<sup>7</sup> Qonavi, *Qavâ'id-i Fârsî*, Suleymaniye Library, Tâhir Aga Tekkesi, no. 710, (61 ff.)

1.3. **Persian Works Authored by the Ottoman Sufis:** The following works are good examples to the original works authored by the Ottoman Sufis.

1.3.1. *Najāt al-arvāh min dunas al-ashbāh*, by Abdullah Ilāhī Simāvi (d. 896/1491). Abdullah Ilāhī was born in Simav town of Kütayha, he studied in Istanbul and later moved Samarqand. Over there he became the disciple of Ubaydullah Ahrar. Having attained his spiritual perfection and permission to teach the path after his training in Buhara and Samarqand he returned to his original hometown Simav. After some time he moved Istanbul to continue to give guidance in Sufi matters but later he moved Greece and settled in Yiannitsa, where he died in 896 A.H. He wrote his works both in Turkish and Persian<sup>8</sup>. In *Najāt al-arvāh min dunas al-ashbāh*, one of his Persian books, he deals with the subject of following the permitted (rukhsah) or decisive ('azimah), malāmat, tawhid (unity), khayātir and murāqaba (contemplation). The work has been not published<sup>9</sup>.

1.3.2. *Divāncha*, by Amīr Ahmad Bukhārī (d. 922/1516). Ahmad Bukhārī is the disciple of Abdullah Ilahi who is just mentioned above. He also became his spiritual successor later. He emigrated from Māvarāunnahr (Transoxiana) to Anatolia (Turkey) and established his Sufi lodge in the Fatih district of Istanbul under his own name as Amīr Bukhārī Tekkesi. His Persian poetry book named as *Divāncha* is yet unpublished. It contains 2 qasidals, 54 ghazals, 1 rubā'ī, 1 verse (bayt) and a Turkish ghazal<sup>10</sup>.

1.3.3. *Hujjat al-abrār*, by Ahmad b. Mahmūd Hazīnī (d. after 1002/1593). The author has both Naqshbandi and Yasawi affiliation. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubaydullah Ahrār, Muhammad Qādī, Ahmad Kāsānī, Muhammad Islām Jūybārī, Khāja Sa'd, Mollā Amīn, Ahmad b. Mahmūd Hazīnī<sup>11</sup>. Hazīnī who has moved from Central Asia to Ottoman lands wrote works both in Persian and Turkish. His work which is written in Istanbul in the year 996 (1588) named as *Hujjat al-abrār* deals with the Naqshbandi and Yasawi manners of conduct in the Sufi path. A copy of the book can be found in Paris National Library<sup>12</sup>.

1.3.4. *Mukhtasar al-valāya*, by Abū Abdullah Muhammad Samarqandī (d. 1116/1704). The author has his silsilah from the Mujaddidi branch of Naqshbandi order. His silsilah is as follows: Ahmad Sirhindī, Muhammad Ma'sūm, Ahmad Jūryānī Yakkast, Abū Abdullah Muhammad Samarqandī. He immigrated to the Ottoman lands from Central Asia and settled in Uskudar in Istanbul, where he continued his spiritual services until his death<sup>13</sup>. His work *Mukhtasar al-valāya* contains the subjects of tavajjuh (concentration), murāqaba (contemplation), rābita (spiritual bond between the shaykh and disciple), vahdat-i vujūd (unity

<sup>8</sup> For his life and works, cf. I āmī'ī Chalabi, *Nafahāt al-unnā Tercumesi*, Istanbul 1289/1872, p. 461-464; Majdi Mehmed, *Hayāt al-Shuqūq*, Istanbul 1269/1853, p. 262-263; Mehmed Tāhir, *Osmanlı Muellifleri*, vol. I, p. 91; Baghdadī, *Hadhyat al-Drifin*, vol. I, p. 470; Necdet Tosun, *Bahāeddīn Nakşibend. Hayatı, Görüşleri, Türkleri*, Istanbul 2002, p. 270-274.

<sup>9</sup> Simāvi, *Najāt al-arvāh min dunas al-ashbāh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

<sup>10</sup> Bukhārī, *Divāncha*, Millet Library, Ali Emiri Fārsi, no. 586, ff. 7b-22a.

<sup>11</sup> Hazīnī, *Menba' al-abhār fi riyād al-abrār*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425, ff. 28b-29a.

<sup>12</sup> Hazīnī, *Hujjat al-abrār*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b; Francis Richard, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)*, Paris 1989, vol. I, p. 274.

<sup>13</sup> Arabzāda Ilmī Mehmed Efendi, *Mizān al-tarīk*, as manuscript in my personal library, f. 2b; Huseyin Vassāl, *Safina-l Avliyā*, vol. II, p. 48.

of being) and sayr u sulūk (spiritual travel). The work is still unpublished<sup>14</sup>. However, its Ottoman translation was published in the Ottoman period.<sup>15</sup>

1.3.5 *Risāla-i Haqqiyya*, by Abdullah Nidāi Kāshghari (d. 1174/1760). The author was born in Eastern Turkistan, he has taken his Naqshbandi training from Mavlānā Azhar Kāshghari, and his Qalandari training from Mollā Amān Balkhī. When he moved Istanbul, he first served in Qalandarkhāna Tekkesi then in Murtazā Efendi Tekkesi and he also died here. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubeydullah Ahrār, Muhammad Qādī Samarqandī, Ahmad Kāsānī, Muhammad Amīn Dahbidī, Khāja Hāshim Dahbidī, Khāja Yūsuf, Hidāyatullah Aṭīq Khāja, Mavlānā Azhar Kāshghari, Abdullah Nidāi Kāshghari<sup>16</sup>. His work contains moral and sufi manners. *Risāla-i Haqqiyya* was published by Dr. Güller Nuhoglu including the Persian text as well as the Turkish translation<sup>17</sup>.

1.3.6 *Tūtān-i Ma'rifat*, by Khoja Nash'at Efendi (d. 1222/1807). His full name is Suleyman Nash'at and he was born in Edirne but spent his youth in Istanbul. He had both Mawlawi and Naqshbandi training. His Naqshbandi master is Shaykh Muhammad Amin Karkuki. He taught Persian in Istanbul and gave lessons on *Mathnawi* of Rūmi. He wrote *Tūtān-i Ma'rifat* and argued that it is superior and better than Mīrzā Bidil's (d. 1720) *Tūr-i Ma'rifat*. The work is written both in poetry and prose and contains the subjects of morality, divine love and unity of being (vahdat-i vujūd). *Tūtān-i Ma'rifat* was not published yet. There are almost ten copies of the work in Istanbul libraries.<sup>18</sup>

1.3.7 *Kunūz al-ārifin*, by Abdulqādir Balkhī (d. 1923). The author was born in 1255 A.H. (1839) in Qundūz near Balkh. He traveled to Anatolia with his father Shaykh Sulayman, and stayed in Konya for a while, then settled in Istanbul. He became shaykh of Murād Bukhārī Tekkesi (lodge) in Eyup after the death of his father. He had ijaza (permission) from Mujaddidiyya branch of Nakshbandiyya and Malāmiyye orders. His pedigree of masters from Naqshbandiyya is as follows: Ahmad Sirhindi, Muhammad Ma'sūm, Sayfuddin Sirhindi, Nūr Muhammad Badā'ūnī, Mazhar Jān-i Jānān, Abdullah Dihlavi, Mawlawi Sāhib, Sayyid Muhammad Mīrzā, Sayyid Sulayman Balkhī, Abdulqādir Balkhī<sup>19</sup>. He has ten books all of whom are written in verse (rhyme). His work *Kunūz al-ārifin* written in 1905 contains 5453 verses, and explains the sufi states (hāl) and stages (maqām). I have a manuscript of this work in my private library.

1.4. **Persian Commentaries:** The following works can be cited as examples of Persian commentaries on Persian works.

<sup>14</sup> Samarqandī, *Mukhtasar al-valāya*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 1702, Millet Library, Ali Emiri Earsī, no. 962, İE 11b-92a, Istanbul University Library, EY, no. 69 (54 folios).

<sup>15</sup> Samarqandī, *Tarjuma-i Mukhtasar al-valāya* (tr. Najjārzāda Mustafa Rizā), Istanbul 1273.

See for his life: Hamid Algar, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidāi", *Naqshbandis in Western and Central Asia* (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

<sup>16</sup> Güller Nuhoglu, *Abdullah Nidāi-yi Kāshgari ve Hakkıyye Risālesi*, Istanbul, Simurg Yayınları 2004.

<sup>17</sup> For the author see: Khoja Nash'at, *Divān* (compiled by Pertev Efendi), Istanbul University Library, TY, no. 42, İE 1b-6a; Mehmed Lâhır, *Osmanlı Muellifleri*, vol. II, p. 461; Ali Güzelyaz, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tūtān-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", *İlmî Araştırmalar*, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175. *Tūtān-ı Ma'rifet*'s manuscripts can be found in: Suleymaniye Library, Hacı Mahmud, no. 3654; Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 2836/1; Istanbul University Library, EY, no. 844.

<sup>18</sup> For his life and works see: Husayn Vassāf, *Safina-l Avliyā*, vol. II, pp. 226-230; Nihat Azamat, "Abdülkâdir Belhî", *TDKİ İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.

1.4.1. *Manâzil al-qulûh*, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). This work, written in 889/1284, is the commentary of Rûzbihân Baqlî Shirâzî's (d. 606/1209) *Risâla al-Quds*. It has been published by M. Taqî Dânishpijûh, inside the book entitled *Rûzbihâmmâma* (Shiraz 1347/1968, pp. 387-421).

1.4.2. *Shaqâiq al-haqâiq*, by Ahmet Ilâhî (d. 9<sup>th</sup>/15<sup>th</sup> century). It is said that he comes from Bukhara originally and descends from Sadruddin Qonavi's progeny. He traveled to many countries and studied under several shaykhs, affiliated to Khalvatiyye, Malâmatiyya, Kubraviyya, and Naqshbandiyya orders, then he came to Anatolia during the reign of Fâtih Sultân Mehmed and began preaching in Edremit. He also preached in Ayasofya Mosque in Istanbul for a while and on the order of Fâtih he commented on Sadruddin Qonavi's *Mittâh al-Ghayb*. Later he settled in Bursa and continued preaching sufism in a lodge entitled Yogurlu Baba Tekkesi. It is said that he died during the reign of Fâtih and was buried in the graveyard of his lodge at Bursa. The exact date of his death is unknown. His *Shaqâiq al-Haqâiq* is a Persian commentary on Mahmûd Shabustari's mystical work named *Gulshan-i Râz*. It is in manuscript and not printed yet<sup>20</sup>.

1.4.3. *Sharh-i Mathnawî*, by Muslihuddin Mustafa Surûrî of Gelibolu (d. 969/1562)<sup>21</sup>. He was the murid (disciple) of Naqshbandî shaykh Mahmûd Chalabi who was the khalifa (successor) of Amir Ahmad Bukhari. He began writing this six volume Persian commentary on *Mathnawî* of Rûmî in 957 A.H. and completed it seven years later in 964. It is a complete commentary of *Mathnawî*. It is in manuscript form and not printed yet<sup>22</sup>.

*Sharh-i Gulshan-i Râz*, by Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) can be counted among the most important samples of "Persian Commentaries" by Ottoman Sufis.

## 2. Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) and *Sharh-i Gulshan-i Râz*

### 2.1. Life and Works of Nakhjivânî:

Baba Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî who was born in Nakhjivân. He studied in Tabriz and got sufi education. He was a member of Naqshbandiyya order. A later anonymous *Silsila* (sufi chain) mentions him among the murids of Ubeydullah Ahrar; but this record is unreliable for the reason that it is not supported by other sources<sup>23</sup>. At that time there were two Naqshbandî saykhs in Tabriz, namely Sun'ullah Kûzakunânî and his khalifa Darvish Akhî Khusravshâhî; and it is probable that Nakhjivânî got his sufi education from this line. As a matter of fact, a newly discovered handwritten *Silsilanâma*, mentions a person named Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî among the murids of Khusravshâhî; and most likely that he is Ni'matullah Nakhjivânî. According to this source his pedigree of masters goes back to Bahâuddin Naqshband as: Bahâuddin Naqshband, Alâuddin Attâr, Nizâmuddin Khâmûsh,

<sup>20</sup> Istanbul, Topkapi Sarayi Muzesi Library, Revan Köşkü, no. 474. (180 folios).

<sup>21</sup> Baghdâdî, *Hadhyat al-Arifin*, vol. II, p. 434; Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muellifleri*, vol. II, pp. 225-226; Sa'id Nafisi, *Târîkh-i Nazm u Nashr dar Irân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363/1984, vol. I, pp. 392-393; Edith G. Ambros, "Surûrî", *The Encyclopaedia of Islam* (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

<sup>22</sup> Some manuscripts of *Sharh-i Mathnawî*: Istanbul, Beyazit Devlet Library, Beyazit, no. 3579 and no. 3769; Suleymaniye Library, Nafiz Pasha, no. 557-561 (volumes: 1-2-3-5-6); Suleymaniye Library, Serez, no. 1462 (only volume: 4).

<sup>23</sup> Anonimous, *Silsila al-turuq fi al-tasavvuf*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680, f. 60b.

Sa'duddin Kāshgharī, Alāuddin Ābīzī, Sun'ullah Kūzakunānī, Darvish Akhī Khusravshāhī, Mavlānā Baba-i Nakhjivānī<sup>24</sup>.

We know that Nakhjivānī visited Khalvatī Shaykh Dede Omar Rūshānī at his death bed in Tabriz in 892 (1487).<sup>25</sup> In Ramadān 902 (1497), Nakhjivānī completed his commentary on the Qur'an, which he had begun writing in Tabriz. In Sha'bān 904 (1499) he left Tabriz and immigrated to Anatolia, and he settled down in 905 (1499-1500) in Akshehir, a city near Konya. For a long time he was engaged in activities of teaching and guidance. He died in 920 (1514)<sup>26</sup>. He is known as Ulwān Akshehri<sup>27</sup>. His tomb is at the Köyceghiz district of Akshehir city in Konya region. Although there is no information in sources whether he guided murids, he must have educated some murids given the fact that he established a zāwiya (lodge of dervishes). According to the foundation contract (vaqfiya), "Awqāf-i Zāwiya-i Baba Ni'matullah Nakhjivānī" which was written in 992 (1584) during the reign of Sultan Murād III., Nakhjivānī's son Mavlānā Hāji 'Alī Chalabi is authorized to appoint the trustees (mutavalli) and the shaykh of the zāwiya, and the restoration and renovation of the zāwiya shall be carried out on his order and approval. Today there is no trace of this zāwiya<sup>28</sup>.

Some of the works of Nakhjivānī are: 1- *al-Fawātih al-ilāhiyya wa al-mafūtih al-ghaybiyya*. It is a commentary (tafsīr) on the Qur'an in Arabic, and supposedly he wrote this commentary without consulting any other previously written commentary on the Qur'an<sup>29</sup>. It has been published in two volumes (Istanbul, 1325/1907). 2- *Sharh-i Gulshan-i Rāz*: It is an exposition (sharh) in Persian on Shabustarī's *Gulshan-i Rāz*. 3- *Risāla*: Although its name is not registered, it is an Arabic work treating the topic of being (vujūd) from the perspective of the theory of unity of being (vahdat-i vujūd). Mehmed Tāhir of Bursa calls it *Risāla al-wujūd*<sup>30</sup>. Apart from these, Nakhjivānī is also credited with the authorship of *Hidāyat al-ikhwān*, *Hāshiya alā Fusūs al-hikam* and *Hāshiya alā Tafsīr al-Baydāwī*<sup>31</sup>. Because of carelessness, most of the works registered under the name Baba Ni'matullah Nakhjivānī in library catalogues of Turkey belong, in fact, to the Shāh Ni'matullah Walī Kirmānī (d. 834/1431), founder of the Ni'matullāhiyya order. The following may be concise information about the *Sharh-i Gulshan-i Rāz*:

## 2.2. *Sharh-i Gulshan-i Rāz*:

<sup>24</sup> Shaykhim b. Mavlānā Baba-i Shirvānī, *Silsilanāma*, manuscript in my private collection, ff. 24a-24b.

<sup>25</sup> Majdī Mehmed, *op. cit.*, s. 282.

<sup>26</sup> Ni'matullah b. Mahmūd Nakhjivānī, *al-Fawātih al-ilāhiyya wa al-mafūtih al-ghaybiyye*, Istanbul 1325/1907, quoting from the addition by the publisher at the end of the second volume with the title "tarjuma-i hāl-i mulessir" (unnumbered 2 pages). Some sources registers the date of his death as 902 A.H. See, Muhammad A. Farbiyat, *Dānishmandān-i Āzarbāyjān*, Tehran 1314/1935, p. 61; Mehmed Tāhir, *op. cit.*, vol. 1, p. 40.

<sup>27</sup> Nafisi, *op. cit.*, vol. 1, p. 282.

<sup>28</sup> İbrahim Hakkı Konyalı, *Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir*, Konya 1945, p. 476.

<sup>29</sup> Majdī, *op. cit.*, p. 360; Khoja Sa'duddin, *Tāj al-tavārikh*, Istanbul 1279-1280, vol. II, p. 593-4.

<sup>30</sup> Nuruosmaniye Library, no. 2386, f. 1a-78a. Mehmed Tāhir, *op. cit.*, vol. 1, p. 41.

<sup>31</sup> Majdī, *op. cit.*, p. 360; Baghdādī, *Hadīyyat al-ārīfīn*, vol. II, p. 497; Mehmed Tāhir, *op. cit.*, vol. 1, p. 41; Nafisi, *op. cit.*, vol. 1, p. 282.



This work's manuscript copies are available in Istanbul<sup>32</sup>, Tehran<sup>33</sup> and Berlin<sup>34</sup>. This work was completed in Jumâd al-Ukhrâ 906 (1500). Since Nakhjiwâni was settled down in Akshehir in 905, he must have composed this work therein. Except for a few quotations from Farîduddin Attâr, he hardly mentions any work or person. He examines the issue of being (vujûd) in this work. The following are quotations from the work to give an idea about his study: "According to the people of love, God has a specific manifestation (zuhûr) at every level of being"<sup>35</sup>. "After the spirit woke up of its sleep of carelessness and forgetfulness, following its natural (fitrî) inclination, it began thinking about its true fatherland and its true origin"<sup>36</sup>. "It is the level of absolute unity (Ahadiyyat), which is also called 'Amâ-yi Mahd and 'Awâd-i A'zam, where all divine names and attributes are folded up and disappeared, becomes manifest in the letter "mîm" of the word "Ahmad," which completes the circle of being"<sup>37</sup>.

#### Conclusion:

To sum up, Sufis of Anatolia, who wrote their works in Persian, have made important contribution to Persian language and literature. They constructed a bridge between Turkish and Persian cultures. It is the Sufi literature where these two cultures mostly came together. Today Sufism still has the function of bringing these two neighbour cultures closer, as it had in the past.

#### BIBLIOGRAPHY

- [1] Algar, Hamid, "From Kashghar to Eyûp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâi", *Naqshbandis in Western and Central Asia* (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.
- [2] Ambros, Edith G., "Surûri", *The Encyclopaedia of Islam* (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.
- [3] Anonimous, *Silsila al-turuq fi al-tasavvuf*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680.
- [4] Arabzâda, Ilmi Mehmed Efendi, *Mizân al-tarîk*, manuscript in my personal collection (unnumbered).
- [5] Azamat, Nihat, "Abdülkâdir Belhî", *TDV İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.
- [6] Azamat, Nihat, "Ali Behçet Efendi", *Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1989, vol. II, p. 382.
- [7] Bağhdâdî, Ismail, *Hadhyat al-ârifin*, Istanbul 1951-1955.
- [8] Bertels, E., "Ni'mat Allah b. Ahmad", *The Encyclopaedia of Islam*, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.
- [9] Bukhârî, Amîr Ahmad, *Dihâncha*, Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 586, ff. 7b-22a.
- [10] Chalabi, Lâmi'i, *Nafahât al-uns Tercümesi*, Istanbul 1289/1872.
- [11] Eilers, Wilhelm - Wilhelm Heinz, *Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften*, Wiesbaden 1968.

<sup>32</sup> Suleymaniye Library, Lala Ismail, no. 168, ff. 2a-246b; Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

<sup>33</sup> Tehran University Central Library, no. 4077, bk. Ahmad Munzavî, *Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khattî-yi Fârsî*, Tehran 1349/1970, vol. II, p. 1250-1251.

<sup>34</sup> Staatsbibliothek Preussischer Kulturbesitz in Berlin, MS Orient. Ocl. 2308. Bk. Wilhelm Eilers- Wilhelm Heinz, *Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften*, Wiesbaden 1968, p. 97.

<sup>35</sup> Nakhjiwâni, *Shark-i Gulshan-i Râz*, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 3b.

<sup>36</sup> Nakhjiwâni, *ibid*, ff. 4a.

<sup>37</sup> Nakhjiwâni, *ibid*, ff. 12a.

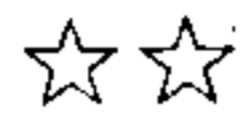
- [12] Güzelyüz, Ali, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tüfân-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", *İlmî Araştırmalar*, no. 5 (İstanbul 1997), p. 167-175.
- [13] Hazîni, Ahmad b. Mahmûd, *Menba' al-abhâr fi riyâd al-abrâr*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425.
- [14] Hazîni, Ahmad b. Mahmûd, *Hujjat al-abrâr*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b.
- [15] Konyalı, Ibrahim Hakkı, *Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir*, Konya 1945.
- [16] Majdî, Mehmed, *Hadâîq al-Shaqâik*, İstanbul 1269/1853.
- [17] Mehmed Tâhir, Bursalı, *Osmanlı Muellifleri*, İstanbul 1333/1915.
- [18] Munzavî, Ahmad, *Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khatî-yi Fârsî*, Tehran 1349/1970.
- [19] Nafîsî, Sa'îd, *Târikh-i Nazm u Nathr dar İrân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363/1984.
- [20] Nakhjivânî, Baba Ni'matullah, *Sharh-i Gulshun-i Rûz*, İstanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.
- [21] Nakhjivânî, Ni'matullah b. Mahmûd, *al-Fawâtik al-ilâhiyya wa al-mafûtk al-ghaybiyye*, İstanbul 1325/1907.
- [22] Richard, Francis, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)*, Paris 1989.
- [23] Sa'duddin, Khoja, *Tâj al-tavârikh*, İstanbul 1279-1280.
- [24] Shirvânî, Shaykhum b. Mavlânâ Baba, *Silsilanâma*, manuscript in my private collection (unnumbered).
- [25] Simâvî, Abdullah İlâhî, *Najât al-arvâh min danas al-ashbâh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.
- [26] Tarbiyat, Muhammad Ali, *Dânishmandân-i Âzarbâyjân*, Tehran 1314/1935.
- [27] Tâshkendî, Mirak Muhammad Naqshbandî, *Navâdir al-amthâl*, Suleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.
- [28] Tosun, Necdet, *Bahâeddîn Nakşibend: Hayatı, Görüşleri, Tarikatı*, İstanbul 2002.
- [29] Vassâf, Huseyn, *Safîna-l Avliyâ*, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306.
- [30] Yücer, Hür Mahmut, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, İstanbul 2003.





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## Sheikh Ahmad Sirhindi (AH 971/1564-1624 CE)



An eminent Indian Muslim sufi, known also as Mujadid 'alf thani "renewer of the second millennium [of the Islamic era]", The first of the great reformers, Sheikh Ahmad Sarhindi al-Farooqi an-Naqshbandi, was born in Sarhind on June 26, 1564. He belonged to a devout Muslim family that claimed his paternal line traced his descent from the caliph 'Umar Radiallahu 'anhu (the second caliph of Islam). His father Sheikh Abdul Ahad was a well-known sufi of his times. Sheikh Ahmad received his basic education at home. His initial instructions in the Holy Quran, Hadith and theology were rendered in Sarhind and Sialkot. Later, he devoted most of his time to the study of Hadith, Tafseer and philosophy. He worked for some time in Lahore as well. But the greater part of his life was spent in Sarhind, where he was to become the champion of Islamic values. It was not until he was 36 years old that he went to Delhi and joined the Naqshbandiya Silsilah under the discipleship of Khawaja Baqi Billah.

He was a prolific writer on Islamic mysticism and theology. His celebrated collection of letters, addressed to his fellow sufis as well as to a few officials of the state, was repeatedly hailed as a landmark in the development of Muslim religious thought in India.

Sirhindi's religious activities were conducted within the Naqshbandi order of the sufis, which was introduced into the subcontinent by Sirhindi's spiritual mentor, Muhammad al-Baqi Billah. Sirhindi became a prominent personality in the order, brought about an expansion of its influence in India and elsewhere, and attracted numerous disciples, whom he instructed in the

Naqshbandi mystical doctrine. He devoted a great deal of attention to the spiritual progress of the believer toward perfection.

His works reflect an unrelenting effort to integrate the basic concepts of Islam into a comprehensive sufi outlook. True to the classical sufi tradition, he endeavored to analyze Islamic concepts in a two-fold fashion in order to discover in each of them the inner and secret (batin) aspect in addition to the outward (zahir) one. In other words, all things have form (surah) and essence (haqiqah), and the highest achievement lies in understanding the inner, essential aspect of commandments and articles of faith.

During this period the Muslims in India had become so deficient in the knowledge of true Islam that they had more belief in Karamat or miracles of the saints than Islamic teachings. The Ulema and theologians of the time had ceased to refer to the Quran and Hadith in their commentaries, and considered jurisprudence the only religious knowledge. Akbar, the Mughal king had started a series of experiments with Islam, propagating his own religion Din-i-Ilahi, an amalgamation of Hindu and Muslim beliefs.

In these circumstances, Sheikh Ahmad set upon himself the task of purifying the Muslim society. His aim was to rid Islam of the accretions of Hindu Pantheism. He was highly critical of the philosophy of Wahdat-ul Wujud, against which he gave his philosophy of Wahdat-ush-Shuhud. In refuting the Naqshbandiyah order's extreme monistic position of wahdat al-wujud (the concept of divine existential unity of God and the world, and hence man), he instead advanced the notion of wahdat ash-shuhud (the concept of unity of vision). According to this doctrine, any experience of unity between God and the world he has created is purely subjective and occurs only in the mind of the believer; it has no objective counterpart in the real world.

He entered into correspondence with Muslim scholars and clerics and laid stress on following the true contours of Islam. To him, mysticism without Shariah was misleading. He stressed the importance of Namaz and fasting. Through preaching, discussions and his maktubat addressed to important

nobles and leaders of religious thought, he spread his message amongst the elite in particular. As he and his followers also worked in the imperial camp and army, he was soon noticed by Jehangir. Jehangir, unlike his father, was a more orthodox Muslim. But he still insisted on full prostration by all his subjects. Sheikh Ahmad refused to prostrate before him, as result of which he was imprisoned at Gwalior Fort for two years until the Emperor realized his mistake. Jehangir then not only released Sheikh Ahmad, but also recalled him to Agra. Jehangir thereafter retracted all un-Islamic laws implemented by Akbar.

The most original contribution of Sirhindi to mystical thought seems to be his description of the spiritual transformation that occurred at the end of the first millennium of the Islamic era, following intricate changes in the structure of the mystical "realities" the spiritual condition of the Muslim community improved in a substantial manner. Prophetic perfections, which had been fading away since the death of Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم), regained their splendor. The person in possession of these perfections was the mujaddid, the renewer or revivalist of the second millennium. It is likely that Sirhindi considered himself to be fulfilling this religiously crucial role; his disciples certainly saw him in this light.

One of the most famous written works of him is Maktubat ("Letters"), a compilation of his letters written in Persian to his friends in India and the region north of the Amu Darya (river). Through these letters Shaykh Ahmad's major contribution to Islamic thought can be traced.

Most scholars of medieval Muslim India maintain that Sirhindi performed a crucial role in the history of Indian Islam. Indian Muslims have always faced a dilemma concerning the attitude that they should adopt toward Hindu civilization, and two streams of thought developed among them: some held that Indian Muslims should take into account the sensibilities of the Hindus and seek a common ground for the two civilizations, while others maintained that the Muslim minority, in constant danger of assimilation into the

polytheistic Hindu environment, must preserve the pristine purity of Islam and reject any local influence.

Sirhindi appeared on the Indian scene during the reign of the Mughal emperor Akbar (1556-1605), who systematically attempted to make Islam and the ruling dynasty more acceptable to the non-Muslim Indians. The most conspicuous step in this direction was his abolition of the jizyah, a tax that Islamic law imposes on the non-Muslim inhabitants of a Muslim state. Sirhindi strongly opposed Akbar's conciliatory policy toward the Hindus. He made devastating attacks on Hinduism and maintained that the honor of Islam required the humiliation of the infidels and the resolute imposition of Islamic law upon them. Because Sirhindi expressed these views in letters to officials of the Mughal court, numerous scholars have credited him with reversing the heretical trends of Akbar's era and with restoring pristine purity to Indian Islam.

Recent research has shown, however, that this interpretation is far from certain. It is true that Sirhindi wrote to state officials and suggested changes in the imperial policy, but there is no evidence that the Mughal Empire changed its attitude toward the Hindus as a result of his activities. Sirhindi was first and foremost a seeker after religious truth. The overwhelming majority of his epistles deal with typically sufi issues. The concepts of prophecy (nubuwah) and sainthood (wilayah), the relationship between religious law (shari'ah) and the mystical path (tariqah), the theories of unity of being (wuhdat al-wujud) and unity of appearance (wuhdat al-shuhud)-these command Sirhindi's attention in most of his works. In dealing with these matters, Sirhindi belongs to the stream of mystical thought established by Ibn al-'Arabi, though they differ in certain aspects. Questions of the relationship between the Islamic state and its Hindu population, which have acquired tremendous importance in the modern period and have therefore been central in numerous modern interpretations of Sirhindi's thought, do not seem to have been in the forefront of his interests.

Sheikh Ahmad's greatest contribution was undoubtedly the task of countering unorthodox Sufism and mystic beliefs. He organized the Naqshbandiya order to reform the society and spread the Shariah among the people. He wrote many books. Sheikh Ahmad continued preaching Islam till the end of his days. He urged people to adhere to the accepted and clearly laid down path of Islam. He passed away in 1624.

نوٹ: یہ مقالہ اسلامک ورلڈ ڈاٹ نیٹ کی خلیفہ انسٹی ٹیوٹ ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)



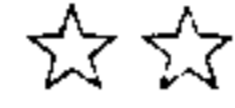


وَاللَّهُ يَكْفُرُ  
بِأَكْثَرِ مَا  
يَعْبُدُونَ  
إِنَّمَا يَكْفُرُ  
بِالْبَشَرِ  
إِن كُنْتُمْ  
تَحِبُّونَ  
إِلَٰهًا  
غَيْرَهُ  
فَلْيَعْبُدُوهُ  
وَالَّذِينَ  
يَعْبُدُونَ  
إِلَٰهًا  
غَيْرَ اللَّهِ  
يَكْفُرُونَ  
بِاللَّهِ  
وَالَّذِينَ  
يَكْفُرُونَ  
بِاللَّهِ  
يَكْفُرُونَ  
بِأَنفُسِهِمْ  
وَالَّذِينَ  
يَعْبُدُونَ  
إِلَٰهًا  
غَيْرَ اللَّهِ  
يَكْفُرُونَ  
بِاللَّهِ  
وَالَّذِينَ  
يَكْفُرُونَ  
بِاللَّهِ  
يَكْفُرُونَ  
بِأَنفُسِهِمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## Ahmad Sirhindi

From Wikipedia, the free encyclopedia



Shaykh Ahmad al-Farooqi Sirhindi was an Islamic scholar and prominent member of the Naqshbandi Sufi order. He is regarded as having rejuvenated Islam, due to which he is commonly called "Mujadid AlTha'ni", meaning "reviver of the second millennium", referring to the Islamic tradition of Mujaddid. Numerous Naqshbandi suborders, such the Mujaddidi, the Khalidi and the Haqqani sub-orders, trace their spiritual lineage through Shaykh Sirhindi, referring to themselves as "Naqshbandi-Mujaddidi". He was born on the day of Ashura, the 10th of Muharram in the year 971 H., in the village of Sirhind near the city of Lahore in present-day India. Sirhindi's shrine is located in Sirhind, India and is referred to as "Rauza Sharif"

### Contents

- ☆ 1 Early Education
- ☆ 2 Sirhindi's World view
- ☆ 3 Works
- ☆ 4 References
- ☆ 5 External links

### Early Education

He received his knowledge and education through his father and through many shaikhs in his time. He made progress in three tariqas: Suhrawardiyya, Qadiriyya, and Chistiyya. He was given permission to train followers in all three tariqas at the age of 17 years. He was busy in spreading the teachings of these tariqas and in guiding his followers, yet he felt that something was missing in himself and he was continuously searching for it. He felt an interest

in the Naqshbandi Sufi Order, because he could see by means of the secrets of the other three tariqats that it was the best and highest. His spiritual progress eventually brought him to the presence of the Ghawth and Qutb of his time, ash-Shaikh Muhammad alBaqi, who had been sent from Samarqand to India by the order of his shaikh, Muhammad al-Amkanaki. He took the Naqshbandi Order from the shaikh and stayed with him for two months and some days, until Sayyidina Muhammad al-Baqi opened to his heart the secret of this tariqat and gave him authorization to train his murids in the Order.

### Sirhindi's World view

Sirhindi's worldview focused on the idea that ontologically, the prophethood is far greater than closeness with God. He believed that Sufi ideas which centered around spiritual growth beyond the material world, while exhibiting key concepts, fell short of encompassing Islam as a whole. Sirhindi, still accepting and using these ideas of walayat, or closeness with God, focused on a much more human understanding and reality by focusing on following the sunnah of Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) and his companions. His influence went so far as implementing jurisprudence in the Islamic world by emphasizing the Shariah and fiqh, integrating both into Indian Muslim government and society. This was accomplished through his 536 letters collectively entitled Collected Letters or Maktubat, to the Mughal rulers conveying his ideas.

### Works

His works are his letters written to many of his contemporaries known as Maktubaat.

"Moving to Allah is a vertical movement from the lower stations to the higher stations; until the movement surpasses time and space and all the states dissolve into what is called the Necessary Knowledge (eilm ul-wajib) of Allah. This is also called Annihilation (fana').

"Moving in Allah is the stage in which the seeker moves from

the station of Names and Attributes to a state which neither word nor sign can describe. This is the State of Existence in Allah called Baqa.

"Moving from Allah is the stage in which the seeker returns from the heavenly world to the world of cause and effect, descending from the highest station of knowledge to the lowest. Here he forgets Allah by Allah, and he knows Allah with Allah, and he returns from Allah to Allah. This is called the State of the Farthest and the Nearest.

"Moving in things is a movement within creation. This involves knowing intimately all elements and states in this world after having vanished in Annihilation. Here the seeker can achieve the State of Guidance, which is the state of the prophets and the people following the footsteps of the Prophet. It brings the Divine Knowledge into the world of creation in order to establish Guidance.

- Maktubat Ahmad Sirhindi

### References

- o Shari'at and Ulama in Ahmad Sirhindi's Collected Letters by Arthur F. Buehler
- o NFIE Research

نوٹ: یہ مقالہ پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر کے منتخب مکتوبات امام ربانی اور "نقشبندی فاؤنڈیشن فار اسلامک ایجوکیشن (امریکہ) کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ

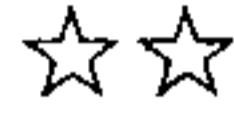
وَيَذَرُهُمْ فِي طَيِّبَاتٍ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

وَيَذَرُهُمْ فِي طَيِّبَاتٍ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

کتاب: نورشید عالم کتب عالم  
حصہ: پروفیسر محمد سعید صاحب دامت برکاتہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## حضرت خواجہ شیخ سیف الدین



حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ، حضرت عروۃ الوثقی (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۰۵۵ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اورنگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت و توجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیت و صحبت کے طفیل اورنگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کر لیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ ملتان، دہلی میں اورنگزیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:-

۱۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہ ربہ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر و وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، قلت خطرات، قبول کلمہ حق، رفع بعض منکرات اور ظہور لوازم طلب، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار کھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)

۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت لطیفہ اخفی اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔ لطیفہٴ اخفی سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔ اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت و احترام سے شہر میں لا کر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔ جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویوں، گانوں اور ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔ جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرود کرے یا ڈھولک بجائے۔ آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے، دکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو "مختب امت" کہتے تھے آپ کا دبدبہ اس قدر تھا کہ امراء و سلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑا رکھی جاتی۔ جس پر آپ تشریف رکھتے۔ اس کے ارد گرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انہیں اس قدر شان و شوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہمارا تکبر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لاٹھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہو کر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آ کر مرید ہو گیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر رفع مرض کے لیے التماس کی، انہوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی حالہ جو حضرت شیخ کی کہیں بہوتھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہو جاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہو گئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف۔۔۔۔ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالی شان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں:-



- صاحب زادگان:
- ۱..... شیخ محمد اعظم
  - ۲..... شیخ محمد شعیب
  - ۳..... شیخ محمد حسین
  - ۴..... شیخ محمد عیسیٰ
  - ۵..... شیخ محمد موسیٰ
  - ۶..... شیخ کلمۃ اللہ
  - ۷..... شیخ محمد عثمان
  - ۸..... شیخ عبدالرحمن

### حواشی

- ۱..... خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۲۵-۳۵۱
- ۲..... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی - کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷-۳۸۸

☆.....☆.....☆



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
لِحَمْدِهِ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

# مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی  
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں



بھیر ۳۸-۳۷ اور ۱۱ سے ۱۲۵ تک بھیر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ بی بی عرب خاتم کے نام ۷۳-۷۲-۷۱-۷۰-۶۹-۶۸-۶۷-۶۶-۶۵۔  
مکتوبات ہیں جن میں مکتوب ۹ میں ان کے والد مہربان خطاب کیا ہے۔

مختتم خان نام مکتوب ۱۹-۱۰۸-۱۵۷-۱۵۸-۱۶۷ کسی فتح کا ذکر ہے ۱۸۶ میں یہ خطبات ابراہیم

(پیر شیخ میر خواں) کا تھا جو اسے سال بھیر ۱۱۱ (۱۷۰۰ء) میں حج کے بعد ملا تھا اور فرار پانچواں صدی کا منصف بھی ملا تھا۔  
بعد وہ سارنپور میں ملا اور الہ آباد میں مختلف منصفوں پر فرائض پر بار بار منصف سے علیحدگی کر دیا گیا لیکن  
بیا بیسو سال جلوس میں دو ہزار منصف ملا سال وفات میں بی بی محمد محمد علی مختتم خان کا خطاب ملا تھا (ماثر الامار)

مکتوب ۱۷-۱۹-۲۱ مکتوبات ہیں اس کا نام اور کام تھا جو میر زامراد التفت خاں (پیر میرزا  
رم قندہاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التفت خاں ہی ہیں جن کا خود عبدالرحیم خاں خانا کی بیوی صاحبزادی سے ہوا تھا شاہجہاں  
عہد میں وہ ہزاری منصف ملا اور لکنؤ پھر سیوارہ کی فوجدار کی فوجدار کے ساتھ بیسو سال جلوس میں مکتوب خاں کا خطاب ملا  
اور عہد انگیر کے سو سال میرزا مکتوب خاں کا خطاب دیا گیا ۱۸۰ میں فوجدار بھی کہتا تھا (ماثر الامار) بجا اور

کے نام مکتوب ۲۶ یہ بھی کوئی بہادران امر کے علاوہ ممتاز علماء میں شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العباس  
کے نام مکتوبات ۲۵-۲۶ بھیر ۱۱۸ سے ۱۲۸ اور ۱۸۷ ہیں۔ یہ کل الجوامر کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲

میں وکالت حافظ محمد شریف سے استفادہ کیا جو حضرت خواجہ محمد مصوم رحمۃ اللہ علیہ کے تالیف ہے مکتوب ۱۸۷ میں

حافظ صاحب مرحوم کے انتقال کا ذکر ہے۔ انھی مکتوبات میں سے نمبر ۱۲۲ میں شرح احوال بادشاہین بدوستان زادہ

محمد عظیم وادری ۱۲۸ میں شرح احوال بادشاہین پناہ ہے۔ حافظ محمد حسن دہلوی (م ۱۲۷) جو شیخ عبد

محمد دہلوی کے اختلاف میں تھے اور دہلی میں انہی کے قریب تھے ہیں وہ بھی حضرت خواجہ محمد مصوم کے خلیفہ تھے ان

کے نام مکتوبات ۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴ ہیں۔

ملا پانچواں صدی حضرت خواجہ محمد مصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ان کی مرتب تصنیف

مع البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۱۷۵۔

حضرت خواجہ محمد معصوم کے دیگر خلفاء میں خواجہ عبداللہ کولابی کے نام مکتوب ۱۵۲۷ء حاجی محمد پور کابلی کے  
 نام مکتوب ۱۵۲۹ء سے ۱۵۳۳ء تک خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۹۲ سے ۷۱ تک پھر ۱۱۱ سے ۱۱۴ تک اور ۱۲۸-۱۹۰ تک  
 بھی ہیں انھی میں سے مکتوب نمبر ۱۰۵ میں بخاری صاحب کی لایہ کے انتقال پر تشریح ہے جو سعد اللہ کابلی کے نام ۸۲-  
 ۸۳ میں اور ۸۳ میں ذکر دخول بادشاہ دین پناہ دریں طریقہ ہے میر محمد ابراہیم بن میر محمد نعمان  
 الکر بلوی جو کجی لسی پر صدر دین میں ۱۰۷۱ء میں فوت ہوئے۔ (بائبر الامراء جلد اول) ان کے نام ۱۲۱-۱۲۲-  
 ۲۸-۳۶ میں بشریت مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ۱۱۷ ہے۔ محمد بیت نامکی (۱۱۷) (خدم زاد) محمد حسین (۱۱۷)  
 ۱۲۲-۱۲۵-۱۲۷) میر عبداللہ (۱۸۱) شیخ عطار اللہ سورتی (۱۱۳) حاجی اسد اللہ وزیر آبادی (۱۵۱) ملا محمد جان  
 (۱۵۲) ملا محمد امین قط آبادی (۱۸۸-۸۱) ملا محمد محسن سیالکوٹی (۱۸۵) شیخ محمد کھانسیری (۸۸) بانیہ  
 سہارنپور (۹ تا ۹۵) نور محمد بنگالی (۱۰۹-۱۱۰) ملا ابوالقاسم کابلی (۱۵۹-۱۶۰) اخوند ملا شاہ مراد  
 کے نام ۱۶۶ (در بیان آنکہ طاقات سلاطین بنیت حسنة محمود است) اور ۱۶۳ میں مرشد کے مخدوم محمد آدم  
 تہی (۱۶۶) کے نام ۱۶۶ اور محمد حامد لاہوری کے نام ۸۳-۵- گویا مذکورہ بالا ملکی اور  
 بیرونی سلاطین امراء روس اور غلام سمجھی آپ سے مستفین تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان  
 مکتوبات کا لکھنے والا دعوت تقویٰ، علم و فضل خلوں کماں میں کس قدر بلند مرتبہ ہوگا۔  
 میں اپنے مخدوم جناب مولانا حسنت علی خاں صاحب ظلہ (محلہ تھانہ پاکھریام پور) کابلے  
 ممنون ہو کہ انھوں نے صنعت بصارت کے باوجود مکتوبات شریفیہ کے اس ناوشیخے کی نقل خود اپنے  
 دست مبارک سے فرما کر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا  
 ابوالفتح صغیر الدین صاحب کابلی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسب معمول اس مرتبہ بھی متن اور پروف  
 کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزا ہما اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔

احقر۔ غلام مصطفیٰ خان۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شائش بے انتہا شمار بارگاہ کبریٰ نقشبند نقوش موجودات و نیایش بے احصائی  
 درگاہ غرود علائق بیوند بارغ کائنات کہ دین مبین را بہ سیف احمدی از اذیت اغیار معصوم سائے  
 بنور یاقوت فریت بخشید و نیز اعظم شرع مبین را بر آسمان افضال و اکمال طالع دلائع گردانید  
 و اورا علیہ السلام بقطاب مستطاب و حاد سئلک الاممہ لئلا یمن ممتاز و امتالش را بہ لہر  
 واجب الازعان یا تمنا الذین اعلوا صلوا علیہ وسلموا السلیما سر از راز نمود اللہم صل  
 وسلم علیہ و علی آلہ و اصحابہ و احبابہ انک جمید محمود و احقر خدام ملت اقوم  
 فقیر حقیر محمد اعظم را بہ اخراج مکاتیب قدسی اسالیب کہ از سر شہرہ بیان الہام ترجمان جناب  
 اقطاب ستاب والد بزرگوار این فدویت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ والشاب  
 ارشاد فراد فیض مہاد فضل بنیاد ماہ اوج حصول اتمیت و مراد لفظہ دائرہ ہدایت و سراد فر کرد  
 مہبط ولایت در شاد ہادی مصلح صلاح مبداء و معاد متکار اصحاب اعمال دار باب استاد  
 غفران پناہ رضوان دستگاہ مروج طریقہ یقین شیخ سیف الدین قدس سرہ و اقبض برہ از  
 یاقہ بود مستعد فرمود فحمد اللہ ثم حمد اللہ

کہد آغاز اذ پیداست انجلم  
 کہ گوئی اسمائے پر نجوم است

نہے این نامہاے رشد فرجا  
 معارف آنچنان در و نجوم است

دردناهنده الزار الہ است	کہ اندھے مقبلس نور شید ماہ است
طریق احمدی از دے منور	مشاہد طالبان از دے معطر
لباس رہنمائی در بر او	روح پارسانی بر در او
منی گویم کہ مسدیح اومنوم	ز مدحش اعتبار خود فرودم
امامے کو بود معصوم از عیب	کتاب مستطاب فیہ لاریب
حقائق از صفا میں شگفتہ	زموزش از مخالف او نہفتہ
ز سیفش دین احمد راست نورت	درا انا فتمنا ہست مدحت
حقائق اندر و گردیدہ مستور	برنگ اسم اعظم ہست مستور
بود تا گرم بازار ہدایت	بدوران تار سد فیض عنایت

الہی یاد ہادی طالبان را

حیات تازہ مردوح و رواں ہوا

لَسِيَّاسِيَّةٌ مِّنْ كُلِّ بَلَدٍ وَفِي الْعَالَمِ

مؤثر از تاجی

# بیت المقدس

**مکتوب اول** - در دید قصور اعمال و حصول بهره از نسبت ملاحت و یافتن اتحاد جبری به آن دماولے خود را تعین حتی معلوم نمودن و در میان آوردن اسرار لازم الاستتار و یافتن فیوض و برکات ازان مرتبه مقصد بے حیل و ملت و بیشتر شدن به ارتقا و دستگیر شدن از احوال یاران خویش به پیر بزرگوار خود نوشتند.

عند امت کترین در ولایتان محمد صیغ الدین به عین احوال پراگنده جزات نموده گستاخی می نماید و بساط میباید عفو از خود بجای آورده و باز نفسی می کند. قبله گاه چند آنکه خواست می خواهد که از دایره مباحات قدم بیرون نه تمهید صورت پذیر نمی شود آن قدر ارتکاب شنبه و مکروه و محرم نقد وقت است که چه بیان نماید عمل به غریمت خود در حق او عتق مغرب است و از ایشان اونی و احوط بغایت بعید افتاده. اما **اللّٰهُ مُبْتَلٰی الْاٰمِنِیْنَ** که با وجود این همه خرابی و تباه کاری در محبت سگان آن درگاه قدم راسخ دارد و در اعتقاد فدویت به آن عبثه علیه ممتاز است. متاع ازین بهتر در بساط خود نه دارد و نظر به همین اندوخته بعضی سوار سابعه و لاحقہ معدن می دارد سه

نومرادل ده و دیر یابین      رد بهی خویش خوان دشیری بین



حضرت سلامت پیش ازین یکصد سال از غایت ذرہ پردری بہ الحاق حقیقت الحقایق  
و بہ حصول بہرہ از نسبت ملاحمت این دور از کار را مستعد ساخته بودند و این کیفیت نیز آنچه  
ازین دولت عظمی درک می کردیہ عرض آن مصدر می گشت یعنی احیان آن قدر این نسبت  
علیہ زیر بار می کرد کہ اتحاد جسدی معاملہ کمون بروز متخیل می گردید و نقلیہ در بدن خود احساس  
می نمود و الحال نیز در کار اسرار آن حقیقت عجوبہ منش خواہی می نماید و چند آنکہ دورد در می رود  
گوئیانیچ نہ رفتہ بہت بہ انواع مختلفہ ظهور می فرماید و ہر بار قناد بقا جدید متوہم می شود  
نہ جنش غایتی داروہ سعادی را سخن پایان ببرد شدہ مستقی و دریا ہمچنان باقی  
ماوار مسکن خود را تعین حتی معلوم می کند و خود را محاط این تعین کہ فوق اد تعین نیست می یابد  
و عجائب غرائب نیز ہا از راہ ہین تعین در خودی فہم و مثل ابر نیسان الوار و برکات و کویزند  
و اسرار لازم الاستتار بلوس در میان می آرد۔ در بعضی اوقات چنان متخیل گشتہ است کہ  
مردارید و زیور ہا را بروی نتاری کتد۔ و آن قدر مشغوف این نسبت بہت کہ نسبتہا  
دیگر گوئیانیستور شدہ اند و ایضا این در دیش را آن عالی حضرت بار ہا بہ ارتفاع واسطہ و  
افذ قبوس و برکات از مرتبہ مقدسہ بے حیولت بشر ساختہ اند و بہ علامت کمال اتحاد  
با حقیقت بلو صلی اللہ علیہ وسلم ہین رفیع واسطہ است۔ و این قسم اتحاد لفظی بہ اقل قلیل است۔  
چنانچہ از مکتوبات قدسی آیات ظاہری گردد۔ اما بہرہ از اصالت در حق این قسم شخصہ لازم  
است یا نیست امیدوار است کہ بحواب سراقواز گردد و قبلہ عارفان سلامت صلاح آثار  
شیخ ظہور اللہ کہ از باب کشف و شہود است از ابتدای شغل تا این زمان عجائب غرائب  
چیز نقل می کند از عروج افلاک سابعہ و ظہور الوار عرش و صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ من  
اصولہ و افعالہا و من التسلیمات اکملہا بار ہا ظاہری ساخت و الحال عروج عناصر راجعہ را

درک می‌کند. دهنوی عبد الغفور که حق خدمت بجای آورد محبتی خاص دارد که از راه آن در اکثر مقامات امیدوار است که محبت داشته باشد آثار وجود محبوب در وی متوجه می‌گردد و صلاح آثار حافظ موسی یکی از یاران فقیر است و به شرف محبت آن حضرت مشرف گشت. در غلبات و هدایت وجود بود. چنانچه می‌گفت که هر ذره از ذرات وجود من انداز آن خلقی می‌زند. فقیر خواست که در این حال بر آرد و لحظه در خلوت با وی سکوت نمود بعد از برخاستن ظاهر ساخت که تمام ورق من گردانیدند لکن سبحانه الحمد که از آن معنی مخلصی یافته پشاه راه افتاد. و از یاران جدید حاجی عهد الروت امام جامع مسجد فتحپوری پیش از دیگران رقیات عالی نمود از حقوق صفات به اصل سبب تکلمت می‌گوید و خود را در تمام عالم را گم ساخته بشود خاص منتزعت است و معنی بقای نیز درک می‌کند.

چون بادشاه داهلی عسکر دین شهر نیستند بعضی گفته نشینان و طالبان علمان شلسته دلان که به مرز حل از اهل عسکر بهتر اند اخلاص بهم رسانیده اند خصوص عافیه عبد الجلیل لنگ که یکی از شیوخ این حدود است و جماعه از اغنیا با وی بر نیز دارند و لطیف خان و غیره بر ارادت تو است و نیاز مندی تمام دارند و به فقیر عجب حسن ظن پیدا کرده چند بار صحبت سکونت داشته از راه دور با خلاص و طلب تلم می‌آید. و چندے دیگر به شغل اند که هر کدام بسا کار و بر اثبات هر گرم اند. فغانل مآب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی به خلاص محبت تمام به فقیر همراه می‌کند امیدوار است که بشرت صحبت نیز مشرف گردد. بی ادبی از عهد گذشت امیدوار غفومت حضرت سلامت چون ایام رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیده امیدوار است که توجهات عالیه میراب گردد و عنایات و بشارت مخصوص هر بلند شود. و بیاب دهنوی پائیده دهنوی سعد اللہ دلا در سکی که در محبت حضرت خدا است ملا عبد الخالق

و حاجی محمد شریف التماس توجهات خاصہ صادر۔ حضرت سلامت وقت رخصت ظالم محمد سالم  
خلع مبرک مثل یارین دیگر عنایت فرمایند و بیچمارا بت عالیہ بشر سازند کہ در محبت حضرت  
قانی است۔ حامل عریضہ نور محمد متوطن سر ہند بہت امیدوار مہربانی بہت۔ والسلام  
مکتوب دو حکم۔ در قاپہر شدن اشتقاق از مرادات مبرک و ظہور نمودن امام ربانی و حضرت  
میان جیوکلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاہر شدن حضرت خواجہ نیرنگ کمال رحمت  
وائل یافتن نسبت خود را بہ نزول و معلوم نمودن راہ وصول خود را در نہایت علو و تریزین محسوس  
بودن این مسلک بمراد آن۔ و ثمرہ از احوال سلطان وقت نیز بہ مرزبگوار خود نوشتہ اند۔

عرضداشتند بتدہ مجور محمد سعید الدین بہ خادمان غنہ علیہ عاکفان سدرہ سنہ  
می رسانند کہ در اثناے راہ بہ مرادات مبرک رسیدہ شد آثار اشتقاق و مہربانیا از عزیزان  
در حق خود مشاہدہ نمود۔ و تفسیرش در موصیے کہ عاریت ربانی حضرت میان جیوکلان وصال  
نمودہ اند آن حضرت بہ شان رفیع ظہور فرمودہ در اکثر منزل عنایات داشتند و ہر چند باین  
شہر معظم نزدیک می شد غلظتہاے فاخرہ در بر خود می یافت۔ روز عرس بہ زیارت حضرت خواجہ  
نیرنگ خواجہ باقی باللہ استسعاد یافت۔ بجاہ و جلال عظیم مانند بادشاہان ظہور نمودند۔ و  
بہ نورانیت تمام طلوع فرمودند۔ و نسبت این فقیر بہ نزول بائل ترہمت و گاہ گاہ عروج ہم  
واقع می شود۔ دو ہنگام عروج بہ طالبان نشستن خالی از سعوت نیست۔ درین روز ہا عروج  
خاص واقع شد۔ در راہ وصول خود را در نہایت علوشان و تریزین عالی دریافت و معلوم شد  
کہ این قسم مسلک مخصوص بہ مرادی است کہ بہ میر مرادی راہ رفتہ بامشد و مریدان را ازین جا  
قد گاہے نصیحت۔ دشن و نشاندت آن را بہ کدام زبان بیان نماید۔ و امر دیگر کہ از جملہ  
امرار لازم الاستتار بہت در خود یافتہ تعلق بہ حضور دارد و لیسق الصدر و لا یطلق اللسان

نقد وقت بہت یثد سبحانہ الحمد کہ بادشاہ دین پتاد را در خدمت حضرت اخلاص جمع دیگر  
 است۔ از ذکر لطائف و ذکر سلطانی گزشتہ بہ ذکر نفی و اثبات معیہ بہت و ظاہری سازد کہ  
 بعضی اوقات خطرہ مطلقاً منی آید و گاہ ہے کہ می آید استقرار منی کرد۔ ازین راہ خیال محفوظ  
 است و می گوید کہ پیش ازین من از هجوم ہوا نبرد تنگ بودم۔ و شکر این نعمت بجای آرد۔  
 و مزیت این طریق عالی را بر طریق دیگر می گوید و بہرخصت کردن فقیر را منی نمی شود باہم  
 امیدوار توجہ غائبانہ حضرت بہت۔ امید کہ شفقت نموده نگاہ ہے بجانب او نمایند و اگر  
 امرے معلوم شود در عنایت نامہ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب کریمت کہ در تھا میرا بہت  
 مقرر نمودند کہ در انجا سرا سے عالی بنانا نمایند۔ بسا بقا حسب الحکم بہ عبد الغفری در اخراج قاضی  
 دار تقاع رذرا کادسی کفار رفتہ بہت ظاہر العمل درآمدہ باشد۔ در امور دینی آنچه گذشتہ می شود  
 بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جانفہ کہ بہ فوزِ علامی آن حضرت درآمدہ اند برخص  
 اخلاص صدیق اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان د محمد رضا و پیر او و سعادت  
 آثار مرزا جمال اللہ پیر سعید خان و فقہان آبا شیخ مخدوم و صدیق بیگ و غیر ہم کہ در  
 حلقہ غلامی استسعاد یافتہ اند و سیادت آبا میر کمال الدین حسین و اما دیر ابراہیم ہوتا  
 کہ الحال بہ دخول طریقہ علیہ استسعاد یافتہ عرض اخلاص می رساند و یاران اینجانی خواہ  
 محمد زاہد میان رفیع الدین و اخوند ملا در سکی و صوفی سعد اللہ و محمد حسین و ملا قاسم و  
 شیخ عمر غرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الیاء و ملا عبد القادر عرض اخلاص می نمایند  
 و از اخلاص جان فشانہما و مہربانہما میر محمد ابراہیم بہ کلام زیان ظاہر سازد و در آمدن  
 قلعہ و در بازار ہاے در حضور انبار۔ جسٹس خود در جلو می گردد۔ قبیلہ گاہا در زمانہ یہ سبب  
 ہجوم یاران نوشتن میسر نیامد لہذا بعد از نماز عشا کھری نمود اگر خطاے رفتہ باشد معذور خواہند  
 والسلام!

مکتوب سوکیم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و در لوزه توجہ فائزانه در حق خویش  
 و در دید قصور اعمال و ستم از احوال بادشاه دین پناه نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند۔  
 مراکتید و طنائیم به گردن اندازید کشتان کشتان پوسگانم به پیش بار برید  
 عاصی مہجور محمد سعید الدین کہ از برکات تهنود محروم است و درین دارالافتراق بہ  
 ابتداء دنیا محسور۔ التماس عنایت خاص در خود در لوزه می نماید  
 شایان چه عجب گریہ نوازند گدارا

اشتیاق قلب موسی را چه شرح دهد چند آنکہ باین مرد مقدمات رخصت آورده شد رضامند  
 نمی شود و جذب کشش حضرت در کار است کہ ازین گرداب عنایت برآرد  
 ترحم یا ولی اللہ ترحم

همواره از فکر الهی جل شانہ ہراسان است کہ مبادا خرابی این کس را درین اجتماع نہ خواستہ  
 باشند۔ داسے اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید

تو دستگیر شوائے خضر پے نجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمراہان سوار استند  
 نقائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواهد یافت از حقایق اینجانی بہ تفصیل  
 مشارالیمہ اطلاع دارد۔ مجلاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در  
 دماغ معاد می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ است۔ حضرت سلامت درین  
 روزہا صحبتہاے طولانی واقع می شود و بعضی مکاتیب فامندہ مذکور می گردد و بہ اخلاص  
 تمام می شنود۔ امید است کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام

مکتوب چهارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم است و در سفارش  
 بعضی اجبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشته اند۔

حضرت سلامت در وقت رخصت پادشاه دین پناه گفته شد که مقصود و علت غائی  
از آشنائی شما ارتقاء مقام است و الا ان العیاذ بالله من ذلک چنانچه حاکم برگزیده و اردک  
عبدالرسول ظالم را بعد از گفتگو بسیار غل کنا نمیده شد. و تفصیل بعضی مقدمات در کتاب است  
میرک قند نوشته از انجام واضح خواهد شد. حضرت سلامت ملا شاه حسین امیدوار عنایات خاص  
است و کذلک حاجی عاشور بلخی و حاجی شریف بطی السیر خود سبب گرگین آن آستانه است  
یقین که مورد اشتقاق و مهربانها خواهد شد. والسلام  
مکتوبیت پنجم - بیونی پائیده در بیان تعینات ثلثه و بیان آنکه وصول قندی بالتعین چیست  
و همین تعین اول است و مرکز این تعین ناشی از مقام محیومیت است و تفصیل آن ناشی از  
خذ و ماییناسب ذلک.

باسمه سبحانه - محمد و لقمانی - جناب ارشاد پناهی صوفی پائنده مجد معلوم نمایند که ایشان  
تعین همی در حضور حضرت ایشان در حق شما منع شده بود. الحال امید که تحقیقات بسبب اندازند  
فوق آن تعین نمود باشند لیکن بدانند آگاه باشند که وصول قندی فوق این تعین ممکن نیست اگر است وصول  
نظری است و بیانش آن است که فوق تعین ذلی حلقه نزد شیخ ابن عربی و ابوالعین او میر سلوک  
اصلاً نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوق آن تعین چندین مراتب سلوک بیان فرموده  
اند تا آنکه تعین وجودی ظاهر شود و مرتبه که فوق آن مرتبه است لا تعین متحقق شد و تا چند  
گاه تعین اول همین وجودی قرار یافت چنانچه نزد شیخ ابن عربی تعین اول تعین علمی همی است  
و مرتبه که فوق او است آن را مرتبه ذاتی گویند. آخر الامر در آخر حیات حضرت مجدد الف  
ثانی رضی اللہ تعالی عنہ فوق تعین وجودی حتی منکشف شد و میر سلوک تا اینجا منتهی شد  
و فوق آن قدم و میر سلوک را گنجایش نماند. اما الحمد للہ سبحانه که نظر را از انجام منع فرمود اند

ع بلا بودے اگر این ہسم نہ بودے

این نوع معارف از حیث عقل و بیان خارج است و خواص در رنگ عوام در فهم آن غلبہ  
 و قاصراند. و این تعین حتی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکز آن تعین اثر است  
 ناشی از مقام محبوبیت است و حقیقت محمدی علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام از نجا ظهور یافته  
 و نفس آن تعین ناشی از مقام غلت و حقیقت ابراهیمی است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تا  
 کدام صاحب دولت باشد که جامع مقام محبوبیت و غلت گردد و نعمت در حق او تمام شود  
 زیادہ درین تا کجا اظناب نماید امید است کہ درین میر ما در اواخر علم از وجود شریف  
 متور گردد. والسلام.

کتابت مسم. به سلطان وقت در بیان آنکہ عمل به رخصت احیاناً غریمت است  
 و عمل در لیاقیت به نیت حسنه محمود است و ترک آن به قصد شہرت مذموم. و بیان آن کہ  
 قبول ہدیہ از سلاطین و غیر ہم جائز است و ایراد آتاء کثیرہ درین باب ....

از ناز کہیہ اسے و احتیاطات امام ہمام چہ ہوا نمودہ آید ہر چند این معانی  
 بیشتر ہم بہ مطالعہ در آمدہ اما ہوا المسک ما کثر ذقہ یضوع لیکن بہ مقصداے  
 حدیث رات اللہ کہ یا یحب ان یؤتی بالغریمۃ یحب ان یؤتی بالرخصۃ  
 عمل بہ رخصت ہم احیاناً غریمت است کما ہو مختار حیم من الصحابۃ و المشایخ  
 و العلماء و ہم فی غایۃ الویج و حسن ظن ہمہ واجب مع ذلک عمل آنحضرت علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام در قبول ہدایہ از سلاطین و غیرہ معنی است کما فی الاحادیث لہن روایات  
 و غیرہ کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعہ خاص در آید فی مطالعہ المؤمنین و لیاقیت المشہور  
 فی الرناثہ و التفسیر مکررہ لکذا فی شریعتنا اسلام و سبیل الرسعنی عن

الزَّيْنَةَ وَالْجَمَلُ فِي الدُّنْيَا - قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 يَوْمَ وَعَلَيْهِ رِوَاؤُ قِيَمَتُهُ أَلْفُ دُرِّهِمْ وَرُبَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ رِوَاؤُ  
 قِيَمَتُهُ أَرْبَعَةُ أَلْفِ دُرِّهِمْ - وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ الصَّحَابَةِ يَوْمًا وَعَلَيْهِ  
 مِدَاءٌ فَحَرَّ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا أَلْعَمَ عَلَى عَبْدِ أَحَبَّ أَنْ يَرَى  
 إِثْرَ لَعْنَةٍ عَلَيْهِ - وَابُو حَنِيفَةَ كَانَ يَرْتَدِي بِرِوَاؤِ قِيَمَتِهِ أَرْبَعِينَ دِينَارٍ  
 وَأَبَاحَ اللَّهُ تَعَالَى الزَّيْنَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي  
 أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ - وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ  
 لِبَلَا مَذْيَبِهِ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَى أَوْطَانِكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْمَثِيْبِ النَّفِيْسَةِ وَرِيَاكُمْ  
 وَالْمَثِيْبِ الْخَفِيْسَةِ فَإِنَّهُ مَعَ زَهَادِيْهِ وَوَرَعِهِ وَكَانَ يُوصِيْتُهُمْ بِذَلِكَ  
 كَذَا فِي الدُّخَيْرَةِ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ كَوْرًا فَلَسَّ وَرَبَّهُ وَوَلِيْدًا مَانِدًا وَنَفِيْدِيْهِ  
 وَمُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ يَلْبَسُ الْمَثِيْبِ النَّفِيْسَةَ فِي رَوْحَةِ الْأَخْيَابِ قِرْفَةَ  
 بِنِ تَمْرٍ خَزَائِمِي كَذَا قَبْلَ بَادِشَاهِ رُومِ بِرِوَايَةِ عَمَانَ عَامِلِ بُلْدَانِ أَرْضِ بَلْقَاةَ شَمْرَةَ  
 سَفِيْدًا كَمَا أَوْرَاقَهُمْ كَقَفْتَهُمْ وَرِوَاؤُ سَمِيْعٍ وَدِرْزُ كُوْتِي وَجَاهِرُ جَنْدَرُمِ وَقَبَاةَ سَمْدِيْسَ وَطَلَا  
 بِهِ أَنَّ حَفْرَتَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِرِسْمِ هَدِيَةِ الرِّسَالِ بِمُحَمَّدٍ وَحَفْرَتَ فَرَسَادَةَ إِدْرَا قَبُولِ  
 فَرَمُودَ فِي كِتَابِ مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَرَمُودِي بِرِ قَبُولِ كَرْدَانِ هَدِيَةِ الرِّسَالِ لِيْنَ جَاهِرُ دَادَةَ هَدِيَةِ  
 وَدَلِيْلُ بَرَاثِنَاتِ بَدْعَاةَ نَمُودَ آوْرُودِهِ كَمَا فِي قَبُولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 الْمَهْدِيَّةِ مِنْ بَعْضِ الْمُشْرِكِيْنَ وَدَلِيْلٌ عَلَى مَا قُلْنَا كَذَا فِي الْمَجِيْبَةِ مَنْ رِوَاؤُ زَيْنَةَ  
 رَقِي دِيْنَهُ وَرِمَادَةَ سَمْرَعُورَتِ هَدِيَةِ كَذَا مَعَ مِنَ التَّقَاتِ بِهَذَا سَمُوقِ وَتَمَلَّتْ حَمُورُ  
 دِرْجَانِ دَرْتِيْنَ جَمَاعَةَ هَدِيَةِ كَمَا بِدَوَامِ تَمُورِ سَبِيْهِ تَمَلَّتْ زَيْنَةَ سَمِيْدَةَ أَنْدَرُ وَأَيُّهَا الْمُهْتَمِيْنَ مُعَاظَمَتُهُ



وَدَاءُ الْوَرَاءِ كَمَا صَوَّحَ بِهِ الْإِمَامُ فِي مَوْضِعٍ يَخْرُودُ أَنْجِيهِ الْمَمْدُ فِي حَتْمِ طَشْتَمِ فَمَوْدَاكَ  
 اذْهَبْ نُوْدُ قَتَوِي بِرِسْدَتِهِ اَزْ مَقْتِيَانِ سَاكِرْ صَاكِرْ اِلْ دِلْ بِسْتَمِيحِ اِسْتَدْرَارِ تَكَايِبِ  
 رَحْصِ وَ لَقَدْ اِجْتَمَعَ مَنْ يَجُوزُ اَخْذَ مَالِ السَّلَاطِينِ اِذَا كَانَ فِيهَا عِلَالٌ وَ حُرَامٌ  
 فَهَسَالَمْ يَتَحَقَّقْ اَنَّ غَيْرَ الْمَلْهُوِّ وَ حُرَامٌ بِمَارُوِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْعَقَابِيَّةِ اِنَّهُمْ اَدْرَكُوا  
 اَيَّامَ الْاِئِمَّةِ الظُّلْمَةِ وَ اَخَذُوا الْاَمْوَالَ مِنْهُمْ اَبُو هُرَيْرَةَ وَ اَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ وَ رُوِيَ  
 عَنْ ثَابِتٍ وَ اَبِي اَيُّوبٍ وَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَ جَابِرٍ وَ اَلْنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنْ مَرْوَانَ  
 وَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ اَخَذَ بِنُ عُمَرَ وَ اِبْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْحِجَاجِ وَ يَخْذُ كَثِيرٌ مِنَ  
 التَّابِعِينَ عَنْهُمْ كَالشَّعْبِيِّ وَ اِبْرَاهِيمَ وَ الْحَسَنَ وَ رَافِعَ بْنَ اَبِي لَيْثٍ وَ اَخَذَ الشَّافِعِيُّ مِنَ  
 هَارُونَ الرَّشِيدِ اَلْفَ دِينَارٍ فِي ذِقَعَةٍ وَ اَخَذَ مَا يَكُ مِنْ الْخُلُقَاءِ اَمْرًا اِجْمَعًا  
 وَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اُعْطِينَا قَبْلَنَا وَ اِذَا مَنَعْنَا لَسْنَا وَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ اِذَا اُعْطَاهُ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَلَّتْ وَ اِنْ مَنَعَهُ رَفَعَ  
 فِيهِ وَ رُوِيَ نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اِنْ اَلْمُخْتَارُ كَانَ يَبْعَثُ اِلَيْهِ الْمَالَ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَقُولُ  
 لَا اَسْأَلُ اَحَدًا وَ لَا اُرَدُّ مَا رَزَقَنِي اللهُ نَاقَةَ فَيَقْبَلُهَا وَ كَانَ يُقَالُ لَهَا نَاقَةُ  
 الْمُخْتَارِ وَ عَنْ نَافِعِ اِنَّهُ بَعَثَ اِبْنَ مَعْمَرٍ اِلَى اِبْنِ عُمَرَ سِتِّينَ اَلْفًا فَعَمَّهَا عَلَى النَّاسِ  
 ثُمَّ جَاءَهُ سَائِلٌ فَاسْتَقْرَضَ مِنْ بَعْضِ مَنْ اَعْطَاهُ وَ اَعْطَى السَّائِلَ وَ لَهَا قَدَمٌ  
 الْحَسَنُ اِبْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْمَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ اَلَا اَجِيرُكَ بِجَائِزَةٍ  
 لَمْ اَجِرْهَا اَحَدًا مِنَ الْعَرَبِ وَ لَا اَجِيرُ اَحَدًا بِجَدِّكَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ فَاَعْطَاهُ  
 اَرْبَعِمِائَةَ اَلْفٍ فَآخَذَهَا وَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ رَأَيْتُ جَائِزَةَ الْمُخْتَارِ  
 لِابْنِ عُمَرَ وَ اِبْنَ عَبَّاسٍ فَيَقْبَلُهَا فَيَقْبَلُ مَا رَجَى فَقَالَ مَالٌ وَ كِسْرَةٌ وَ عَنْ الزُّبَيْرِ

ابن عدیٰ اِنَّهُ قَالَ قَالَ قَالَ سَلْمَانَ بِذَلِكَ لَنْ تَكُ صَدِيقًا لِّعَامِلٍ اَوْ تاجِرًا يُقَارِفُهُ الرَّبُّ اَوْ  
 اَوْ يَبْشُرُهُ قَدْ عَاكَ اِلَى طَعَامٍ اَوْ حُرْمٍ اَوْ اَعْطَاكَ شَيْئًا فَاَقْبَلْ يَا نَ اِنَّ اَهْمَالَكَ  
 وَعَلَيْهِ الْوِزْرُ فَاِنْ ثَبَتَ هَذَا مِنَ الْمَرْبِيِّ فَالظَّالِمُ فِي مَعْنَاةٍ وَعَنْ جَعْفَرٍ وَعَنْ  
 اَبِيهِ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يَقْبِلَانِ بِحَوَائِرِ مَعَاوِنَةٍ وَقَالَ جَلِيمٌ وَابْنُ جُبَيْرٍ  
 وَقَدْ جَعَلَ عَاقِبُوا مِنْ اَسْفَلِ الْفَرَاتِ وَارْسَلِ اِلَى الْعَسَاكِرِيِّ اَخْمُونًا مِمَّا عِنْدَكُمْ  
 قَارَسُوا الْبَطْعَامَ فَالْكُلُّ وَانْهَضْنَا مَعَهُ وَقَالَ الْعَدْلَانِ بْنِ زُبَيْرِ الْاَزْدِيِّ اِذَا اَبْرَاهِيمُ  
 اَطْعَمُونَا مِمَّا عِنْدَكُمْ رَايَ وَهُوَ عَامِلٌ عَلٰى حُلْوَانٍ فَاجَازَا قَقْبَلْ وَقَالَ  
 اَبْرَاهِيمُ الْاَبَانُ مِنْ مِجَابِرَةِ الْعَمَالِ لِاَنَّ اِيَّاهُ دَرَزَا وَوَيْدُ فُلِّ بَيْتِ الْمَالِ  
 الْخَبِيثِ وَالطَّيِّبِ قَرَا اَعْطَاكَ فَهَوَّ مِنْ طَيِّبٍ فَاِلَيْهِ تَقَدُّ اَخَذَ هُوَ لَآءِ كَلِمَتِهِمْ  
 جَوَابِزِ السَّلَامِيْنَ الْخَلْمَةِ هَذِهِ الْمَقْصُودُ الْاِمَامِ فِي الْاَحْيَاءِ بِالْحَمْدِ الْوَالِدِ شَاخِ  
 مُخْتَلِفِ اِسْتِ وَكُلُّهُمْ عَلَى الْاَهْدَى .

مکتوب ہفتم بہ مغفورہ مرحومہ روشن راے بیگم در تحریریں بر محاسن ذکر و بیان آن کہ  
 مرعبت تاثیر مخصوص این طریقہ است و مشائخ وقت بعد از یادداشتہاے شادہ بذکر قلبی  
 می رسند و بیان آنکہ طریق توجہ و جذبہ و شیوع ذکر قلبی در ابتدا ہرماہ از تصرفات  
 حضرت ایشان است و ترجیح این طریق - و بیان فناے نفس و فناے جذبہ بیان  
 آنکہ زوال صفات بشری منوط بادل است

آسمان سجده کند بہ زمینے کہ درو یک دو کس یک و نفس بہر خدا بنشیند  
 چندے از طالبان حق کہ در یک ذکر فانی شدہ بنشینند مگر برکات عظیمہ است حضرت  
 حق سبحانہ تعالیٰ بہ کمال عنایت و خویش این دولت را بشما نصیب گردانید و این رسم

عجب تر آنکه این قدر صحبت شمارا اثر پیدا شده که دیگر سے ہم منتفع تو اند شد۔ چنانچہ از  
 نوشته دیر وز بہ وضوح انجامید شکر آن را بجا آید لَبَّيْكَ شَكَرْتُمْ لَازِيْنِ نَعْمٍ مَشَارِحُ  
 این وقت کہ خود را بہ شیخی کشیدہ اند سالہا جان می کنند و چہا می نشینند و ذکر بہر می کنند  
 کہ یک لحظہ ذکر قلبی دریا بند ستر نمی شود چہ جائے آنکہ دیگر سے را از صحبت ایشان حال  
 شود۔ مشارح نقشبندیہ کہ این سلسلہ احمدیہ معصومیہ انتساب دارند ہمین حال دارند  
 از سلاسل دیگر کہ قادر یہ و حیثیہ باشد چہ گوید این ہمہ شیوع ذکر قلبی در ابتدا و از تفرقات  
 حضرت ایشان ماست در اولیے سابق این نوع کمتر بود و درین آفاق خود مطلق رفتہ است  
 و غیر از اہم در ہم چیز سے دیگر نماندہ۔ شیخ اوصالدین کرمانی کہ از مشارح کہا بود بعد از  
 شصت سال او را دوام ذکر حاصل شدہ بود چنانچہ می فرماید سہ

اوحدی شصت سال سختی دید	تا شبے روی نیک بختی دید
سال و مرہ چون ملک بسر گشتم	تا فلک و لا دیدہ در گشتم
بر سر پائے چلہ داشتہ ام	نہ کہ انا بہر رمہ داشتہ ام
از بردن در میان بازارم	وز دردن خلوتت پایارم

بہ این بیت آخر اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مراتب دیگر کہ فنا قلب و فنا جذبہ  
 و فنا نفس باشد ازین دوام ذکر بہ مراتب بالا است چہ ذکر در رنگ الفت و باہمت  
 کہ اطفال را تعلیم می نماید ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقہ بزرگان ارتباط ندارد و تعلقین و شغل بہ مریدان کمتر می نمایند و اگر  
 می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوت حبس بعد از مدتها

یکان یگانہ لا حرکت قلبی شود و ہمیں قسم مشاریح قادریہ اول ذکر نفی و اثبات کردہ  
بعد از سالہا بہ ذکر قلب بر سنی طریق توجہ و جذبہ و تصرف مخصوص بہ حضرت رضی اللہ  
تعالیٰ عنہم۔ لہذا بزرگانِ ماطالبے تاکہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات تلقین می  
فرمایند چہ در او آخر ہمہ را باز گشت بیان اسم مبارک است۔ اما بعد از ریاضت مشاقہ  
کے را کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کمالی تصرف عنایت فرمودہ است می تواند کہ طرزہ العین القادر  
ذکر و حضور بہ طالب صادق نماید۔ خوشتر گفتہ

یک لحظہ عنایت تو ہے بندہ نواز بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

این طریقہ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی است کہ جامع جمیع سلاسل است و خلاصہ جمیع طریقہا  
فی الحقیقت نسبت این طریق عالیٰ ہیچ طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند است۔ کمال  
عنایت خداوندی غر شانہ کہ درین طریق داخل ساخت و شوق سلوک این راہ عنایت  
فرمود **فَطُوبَىٰ لَكُمْ وَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ**۔ استغفار سے از فنا سے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ  
ذات ممکن عدم است۔ و آنچه از صفات کمال از وجود سایر صفات از سمع و بصر و قدرت  
و حیوۃ و کلام و ارادت و غیر آن مستعار و استفاد از مرتبہ و جویب است و پر تو سے است  
انان مرتبہ مقدسہ مثلاً علم ممکن پر تو سے است از علم الہی و ظلمت است از ظلال آن علم۔  
و علیٰ ہذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتہ و باین نمودہ بے بود خود را صاحب  
صفات بالاستقلال می داند و شرکت در صفات خاصہ واجب الوجودی نماید و در امانت  
خیانت می کند

و صفائی خود بزعم حاسد تاکہ  
تو معدومی خیال از ہستی تو  
ترویج چنین متاع کاسد تاکہ  
باشد فاسد خیال فاسد تاکہ

و چون بکمال فضل می خواهند که بنده را به قرب خویش بنوازند این معرفت ابد اعطائی فرمایند  
تا اعراض از خود و اقبال به اصل می نماید ذات خود را عدم صرف جمادی حسن و حرکت می بیند  
و آنچه در دوسه تعبیه کرده اند بذوق می یابد که عاریت و امانت بیش نیست. مولوی رودی  
می فرماید

چون بد نیستی تو خود را از نخست  
سوی آن محقرت لاسب کردی درست  
تا نگردد استی که ظیل کیستی  
فارغی گر مردی و گزلیستی

باید که این مراقبه را نیک فهمیده ملاحظه نمایند و صفات را از خود منتفی نموده حواله به اصل کنند  
در فتنای مجذبه هر چند سالک خود را گم می یابد اما صفات بشری او هنوز بر جا است بسبب  
قلبه جذب از نظر مستوری شوند بخلاف فتنای حقیقی که بالا ذکر یافت. صفات از بیخ و بن  
کنده می شوند و اثری از وجود بشری نمی ماند **لله سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** که فتنای قلب و فتنای  
مجدبه را خود خوب درک نموده نوشته اند. امید که این مراقبه هم بوجه حسن در ذهن قرار گیرد.  
فقر در نوشتن تقصیر نه کرده نهایت کرم اوست قلای که غائبانه کسب این کمالات نموده اند  
و محال به جا رسیده است که دیگران را از صحبت شما بهره برسد. در حق سلاطین این قسم  
امور حکم عنقاع مغرب دارد و معلوم نیست که تا حال در نسل بادشاهان مخصوص در طائفه و نساء  
با این عنایات سر فراز شده باشد. هر گاه در فقر این قسم امور نادراستند از سلاطین چه گفته  
آید. این همه از کشش جذب محبت است که نصیب وقت شماست. در اسلام.

**مکتوب هشتم** - نیز به بیگم مذکوره در بیان فتنای نفس به طریق اجمال.

هر کس که دور ماند از اصل خویش باز جوید روزگار و اصل خویش

هر ظل را به اصل خود شاه راه است و هیچ خاری و نخسکی در میان شان حاصل نیست

اگر خار و خشک است اعراض این ادا از اصل و اقبال او بخود است. **أَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلَى الْهَمْسِكِ - ع**  
**یا مارسیہ نشین و با خود نشین**

مراد از ظل ممکن است و مراد از اصل اسم الہی است جل شانہ کہ مرئی سالک است چه مقرر این  
 طائفہ علیہ است کہ فردے را از افراد عالمہ سمی است از اسمے الہی جل شانہ کہ تربیت  
 ظاہر و باطن او از ان اسم است و ہر چہ در آدمی نمودار است از وجود و صفات ہمہ مستفاد از ان  
 اسم است و قنای نفس عبارت از حقوق صفات ممکن است بہ اصل ماو کہ آن اسم باشد۔ و چون  
 این دید عایتی غالب می آید سالک بود و صفات خود را پر تو آن اسم می یابد و چون بکمال  
 می رسد جمیع صفات خود را بہ اصلش می نماید و خود را بعدم صرف متحقق می شمرد۔ این زمان نہ  
 از عارت نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذات او عدم بود و آنچه اورا داده بودند بطریق امانت  
 بودہ چون امانت بہ اہل آن رجوع کرد آنچه ذاتی او بود بحال ماند این است بیان طریق فنا  
 نفس بہ طریق اجمال ہر چند دیر و زمین قسم معارف نوشتہ شدہ لیکن برے و ضوح باز نوشتہ  
 آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جائے بظہر بماند باز استفسار نمایند۔ چہ توان کرد عمدہ این  
 کار و بار صحبت است غائبانہ ہمیدن این قسم امور بغایت مشکل است **أَمَّا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ الْخَمْدُ**  
 کہ غیبت شما زیادہ از صحبتہاے دیگران است۔ آنچه بشما درین مدت قلیلہ غائبانہ داده اند  
 بہ طالبان حضور بعد از مدتہاے شود۔ این ہمہ ثمرہ خدمت گاری و خاکساری است کہ بہ قوا  
**یا ب اللہ از شما بہ قورع می آید۔ امیدوار باشند۔ والسلام !**

**مکتوب نہم۔** نیز بہ یکم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ او اتحاد صفات خود با صفات حق  
 نوشتہ بود و بیان فرق در میان یافتن حسنات خود را عین صفات حق و یا حقن آنها  
 پر تو صفات لا سبحانہ۔

نوشته بودند که صفات خود را صفات حق می یا بم این مقام معتبرست بوحده  
 وجود. و بس مقام عالی است. لیکن در بنیاد و دقیقه است یکی آنکه سالک وجود و صفات  
 خود را عین وجود حق سبحانه می یابد و دیگر آن که وجود و صفات خود را پرتو وجود و صفات  
 حق می یابد نه عین آن و تفرقه درین دو دارد دقیق است نیک ملاحظه نموده بنویسند  
 و آنچه از احوال چند می که داخل طریق شده اند نوشته بودند که ذکر دل آنها جاری  
 است باید که الحال لطیفه روح را نشان دهند و چون این لطیفه را خوب بفهمند  
 مقام لطیفه اخفی را تعین نمایند و یکی از آنها چند مواقع روش که دیده بود بغایت  
 عالی است احوال شما است که در آنها منعکس گشته است نیک بحال آنها مقید  
 باشند. والسلام.

**مکتوب دهم** - نیز به بیگم مغفوره در بیان آنکه اهل الله بعد از فنا و بقا هر چه  
 می بینند در خود می بینند و بیان آنکه به تکرار کلمه طیبه نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر  
 خالص و کمالات این طریقه علیه به طریق اجمال.

لله الحمد - اهل الله بعد از فنا و بقا هر چه می بینند در خود می بینند و هر چه  
 می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است و فی انفسکم  
 افلا تبصرون باید که نیک بحال خود تفکر نمایند و به تکرار کلمه طیبه لا اله الا الله  
 جمیع مقاصد و مرادات نفی نموده اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعال خود را  
 به اصل آن حواله کرده متخلق به اخلاق الهی غرضانه گردند و چون این هر دو کمال که مشایخ  
 دیگر کمال گفته به انجام برسد شروع میر و ولایت کبری که ولایت انبیا است علیهم الصلوة  
 و التسلیمات می شود. و این ولایت کبری در اصحاب پیغمبر صلی الله علیه و سلم شایع بود

بعد از زمان اصحاب رُوبہ استتار آورده و درین هزار سال بر اولیای امت محقق  
مانده تا آنکه نوبت به حضرت الیشان ماسید حضرت حق سبحانہ در این معمارا بر آن  
حضرت کشود. و چون این ولایت به انجام می رسد ولایت دیگر که آن را ولایت  
علیا خوانند ظاہر می شود و این ولایت تعلق بملائکہ کرام علی بنیتا و علیہم الصلوٰۃ و  
التسلیمات دارد. و از گذشتہ این ولایت کمالات نبوت و رسالت جلوه گر می شوند  
و از گذشتہ آن معاملہ دیگر بسیار است. آرزوی فقیر آن است کہ حق سبحانہ از جمیع  
این کمالات شمارا بهره ور گرداند. س

بس کتم خود زیر کان را این بس است      بانگ دو کردم اگر در ده کس است  
و جماعت را کہ داخل طریق ساختہ اند بحال شان متقید باشند و ذکر لطافت ثلثہ  
و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکامل نہ ورزند س

این دم کہ ترا هست بادہ در جوش      از خشک لبان مکن فراموش  
و کسایں دیگر ہم کہ شوق طریق داشتہ باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقہ ذکر و مشغولی  
را سرگرم دارند. والسلام  
مکتوب یاد دہم - نیز بہ بیگم مذکورہ در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشته بود و ذکر بر کار  
اعتکاف و رسیدن خطی اذان بہ وی.

لہ الحمد - نوشته بودند کہ در عین مراقبہ روشنائی سہ مرتبہ از جانب  
دست راست در نظر آمد کہ گویا شمع روشن شدہ و بہمان وقت بخاطر قرار شد  
کہ این نور پر تو سے از صفات الہی است غرضانہ، دگر شد چنانچہ در حمام کسی گرم شود  
شکر قادر بے ہمتا بجا آوردم. مطالعہ این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند



که این نوز عیارت از ظهور امام الهی باشد که مری سالک است و فنا و بقا عبارت از حقوق به آن امام است ایند سبحانه الحمد که موافق یافت این فقیر لبثمانیز معلوم ساختند مشب اقل اعتکاف که بچشم همراه نشسته اوار و برکات بسیار ظاهر شده بود - و خاطر این فقیر بجانب شما توجه خاص داشته و معلوم می شد که حظ وافر از این برکات نصیب شما هم شده چنانچه فقیر نوشته بود که در عنایات این اعتکاف لبثمانیز یک آید و تا حال هم هر گاه وارد سے رو می دهد شما بخاطر می خلیه و آرزوی خود که لبثمانیز هم بهره برسد خصوص مشب آن قدر دعا و توجه در حق شما نموده شده است که چه نویسد امید است که بمرور ایام آثار آن ظهور نمایند و السلام -

مکتوب و وانه هم نیز به بیگم مذکور در بیان آنکه حظ وافر از ولایت علیا منوط به کمال استقامت است و همین استقامت علامت محبت احوال است و فقدان آن نشانه استدر اراج و بیان آنکه مشاهده احوال مریدان باید که عجب نه اندازد بلکه موجب انفعال و خجالت باشد -

آنچه از تصفیه عنایات بعد نوشته دیدند به وضوح اینجا میدو سبب سمرت گردید - بدانند که این مقام مخصوص بملائکه عظام است علیهم الصلوٰة و التسلیمات و مسمی است به ولایت علیا - و درین مقام ذات مرشانه در پرده صفات متعالی می گردد و چون ملائکه عظام به کمال عصمت موصوف اند و از جمیع گناهان محفوظ سالک باید که به کمال استقامت متصف شود تا از برکات این ولایت حظ وافر حاصل نماید - علامت صحت احوال همین استقامت بر سر شریعت است هر که در استقامت پیش در معرفت پیش این سرزشته را نیک نگاه داشته زندگانی نمایند - اگر از احوال و مقامات

عالم عالم بدینند و در استقامت قدم را صحیح عطا نه فرمایند خرابی خود را در آن یابند و استقامت یابد انگاشت و اگر استقامت تام بر او صنایع شریعت عنایت فرمایند و از احوال و مواجید هیچ ظاهر نه شود غم نه باید خورد. آری احوال و مواجید چون به استقامت جمع شود نور علی نور است و آنچه از احوال جماعت که داخل طریق شده اند از درک نمودن بعضی فتنه نفس را و بعضی دیگر فتنه قلب را و برخی سلطان ذکر را و طائفه ذکر نفی و اثبات و ذکر لطائف همه معلوم گردید و موجب از یاد شکر گردید لیکن باید که منظور نظر احوال خود باشد و حرکات و سکونات خود منظور بود. مبادا مشاهده احوال مریدان در عجب اندازد که سم قاتل است و ترقیات مریدان باید که سبب انفعال و خجالت باشد و خود را از این معنی نداند همیشه خود را در تبرک بتدیان دانسته طلب زیادتی یابد

هنوز ایوان استغنا و بیلند است      مرا فکر رسیدن ناپسند است

والسلام اولاد آخراً

مکتوب سیزدهم - به شیخ عطار اللہ سورتی در بیان طریق بر سبیل اجمال -  
 محمد و فضل و نسلم برادر گرامی حقایق آگاه شیخ عطار اللہ معلوم نمایند  
 که ابتدا در معامله این بزرگواران از قلب است و از گذشت آن بروح بعد از آن  
 به لطیفه سر بعد از آن به لطیفه خفی و پس از آن کار و بار به لطیفه خفی است و هر یک  
 از این لطائف زیر قدم نبی است از انبیا و اولوالعزم علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات  
 قلب زیر قدم حضرت آدم است علیہ السلام و روح زیر قدم حضرت ابراهیم و  
 حضرت نوح علیہما السلام و لطیفه سر زیر قدم حضرت موسی است علیہ السلام

ولطیفہ رخصتی زیر قدم حضرت عیسیٰ است علیہ السلام ولطیفہ رخصتی زیر قدم حضرت قائم  
 الانبیاء است علیہ وعلیٰ آلہ افضل العالمۃ ومرتکبے ازین لطائف قنائے وبقائے است  
 قنائے قلب بحصول تجلی افعال است وبقائے او بہ آن و معنی لطیفہ روح تجلیات  
 صفات است و معنی لطیفہ سرشتیوں و اعتبارات و معنی لطیفہ رخصتی صفات سلبیہ تنزیہیہ  
 و قنائے لطیفہ رخصتی تجلی ذات غرثانہ یہ حصول انجامدہ این است منتہائے عروج  
 لطائف خمسہ عالم امر بعد از ان معاملہ بہ عالم خلق است کہ نفس ناطقہ و عناصر اربعہ  
 باشد و سیر این لطائف خمسہ عالم خلق بہ ولایت علیا و کمالات نبوت مطابق است  
 و از گذشتہ آن حقیقت کعبہ ربانی جلوہ می فرماید و بعد از ان مسالک بہ حقیقت  
 قرآن مجید و اصل می شود۔ پس از ان قرب حقیقت صلوة است و کمالات کہ فوق  
 حقیقت صلوة است علیحدہ است و معاملہ کہ بہ حقیقت الحقایق و اسرار محبوبیت متعلق  
 است خود از بیان خارج است و درین مقام بہ بعضی احاد شربی از مشابہات و  
 مقطعات قرآنی ارزانی می فرمایند۔ اسرار و دقائق این مقام بہ استسار و نظر دقیق  
 است۔ ع قلم اینجا رسید و سر بہ شکست۔

بیان طریق علی بسبیل الایجاز این است کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ بہ آن مخصوص اند۔ و تسلیک طلاب بہ آن راہ نموده اند۔ و السلام۔

مکتوب چہار دہم۔ بہ سیادت و نقایت پناہ میر محمد ابراہیم در جواب مکتوب  
 کہ از ملاحظت و نزول بے کیف و عنایت جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات  
 و کمل التحیات و شوق زیارت بیت اللہ نوشته بود۔

رفیق انجمنی اخی کتاب گزینیم۔ صحیفہ شریفیہ کہ شتمل بر احوالات بلند و

مقامات ارجمند بوده رسیده خوش وقت ساخت ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچه از یافتن زیور و مرادید در بر خود و معلوم نمودن طاقی زلفقت که گرداگرد مروارید  
باشند بر سر خود احساس کردن حنا در دست و پاس و غیر آن مندرج ساخته بودند  
ہمہ بہ و صنوح انجامید و سبب لذات معنویہ گردید۔ امید است کہ این ہمہ عنایات  
ناشی از مقامات ملاحظت گشتہ باشند و مَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بِعِزِّ تَخْفِيفِ اِنْ قَسَمَ  
امور کما حقہ تعلق بہ حضور دارد لهذا این احقر را آرزو سے تمام است کہ یک چند گاہ  
صحبت طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امر شما  
تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوند خوش گفت سے

آسودہ شب باید و خوش منبانی تابا تو حکایت کنم از مریابی

و نیز نوشتہ بودند کہ یعنی اوقات مفہوم می شود کہ بادشاہ در خانہ ارذل الناس در آید  
و از شوکت و حشمت بادشاہ چہ قسم احوال رود بہ ہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال  
دارد کہ این معاملہ کمایت از نزول بارگاہ عظمت و جلال باشد کہ بلا کیف است تفصیل  
این معاملہ نیز ہمیشہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدان عبارت تنگ و یَضِيقُ  
صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي. لَقَدْ وَقْتُ. لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا. این  
قسم نزول بلا کیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کر ابان است  
بنوازند ع با کر میان کار ہاد شوار نیست۔

و معاملہ فوق تعیین جہی اگر خوب منتخ شده باشد اعلام نمایند درین باب فقیر خصوصیت  
غائبانہ متوجہ است و الصاق و القصال خاص سابق نبوده درین روز با باطن خود را

بیاطن شامی یابد و یہ ہمیں سبب توجہات غائبانہ بے خواست در حق شما نموده می آید  
 لیکن اندراج نموده اند کہ الطاف و عنایات جناب مبارک سرور عالم و عالمیان  
 علیہ من الصلوٰت افضلہا و من التسلیمات اکملہا خیلے در باب این عاصی مفهوم می شود  
 و بعضی اوقات اعضاے خود را اعضاے جناب مبارک علیہ السلام می یابد اول  
 دلیل است بر اتحاد بحقیقۃ الحقائق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرت ایشان  
 چه عجب شما یکے از مقبولان خاص آن حضرت آید و آنچه از اظهار شوق کعبۃ اللہ و  
 علم شدن بآنکہ شداید این راہ را آسان خواہیم نمود یزید شدہ بودند مطالعہ آن ذوقین  
 ساخت امید است کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو باشد چه فی الحقیقت حقیقت  
 کعبہ ربانی فوقی تعین حقیقی و ارد بلکہ مقامات صفات و افعال نیز فوقی این تین است  
 تا آنکہ بہ حقیقت قرآن مجید و اصول نظری ہم رسائیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم  
 اینجا گنجایش نیست و اصول نظری دست بع بس بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ و السلام  
**مکتوب پانزدہم**۔ نیز بہ میر مذکور در جواب مکتوب او کہ از مقامات عالی و  
 ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنب نسبت حضرت نوشتہ بود۔  
 آنچه از مزج ملاحظت با صحبت و معاملہ کن مکن (ع) و غیر آن اندراج  
 نموده بودند مطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید۔ معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان  
 است و لوافل و مباحات دیگران در حق این قسم عارف داخل فرایض می گرد و معیت  
 و محبت کہ نصیب وقت شماست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ فطوبی و بہتری سے  
 الای طوطی گویا سے المراد مبادا خالیست شکر ز منقار  
 نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزلی من آمدہ باعث شدند کہ بر سر مراد  
 عہ نہیں پڑھا جا سکا۔

بہ فائقہ خواندن بیا۔ من نظر بہ غیرت تو نموده اقدام نہ نمودم تا آنکہ آثار غیرت خواجہ مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند کہ مرا القہر بکنند و بار خود بر من انداختہ و خیلے زور بخودن چندان کہ کردند من نرفتم و از ہمین جا فائقہ خواندم۔ مخدوما، چون ایشان پیر بجد بودند و خواطر ایشان عزیز بودہ چه می شد اگر لمحہ رقتہ فائقہ ایشان می خواندند۔ لیکن ہمتے و غیرتے کہ در نہاد شما کاین است این قسم امور مستبعد نیست۔ حق پیر پرستی ہمین است کہ از شما بہ ظہور آمدہ۔ و نیز نوشتہ بودند کہ چون بہ بلدہ تمھانسیہ رسیدم حضرت میراجیو و سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی ظاہر شدند حضرت میراجیو مسکوت و مراقبہ داشتند و شیخ بسطامی حرفہاے پرشکر آمیزی فرمودند من متوجہ نسبت این عزیزان گشتم و تحقیق نسبتہاے اینہاں را دریا فتم کاش نسبتہاے این بزرگواران نسبت بہ حضرت ماحکم قظہ داشتہ نسبت بہ دریاے محیط۔ **اللہ سبحانہ و تعالیٰ** کہ بہ شہادت از کمالات پیران خود آگاہ شدید۔ والسلام۔

**مکتوب نشانتر دہم**۔ نیز بمیر مذکور در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن اثر توجہ غائبانہ نوشتہ بود و بیان آنکہ ظہور معتم اثر منوط بمعیت و خصوصیت است و ذکر نا حق شناسی یعنی یاران و اظہار تا سمع بر فقدان طالب صادق درین زمان و مائیناسب ذلک۔  
**نحمدہ و الصلی و السلام** ازین مشتاق مہجور بسان یار و فادار سلام سلامت انجام برسد از اثر توجہ غائبانہ کہ منشأے آن بزرگم این فقیر نسبت ملاحظت بودہ نگاشتہ بودند کہ بجدے غلیبہ کردہ کہ در تمام حویلی انوار آن منتشر شد و صریح دانست کہ درین وقت توجہے بجال من نمودہ باشند **اللہ سبحانہ و تعالیٰ** کہ غائبانہ اثر این قسم عنایت خاص مددک شدہ۔ این ہمہ مترتب بر معیتے و خصوصیتے است کہ نسبت شما کائن است

این نوع معیت دقیقہ را از دقائق فرد نمی گذارد که نصیب محب صادق نہ گردد. خصوص  
 محبت و دوستی که نصیب وقت شہامت سبب غبطہ خواص و عوام است و الحق ہلکا  
 چہ این قسم لوازم صدق طلب کہ از شہایہ ظہور انجامیدہ اگر از دیگران عشر عشر آن بہ  
 وقوع آید عنایت باید دانست۔ ہر گاہ نظریہ احوال و اطوار شہامی افتد شکر نمودہ می آید  
 کہ درین وقت طالب صادق ہم ہم برسد کہ قدر این دولت را شناسد و اما اکثرے  
 با وجود آنکہ یہ کمالات عالی رسیدہ اند اندک بے التفاتی ظاہری را کہ بہ اسباب  
 دنیوی تعلق دارد بہ آن کمالات و اشارات عدیل نمی دانند و این قسم حق عظیم بہ چیز  
 حقیر یعنی پر ضایع می سازند خصوص از ان ہنگام کہ این عالمی را آشنائی بادشاہ  
 در میان آمدہ و بہ این بلا مبتلا شدہ طالب صادق کہ از حبت جاہ و ریاست نور  
 خالی باشد کمتر بدست می افتد کہ طالبے کہ دیوانہ و از ان جمیع تعلقات و ارستہ محض  
 لبتہ فی اللہ صحبت دارد و بیچ اثر اسنے را بہ سبب اغراض فاسدہ خود در حرکات و  
 سکنات راہ نہ دہد و ننگ و ناموس خود را یک سو داشته خود را فرش راہ سازد۔ و  
 جمعی بہ تنظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر میالس قانع و خورسند اند و طائفہ را منتہای مقاصد  
 معرفت سلطان وقت است و الحال ان ہذہ المعرفۃ لیس لہما عند اللہ سبحانہ  
 مقدار مثل البعوضۃ الغیاث الغیاث ازین حق ناشناسان ع  
 گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمد اللہ سبحانہ کہ با وجود آن بعضی طالبان صادق ہم رسیدہ اند و کو علی عبیل  
 النذرة کہ محل موجب اطمینان خاطر می نماید۔ ع بلا لودے اگر این ہم نہ بودے۔  
 عمر بگذشت و حدیث درد ما آخرونہ شد مثبت آخرد کنون کو نہ کم افسانہ را۔ والسلام

مکتوب ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب کہ محتوی بر بلند ہمتی و اسولہ سوال چند بودہ۔ و بیان آنکہ بے نشادہ محبوبیت حصول ایمان لغیب دشوار است و بیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرہ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است چنانکہ مقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ است و بیان آنکہ حصول ایمان لغیب منوط بہ عدم ملاحظہ اسما و صفات و بشیون و اعتبارات است۔ و ماہیاسب ذلک۔  
نحمدہ و نصلی و نسلم۔ صحیفہ تشریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی و عدم الکفار آنچہ در شہود و مشاہدہ در آید سبب امید و اریہائے کثیرہ گردید۔ اِنَّ اللّٰهَ يُجَازِلُ بِحَيْثُ نَعَّابِلُ اِلَيْهِمْ۔ علوم ہمت و مہم فطرت جبلی شہادت و علو استعداد و بلند پروازی و اذانی واصلی۔ شالوشتہ بودند کہ گاہ گاہ بعضی حالات اصل رومی دہند۔ اگر در قید کتابت آرم کاغذ ہا سیاہ شوند اما مناسب حال خود نمی دانم و در دستر حالات دیگر است ہم چنین است۔ لیکن اخفاء دستر از نامحرمان زیبا است بجز خواہان حقیقی و دوستان صمیمی ظاہر ساختن مضائقہ نہ دارد۔ بلکہ در طریقت لازم دنا گزیر۔ و عادت مستمرہ مشارح کرام و راہ گفتگوے ہموارہ مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطہ می شود۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ کہاں بشریت در مقام عبودیت است تا آنکہ تصفیہ عنہر خاک بر وجہ اتہم نہ شود مشکل کہ ازین مقام بہرہ کامل فراگیرد الامر بکذا نوش گفتہ  
خاک شو خاک تا بروید گل  
کہ بجز خاک نیست منظر گل  
و نیز نوشتہ بودند کہ یہ یقین جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاد افضل از ایمان شہادت است۔ چرا کہ ہر چہ مستودی شود بے شائبہ سببہ و مثال نخواہد بود الخ مطالعہ آن خیل ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را بہ این دولت مشرف



می سازند بیکه تا نشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد۔ جمیع مراتب نفی را در گذاشتن و تمام دائره نفی را قطع نمودن مخصوص به حضرت ابراهیم است علی نبینا و علیه الصلوٰۃ والسلام۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَفَس قاطع در باب آن حضرت صادر گشته و جمیع که در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراهیمی دارند نیز به تبعیت و وراثت علی قدر الاستعداد بهره ازین مقام بدست می آرند۔ بالجمله راس و رئیس این مقام حضرت خلیل الرحمن است علی نبینا و علیه الصلوٰۃ والسلام و مقام اثبات خاصه حضرت حبیب الدائم صلی الله علیه وسلم و حال خالصه را ازین امت به لقب اول علیه الصلوٰۃ والسلام می خوانند وَهُمْ الْأَقْلُونَ و تا تمام نفی پس پشت نه دهند خط و افرازه مقام اثبات حاصل نه شود۔ و نیز باید دانست که ایمان غیب غنی و بجه الامم و سقته متحقق شود که هیچ اسم و صفت ملحوظ نباشد و از جمیع اعتبارات و شیونات گذشته ایمان به غیب همیت حاصل نماید۔ بسیار باشد که بعضی صفات و شیونات را از غایت لطافت از ذات غرضانه جدا نیاید۔ و گرفتاری آن را عین گرفتاری ذات فهم غریبانه تا این زمان در بند ایمان شهودست خیل حدت بهر باید که به امتیاز چونی باین فرق مهند گردد و لَا يَنْبَغِي فِي بَصِيرَتِهِ وَلَا رَمِيمٌ وَلَا رَمِيمٌ وَلَا اِعْتِبَارٌ نَوْش گفت سه فراق دوست اگر اندک است اندک نیست درون دیده اگر نیم محبت بسیار است استغفر الله مثل من دور از کاره را به امثال این نوع سخنان چه کار آن قدر در لجه عثمان فرورفته است که چه شرح دهد از کتاب مشبهات و محرمات نقد وقت است و غایتهم امور از دست رفته آرزو مند است که قدم از دائره مبارح و رخصت بیرون نه افتد آن هم میسر نه لا حول و لا قوه الا بالله العلی العظیم۔ والسلام۔

**مکتوب ہمشہم**۔ بہ مرزا محمد میرک در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود۔  
 محمدہ و نقلی و نسلم۔ اشفاق پناہی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک بہ  
 اعلاے مراتب کمال و تکمیل برسند۔ صحیفہ شریفہ رسیدہ خوش وقت ساخت باید کہ  
 بہین این احوال را نویسان یا شنند کہ سبب توہمات غائبانہ است۔ نوشتہ بودند کہ در واقعہ  
 می بینیم کہ درختی است بشان و خیلے سایہ دار و زیر آن پلنگ نشاندہ و شخصی می گوید کہ  
 ہر جا خواہی این پلنگ ترا می برد و این درخت ہمراہ است۔ می بینیم کہ قصد رفتن بجای  
 کردہ ام۔ پلنگ معلق می رود و درخت سایہ کتان است و حال آنکہ در اثنای راه پست  
 و بلندی ہم در میان آمدہ است و اناب ہم بہمان طریق بگذشت۔ تعبیر این را امید دارم  
 متوجہ شدہ بنویسید۔ محمد و ما واقعہ بسیار عالی است مطالعہ آن خیلے محفوظ ساخت می تواند  
 کہ ایامی بہ آن بجا بماند آچہ حضرت مجدد الملت ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات  
 نوشتہ اند کہ مملکت بعد از شرح صدر کہ از لوازم کمالات و ولایت کبری است از مقام خود  
 عروج فرمودہ بر تخت صدر ارتقائی نماید و آنجا تکون و سلطنت پیدا می کند و استیلاد بر  
 ممالک قرب می فرماید۔ و این تخت صدر فی الحقیقت فوق جمیع کمالات و عروج ولایت  
 کبری است بر آئندہ این تخت راہ نظر باطن مبطلون نفوذ می کند و بہ غیب الغیب مراتب  
 می نماید۔ بلے کسی کہ بہ ارفع المکنہ صعود فرماید بہر او تا با بعد البعاد نفوذ خواهد کرد رالی  
 آخرہ۔ سریر عبارت ازین تخت باشد و درخت سایہ دلگویا کنایت از باطن حضرت  
 محبوب سبحانی حضرت ایشان است اصلها ثابت و فرعها فی السماء چون سہ از  
 مقبولان آن حضرت آید ہمیشہ سایہ آن حضرت بر شاہ است و امید است کہ دہد ترقیات  
 باطنی ترقی ظاہری نیز نصیب وقت گردد و این واقعہ شمر بر کات صورتی و معنوی باشد

بادشاہ ہے کہ از عنایتِ خویش ہر دو عالم بیک گدا بچد  
 اِنَّ الْقَضِيَّ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤَيِّتُهُ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ . و السلام  
 مکتوب نوز و ہم۔ بہ خان سعادت نشان محشم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ  
 بہ آخرین تحقیقات حضرت ایشان فوق تعیناتِ ثلاثہ قرار یافتہ و حقیقۃ الحقائق کنایت  
 از تعینِ حی گشتہ و مراتب صفاتِ ثمانیہ و حقیقتِ کعبہ و حقیقتِ قرآن و جزآن بہا و را  
 این تعین مقرر شدہ و اظہارِ فقدانِ طالبِ صادق درین آوان۔

مخدومہ و فضلی و نسلم

الصفات بدہ اسے فلکِ مینا فام تازین دو کد ام خوب تر کرد خرم  
 خورشید جهان تاب تو از جانب شرق یا ماہ جهان کرد من از جانب شام  
 خیر قدم مسرت لزوم محبان و مشتاقان را فرحتِ فردان رسانید لیلہ سبحانہ  
 الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلَىٰ ذٰلِكَ پون قدم رجبہ فرمودہ اند زود تر تشریف آرند کہ مشتاقان  
 زیر بار انتظار اند و آرزوی استماع اخبار بیت اللہ در وضعہ مقدسہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم دارند حقیقتِ کعبہ حسنا بہ اندازہ آخرین تحقیقات حضرت  
 مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوق تعیناتِ ثلاثہ قرار یافتہ و حقیقتِ الحقائق  
 کنایت از تعینِ حی گشتہ و منتہای وصولِ قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ۔ و  
 حقیقتِ کعبہ و مراتب صفاتِ ثمانیہ و حقیقتِ قرآن مجید و غیر ذلک بہا و را این  
 تعین مقرر گشتہ میرا این مراتب بوصولِ نظری متعین گردیدہ۔ امید کہ آن برادر  
 گرامی ازین ہر دو میر سیر گشتہ بجهتِ توجّر این بقعہ ظلمانی نزول فرمودہ باشد۔  
 نزول بہ اندازہ عروج است و چون عروج بہ این درجہ رسد دعوتِ صاحبِ آن

اتم خواهد بود و به تزلزل اتم مشرق خواهد گردید  
این کار دولت مست کنون تا کرد دهند

هو بر دیگر متعلق به شفا و دستور دارد زود تر برسند که معالجه صحبت درین اوقات به  
نوع دیگر است به گفتن و نوشتن راست نمی آید. محررے مثل شما کو که بر مزداشکده حرفی  
از ان بے نشان باوے توان در میان آورد بر بعضی اسرار خاصه اطلاع توان داد  
و کو طایبے مانند شما که خان دمان و غر و جاده خود را بر باد داده باشند تا ساعت باو  
در دول توان گفت. طایبے که خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم عقاب  
مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص هم خالی نمی یابند یعنی طالبان صادق بهم  
رسیده اند وَ هُمْ الْآقِلُونَ - والسلام.

کلمتویا بجم - به بادشاه دین پناہ در قضیلت خوش وقت گردانیدن مومن  
در دیدن تصور اعمال و مهم داشتن بنیات و ما یزایب و ذلک.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - لَسْتُمْ لِنِّیْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَنْتُمْ  
مِنَ الَّذِیْنَ اُولُو الْکِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوا اِذَا کَثُرُوا وَاِنْ تَصْبِرُوا  
وَتَتَّقُوا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزِیْمِ الْاُمُوْر - کترین دنیا گوین بعد از عرض سلام و تحیة  
معروض مقدس معلی می گردانند که درود فرمان عالی شان سبب تبر بپندی و موجب  
مزید اطمینان خاطر و مقهوری اعدای دین و رفع ظنون فاسده گردید الحمد لله  
الذی بیدک تيم الصالحات فی الحدیث من اذخل علی مؤمن سوراً  
فقد سرنی و من اسرنی فقد اتخذ عین الله عهداً و من اتخذ عند الله  
عهداً فلن تمسه النار ابدان

اگر ہزار غم ہے است از جہانیاں بردل  
ہین بس ہے است کہ او غمگسار ما باشد

وَلَيْسَ مَا قَبِلَ س

لَيْتَكَ تَحْتُوا وَالْحَيَاةُ مَرِيْرًا  
وَلَيْتَكَ قَرْضَى وَالْأَنَامُ عُضَابُ

وَلَيْتَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَائِرُ  
وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابُ

فِي الْحَدِيثِ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ لَيْسَ دُ بَعْضُهُ بَعْضًا. قَالَ

عَزَمَ مَنْ قَاتِلٍ وَتَعَادَلُوا عَلَى الْمُهَيَّبِ وَالتَّقْوَى. حضرت سلامت این حقیر خود را از اہل

دین و دیانت بجز اہل ابعدمی داند۔ لیکن آن حضرت بہ مقتضای حسن ظن کہ دارند

مہربانیاں فرمودہ اند مورد عنایات و الطاف ساختند۔

گر بر تن من زبان شود ہر موسے  
یک شکر تو از ہزار نوا تم کہ کرد

والا اگر حقیقت کسار و شرارت نہمانی! و ظاہر شود احدے پیرامون او نہ گردد۔

و از صحبت و آشنائی او اگر زبان بود۔ اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری ہے

شہ از حقیقت بہتان اعداد اللہ قبل ازین معروض داشتہ بود الحمد للہ کہ بر خاطر

اشرف میرین گردید فحمد اللہ لیکن از فکر عداوت دشمن درونی اعدا عداوت و ذک

لَفْسِكَ اِثْمًا بَيْنَ جَنِيْبِكَ۔ در حق او عداوت گشتہ فافل و فافع بال ہے و از عیوب

کمزورہ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران در آویختہ اصلاح خود را گذاشتہ با اصلاح

مردم پرداختہ کریمہ اَلْمُحْرَدُونَ اِنَّمَا سَ بِاَيِّدٍ وَتَمْسُونَ اَلْفُسُكُمُ نَعْدُو قَت

است مہل روزگار او خود کامی و ہوس رانی ہے و بزم روزگار او خود شناسی و

ظاہر آرائی ہے۔ و طاعت او طاعت ہوا ہے و عبادت او سمعہ و ریاست بکلام او

بے غرض نفسانی نیست و سکوت او بے دوسوسہ شیطانی نہ۔ استغناء او طبع امیر است

و از دایه او کبر انگیر. با بجد طالب دنیا هست و تارک عقبی. این هم قالی نه عالی.  
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. همواره به مزید دعا سے فتح و نصرت و  
 مقهوری اعدا و دین که شیوه قدیمی این خیرخواه است رطب اللسان است يَنْصُرُوكَ  
 اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا. والسلام

**مکتوب لست و حکم** نیز به جنان سعادت نشان مکرم خان در بیان  
 ظاهر شدن توجه خاص حضرت عروۃ الوثقی در حق ایشان و دیدن واقعه عالی دین یا.  
 بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْصُرُونَ رَفِي الْأَثَرِ  
 هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَلِمَ عَلَيْهِ وَيُغْنِي عَلَيْهِ وَكَذَبَ هُمْ يَنْصُرُونَ  
 قَالَ يَنْصُرُ مُحَمَّدٌ بِالسَّيْفِ. مرمت نامه گرامی که از وفور شفقت و مهربانی مرسل بوده  
 بر عین انتظار و نگرانی پر نور وصول آنگنده سبب مسرت بے اندازه گردید و انوار  
 خوش وقتی حاصل روزگار دوستانه و خواهران گشت و اشتیاق ملاقات گرامی  
 را سعادت گردانید

شکر خدا که یار سفر کرده می رسد  
 لے کاش ہر چہ زود تر از در آئیے  
 اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ لَهُ غَلِيْبَةٌ وَتَسْلُطُ تَمَامًا بِرَأْمَدِنِ مَيَسَّرَ شِدَّةً وَهَذَا مِنْ  
 الْمَجِيبِ الْمُجَابِبِ وَحِرْوَانِ بَاشِدْ كَمَا تُوَجَّهُ فَاصْ حَفْرَتِ عَرُوَّةِ الْوَلَقِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 شَامِلٌ مَا لَنْ مَشْفَقٌ هَسْتِ كَمَا ظَهَرَ لَنَا قَبْلُ وَصُولِ هَذَا الْخَبَرِ بِهَ أَيَّامِ لَسِيرَةٍ إِنَّهُ  
 قَدْ مَسَّ سَيْرُهُ خَرَجَ مِنَ الشَّرْهِتِ يَوْمَ اسْتِقْبَالِكُمْ وَبَعْدَ أَنْ سَبَدْنَ لِي فِي مَحِيْفِهِ  
 كَرِيْمِهِ دَرِ حَلْقَةٍ نَجْرَ ظَاهِرِ شِدْ كَمَا أَنْ بَرَادِرِ دَاخِلِ خَالِقَاهُ شِدْ أَنْدِ الْوَارِ اسْتَقَامَتْ  
 سُنَّتِ سُنِّيهِ بِرِجْهَةِ تَابَانِ وَوَالِي كِ هَسْتِ وَحَفْرَتِ پِيرِ دَسْتِكِرِ قَدْ سَنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِسِرِّ الْعَدْلِ

حضرت والدہ مرحومہ در مسکن فقیر حاضر شدہ اند و فقیر در خدمت حضرت ایشان برائے  
 نیافت آن جناب مقید است و گویا شادی در خانہ برپا گردیدہ۔ از مشاہدہ این واقعہ  
 رامیندہ ادیبان عظیمہ در حق آن برادر بہم رسیدہ و اشتیاق را حد سے و نہایتے نماز و استقامت  
 کاتوب لبست و دوہم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ مطوب در آن جناب  
 دین خالص و قلب سالم است تحریر بر تخلص سر از ماسوی و تخلص قلب از اعدا سے او  
 سبحانہ و ما یناسب ذلک۔

حامداً و مصلياً۔ ابعد احقر فقراً بعد از غرض سلام و تحیتہ معروف می دار  
 کہ انومی شیخ عبداللطیف از خدمت آن حضرت دعا خوان و از شکر و ثنا و طلب اللسان  
 رسید و فرمانہ ایشان با حکایت پر مغر عظمت کہ از رو سے کریم و عنایت نامزد این  
 در دلش و خاکیش شدہ بود مسموب مشائخ الیہ شرف ورود نمودہ موجب از دیا و دعا  
 ظہر الغیب گردید۔ حقایق بنند و معانی از ہمند آن لذت و ذوق فراوان بخشید۔ ع  
 شکر نعمتہا سے تو چند آنکہ نعمتہا سے تو

الحق کہ در آن حضرت جل و علاہ دین خالص می طلبند و دل سالم از تعلق ماسوی می  
 خواهند۔ کریمہ الالہ الدین الخالص۔ و کریمہ اذ جاء ربہ بقلب سلیم۔ و گوا  
 عدل اندرین مدنی و در شاہ صدق اندرین شہی۔ دے کہ مسکن ماسوی است در بارگاہ کبریا  
 خواہ دے نواست۔ و نہی از انوار او تعالیٰ ع در خانہ دو مہمان نہ گنجد۔ س

آدم سحر آن دلبر خونین جگر آن	گفتار تو بر خاطر من بار گران
شرمت بادا کہ من بسویت نگران	باشتم تو ہنسی چشم بہ سوسے دگران

فکر تخلص سر از اہم مہام است کہ مہمان عزیز خانہ خالی می خواہد از عنینہ منکبوتہ القلوب

یلاجلی۔ در عالم حقیقت انکسار ذل سبب سلامت اوست برعکس عالم مجاز ہر چند  
شکستہ تر بود از نایافت مرادات و از گنجایش ماسوی سالم تر و قابل تر بود بر اے  
نہذیر انوار کبریا۔ ولی کہ گرفتار غیر بہت از وہیہ توقع خیرست و روحی کہ مائل بہ کمتر  
است نفس امارہ از وہیہ بہت۔ آنجا ہمہ سلامتی قلبی طلبند و خلاصی موعظ می ہونند  
و ما گرفتاران در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح و قلبیم۔ بہیات بہیات سے  
عمر بگذشت و ہمیشہ در دما آخر نشد شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را

و السلام۔

کتابت و سبب و سوم۔ نیز بہ بادشاہ دین پناہ در ذکر بعضی فوائد کہ از  
مکتوبات قدسی آیات انتخاب نموده اند۔

اما بعد۔ احقر دعا گوینان قدیمی بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس  
معنی می گرداند کہ بعضی فوائد از مکتوبات جدی بزرگوار قدس سرہ انتخاب نموده  
بہ تشنور لامح النور ارسال داشت امید کہ تمام بہ مطالعہ خاص در آیند۔ منہا ما را  
بعض کار بہت نہ فضل فتوحات مدینہ از فتوحات مکہ مستغنی ساخت منہا و این حال  
تا مدت مدید کشید و از مشہور بہ سنین انجامید۔ ناگاہ عنایت بے غایت حضرت الہ  
جل سلطانہ از در کجہ غیب در عرصہ ظهور آمد۔ و پردہ رو پوش بے چونی و بے چگونگی  
را بر انداخت۔ علوم سابق کہ بنی از اتحاد و وحدت وجود بودند و بہ زوال آوردند۔  
و احاطہ دسریان و قرب و معیت ذاتیہ کہ در ان مقام منکشف شدہ بود مستتر گشتہ و  
بہ یقین معلوم گشت کہ صدایع راجل شانہ با عالم ازین نسبتہ مذکورہ بیچ ثابت نیست  
احاطہ اد تعالیٰ علی بہت چنانچہ مقرر اہل حق است۔ شکر اللہ تعالیٰ سعیہم منہا



از علوم و معارف و احوال و مقامات در رنگ ابر نیسان رکبتند و کارے کہ باڈ  
 کہ لجنات اللہ سبحانہ گردند و الحال آرزو سے نمازہ بہت۔ الا آنکہ احیاء سنتے  
 از سنن مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نمودہ آید احوال دہوا جید ہر ارباب  
 ذوق اسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبت خواہا بزرگوار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم  
 مہمورد اشتہ ظاہر اہ کلید بہ متابعت سنن ظاہریہ متجلی و فرین دارندع

### کار این مست غیر این ہمہ پیچ

منہا بعد انطے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصد ازین سیر و  
 سلوک تحصیل مقام اخلاص بہت کہ مریوطہ بہ فنا الہ آفاقی و انفسی بہت و این خلائق  
 خروے بہت از اجزای شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو بہت۔ علم و عمل و اخلاص  
 پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو او کہ اخلاص بہت حقیقت  
 کار این بہت۔ اما فہم ہر کس اینچنانہ رسد اکثر عالم بہ جواب خیال آرمیدہ اند و بجز  
 و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و حقیقت  
 چہ در رسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مخرمی دانند و نمی دانند  
 کہ حقیقت معاملہ حسیت بہ ترہات صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔  
 هٰذٰہُمُ اللّٰهُ سُبْحٰنَہٗ سِوَاہٖ الطِّیْرُ بِیۡہِا۔ جمع را ازین طائفہ کہ بہ حقیقت نماز  
 آگاہ نہ ساختند و بہ کمالات مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجات امر از خود را  
 از امور دیگر بستند و حصول مرادات خود را بہ اشیاء دیگر مریوط ساختند۔ بلکہ گروہ  
 از میان نماز را دور از کار دانستہ سبتلے آن را بر غیر و غیرت داشتند لاجرم تسکین  
 خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجہ بستند و مطلوب خود را در پردہ ہائے لغو

مطالعہ نمودند و رقص و رقاصی ہیدن نمود گرفتند یا آنکہ شنید و باشند مَا جَعَلَ اللَّهُ  
 فِي الْحَرَامِ شَفَاءً. اگر شمرہ از حقیقت کمالاتِ محبتیہ بر ایشان منکشف شدے ہرگز  
 دم از سماع و نغمہ نہ زدندے و یاد و وجد و تواجد نہ کردندے. منہا حضرت خواجہ  
 احرار قدس اللہ سرہ الاقدس می فرمودند کہ اگر من شیخی کنم ہیچ شیخی در علم نہ ماند.  
 امام کار دیگر فرمودند و آن ترویجِ شریعت و تائیدِ ملت است لاجرم بہ محبتِ سلاطین  
 می رفتند و بتوسلِ ایشان ترویجِ شریعت می فرمودند تَمَّ كَلَامُهُ الشَّرِيفُ. بجا  
 و اتق است کہ موجب انبساطِ خاطر مقدس گردد و بہ ظلال نہ انجامد. والسلام  
 مکتوبِ لیسٹ و چهارم۔ بہ مرقومہ و مغفورہ روشن دے بیگم در بیان آنکہ  
 ولایتِ کبریٰ مذکورہ میں تو افگندہ بعد از رد بہ استتار آدرده و از اولیا حضرت ایشان  
 ما بہ اظہار آن مخصوص گشتہ اند و ذکر معارف و خصائص این طریقہ بر سبیل اجمال و  
 بیان آنکہ حصولِ کمالات مذکورہ در محبتِ خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ مجرد بیان  
 آوردن آدرده بعدہ مختلف گشتہ و معارفِ فنا و بقا و توحید و ہودی شایع شدہ تا  
 آنکہ نوبت بہ حضرت ایشان رسیدہ و کمالات مذکورہ از ہر توجوہ کہ گردیدہ۔ و  
 مَا يَأْتِي سَبَبُ ذَلِكَ۔

يَا أَيُّهَا سُبْحَانَہٗ حَامِدًا وَ مُصَلِّيًّا. مکتوبِ شریعت کہ مشتمل بر احوالِ شما  
 و مریدانِ شما بودہ رسیدہ سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ ع  
 سے وقتِ توجوش کہ وقتِ مانوش کردی

آنکہ از حصولِ ولایتِ کبریٰ و یافتنِ ذاتِ صفاتِ او سبحانہ نزدیک نماز ذات  
 و صفاتِ خود نوشتہ بودند بہ و ضووح انجامید۔ شکر این دولتِ عظمیٰ بجا آرند لکن

شکر و تم لا زید نکتکم این ولایت عظیم الشان ولایت نبیاء علیهم الصلوٰت و  
 التسلیمات است حضرت الشیخان مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بہ انہما را آن  
 مخصوص گشته اند۔ و درین ہزار سال هیچ یکے از اولیاء اللہ تکلم نہ نمودہ در زبان  
 شیوع داشت۔ و در جمیع ممالک ہم پر تو افکنده بود و بعد از ان رو بہ اعتقاد آورده  
 و ولایت صغریٰ کہ عبارت از فنا و بقا باشد طور تمام داشت تا آنکہ نوبت بکفرت  
 امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیدہ و این مہمہ را بران حضرت کشودند و حال  
 آنکہ این ولایت شروع کار آن حضرت است۔ چہ بعد از تمامی این ولایت علیا است  
 کہ ولایت ملائکہ عظام است علی بنیاء و علیہم الصلوٰت و التسلیمات و از گذشتہ آن  
 کمالات نبوت و رسالت است و بعد از ان کار و بار بہ حقیقت کعبہ ربانی می افتد  
 و فوق آن حقیقت قرآن مجید و بلند تر از ان حقیقت علیہ است و بعد از ان حقیقت  
 الحقایق کہ عبارت حقیقت محمدی است جلوه گرمی شود۔ و اسرار مقطعات و قشایہا  
 قرآنی منکشف می گردد و اسرار محبوبیت ہر میان می آرند این است بیان طریقہ  
 کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت الشیخان مارا بہ آن طریق ممتاز ساخته است از بدایت  
 تا نہایت بنیادش نسبت نقشبندیہ است۔ برین بنیاد کوشکما و عمارتہا ساختند۔ تخم  
 از بخار او سمرقند آورده در زمین ہند کہ مایہ اش از خاک یثرب بطبیعی است کشتند  
 و بہ آب فصل سالہا آن را سیراب داشتند و بہ تربیت احسان مربی ساختند چون  
 آن کشت و کار بہ کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید۔ باید دانست  
 کہ سلبک این طریق عالی مربوط است بہ رابطہ محبت کہ شیخ مقتدا کہ بہ سیر محبوبی  
 بہ این راہ رفتہ باشد و بہ قوت الجذاب بہ این کمال منصف گشتہ نظر بر او

شانی امر این تلبیہ بہت و توجہ او در رفع علل معنویہ صاحب این کمالات امام وقت  
 بہت و خلیفہ روزگار اقطاب و بدلا بہ ظلال مقامات او نورسند اند و او تاد و نبیا  
 از بجای کمالات از یہ قطرہ قانع۔ نور ہدایت و ارشاد او در رنگ نور آفتاب خورشید  
 او بر ہمہ کس فائزین بہت۔ فکیف کہ بخواید۔ و این کمالات کہ بہ تفصیل ذکر یافتند  
 در صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰت بہ مجرد ایمان آوردن بہ اصحاب آن حضرت  
 علیہ السلام می رسیدند و ہر کہ یک بار بہ شرف صحبت او علیہ الصلوٰۃ و السلام مشرف  
 می شد از جمیع کمالات بہرہ ور می گردید۔ بعد از زمان آن سرور علیہ الصلوٰۃ و السلام  
 این کمالات محقق شدند و کمالات فدا و بقا و معارف توحید و بود و غیر آن کہ  
 حاصل ولایت صغری بہت شیوع پیدا کردہ بودند تا آنکہ حضرت حق سبحانہ ہمچنین  
 عارفی کاٹے را برانگیخت و از ہر نو آن کمالات جنوہ گرفتند۔ جماعت کہ بہ شرف صحبت  
 حضرت مجدد الف ثانی حضرت ایشان مشرف شدند ازین کمالات حفظہ اذکر کنند  
 حق سبحانہ این فقیر را در ان جماعت محشور داداد و در کفش گاہ مجاہدین آن حضرت داخل  
 گرداناد۔ و باید کہ این چند سطر را بہ اتفاق خصمت مآب خانم حمیدہ و بی بی حافظہ  
 بخوانند تا از کمالات پیران خود آگاہ گردند و جمیع اہل طریقہ را بشنوائند کہ سبب  
 مزید اعتقاد گردد۔ و احوال جماعت کہ داخل طریق شدہ بہ تفصیل نوشتہ بودند۔  
 ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب امید و امیدوار ہما گردید جمعہ را کہ ذکر لطائف شدہ است  
 طریق ذکر سلطانی را نشان دہند و جمعہ کہ ذکر سلطان و نفی اثبات گرفتہ اند طریق  
 فنا قلب را نشان دہند بالجملہ بہ احوال طالعالبان خوب مقید باشند خصوص ہمیشہ  
 دینی خیرالنسا خیرہ رشیدہ و مستعد می نماید تا کہ از احوال و وقایع نوشتہ ہمہ معلوم گردید

این قسم طالبان معتنم اند. و همشیره بی بی حافظه خوب استعداد دارد و مجال او مفید باشند و از احوال خود و جماعه که داخل طریق اند همین طریق می نوشته باشند که سبب توجهات غائبانه است. والسلام

مکتوب بست و پنجم. به معارف آگاه شیخ محمد باقر لاهیوری در بیان آنکه المصنوع معامله مقطعات قرآنی اول در حق آن حضرت بوده و کذاک شروع بشارات حقایق ثلثه بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شده و بیان ترقیات اصحاب خویش و ذکر شمه الطاف و عنایات حضرت ایشان که در حق آن قبله به وقوع آمده و تعداد منن الهی غرضانه.

نمده و فصلی و نسلم. اما بعد فَقَدْ وَصَلْ مِنْ جَنَابِكُمْ كِتَابٌ كَرِيمٌ -  
 كِتَابٌ يُعْرَفُ بِرُتْبَةٍ وَجُودِهِ عِبَارَاتِهِ نُضْرَاتِ النِّعَمِ. آنچه از سوانح جدید و یافتن خلعت در بر خود و مشاهده نمودن بعضی عنایات عالی اندراج یافته بود فرحت بزرگت افزود. همانا که این خلعت جدید ناشی از حقیقت قرآن مجید گشته و خلعت سابق که در حضور به آن مهتد شده بودند کنایت از حقیقت کعبه معظمه بوده و الا آن جمیع بین الحقیقین شده و راه و هوی به آن مرتبه مقدمه که فوق تعین عجبی است و سخی پیمان کرده و هر حرفی از حروف قرآنی خصوص حروف مقطعات و مشابهات موصل آن کعبه مقصود است و شاه راه است میان محب و محبوب ملاحظه نمایند که به کدام یکی از حروف مقطعات مشابهت دارید و راه و هوی خود می یابید. این حقیر خود در زمان حیات حضرت ایشان مناسبت خود را به حرف الف یافته بود و حفظ و اثر گرفته بکلم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اَلْهُمَّ اِنَّ نِعْمَتَ عَظْمَىٰ مِی نَمَیْدُ کِه اَوَّلِ الْفَتْحِ

این معامله عظیمه در حق این عاصی بوده۔ بعد از لیلن به بعضی یاران این حقیر بحکم و  
 الأرض من کایس الکرام لصیب نصیب رسیده۔ بعد از ان چون بشارت  
 انتشار یافتند بعضی یاران به خدمت حضرت ایشان مزود من اشدت که چون این معامله  
 فخمه به اصحاب فلاتی در میان آمده ما هم امیدواریم تا آنکه بعد از تو جهات  
 کثیره به بعضی فرموده اند و علی هذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتوسل این دور از کار به ظهور آمده و شروع بشارت از یاران  
 فقیر شده و به فضل اللہ سبحانہ در امور عظام که تشخیص کرده به خدمت حضرت  
 ایشان عرض می کردم غالب آن بود که درجه پذیرائی می یافت چنانچه بشارت  
 حقیقت صلوة اول از یاران فقیر شروع شده۔ و کذا لک حقیقت کعبه معظمه  
 و حقیقت قرآن مجید و معامله التفصیل و بعضی از نسوبان این درویش اسرار  
 مباحث و کمالات خلعت نیز فرموده بودند۔ و سفر اول که فقیر بموجب طلب سلطان  
 وقت به۔ شاه جهان آباد رفته بود و معامله بعضی یاران را فوق تعین جی به تخمین  
 وطن خود می یافت۔ چون خرف حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند۔ و  
 معامله ترقی آن را از ذات محبوب و نصیب یافتن از ان که سالها سربسته  
 بود اول به این فقیر در میان آمده و با وجود این عصیان و گرفتاری های که معامله  
 ارشاد روز افزون است۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع بانی است  
 اثر فرموده آن حضرت است که به فقیر فرموده بودند که مناسبت بار شاد داری بار  
 به فقیری فرمودند که غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فَوَقَّعَ بِحُجْدِ اللَّهِ  
 سُبْحَانَہُ کَمَا أَخْبَرْنَا قَدْ سَنَّ اللَّهُ سِوَهُ الْأَقْدُسِ۔ و گاهی می فرمودند که جمیع

کہ از تو توجہ می گیرند به ما احتیاج نہ دارند و بالجملہ عنایات و الطاف کہ این عاصی  
 در سیاه از آن حضرت در خود و یارین خود مشاهده نموده اثر منہائے عظیمہ او سبحانہ  
 است: لہذا شتمہ از ان بمعرفین بیان آورده شد مقصود از ان تعداد منہائے الهی  
 است غرض آنکہ تفصیل خود برد گیران بسہ

دلے چون شہ مرا برداشت از خاک      سزد گر بگذرا نم سزد از افلاک  
 من آن خاکم کہ ایرہ نو بہ ساری      کند از لطف بر من قطرہ باری  
 اگر بر روید از تن صد زبانم      چو سوسن شکر لطفش کے تو انم

والسلام۔

مکتوب بیست و ششم۔ بہ یاد شاہ دین پناہ در فضائل تعزیت و تحریر  
 براکرام سلاطین و بیان آنکہ یہ ہر ظلم را بہ اصل خود شاہ راہ است و ذکر فضائل  
 اشتغال بہ حق و ذکر او سبحانہ۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اما بعد۔ کمترین دعا گویان پس از عرض سلام معروض  
 باریافتگان محفل مقدس معلی می گردانند و رود مرحمت نمود فرمان والاشان  
 و تشریف خلعات کہ بہ تقریب غراب مصیبت از روی عنایت شرف صدور یافته  
 بود باعث استیازی تفرار بی نور گردید و موجب فرید دعا برد دولت دوسرا و  
 معنوری فاذیل اعدا گشت۔ اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ  
 رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ عَرَضِي مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أُجْرِهِ۔ وَاَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ  
 حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَعْرِضِي احَاةً بِمُصِيبَتِهِ  
 اِلَّا كَسَاهُ اللهُ تَعَالَى مِنْ حِلِّ الْكِرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَا فِي تَرْغِيبِ الشَّرِيعَةِ

وَأَخْرَجَ الْخَطِيبُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ  
 أَخِيهِ الْمُسْلِمَ فَرَأَى مَا وَسَّوَدَ رَأَى فِي دَارِ الدُّنْيَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ خَلْقًا يُدْفَعُ  
 بِهِ مِنْهُ الْأَقَاتِ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَ مِنْهُ قَرِيبًا  
 فَإِذَا مَرَّ بِهِ هَوَّلٌ أَنْزَعَهُ قَالَ لَهُ لَا تَخَفْ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا  
 الْفَرَجُ وَالسُّرُودُ الَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلَيَّ أَخِيكَ فِي دَارِ الدُّنْيَا كَذَا فِي  
 غَايَةِ الْعُمَالِ. بنی داند که شکر عموم نعمت است که شامل کافر بر ایا هست او انما  
 با سپاس خصوص عنایت که در باده غریب است به تقدیم رساند من ثم کیشکر  
 الثامن ثم يشكر الله. في الجامع الصغير السلطان طلع الله في  
 الارض من الرمة الكرمه لله ومن اهاتته اهاتة الله. واز انجا که فل را  
 به اصل شاه راه است امید که باطن حق موطن بدوام حضور و نگرانی ملتد بوده  
 به مقتضای عشقی که فل را به اصل کائن است فنا و بقا در ان حریم متعال حاصل  
 نموده رفع محب فرموده باشند فی غایة العُمال للشیخ الرضی المتقی یقول  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى الْعَبْدِ الْإِسْتِعَاْلُ فِي جَعَلْتُ بَعْثَهُ وَ  
 لَدَيْتُهُ فِي ذِكْرِي. فَإِذَا جَعَلْتُ بَعْثَهُ وَ لَدَيْتُهُ فِي ذِكْرِي عَشَقْنِي وَ  
 عَشَقْتُهُ فَإِذَا عَشَقْنِي وَعَشَقْتُهُ رَفَعْتَ الْجَبَابُ فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ.  
 شمول عنایت در باره فتنائل ماب انوی شیخ عبد اللطیف باعث خوش دستی  
 دعا گو گردید امیدوار است که مورد مرید الطاف والا شود که کلمات ظاهر و  
 باطن مجلی است. فی الحدیث اکرموا العلماء و قرءوهم و احيو المساكين  
 و جالسوهم. اخوان دینی شیخ محمد باقر و حافظ محمد حسن که به تقرب تغزیت رسیده اند



عرض سلامي نمايند - والسلام  
 مکتوب لست و مفتحتم - ارسل الي واحد من اهل الحرمين حين  
 توجهت الي الهند بروية سيد الانام في المنام عليه الصلوة والسلام  
 واعطائه غلعة الخاصة لسلطان الوقت وامره بالباية اياه .  
 حمده ونصلي وسلم وبعد فقد وصل الينا من جنابكم العالي  
 كتاب كريم يعرف في رجوه عباراته نعوات النعيم فشرقتنا فخرنا بوصوله  
 غاية الفرح والسرور وعدت لنا من يد شوقي الي لقاءكم الكريم و  
 كيف لا فانكم توجهتم من الديار النورانية والتزور هذه البقعة  
 الظلمانية وقد تشرفت وتزور جميع الهند لقد ومكم المبارك لعل  
 الله يجمع بيننا وبينكم بميتهم وكمال كرمه وما كتبتم من روية  
 سيد الانام عليه وعلى اليه الصلوة والسلام واعطائه صلى الله  
 عليه وسلم غلعة الخاصة بمولا السلطان وامركم بالباية اياه  
 فهو امر غريب وليشارة خاصة ما ظهر الي الان واللاقي بحضور  
 السلطان ان يكاني ويجازي في مكافات هذا الاحسان بجائزتي كم  
 يعط احد قبلكم بل ينفق ما في يديه شكر الله تعالى وتحييل با  
 العباد كما فعله الصديق رضي الله تعالى عنه ولكن السلطان ما  
 عرف حقيقتكم وما اطلع على فضايلكم وكمالاتكم ونحن كتبنا المكاتب  
 لبعض محبينا من اعيان السلطان وعرفنا فضلكم وكمالاتكم  
 والغالب ان يقدر المعرفه لعظم قدرها ويعامل معكم بما هو جري

بِمَا لَكُمْ. ثُمَّ إِنَّ الرِّيحَ الصَّارِخَ الْجَامِعَ بَيْنَ الْعُلُومِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ بِأَقْرَبِ لَهْ دَعْوَةٍ يَمُودُ لَنَا السُّلْطَانُ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي جَهَنَّمَ أَبَدًا فَلَا بَدَأَ لَكُمْ أَنْ تَجْمَعُوا بِهِ وَقَدْ كُنَّا لَهُ الْيَصَارِكُنَا بِأَمْتًا لِبَعْضِ قَضَائِكُمْ وَأَنْتُمْ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَسَرِّ صَابِئِهِ وَلَا تَنْسُوا ذَا مِنْ صَارِخِ دُعَائِكُمْ. وَالْعَلَامُ.

**مکتوب نسبت و شتم**۔ یہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیص نسبت مشار الیہ فرمودہ اند و جواب آنچه از غلبہ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی نوشته بود و بیان بر کثرت عروج و قلت نزول و ذکر اسباب آن و جواب سوال او کہ گاہے تشبہت بہ اسباب نزول نموده و عروج رُود داده و بیان آنکہ منشاء ہوا جس اہل کمال طبائع و عناصر بہت کہ در البقاہ آن حکم و مصالح است و راہ ترقی مفتوح۔ و ہائینا سبب ذلک۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہ و نصلی و نسلم۔ سیادت و نقابت پناہ و عدلہ توجہ غائبانہ در حق شمارنتہ بود۔ اتفاقاً شبے توجہ قاص در تشخیص نسبت شما نموده شد و خیال بطول انجامید در بدو نظر معاملہ کہ فوق لعین ہی بہت قریب الحصول معلوم شد بعد از وقت نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبہ مقدسہ نیز لائح گردید۔ و الغیب عند اللہ سبحانہ فقیر را بر متخیلات خود اعتماد نیست مکشوفات و معلومات خود را داخل اوہامات و خیالات می داند۔ عمیقہ تشریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات از جنہ بودہ رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

از غلبہ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی کہ نوشتہ بودند نیک مبارک بہت اعرفہم باللہ

اشدہم تحریراً فیہ . و آنچه نوشته بودند کہ اکثر اوقات عروج رومی دہد و نزول کم  
 و ہمیش آن بہت کہ چون معاملہ عاروت بصرہ ذات فرشانہ می افتد نزول بے علامت  
 متعذر و متعسر می گردد و بہ ہمین اشارت بہت کہ آنچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث بر نگاشته اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت  
 جو از نافع آید و کفر و فسق ہمسایہا بد و نماید چنانچہ منقول بہت کہ آن حضرت را مدتی  
 نزول در نقطہ عدم صورت کہ مقابل وجود صورت بہت واقع نمی شد تا آنکہ روزی در  
 نسلانی نہ جہا طیر بادشاہ تشریف بردہ بودند از کثرت ظلمت جو از آن نزول متوقع بھول  
 انجامید . و بعضی اوقات درین ہنگام کثرت مباشرت تسار و جمیلہ و تناول نمودن طعام  
 لذیذ علاقہ نزول می گردد و سبب جامعیت تام در مقام تکمیل و ارشاد می شود و معاملہ  
 بجائے می رسد کہ تا زمانے کہ تشبیت بہ این دو امر نمایند در جانب تکمیل و ارشاد تعقل  
 تمام رومی دہد . چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی  
 نموده اند : این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ بہت حال خالے را بگرد این دولت شریک  
 سازند . و آنچه نوشته بودند بعضی اوقات تشبیت بہ اسباب نزول کردہ بہت عروج  
 رودادہ آید درین چہ سرخواہد بود و ترش کمال مناسبت بہت بہ بزرگان خود خطوبی  
 لکم و بشری . نوشته بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت  
 کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را بمن کند کہ باعث غرت شود . همان زمان بدار  
 دادند الہاماً کہ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ  
 وَلَا فَسَادًا . آن زمان دانستم کہ از جملہ وسوسہ شیطانی بودہ بہت استغفار بسیار کردم  
 تا بعد سے کہ آن وسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دود از سینہ بدر رفت .

الحمد لله که زود در موقع قیام متنبه سازد و نشانه این قسم هو اجس و دوسوا من اهل  
 کمال را طبایع و عناصر است که در انقاس آن حکم و مصالح است و راه ترقی مفتوح  
 گمناوردنی الحدیث - اِنَّهُ لَيَعْلَمُ غَلِي قَلْبِي وَرَبِّي لَاسْتَعْفِرُ الذَّنْبَ فِي الْيَوْمِ سَبْعَيْنِ  
 عَشْرًا - همین ظلمت است که فواص را به عوام مشتبه می سازد و خاک در چشم مجربان می اندازد  
 خوش گفت - ه

کارپاگان را قیاس از خود بگیر  
 مکتوب نسبت و انهم - سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اهل اللہ و تحریر  
 بر صحبت -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - عنایات و الطایب الّٰلی غر شانه شامل حال به حقیقه تشریفه  
 که منسوب قاصد ارسال داشته بودند رسید و سبب نوش وقتی گردید و کوزه شیرینی  
 که بخت ختم حضرات خواجها قدس اللہ امرار هم فرستاده بودند وقت افطار با همه  
 اند اهل دل هر دو ختم نموده شد امید است که مقبول افتد - مخدومادرین رمضان  
 المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید بنودند و سالی گذشته این قدر قوت نداشته  
 طرفه اجتماع اهل اللہ و یاران طریق برپا شده که پیشتر این قسم نه شده باشد قریب به  
 پانصد کس رسیده اند - پسران شیخ نیز به کمال فدویت و خاکساری تار معنان  
 اینجا قامت دارند و بعضی خدمات شایسته از آنها به وقوع می آید - اگر درین طور  
 وقت رخصت گرفته می رسند همین وقت است که معاطل کمال تکمیل به مرتبه تمای  
 رسیده - خوش گفت - ه

گر شنود قصه این بوستان  
 مکه شود طایب و هنر و شای  
 اللهم

مکتوب سی اہم۔ نیز بہ مشار الیہ در میان اجتماع اہل طلب ذکر میرزا دہا۔  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ترقیات ظاہری و باطنی نصیب وقت باد صحیفہ  
 شریفیہ کہ مصحوب قاصد رسول دانستہ بودند رسیدہ۔ بسبب مسرت گردید اللہ  
 سبحانہ الحمد کہ احوال این حدود بہ خیریت و عنایت گذران بہت حضرت الشیخ  
 درین رمضان دو شتم شنو اندند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و شصت  
 کس جمع شدہ بودند پیر کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند و پیر مینا کی ہم یک ختم کرد۔  
 عجب جوانان موقوت اند خدمات حضور از کفش برداشتن و دوتے برداشتن و  
 غیر ذلک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجملہ خیلے خدمت فقرا نمودند در اعتکاف عشرہ  
 آخر شریک بودند۔ بجانب شہام خاطر خیلے نگران بہت و خواہان ترقی دارین شہامت  
 اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیر بار انتظار تخفیف می  
 دادند بر محل بود۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم۔ نیز بہ مشار الیہ۔

عنایت نامہائے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیر زادہا سالماً غانماً از سر  
 تا قدم نکلوا احسانہا انعامہاے آن سلطان الفقرا داخل وطن مالوت شدند۔  
 زمانی آن قدر ہر واحد از فقیر زادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر عکس غنایات  
 و الطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہ تعالیٰ دنیا و آخرت شمارا معمور کند۔  
 دیگر طلب کیے از یاران صاحب علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب  
 کیے را از میان یاران انتخاب نمودہ شدہ است۔ لیکن ہندوستانی است ملا شاہ  
 نامہ دار و متوطن بلدہ تہ خیلے صاحب حال بہت و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

اگر باز اشاره فرمایند مشاراً الیه روانه نموده آید اغلب آنکه پسند خاطر مبارک آید  
که بسیار به تواضع و شکستگی موصوف است. والسلام.

مکتوب سی و دوم - نیز بمبوی الیه در فضیلت تواضع و شکستگی.

عائداً ومصلياً - اما بعد

گر بر تن من زبان شود هر سو  
یک شکر تو از هزاره تو انتم کرد

عنایت نامه رسید به سبب اطمینان خاطر پریشان گردید

اس وقت تو خوش که دقت ما خوش کردی

اغراض اگر ام فقیر زادها که روز داخل شدن شهر از ان معدن بود و کرم به وقوع آمده

تفصیل معلوم شد من تواضع لله رفعة الله. امید است که این همه فروتنی و

شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن به سبب این همه تکلیف و زیر خری آمدن آن

جناب خاطر مستحیی است بقرآنکم الله سبحانه عناداً عن اولادنا وعن اصحابنا

غیر الجزاء. درین سفر از سر نو یک تعلق به شما پیدا شده و امیدواریم کیشو بر آن

متفرع گردیده. حضرت حق سبحانه و تعالی همیشه آن جناب را بخریت داشته افزون

طاعت و توفیق در عبادت کرامت فرماید. والسلام.

مکتوب سی و سوم - نیز به مشاراً الیه در تعزیت.

اما بعد - فاعظم الله لك الاجر والحمدك الصبر و رزقنا و اياك

الشكر فان النفسنا و اموالنا و اهليتنا و اولادنا من مواهب الله عن و جعل

البيهة و عوارضه المستودعة يمتنع بها الى اجل معدودة و يقضيها

يوقت معلوم ثم افترض علينا الشكر اذا اعطى والصبر اذا ابتلى انما

يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. استماع این خبر وحشت اثر سبب  
 مخزونی و گرا بی خاطر دوستان گردید. چون مقام بندگی و بے چارگی است غیر از  
 رضا به فنا چاره نه. به آیت توجیح نورسند باشند. حضرت حق سبحانه و تعالی در  
 عمر شها افزونی کرامت فرموده از دیادسه در اداست توفیق طاعات عطا فرماید.  
 محبتان و دوستان را درین مهیبت شریک دانند و تبرع و قرض نه نمایند. و بهر  
 شکایاتی متصفت بوند. والسلام.

**مکتوب سی و چهارم** - به مقبول نظر روشن رایے بگیم در بیان آنکه دست سینه دلالت  
 بر شرح صدر دارد و این شرح منتهای ولایت کبری است و خواب واقعہ عالی که  
 نوشته بود و بیان آنکه یافتن بالیدگی در بقا ضروری نیست.

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَّرَنَا إِلَىٰ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُؤْمِنَةِ الَّتِي كُنَّا مِنْهَا  
 دُعِيتُ سِينَةً كَمَا أَنَّ مَعْلُومٌ شُورٌ وَاللَّهِ بِرِشْرِيهِ صَدَّرَ وَارِدٌ - داین شرح صدر  
 منتهای این ولایت است. و فوق این ولایت ملائکه عظام است و آنچه از ظاهر شدن  
 فرشتها و حوران در مراقبه نوشته بودند احتمال دارد که نظرے بمقام فرشتها افتاده  
 باشد. فقیر درین باب خیلے مقید است. امیدوار است که مشتری از ان ولایت به شما  
 عطا فرماید آنچه باز بیند آگاه سازند. و معلوم نمودن بالیدگی هیچ ضرور نیست  
 در وقت تحقق بقا باشد بعضی را ظاهر میشود و به بعضی نه می شود و معامله شما الحال  
 فوق فنا و بقا است. والسلام

**مکتوب سی و پنجم** - به سلطان وقت در تعزیت مغفورہ روشن رایے بگیم. و ذکر  
 شمه توفیق آن مرحوم و بشارت مغفرت در حق آن مبرورہ.

إِنَّمَا يُرَى فِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ - أَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةٌ  
 مِنَ اللَّهِ مُبَارَكَاتٌ وَمُؤَكَّدَاتٌ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ مِنَ اللَّهِ مَا أَعْطَى وَكُلُّ يَأْجِلٍ مُسَمًّى  
 فَلْيَصْبِرُوا وَتَحْتَسِبُوا مَا لَعَدُ فَاَعْظَمَ اللَّهُ لَكُمْ الْأَجْرَ وَاللَّهُمَّ الصَّابِرِينَ وَرَفَقْنَا  
 وَإِيَّاكُمْ الشُّكْرُ فَإِنَّ الْفُسْنَاءَ وَالْمَوَالِئَا وَأَهْلِيئَنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ الْبِهِيَّةُ وَعَوَارِيَةِ الْمُسْتَرِدَّةُ تَمْتَعُ بِهَا إِلَى أَجَلٍ مَعْدُودٍ وَ  
 يَبْضُحُهَا بِوَقْتٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطَى وَالصَّبْرَ إِذَا  
 ابْتَلَى فَإِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلْقًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللَّهِ  
 فَتَقَرُّوا وَإِيَّاكُمْ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مِنْ حَزْمِ الشُّوَابِ - كَثَرِينَ دَعَا كُؤْيَانَ وَ  
 خَيْرُ خَوَابِهَا نَ بَعْرَضِ وَاللَّامِي رَسَائِدُكَ إِذَا سَمِعَ أَيْنَ دَائِقَتَهُ بِأَمْلِهِ أَنْ قَدَرَهُ بَيْنَ عَاصِي  
 وَدِكْرٍ فَرَسَ أَيْنَ طَرِيقَهُ عَلَيْهِ نَعْمَ وَانْدَوَهُ رُوَاؤَرَدَهُ كَهَلِكَةٍ مَعْرُوضِ دَارِ رَضِينَا  
 مَا بَقِصْنَا اللَّهُ تَعَالَى لَيْقِينَ كَمَا أَنَّ حَضْرَتِ بِه آيَةِ تَرْجِيحِ خِرَسْتِ خَوَابِهَا بِلَا دَر - أَنَّ مَرْجُوهُ  
 مَحْرَمَةٌ دَرِينِ اءِ اءِ عَمْرٍ عَجَبٌ تَوَفِيقٌ يَأْتِيهِمْ وَدَرِ حَقِّ مَسَاكِينِ وَحَتَّى جَانِ خَيْلِ شَفَقَتِ  
 وَاشْتَدَّ جَزَاهَا اللَّهُ سَبْحَانَهُ خَيْرُ الْجَزَارِ دَائِقَةُ شِيُوهُ خَيْرُ خَوَابِهَا حَقِيقَتِي هِيَ اءِ اءِ خَيْرُ بَاجِمِعِ  
 اءِ دَرِ دَلِشَانِ سَرَّ كَرَمِ هِيَ بِه دَعَا وَاسْتَعْفَا رَمَدُ مَعَاوِنِ - عَنْ عَيْدِ اللَّهِ مِنْ عَبَّاسٍ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيْتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَأَنَّ فِي  
 الْمَنْعُوتِ يَنْتَضِرُ دَعْوَةَ تَلْحُقُهُ مِنْ أَبِي أَوْ أُمِّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا الْحَقَّتْهُ  
 كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ  
 مِنْ دَعَا أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالِ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدْيَهُ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ  
 بِالْإِسْتِعْفَاءِ لَهُمْ - مَا لِي بِمَسْتَوِرِ الْحَالِ بِغَيْرِ خَدَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَلَيْقُهُ دِيدِ



کہی فرماید کہ چون بیگم مرورہ خدمت فقرا بسیار نموده بود ازین سبب ایشان را بخشیدند۔ وَمَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔ والسلام۔  
 مکتوب سی و ششم۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر واقعہ عالی کہ در حق آن حضرت دیدہ و جواب آنچه از احوال خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصفیہ عناصر ثلاثہ بہ ولایت علیا تعلق دارد و تصفیہ عنصر خاک کمالات نبوت مخصوص است۔

نحمدہ و نصلی۔ صحیفہ شرقیہ جناب سیادت پناہی در عین انتظار رسیدہ  
 کمان ہیبت و مسرت بخشیدہ۔ واقعہ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت عنید الصلوٰۃ  
 والسلام در حق تومی فرماید کہ از محبان خاص ماست و جمیع امور دینی و دنیوی بوی  
 تفویض کہ آنچه او خواهد بکنند بہ وضوح انجام میدہد و سر بلندی حاصل گشت این عالی  
 قابل هیچ چیز نیست۔ لیکن ع

داد حق را قابلیت شرط نیست

ع شاپان چه عجب گر تواند گذارا

ع بالجملہ ع برین فرودہ گر جان فشانم رواست

و آنچه احوال خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثل دود از چشم و گوش و از دهن  
 و بینی صعود می کند مثل ابرہا شدہ بہ جانب آسمان می رود۔ روزی در مراقبہ  
 نشسته بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام  
 بعد از آن می بینم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ می رود و بازی بینم کہ  
 خاک شدہ ام در من هیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ درآمد و سبب

محترت گردید. احوال مسطور صریح است در تصفیه عنایم و بر آمدن غبار مثل دود اَدَل  
 دین بر آن بدانند که تصفیه عنایم مثلثه سوائے عنفر خاک تعلق به ولایت علیا دارد و  
 تصفیه عنفر خاک مخصوص به کمالات نبوت است در حضور هم ازین قسم امور عالی بیان می  
 نمود. الحال امید است که رولقوت آورده باشند امید دارد بوند و به استقامت زندگی  
 زندگانی نمایند فَانَّ اِلَا سْتِقَامَةَ فَوْقَ الْكِرَامَةِ. آنچه از ملاقات نمودن بندگان  
 حضرت و مهربانی و اغراز نمودن آن حضرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید  
 آنچه حضرت میرجوی در روضه متبرکه در حق این عاصی فرموده اند موافق حسن ظن شماست  
 و الا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست. والسلام.

مکتوب سی و هفتم - به سلطان عبدالرحمن در بیان آنکه جمعیت ماه رمضان سبب  
 جمعیت تمام سال است و تخریص بر ذکر و مراقبه و بیان فضیلت نفقه بر فقراء.

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ آمَنُوا صَلَواتٌ عَلَيْهِمْ وَ عَلَىٰ آبَائِهِمْ اُولَئِكَ سَبَّحَانَهُ الْحَمْدُ.

و المنة که آثار فرید توفیق روز افزون است و مع هذا شفقت و مهربانیهای شما بجای  
 فقراء فحمد الله ثم الحمد لله. قدوم ماه مبارک رمضان بحیرت و خوبی مبارک  
 و میمون باد. یقین که استماع قرآن بخید میسر شده باشد جمعیت و خوبی ماه مبارک رمضان  
 سبب طراوت تمام سال است قَطُوبِي بَلِيغٌ مَضَىٰ عَلَيْهِ هَذَا الشَّهْرُ الْمُبَارَكُ وَ  
 رَضِيَ عَنْهُ شُكْرًا مِنْ غَمْتِ عَظْمَىٰ بَجَا آرْتَدُ لِيَنَّ شُكْرَتُمْ لَكَ زَيْنٌ تَكْمُ. دیگر آنچه  
 بلد که حقائق و معارف آگاه شیخ شاه محمد منظور نظر خاص شدند و صحبت ایشان  
 پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبه با ایشان می داشتند باشند گنجایش دارد  
 خوش گفت. ه

آسمان سجده کند بہرز۔ پینے کہ درد یک دوس یک دو نفس بہر خدا بنشینند  
 شیخ مشار الیہ ہم از شمول عنایات و مہربانیا کہ شامل حال ایشان است خیلے  
 نگاشته بود۔ خانہ ایشان آباد تلمط و تقفد این قسم مردم نامراد و بے نوالہ  
 از نکلت و وجود ہستی گذشتہ اند باغث ترقیات دارین بہت و موجب نجات  
 اُخروی۔ امید کہ بیش از بیش بحال شیخ مومی الیہ مشفق و مہربان باشند و السلام  
 عَلَیْکُمْ وَعَلَىٰ مَنْ لَدُنْکُمْ۔ فقیر زاد ہا محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلامتی

رسانند و اسلام  
 مکتوب سہمی ہشتم۔ نیز بہ مشار الیہ در جواب مکتوب او۔  
 حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بہ الطاف و عنایات خویش ممتاز گردانیدہ۔  
 بہ استقامت ظاہر و باطن موصوت داراد۔ صحیفہ شریفہ آنجناب قاصد رسانید  
 و عرفید کہ در خدمت حضرت ایشان مرسل داشته بودند بنظر مبارک درآمد مکتوب  
 عالی مشتمل بر مہارت عالیہ بنام شمار قوم نمودہ اند بلکہ داخل مکتوبات نیز ساختند  
 مطالعہ خواہند ساخت و بکنہ آن خواہند رسید و کیفیت کہ بعد از مطالعہ آن رو  
 دید اطلاع خواہند داد و وسعت را در قلب ملاحظہ نمایند امید کہ در کچہ از غیب در  
 باطن شما کشادہ گردد۔ والسلام۔

مکتوب سہمی و نہم۔ بہ پادشاہ دین پناہ در شرح احوال ایشان بیان آنکہ بنا بر این  
 طریقہ علیہ پر خلوت در انجمن است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور فہمی۔  
 باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلياً و مسلماً۔ سلام و تحیہ ازین محب اُخروی در معرض  
 قبول آرتند۔ لہذا سبحانہ الحمد کہ استیلائے نسبت و حضور او تعالیٰ بر شہجہ غلبہ نمودہ است

که در اماکن تشقت و هنگام احتیاط بیشتر جلوه می فرماید و هَذَا مِنْ أَعْظَمِ عَنَائِي بِهِ  
 تَعَالَى. در نفحات الانس در احوال حضرت خواجہ نقشبند قدس سره می آرد که شخصی از  
 ایشان پرسید که هر طریقه شهادت و صوم و سماع می باشد فرمودند که نمی باشد پس  
 گفت بتو هر طریقه بر عیسیت. فرمودند فلوت در این بین بظاهر با خلق و باطن با حق سه  
 از بودن شو آشنا و نبردن بیگانه دشمن این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جهان  
 آنچه حق سبحانه و تعالی می فرماید وَجَاهُ الْإِلَهِ عَلَيْهِمْ تَجَارَةٌ وَلَا يَدْرُجُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ  
 اشاره به این مقام است ثُمَّ كَلَّمَهَا فَسَوَّلَتْ. غزنیست فرموده سه

در دل ما نغم و نیا نغم معشوق نژاد با ده گرفتار بود چرخه کند شیشه ما

اما باید دانست که فردا است میان حضور مبتدی و حضور منتهی نسبت مبتدی و منیت  
 است. آن قدر قوت نه دارد که با وجود مشاغل شتی بر حال خود بایستد اما حضور منتهی  
 که شتی را غایت شده است قوت تمام دارد و در مواضع غفلت متراپید می گردد.  
 و این حضور را حضور خود بخود می گویند. یعنی حضرت حق سبحانه خود را خود حاضر است چه  
 این حضور بعد از قنای حقوق صفات به اصل او امر محتمل شده است بخلاف مبتدی که  
 ظلمات نفس او هنوز باقی است آن قدر قوت نه دارد که تحمل ظلمات دیگر نماید فَظَهَرَ  
 الْفَرَقُ بَيْنَ حُضُورِ الْبَتْدِيِّ وَحُضُورِ الْمُنْتَهِيِّ وَالْفَارِقُ الْقَاءُ شَتَانُ مَا بَيْنَهُمَا  
 شکر این نعمت عظمی بجا بیارند لَعْنُ شُكْرِكُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا.  
**مکتوب چهلیم** - در بیان ظاهر شدن امر لازم الاستتار و معلوم نمودن توجه  
 جمیع عالم بجا نیت توحش.

باسم سبحانه - فضائل و کمالات دستگاہ دارین روز با طرفه معامله عجیبه گذشت

و اسرار لازم الاستتار در میان آوردند. و معلوم می شد که توجه جمیع عالم از محیط فرش  
 نامرکز فرش به جانب احقر است. و در آن وقت شمارا با خود اتحاد خاص می یافتند لایح  
 شد که شما در بجای آن اسرار غواهی نموده و انوار و برکات را که در وقت عروج مشرف  
 شده بودند همراه خود آورده نردول نمودند و به نظر ظن غالب خود آن اسرار به مقام  
 ملاحت می یافتند **وَ الْغَيْبِ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَ شُكْرًا مِنْ عَظِيمٍ بِجَارِئِكَ غَائِبًا**  
 مورد این همه عنایات گشته اند **لِيُنْ شُكْرًا مِنْكُمْ لَازِمًا نَكْمًا**. و السلام  
**مکتوب چهل و یکم** - به سلطان عبدالرحمن در نصیحت و بیان آنکه قذای قلب  
 نتیجه تبخلی افعال است و کمال فنا منوط به تبخلی ذات و مایه ایست **ذَلِكَ**  
**دآمد و مصلیاً حق سبحانه و تعالی با تو داد و از اندیشه غیر خود رهایی گرامت**

قرماید **أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ** سه

هر چه جز عشق خدای احسن است **گر شکر خوردن بود جان کندن است**  
 او تعالی از کمال کرم خویش به کسپ مرضیات خود سرگرم دارد. دنیایه دون **حضیمت**  
 قدیم هیچ کس را از دور و نزدیک بر یک حال نه گذاشته عاقبت از دوستان خویش  
 بریده قطع دنیا بے مدار باید کرد. عاقل آن است که عمر چند روزه خود را صرف  
 طاعت حق کرده متوجه دار خلود باشد سه

گویی توفیق و سعادت در میان افکنند **کس بمیدان ورنهی آید سواران را چه شد**  
 همت بران گمارند که در جمیع امور چه در خوردن و چه خفتن و چه گفتن از حدود شرعیه  
 تجاوز واقع نشود و در لباس نیک احتیاط نمایند. لباس حریر بر رجال حرام  
 است سعی تمام مبذول دارند که به این منظور شرعی مرتکب نه گردند که ابتلاء عام است

و بر ذکر حیزان مداومت نمایند که ماسوائے مذکور از اساحت مسیة رخت بر بندد.  
 بتوے که اگر به تکلف یا دیکند بیاد نیاید۔ این حالت بربہ فناے قلب است و نتیجہ  
 تجلی افعال۔ بعد از آن اگر فضل الہی غرضانہ مدد نماید شروع در تجلیات صفات تولد  
 افتاد و نفس رانی الجملہ فناے داعینکے حاصل خواهد شد کما فی فنا و البستہ تجلی ذات  
 است درین موطن بہ فناے اتم مشرف می گردد۔ چون محبت این سبب درست آید  
 امید و ایاشند **فَانِ الْمُرْتَمِعِ مِنْ اُحْبَبَ**۔ بشارتے است عظمیٰ صحیفہ شریفہ کہ مشعر بر  
 کمال اختصاص و محبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تاہنگام ملاقات  
 راہ مرسلات را مفتوح دارند کہ سبب توہمات غائبانہ است۔ والسلام

**مکتوب چہل و دوم**۔ نیز بہ مشارا الیہ در تحریریں بر صحبت نقرہ و استقامت۔  
 باسمہ سبحانہ۔ نامہ نامی کہ نامزد این احقر شدہ بود بہ درود آن مفتخر و سبای غ  
 گردید۔ و خیر ہائے کہ از راہ شفقت و مہربانی فرستادہ بودید رسید بجایت خوش شیکم  
 لے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

این ہمہ تصدیح کشیدید خانہ شما آباد۔ آنچه از ضبط اوقات و تقید بہ ذکر و مراقبہ و  
 صحبت سکوت داشتن یا میرا بخیر مرقوم بود فرحت بر فرحت افزود **زَادَکُمْ اللّٰهُ  
 سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَةً وَ تَوْقِیَاتِ الظّٰہِرِ وَ الْبَاطِنِ** صحبت و توجہ خدمت میرا بخیر  
 منتقم شمرده بیش از بیش سرگرم باشند و آنچه از واردات رود بدو لیسان باشند  
 کہ سبب توہمات غائبانہ است دیگر خاطر ہوارہ خواہان استقامت ظاہر و باطن  
 ایشان است **فَانِ اِلَاسْتِقَامَةَ فَوْقَ الْکِرَامَةِ**۔ والسلام۔

**مکتوب چہل و سوم**۔ نیز بہ مشارا الیہ در بیان علو ارشاد و تکمیل حضرت ایشان

و ذکر برنج از ترقیات اصحاب خویش و تحریریں بر تواضع و ماینا سبب ذلک۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حامداً و مصلياً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آن محب  
 الفقراء را یہ ترقیات صوری و معنوی لے بلیند داشتہ بہ عافیت و استقامت  
 موصوفت دارد۔ صحیفہ شریفیہ کہ بہ این کمترین درویشان سلسلہ احمدیہ معصومیہ  
 فرستادہ بودند رسید نوشت وقت ساخت و غلینہ کہ در خدمت حضرت الشیخان  
 ارسال داشتہ بودند بہ نظر مبارک در آمد۔ چون آن حضرت چند روز عنعین کثیر  
 اندوخت نہ داشتند کہ جواب بنویسند۔ ازین بہت قاصد را دوسرہ روز نگاہ داشتہ  
 چند کلمہ بہ دستخط خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد۔ دیگر معلوم فرمایند کہ معاملہ تکمیل  
 و ارشاد کہ درین روز ہا طراوت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید مخصوص یارانے کہ بتوسل  
 این عاصی بہ حضرت الشیخان محبت درست نمودہ اندا تیار خاص دارند۔ پیران شیخ  
 میر بکمال خاکساری خود را فریش خالقہ ساختہ بودند و اکثر اوقات ملازم این مسکن  
 می بودند در اندک مدت ترقیات عالی نمودند چندے از یاران را ہمراہ خود بہت  
 حلقہ و مجلس سکوت گرفتہ اند و یکسر کمالات دستگاہ میان شیخ پیروران شہر مغنم  
 اند۔ گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ یا شنید بغایت احسن است۔ غم دیگر بمبلاحد و  
 زنادقہ چہ قدر رفتگی دارند۔ اگر طریق راہ تواضع و شکستگی پیش گیرند کمال زیبائی  
 است۔ والسلام۔

مکتوب چیل و چہارم۔ نیز بہ مشاڑ الیہ در تحریریں بر صحبت حضرت الشیخان  
 و ناز برداری فقراء باب اللہ۔

حامداً و مصلياً و مسلماً۔ حضرت و اہلبیت العظیات غرثانہ بہ ترقیات ظاہر

و باطن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیده به معیبت فقر و منکسر القلوب  
 موصوف دارا در پانچویں الحسینی و الیه الا فجاد علیه و علیہم الشکوات و  
 التسلیمات. اشفاق پناہ اشتیاق ملاقات ساعی را چه شرح دهد که از حد افزون  
 است در صحیفہ شریفہ کہ مصحوب جلوه دار مرسل بود نگاشته بودند کہ در شهر رمضان  
 المبارک رخصتہ حاصل نموده متوجه این حدود خواہند شد. و معلوم شریف الیشان  
 باد کہ چون الیشان بہ دخول طریقہ علیہ مستعد گشته اند و مدار این طریقہ بر صحبت بہت  
 اگر صحبت حضور پر نور میسر گردد خود نور علی نور است و گرنہ تا رسیدن حضور با جماعہ  
 اہل کمال کہ اصحاب حضرت الیشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سبب جمعیت باطن  
 گردد و بعضی فقر را ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف و ناشہ  
 مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنها باشند و ناز برداری فقر را سعادت دانند ہ  
 ہر کہ عاشق شد اگر چه نازنین عالم است نازکی کے نامت آید بار می باید کشید  
 می باید کہ منزل شریف انجم یا را این طریق شاہ مشخص باشد و جماعہ و از عنوقیہ ہر اقبہ و  
 حضور سیر می بردہ باشند کہ سبب ترقیات صوری و معنوی است. و السلام  
**مکتوب پہل و پنجم** - نیز بہ مشار الیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تکریم بہ  
 تعمیر اوقات .

حامداً و مصلياً. حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت متجلی شدہ  
 باطن را از حقیقت آن منور گردانیدہ بہ ترقیات صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارا  
 بمنہ و کمال کردہ از دعائے ظہر الغیب غافل ندانند بعضی اوقات بے خواست دعا  
 و توجہ خاص در حق شما نمودہ می آید امیدواریم کہ آثار آن بزرگوار ظہور فرمایند



دباید که از کیفیات ظاہر و باطن اطلاق نمی‌داده باشند که سبب مزید ارتباب معنوی است  
 پارہ از تبرکات حضرت ایشان مرحوم کہ اَعْمُرُ مِنْ کِبَرٍ یَتَبَاخَمُ است معصوم حاجی  
 غرض براسے شہان فرستادہ شد این قسم تبرکات بغایت دشوار است و اندک بکھتہ  
 فقیر رسیدہ بود نظر بر کمالات اتحاد و اخلاص شہان منودہ قلیلے ازان فرستادہ شد و آنچه  
 از تقلید بہ ذکر قلبی و تلاوت قرآن و مراقبہ و نماز و ذکر لسانی نگاشتنہ بودند مسرت بر  
 مسرت افزود و ہمیں دستور اوقات را بذاکر و فکر معصوم دارند و السلام۔

**مکتوب پہل و ششم**۔ بہ روشن را سے بیگم مرحومہ در بیان آنکہ معتبر در فنا  
 آن است کہ در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکہ قائلان وحدت و بود تفرقہ  
 در میان ظل و اصل نمی‌کنند۔ آنچه از حضرت خواجہ عبدالخالق منقول است کہ اگر یکے  
 از فرزندان من در آن وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق  
 حضرت ایشان است دَکَائِنَا سَبِّ ذَالِکَ۔

حامدًا و مصلیًا۔ نوشته بودند کہ در بیداری چشم خود را گم می‌یابد و صفات  
 را از خود جدا می‌بیند و پر تو صفات حق می‌یابد۔ بغایت اصیل است چه معتبر در فنا  
 همان است کہ در لفظ و بیداری خود را معدوم بیند و همچنین است در سایر احوال بعضے  
 مردم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و از حقیقت معاملہ غافل اند  
 چون غلام آفت بچہ ہمہ ز آفتاب گویم نہ ششم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم  
 صفات خود را پر تو صفات حق یافتن علامت تجلی صفات است و فنا و لطیفہ روح  
 از ظهور صفات الہی غرضانہ حاصل میشود بسیار خوب فرمیدہ۔ این مراقبہ را نوشته اند  
 و از لطافت استعداد شما خبر می‌دهند جمعے کہ صفات خود را عین صفات حق می‌یابند



می نمایند بغایت عالی است خصوص احوال حافظه فاطمه که در مشغولی خود را نمی بیند  
ظاهر بر تو سے از فناء به طریق انعکاس از باطن شما بوسه رسیده - و بحال ادبشتر مرقیه

باشند - و اسلام مقتسم - به بی بی عرب خانم در لغزیت سید امیر خان مرحوم و  
مکتوب چهل و هفتم - بیان شمه از مصائب که بر سلف گذشته و تحریر بر صبر.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى . وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ  
مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ه نخی دانند که چه نولسید و چگونه  
شرح دهد که از استماع خبر وحشت اثر واقع با ملک خان مغفرت نشان محبوب القلوب  
تعمده التذسبحانه بفرمانه چه قسم المم و اندوه به این دل انگار رسیده و چه نوع درد  
و غم روموده به گفتن : نوشتن راست نمی آید - روزی که این خبر رسیده حاله که به  
جمع اهل خانه طاری شد که تا پ بیای نه دارد - و اگر بعضی مولد از مر عن دم اندرون  
و مثل آن نمی بود فقیر خود بجهت لغزیت در انجامی رسید این ماتم تنها به شما نیست  
ما هم شریک این ماتم ایم - لیکن چه توان کرد که بچکس را ازین شاه راه گزینست  
هرگاه انبیا و اولیا علیهم الصلوات و التسلیمات در دنیا همیشه نه باشد بد بیکران  
چه رسد انک میت و انهم میتون . نفس قاطع است ما را و شمارا هم همین اه  
در پیش است جاءت الراجفة تتبعها الرادفة . جاء الموت بما ذكرنا فیروز  
آه زین منزله که در پیش است که گذرگاه شاه و دریش است

حضرت مجدد الف ثانی ز عنی اللہ تعالی اعنه نوشته اند که امام اجل محی السنه  
در حلیه الابرار می نویسند که در زمان عبداللہ بن زبیر سه روز طاعون واقع شد

و در آن طاعون ہشتاد و سہ لپیر از حضرت انسؓ کہ خادم حضرت پیغمبرؐ ما بود علیہ و  
 علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات و آن سردرد در حق او دعای برکت فرمودہ فوت  
 کردند و چہل لپیر از حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت شدند  
 ہر گاہ کہ بہ اصحاب کرام خیر الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات این معاملہ  
 فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا اللہ بسره الاقدس در  
 ہنگام واقوۃ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زادہ کلان بزرگداشتہ اند  
 کہ مفارقت فرزند می اغوی از اعظم مصائب است معلوم نیست کہ کس بہ مثل این مصیبت  
 مصاب شدہ باشد اما عبیر و شکر کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف  
 قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم و اعظم الغامات است۔ از حضرت حق سبحانہ مست  
 می نماید کہ جزای این مصیبت مدبہ آخرت باشد در حدیث است کہ حق تعالیٰ  
 می فرماید کہ اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمہ ادلی را صنی نمی شوم برائے تو  
 تو ای را غیر جنت۔ و اسلام

مکتوب چہل و ہشتتم۔ در بیان آنکہ فتح و لغت دو قسم است یک صورت  
 آن کہ مربوط بالشکر غزاست۔ و دوم حقیقت او کہ منوط بہ لشکر دعا است و در تزیین قسم  
 ثانی بر اول۔

و کَیِّنْ صَوَّرَ اللهُ مَنْ يَتَصَوَّرُهُ فَنَائِلٌ وَ كَمَالَاتٌ وَ سَنَكَاہَا آيَةٌ مِنْ رَبِّهَا  
 مبارک بیان ایمانے کہ بکلم حدیث نفس ما خاب من استخار و ما تدب من  
 استشار فرمودہ اند مرقوم بود بہ و عنوح انجامید۔ این فقیر ہموارہ در ادوات رجا  
 و ادان منظرہ اجابت دعا و زمان اجتماع فقرات و لغت بر اعدای آفاقی و باطنی

می خواهد تقویت و تائید دولت قاهره که ترویج شریعت با بهره به آن منوط است  
 از لشکر دعا که ارباب فقر و اصحاب بلا اند می جوید۔ فتح و نصرت دو قسم است  
 قسم مهمت که آن را معلق به اسباب ساخته اند و آن صورت فتح و نصرت است  
 که تعلق به لشکر غزاد دارد و قسم دیگر حقیقت فتح و نصرت است از نزد مسبب الاسباب  
 و کریمه و مَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اشاره به آن است متعلق به لشکر دعا است  
 پس لشکر دعا به واسطه ذل و انکسار خود از لشکر غزای سبقت نمود و از سبب به سبب  
 دلالت فرمود۔ ع

بر دند شکستگان ازین میدان گوی  
 ذمّه  
 وَالصَّادِقَاتُ وَالصَّادِقَاتُ قُضِيَ لَكُمْ مِنْكُمْ عَلَىٰ آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 لَا يَرْدُ الْقَضَاءُ إِلَّا إِلَىٰ عَائِدٍ۔ وسیف و جهاد این قدرت ندارد پس لشکر دعا  
 یا وجود ضعف و شکستگی بقوت تراند از لشکر غزا۔ و نیز لشکر دعا همچون روح است هر  
 لشکر غزا قالب است مراد را پس لشکر غزا را از لشکر دعا چاره نبود که قالب روح  
 قابل تائید نصرت نباشد۔ ازینجا است که گفته اند كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَائِدِكَ الْمُهَاجِرِينَ۔ هر چند این فقیر شایان آن نیست  
 که خود را در عداد لشکر دعا داخل سازد۔ اما بجز داسم فقر و احتمال اجابت خود را  
 از دعا فارغ نمی دارد و امیدوار است که آن حضرت بدایچه غریمیت فرماید مبارک  
 و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ والسلام۔  
 مکتوب چهل و نهم۔ در ذکر فیوض و برکات که در عرس حضرت ایشان  
 ظاهر شده و بیان آنکه درین قسم اوقات از علیه حضور غفلت به کلفت هم میسر

بخی شود و کفر و فسق همسایه با مدد می نماید. و بیان آنکه شمول الغام الی جل شانہ و عموم  
معفرت او سبحانه درین طور اوقات متوقع است و ما ینا سبب ذالک.

لَهُ الْحَمْدُ - و سلام و تحیه ازین عاصی قبول فرمایند. عجائب فیوض و برکات از  
امروز ظهور فرموده. آن قدر زینش اوزار و برکات شده که قوت بشری از برداشت  
آن عاجز است **ثُمَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ** - درین قسم اوقات هر چند به تکلف خود را به غفلت  
انداخته می شود میسر نمی شود. چنانچه شیخ الاسلام هر وی می فرماید که هر که یک ساعت مرا  
از حضرت حق سبحانه و تعالی غافل سازد امید است که جمیع گناهای او به جنتند حضرت مجدد  
العت ثانی در مکتوبات قدسی آیات قلمی فرموده اند که چون معامله عارت به صرف ذات  
غرضانه می افتد عروج و ترقی مستمر می گردد. در آن وقت کفر و فسق همسایه مدد می فرماید  
و هر چند اختلاط به اهل غفلت بیشتر راه ترقی کشاده سرش آنتست که غفلت هم برای  
ظهور نور الالوار در کار است و بعد با تئین الاشیار. و درین مقام سالک به طوع و رغبت  
خود به اهل غفلت محسور می شود. سبحان اللہ عجیب کار و بار است. آنچه بدبگیران مانع  
ترقی است اهل اللذرا زینه ترقی است و عروج. و هذیه معرفه و دقایقه خارج  
عَنِ الْإِدْرَاكِ الْخَوَاصِّ فَكَيْفَ الْعَوَامِّ

فریاد حافظ این همه آخر به هرزه نیست هم قصه غریب و حدیث عجیب است  
و این همه شمول الغامات در مجلس این قسم غراس و غیره گاه گاه افانده می شود و مانند  
ابرنسیان به جمع خلایق می ریزند و آن کانونا من اهل الغفلة. و درین طور اوقات  
مرجوه عموم معفرت متوقع است بے تکلف دراز نفسی نموده می آید که طرفه سکرے روداد  
حضرت میا نجیو قدس سره به علوشان خاص ظاهری میشوند. و الغیب عند اللذ سبحان و السلام

مکتوب پنجاہم۔ بہ کمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او  
 کہ از ظاہر شدن مقام عالی نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ مرتبہ کہ فوق تعین حی است عمدہ  
 در حصول آن حقیقت قرآنی است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوات  
 را در ان مدخلت تمام است۔ و بیان آنکہ قرار یافتن معاملہ ذات بحت فوق تعین  
 وجودی پیش از ظہور تعین حی است۔ و بعدہ آن مرتبہ داخل تعینات گشتہ و جواب  
 سوالی کہ نموده بود۔

باسمہ سبحانہ و حمدہ و لفلی و نسلم۔ بجناب آن برادر ارشاد مرتبت سلام  
 سلامت انجام برسد۔ صحیفہ شریفہ متعاقب یکدیگر رسید خوش وقت ساختہ چون  
 مشتمل بر احوال بلند بودہ مسرت بر مسرت حاصل گردید۔ آنچه نوشتہ بودند کہ مقامی  
 عالی ظاہر شد خود را تا گلو در ان مقام داخل یافت و معلوم شد کہ مرتبہ مقدسہ  
 ذات بحت ذات است تعالت و تقدست۔ بہمانا کہ این مرتبہ مقدسہ آن مرتبہ  
 باشد کہ آخرین ذات است و فوق تعین حی است و عمدہ در حصول این دولت حقیقت  
 قرآن مجید است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوات در ان مدخلت تمام  
 است۔ چنانچہ در مکتوبات قدسی آیات واقع است کہ حدت در نظر در ان مقام  
 وابستہ بہ ادای صلوات است۔ در ان وقت مرتبہ ذات بحت تعالت و تقدست  
 فوق تعین وجودی قرار یافتہ بود۔ و سیر و سلوک بہ آن مقام عالی منتهی باشد و چون  
 تعین حی بمنصہ ظہور آمد معاملہ سابق داخل تعینات شد و کار و بار در وصول  
 قدمی بہ وصول نظری قرار یافت و درین ہنگام عروج نظری بہ حقیقت قرآن مجید  
 منوط گشت۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید و جوابی از سوالی شما نیز پیدا شد

کہ حقیقتِ صلوٰۃ بہ اصل الاصل متعلق است و حال آنکہ التذاذ خاص در تلاوتِ قرآن مجید بہ حدی معلوم می گردد کہ در ادای صلوٰۃ مفقود است۔ چہ اصل الاصل گفتن بین از ظہور تعین حسی است۔ و اگر بعد از گذشتن تعین حسی کیفیت و التذاذ زیادہ از صلوٰۃ بہمند و جہے دارد چہ حیولت حقیقتِ صلوٰۃ در میان حقیقتِ قرآن مجید و مرتبہ مقدمہ ذات بحت تعالیٰ و تقدست از حضرت قبلہ گاہی مسموع نہ شدہ و التذاذ علم بالصواب بعد از نماز جمعہ چون زیارت روضہ منورہ رسیدہ شد صحبت خاص شمارا با خود یافت

امید غالب است کہ تترے ازان مقام عالی شدہ باشد۔ والسلام  
مکتوب پنجاہ و یکم۔ بہ حاجی اسد اللہ دزیر آبادی در بیان درجہ متابعت  
آن حضرت علیہ السلام و تحریریں بر طول محبت و اعتقاد نام برد جہے کہ ذرہ  
اعتراف را بہ شیخ راہ نہ دید و تعلق حصول برکات صحبت بران و بیان آن کہ محسوس  
اخلاص بے مشقت کافی است و کاینا سبب ذلک۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ حَقَائِقُ وَمَعَارِفُ الْاَكْاَمِ  
حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسد اللہ سلام و تحیہ قبول نمایند۔ مکتوب شریفہ متعاقب  
یک دیگر بنی رسند و در ارسال بواہب کوتاہی واقع می شود و معذور نخواہند داشت  
وَالْعُذْرُ عِنْدَ كَثَرِ النَّاسِ مُتَجَبَّرٌ. ثانیاً معلوم نمایند کہ متابعت آن حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بہت درجہ است درجہ اولیٰ را علمائے ظواہر بیان فرمودہ اند۔  
و این صورت متابعت بہت و شش درجہ دیگر مخصوص بہ اہل باطن بہت نوشتن ہر روز  
بہ تفصیل در حوصلہ کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکہ در درجہ ششم کمالات  
و اسرار محبوبیت ذاتی مکتشوف می شوند و نصیب از حروف ششاپہات قرآنی و



منزلے از حروف مقطعات فرقی حاصل روزه گزرمی شوند و این حروف مشابہات  
 و مقابلات در مرتب است تا من میان محب و محبوب و هر چند این معاملات مخصوص  
 به اندیاء و اند علیہم التعلیاء و التسلیمات لیکن بعض افراد این امتت به طریق تبعیت  
 نیز شریکے از زانی داشته اند و درجه مقسم متعلق نزول است کہ بہ تکمیل و ارشاد حلق  
 تعلق دارد تا کلام صاحب دولت را بہ این معنی درجه مشرف سازند و این قسم  
 المراد معاملات و راسے شہود و مشاہدہ بہست و در اسے قناد بقاد و راسے تجلیات  
 و ظہورات و در اسے ولایت بصری و ولایت کبری و ولایت غلیا است

گر بگویم شرح این سببہ حد شود

و کہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ بطوابع صحت و اعتقاد تام بہ شیخ کامل و مکمل در کار  
 است ہنوعے کہ جمیع حرکات و سکونات شیخ بر نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و در  
 اعتراض را راہ نہ دہد او ہر چہ می کند بہ العام می کند و یہ اذن از سبحانہ جمیع امور  
 را سرا انجام می دہد۔ پس برین تقدیر اعتراض را کجا نیش نیانند۔ اگر بہ خصیت و مباح  
 عمل می نمایند بہ فضل اللہ سبحانہ حکم فرائض و واجبات می گیرند و خصیت غریمت  
 پیدا می کنند و تا این قسم اعتقاد بہ پیر نہ داشته باشند از تبرکات و ثمرات صحبت  
 محروم مطلق است۔ اگر چہ سالہا در صحبت بگذرانند و ریاضتہا سے شاکہ پیش گیرند کہ  
 غیر از حرمان نتیجہ نیست۔ و مجرد اخلاص و محبت بے مؤنت ریاضت و مشقت در حصول  
 کمالات کافی است۔ آری اگر شقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور  
 علی نور خواهد بود و الامحبت مجرد محبت ہم بہ کمالی می رساند۔ باید کہ بحال خود تنگ  
 تامل نمایند۔ اگر این قسم اعتقاد کہ مذکور شد در خود یا بند پس میر مرہند البصیرت

روضة مطهره حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانند و چند گاه بجا است  
آن روضه مطهره متوره اختیار نمایند و گوهر است ازان کمالات که بالا ذکر یافت بدست  
آیند۔ و اگر این نوع اعتقاد و گردید در خود نه منند پس تصدیق نه کشند و دیگرے را در  
تصدیق نمیتد آزند۔ چون بگرد و مؤکد طلب فصاحت و فوائد نموده بودند بنا بر آن شمه  
از ان چه علم داشت ابلاغ نمود۔ و الا این حقیر مر اسر بشرات و نقص معتمد است زیاد چه  
تفصیح اوقات نماید۔ والسلام

**مکتوب پنجاه و دوم**۔ به شہزادہ سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و عزت  
دوام حضور که مخصوص این طریقہ است و بیان آنکه افادہ و استقامت این طریقہ علیہ  
الطبیعی است و بیان آنکه ذکر پر چند از اسباب وصول است اما مشروط بر ابطہ و فنا  
فی الشیئہ است۔ و ما یناسب ذالک۔

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ۔ فِي الْحَدِيثِ  
الَّذِي كَرَّرْتَهُ لَا تَسْعَهُ الْحَفْظَةُ تَزِيدُ عَلَى الَّذِي تَسْمَعُهُ الْحَقِظَةُ سَبْعِينَ  
ضِعْفًا۔ در تفصیلات در اسما ال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند  
فلان کس بر روی آب می رود۔ گفت سهل است بزغی و صغوه نیز بر آب می رود  
گفتند فلان کس در هوا می پرد گفت زغنی و کس نیز در هوا می پرد۔ گفت فلان کس  
در یک لحظه از شهرے به شهرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق به  
مغرب می رود۔ این چنین چیزها بس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ در میان حلق  
نشیند و داد دست کند و ننگ خواهد و با خلق در آمیزد و یک لحظه از خداے خود  
مناقل نیاشند۔ احقر دعا گوایان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ بعرض عالی متعالی می آید

که بموجب امر عالی بعضی فوائد که تعلق به شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع  
فرمایند شغل باطنی در طریق اکابر این طریق بر اقسام است. قسم اول ذکر اسم ذات  
و طریق آن با المشافه بیان کرده شد که از کیفیت آن اطلاع بخشد عمده آنست  
که ذکر ملکه دل می گردد و صفت لازمه او شود چنانچه سمع صفت سامعه و بصفت  
باصره بعد از حصول این حالت کار و بار به لطیفه روح است و روح به جانبین  
صدر است و بعد انصرام معامله روح و قطع الاحوال و المعارف متعلقه به انکشاف  
اللَّطَائِفِ الثَّلَاثَةِ الْآخِرَةِ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ يَنْشُرُ الصَّدْرَ وَيَقْبِلُ النَّفْسَ ثُمَّ  
عُزْمِلُ مَعَهُ مَاعُزْمِلُ وَيَصِيرُ مِنْ مُلُوكِ الْمَدَائِنِ. باید دانست که افاده و  
استفاده این طریق العکاسی و الضیاعی است و مدار معامله به صحبت است به شرط  
متناسبه الطرفين ذکر هر چند از اسباب وصول است لیکن نهالبا مشروط به رابطه و فنا  
در شیخ است. لهذا گفته اند که مقدمه فنا فی الشیخ مقدمه فنا فی الله است این را  
فقط یا الطات شیخ کامل بی التزام طریق ذکر موصلی است. چنانچه التزام ذکر که  
خالی ازین رابطه باشد موصل نیست و مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا  
و ذکر نفی و اثبات هم فوائد بسیار دارد. در تظہیر باطن سیر از ما سوا او را داخل عظیم  
است. بعد از اطلاع بر کیفیت اسم ذات طریق آن نوشته خواهد شد درین  
باب منتظر امر عالی است و دیگر مراتب خیر خواهی و دعا گوئی ظاہر و باطن که مرکز خاطر  
فقیر است از حیطة تحریر و تقریر خارج است و ظهور آثار بر فرید عنایات شاهان است  
ع شاهان چه عجب گر بنوازند گداز را  
بقیة المعروض آنکه جامع علوم ظاہری و باطنی نتیجة الاکابر رسید علی عرب منتظر

طلبی عالی است و ایقاعے وعدہ از مکارم اخلاق۔ بالجملہ سید مذکور از عزیزان  
 است قابل محبت و عنایت۔ برادر گرامی فضائل آب حافظ مقصود علی کہ سالہا  
 در صحبت فقر البسر برودہ مشمول عنایات و الطابت خاصہ خواہد گردید و بعضی  
 التماسہا در خلوت بعرض عالی خواہد رسانید۔ ارشاد پناہ شیخ محمد باقر کہ  
 از خلفائے رشید این طریقہ است صحبت و ملاقات او نعمت است۔ والسلام  
 مکتوب پنجاہ و سوم۔ نیز بشا ہر ادہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیر و  
 سلوک تحصیل مقام اخلاص است و بیان آنکہ طریقیت و حقیقت خادم شریعت  
 اند و مائیسب ذلک۔

حَاصِدًا وَ مُصَلِّيًا۔ اما بعد احقر دعا گو یان بہ عرض عالی متعالی می رساند  
 کہ ازان ہنگام کہ بہ ثروت ملازمت استسعاد یافتہ ہوا رہ مجتہد خاص بان جناب  
 عالی در خودی فہم و در مراتب دعا گوئی و خیر خواہی روز افزون ہر چند از قدیم  
 بہ استماع اخبار حق پرستی و استقامت بر طریقہ مرصیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ  
 بہ خصوص بہ آن صاحب عالم کرامت فرمودہ شادان و خورم بودہ غائبانہ دل را  
 نگرانی و ہواداری ہم رسیدہ۔ لیکن بعد از مشاہدہ اخلاق و اوصاف حالت  
 دیگر دارد و مراتب ہوا خواہی و لوازم دعا گوئی در تضاعت و اشتیاق ملازمت  
 گرامی بیش از پیش۔ خوش گفت بہ

تا دیدہ رخت عمرے سودا بود زیدم فارغ ز تو چون دیا شتم اکنون رخت دیدم  
 بہ موجب حدیث نفیس مَن أَحَبَّ أَخَاهُ فَلْيَعْلَمْ رِيَاةً۔ شمع ازان محروم  
 داشت۔ یقین کہ آن حضرت ہم عنایت و شفقت خاص بحال این دعا گوے

داشتہ باشند بقیہ المعروضہ آنکہ مقصود از سیر و سلوک قطع مقامات جذبہ  
 و سلوک تحفیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فتاویٰ الہیہ آفاقی و انفسی است  
 و این اخلاص جزوے است از اجزای شریعت چہ شریعت را سہ جزو است علم  
 و عمل و اخلاص پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو اول کہ  
 اخلاص است حقیقت کار این است و فہم ہر کس بہ اینجانبہ رسد اکثر عالم بہ  
 خواب و خیال آرمیدہ اند و بہ ہوز و مویرا کتفا نمودہ اند از کمالات شریعت  
 چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و اسناد شریعت را پوست خیال می کنند و  
 حقیقت را منقری دانند کہ حقیقت معاملہ حسیت بتربات صوفیہ منور اند و  
 بحال و مقامات مفتون ہدایم اللہ تعالیٰ سبحانہ سوار الصراط جاذب الفقیر  
 والامیر مشفق الصغیر و الکبیر قاضی محمد منیر کہ وسیلہ این دعا گوے است بچنانہ  
 عالی متعالی بعضی مطالب معروض خواہند داشت توقع کہ جواب با صواب  
 مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقہاء  
 قیام دارد امیدوار عنایات و الطابت بادشاہانہ است و السلام ادلا و آخراً  
**مکتوب پنجہ و چہارم** - بہ ملا محمد جان در سکی در بیان بعضی خصائص و  
 کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہ -

نجدہ و لیلی و نسلم - بہ جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد  
 بعضی از خصائص و کمالات و مزایا کہ حضرت حق سبحانہ بہ محض فضل و کرم خویش بچہر  
 مجدد الف ثانی عطا فرمودہ است نوشتہ می شود بگوش ہوش استماع نمایند از  
 آنجملہ آن است کہ آن حضرت بیشتر سترہ بودند بہ آن کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم

این کلمہ جامعہ مشتمل است بر چندین اشارات چنانچہ بہ تفصیل حضرت ایشان ما  
 در بعضی مکاتیب شرح این را قلمی فرمودہ اند و چند معنی داخل آن درج نمودہ یکے  
 از آہنما آنکہ تنعم و تلذذ و ترفع این دار فنا کہ موجب نقصان درجات آخرت است  
 در حق دیگران و در حق آن حضرت موجب رفیع درجات است و عین مرہتی محبوب آیہ کریمہ  
 وَلَقَدْ آتَيْنَاهُ آيَةً فِي الدُّنْيَا وَآيَةً فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ۔ گویا ایسا  
 است بہ این معاملہ دہن بہ نعمة عظيمة في حقيقته رضى الله تعالى عنه واز انجملہ  
 آن است کہ بہ آن حضرت الہام واقع شد کہ این نسبت خاصہ تو در بعض فرزدان تو تا  
 قیام قیامت باقی ماند۔ واز انجملہ آن است کہ می فرمودند کہ اگر مشتے از خاک پاک قبر من  
 در قبر شخصے باندازند امیدوار ہماے عظیمہ است در حق او قلیلے ازان ثمرت مقدس  
 باقی ماندہ اگر بندگان حضرت بفرمایند بر اے ایشان فرستادہ شود۔ واز انجملہ آن است  
 کہ فرمودہ اند کہ معارف و اسرار ما کہ در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشتہ بہ نظر حضرت  
 مہدی موعود خواهد درآمد و مقبول حضرت او خواهد گردید۔ واز انجملہ آن است کہ  
 می فرمودند کہ از من تا مہدی دیگرے بہ این کمالات ظہور نہ خواهد نمود۔ واز انجملہ آن  
 است کہ آن حضرت پیشتر گشتہ بودند کہ بقعہ کہ قبر مبارک ایشان در آنجا است یا محل  
 آن روضہ است از ریاض جنّت۔ واز انجملہ آن است کہ در اے کمالات ولایت  
 کہ اولیائمت بہ آن ممتاز بودہ اند و سگریات و شطیيات در غلبات ازا ہما سر بر  
 زدہ بہ آن حضرت را ہے کہ موصل کمالات نبوت است مکشوف یافتہ کہ ہیج ولی ہوا  
 اصحاب تابعین بہ آن تکلم نہ نمودہ۔ واز انجملہ آن است کہ بے طریق ریاضات و مجاہدات  
 شدیدہ بلکہ با رعایت توسط احوال طریق تسلیک طلب آپ آنحضرت اقرب است

به وصول مطلوب و این طریق به وجود مبارک حضرت ایشان ماشیوع پیدا کرده از  
 فرزندان دیگر این قسم خدمت به وقوع میآمده. و از آن جمله است عدم تعین سجاد  
 و ایضا عدم تعین بیک مرد مفروض فی الحقیقه چنانکه نشین کسی است که بیشتر رشتد و ارشاد از  
 وے به وقوع آید و هَذَا مِنْ خِلَافِ مَا هُوَ مَرْسُومٌ عِنْدَ مُشَافِحِ هَذَا الْوَقْتِ  
 دیگر تا کجا احصا نماید که خارج از محیطه نشین است نشین شده شد که سیادت آب میر  
 محمد ابراهیم ترک منصب نمودند. عجب از ایشان که فقیر را مطلع نه ساختند و این همه  
 استعمال نمودند الْخَيْرُ نِيْمًا صَنَعَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ. رَزَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى الْإِسْتِقَامَةَ  
 الَّتِي رَحَى فَوْقَ الْكِرَامَةِ. دیگر آنچه از شوق زهیرت حرمین شریفین بارفاقت میر  
 محمد ابراهیم نوشته بودند مبارک است يَا كَيْتِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَخُوزُ فَوْزًا عَظِيمًا.  
 کاش مرا هم این سعادت میسر شود. لیکن خدمات و رضامندی حضرت والده از هم  
 امور است ایشان اذن نمی فرمایند به خدمت بادشاه دین پناه بوجوب فتاورد هم  
 فِي الْأُمُورِ نِيْرُ عَرْضِ تَمَایِنْدَا كَرِ الْإِشَانِ رَحْمَتِ دَاوَنْدَا لَمْ يَمْ رِخْصَتِ نَمُودِ كِمِ ارْتِقَاعِ  
 هر چند یک ظلم از عبادات نافله به وجوه فاضل تر است. اگر چه فرض گشته بود حاجت  
 پرسیدن نیست فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى سُبْحَانَهُ مُقَدَّمٌ عَلَى سَائِرِ الْحُقُوقِ.  
 والسلام -

**مکتوب پنجاه و پنجم.** در وصول برکات از حقیقت حضرت جبریل و یافتن  
 اتحاد خاص به این حقیقت علیا و اشاره به حقیقت حضرت اسماعیل

بعده الحمد والصلوة به آن برادر عزیز می رساند که اقوال و اوصاف فقراء  
 این حدود بخیر و عافیت است و غیر از ماتم عصیان اندوست واقع نیست امید که

بدعاء ظهر الغیب حمد و معاون باشند دیگر از سوانح جدیده آنکه از حقیقت حضرت  
جبریل علی نبینا و علیه الصلوٰۃ و السلام درین روزها الوار و برکات فراوان فالص  
گشتند و طرفه اتحادی به آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را در حق  
تو دریافت و الغیب عند الله سبحانه و حقیقت حضرت اسرافیل علی نبینا  
و علیه الصلوٰۃ و السلام و مناسبت آن به حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث  
حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب تعین حتی نگارش فرموده اند از انجام مطالعه  
نخواستند نمود - و السلام -

مکتوب پنجاه و هشتم - اُرْسِلَ إِلَى سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِي الْإِحْتِرَازِ  
عَنِ الْمَطَائِمِ وَالْمَنْعِ عَنِ إِمَاعَةِ الظُّلْمَةِ وَالرِّفْضَةِ وَرَأَى أَنَّهُمْ فِي الرَّجْبِ  
عَنِ السُّؤْلِ فِي ذَلِكَ.

حَامِدًا وَهُصَلِيًّا - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَبَرَكَاتُهُ  
تَعَالَى. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ظِلْمَةٌ  
لِإخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٌ فَلْيَسْتَحِلِّهِ مِنَ الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ لَا يَحْكُونَ  
دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَاحِحٌ أَخَذَ لِقَدْرِ ظِلْمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ صَاحِبِهِ فَحَمِلَ عَلَيْهِ. وَالْيَاقَانُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّذَرُونَ مَا لِلْمُفْلِسِ فِينَا. قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا  
دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعٌ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي  
مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَذَمَّ  
هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا أَوْ شَقَّكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُطْعَمُ هَذَا



حَسَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَاتِهِ فَإِنْ فَنَيْتَ حَسَنَاتَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا  
 عَلَيْهِ نَمَّ طَرَحَ فِي النَّارِ - هرگاه در آن حال خوابد شد قما بال التواضع  
 وَأَعْتَبُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ - وبایمله اعانة الظلمة والرفضة واعتراهم  
 وَاعْتَرَاهُمْ أَعَانَهُ لَهُمْ عَلَى الْمَعْصِيَةِ قَالَ سُبْحَانَكَ تَعَادَتُوا عَلَى الْبِرِّ وَ  
 التَّقْوَى وَلَا تَعَادَتُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَالْحَذَرُ شَمُّ الْحَذَرِ - قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُسَوِّفُونَ - والسلام  
 مکتوب پنجاه و هفتم - نیز به یاد شاه دین پناه در فضیلت سلطان عادل  
 و مفارش درویشی -

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا - اما بعد کترین دعا گو یان و خیر خواهان بعد از  
 عرض سلام معروض مقدس معنی می گرداند که دعا گو سه قدیمی همواره به دعای ظریف  
 که شیوه قدیمی است رطب اللسان است و چنان باشد که تقویت دین متین و لغت  
 ملت مبین و ایستد به سلاطین عظام است فی الحدیث الإسلام والسلطان  
 اخوان تو امان لا یصلح واحد منهما الا بمصاحبه فالإسلام أمن  
 والسلطان عارس وما لا أمن له منهدم وما الاحارس له صنایع  
 الذی یلغی عن ابن عباس و ایضا فی الحدیث السلطان العادل المتواضع  
 ظل الله ووجهه ویرفع لیلوا لی العادل المتواضع فی کل یوم وليلة عمل  
 ستین صید یقاکم عابد مجتهد ابو الشیخ عن ابی بکر حضرت سلامت  
 جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی که حافظ قرآن مجید و کلیه صلاح حق پرستی  
 آراسته است و سابق به منصب دوسه پنجاهی سر بلندی داشت و مدتی است که

در صحبت ققرا به وضع صلاح و وسعت عبادت می گذارند و مجمع کثیر با خود وابسته دارد امیدوار است که یومیه فرخورد او از پیشگاه خلافت و جهان داری مرمت شود که درین کیر سن به جمعیت به عبادت و دعا گوئی مشتعل باشد. انوی کمالات دستگاہی شیخ عبداللطیف که از مدتی به مرمن مبتلا بود و الحال شفایافته به دعای عمودی دارین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جرات می نماید. و سلام  
**مکتوب پنجاه و هشتم** - به شاهزاده سلطان معظم در ذکر بعضی خطا لیس مزایا  
 این طریقہ علیہ و بیان آنکہ عمدہ در حصول آنها و هدائی التوجہ ساختن است خود را در خدمت پیر کائنات و فانی شدن است در وسع.

حامد او مصلیاً و مسلماً - ما بعد. احترام و دعا گوینان به عرض عالی متعالی می رساند که ازان هنگام که عنایت نامه گرامی رسیده بطریق محبت به جناب آن صاحب عالمه میزد آمد عنایات که در این مندرج است شکر آن را چه گونه ادا نماید توقع چنان است که از حاشیه خاطر عاطر منسی نه فرمایند و از دعا گوینان و غیر خواہان دارین تصور فرمایند. یہ معتقدانے ہوا خواہی بعضی خصائص و قرایا این طریق عالی کہ بنیادش نقشیند یہ است و بران بنیاد گوشگاہ و شمار تہا پنا ساختہ اند معروض می دارد. بدانند طریقے کہ بزرگان با اختیار کرده اند پدائش لذ عالم برست **عَنِ الْقَلْبِ وَ الرُّوحِ وَ السِّرِّ وَ الْخَفِيِّ وَ الْآخْفِيِّ وَ حُضُورِ الْاَحْوَالِ الْمَوَاجِبِ وَ التَّجَلِّيَاتِ بِمَنْزِلِ كَرِيمٍ مِنْ هَذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْكُورَةِ تَصِيرُ النَّفْسُ مَعَ تَرَائِبِهَا مُضْمِرًا مَكَلَّاتِيًا فَاِنْبَاءً مُسْتَهْلِكًا ثُمَّ يَنْشُرُ الْمَصْدَرُ حَقَّ الْاِنْشِرَاحِ ثُمَّ يَخْضَلُ التَّصْفِيَةَ وَ التَّرْكِيَةَ لِلْعَالِمِ الْخَلْقِ وَ لِقَى بِالْعَالِمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفِ الْاَرَاوِعَةَ**

مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَحَيْثُ بَدَأَ يُعَالِمُ مَعَهُ مَا يُعَالِمُ وَهَذِهِ  
 الْأَحْوَالُ لَا يَبْتَسِرُ الْأَمْتَابِعَةَ سَيِّدِ الْأَدْلِيَّةِ وَالْآخِرِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَيْهِ  
 مِنَ الصَّلَاةِ أَقْبَلَهَا وَ مِنْ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلَهَا. حَقِيقَتِ كَارِئِنِ هِيَ أَمَامَهُمْ  
 هر کس اینجانه رسد اکثر عالم به خواب و خیال آرمیده اند و بجز دو مویز اکتفا نموده  
 از کمالات شریعت چه دانند و به حقیقت و طریقت چه وارسند شریعت را پوست  
 خیال می کنند و حقیقت را معرّی دانند. نمی دانند که حقیقت معامله حسیت به برهات  
 صوفیه مغرور اند و با توالت و مقاربات مفتونند هَذَا أَهْمُ اللَّهِ بِسُبْحَانَهُ سِوَاءِ  
 الصِّوَاظِ بَخْلَافِ أَيْنَ الْكَابِرِ كَيْهَ ظَاهِرٍ دِيَاظِنِ بِرِ شَرِيعَتِ قَدَمِ رَا سَمِخِ دَارِنْدِ وَاز لَفْضِ  
 بِه فِضِ نَبِيِّ كَرَامِنْدِ وَاز فِتْوَحَاتِ مَدِينَةِ بِه فِتْوَحَاتِ مَكِيَّةِ التَّفَاتِ نَبِيِّ نَمَائِنْدِ آن تَعَلِّي  
 ذَاتِي كِه دِيكَرَانِ رَا بَرْتِي هِسْتِ اَيْنِ بَزُرْ كَوَارِئِنِ رَا وَاهِمِ هِسْتِ شَهْوِدِ وَوَحْدَتِ رَا دَرِ كَثْرَتِ  
 دَرِ قَدَمِ اَوَّلِ كِذَاشْتَهَ بِه فُوتِ الْفُوتِ شَتَافَتَهَ اِنْدِ لَطْرِ شَانِ شَانِي اَمْرَئِنِ قَلْبِيهِ  
 هِسْتِ وَتَوْجِيهِ شَانِ دَا فِ عِلْمِ مَعْتَوِيهِ بِنِيمِ التَّفَاتِ شَانِ آن حَاصِلِ هِسْتِ كِه دَرِ جَاهِ  
 دِيكَرِ بِه عِبَادَاتِ وَرِيَاضَاتِ بَدَسْتِ نِيَايِدِ. خُوشِ كَفْتِ سَه  
 نَفْسِ بِنْدِيهِ عَجِبِ قَافِلَهَ سَالَا رَا نَسْتِ      كِه بَرِنْدِ اَز رِهَ پَنَهَانِ بِه حَرَمِ قَافِلَهَ رَا  
 اَز دَلِ سَالِكِ جَاذِيهِ رِصْحَتِ شَانِ      مِي بَرِدِ وَ سَوَسْتَهَ خُلُوتِ وَ فِكْرِ چَلَهَ رَا  
 وَ اَلَيْتَا بَايِدِ دَا نَسْتِ كِه عَمْدَهَ دَرِ حَصُولِ مَطَالِبِ اَرِجِنْدِ وَ حِدَاتِي التَّوَجُّهِ سَاخْتِنِ  
 هِسْتِ خُودِ رَا دَرِ خِدْمَتِ شَيْخِ كَامِلِ كَمَلِ وَ فَا نِي شَدْنِ هِسْتِ دَرِ اِنْدَا فَرْمُودَهَ اِنْدِ  
 كِه فَنَانِي الشَّيْخِ مَقْدَمُهُ فَنَانِي الشَّيْخِ سَيَّاحَةُ رَزَقْنَا اللَّهُ سَيَّاحَةُ وَ اِيَّاكُمْ شَرِيًّا مِّنْ  
 هَذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْاِسْتِزَارِ سَه

داویم تر از گنج مقصود نشان گر ما نرسیدیم تو شاید برسی  
فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی بابا بخدمت عائی فرستاده شد لقمین که  
عنایات و الطاف خاصه شامل حال او خواهند مری داشت بعینه او غیہ ما ثوره و  
واعمال مجربہ نظریہ محض خیرخواہی دارین نموده مہجوب حافظ ارسال داشته بمطالعہ  
مخاص خواهد در آمدہ در سلام اولاد آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم۔ بہ سلطان وقت در بیان آنکہ بلا و مصیبت ہر چند  
بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از منظرہ تبریح کس را  
نجات نیست و در دید تصور اعمال و تہم داشتن تیات و ذکر فضائل مہجوبون و  
امثال آن۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِي الشَّدَائِدِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلَاةِ  
وَالسَّلَامِ عَلَى مَنْ كَأَدْوَى بَنِي نَحْوِ إِيْدَائِهِ وَمَا ابْتُلِيَ رَسُولٌ مِثْلَ  
إِبْتِلَاءِهِ لِهَذَا إِصْدَارُ حَمَّةٍ لِلْعَالَمِينَ وَسَيِّدُ الْأَوْلِيَاءِ وَالْآخِرِينَ۔  
وَمَا فِي الْحَدِيثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعْزَى بِحَاثٍ يُصِيبُهُمُ الْكَسَاةُ اللَّهُ  
تَعَالَى مَنْ حَلَلِ الْكُرَامَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ابْنِ حَزْرَمٍ۔ كَثْرَتِ دَعَا كُورِيَانِ  
محمد سیت الدین بعرض والامی رساند کہ یہ درود فرمان عالیشان سر بلند گردید  
غریب نوازی فرمودند و دلہای شکستہ را بدست آوردند فی الحدیث من غوی  
مُصَابًا بِأَنَّهُ أَجْرُهُ۔ مثل این ہمہ تفقدات و مراہم بہ احوال نامرادان دلالت  
بر کمال تواضع آن حضرت دارد۔

ن کہ باشم کہ بران خاطر عاظر نگذرم  
لطفنامی کنی اے خاکِ دلت تاجِ نهم

چون شیوه دعا گوئی و خیرخواهی از قدیم داریم همواره به دعای سلامتی دارین آن حضرت  
 رطب اللسان میباشیم خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعا بداریم آن حضرت  
 نموده شد به اجابت قرین باد مصیبت و بلا هر چند در ظاهر تلخ و بی مزه است لیکن در حقیقت  
 ترقی بخش است و بجلالت و طراوت چه بجای محبوب نسبت به ایقار او بیشتر لذت بخش و  
 فرح آور است **لَا تَفِي الْجَلَالِ وَالْإِيْلَامِ مُرَادًا الْمَجْبُوبِ خَالِصٌ بِخُلَاتِ الْجَمَلِ وَ**  
**الْإِنْعَامِ فَإِنَّهَا مَشْرُوبَانِ وَمُرَادُ النَّفْسِ** . در دنیا نمکین که هست همین اندوه و حزن است  
 خوش گفت

غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم است در نه زیر فلک اسباب تنعم چه کم است  
 آری ما تم و مصیبت که هست از عصیان است که با وجود مشاهده این قسم امور هیچ متنبه نمی  
 شویم و بیش از پیش به خطوط نفسانی را غنیم و خواهان ترفیع و تعلق خود - حال آنکه نفس قرآنی است  
**تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا**  
**وَدَرَاهِدِ كَثِيرَةً وَابْدَشَدَه** که از عذاب قبر هیچ کس را نجات نیست **فَمِنْهَا مَا وَرَدِ**  
**الطَّبْرَانِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَقَّيْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَخَرَجْنَا مَعَهُ قَرَأَ يَنَاءُ مَهْمًا شَدِيدًا حُرْبِنَ فَعَدَّ عَلَيَّ الْقَبْرَ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى**  
**السَّمَاءِ يَمُومُ قَرَأَ فِيهِ قَرَأَتْهُ يَزِيدًا حُرْبًا نَأْتُمُ جَزَعٌ قَرَأَتْهُ سُوَى عَنده فَنَسَمُ**  
**فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كُنْتُ أَذْكَرُ صِنَقَ الْقَبْرِ وَضَعْتُ زَيْنَبَ وَكَانَ ذَلِكَ كِشْقًا**  
**عَلَى قَدَعُوتِ اللَّهِ أَنْ يُخْفِكَ عَنْهَا فَعَلَّ وَ لَكِنْ صَغَطَهَا صَغَطَةً سَمِعَهَا**  
**مِنْ بَيْنِ الْخَائِفِينَ الْإِلْحِينَ وَالْإِلْسِ . وَمِنْهَا مَا أَخْرَجَ سَعِيدُ ابْنِ مَنْصُورٍ**  
**وَأَبْنِ الدُّنْيَا عَنْ رَاذَانَ قَالَ لَمَّا دَفَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

ابنته رقیة جلست عند القبر فترید وجهه ثم سرت عنده فسأله عنها  
 فقال ذكرت ابنتی وضعتها وذا القبر قد عوت الله فخرج عنها و  
 ایم الله لقد ضمت ضمة سمعها ما بين الخافقين الا الجن والانس و  
 منها ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذي تحرك له العرش  
 وشهد له سبعون الفا من الملائكة لقد ضمت ضمة ثم خرج فرج عنه  
 یعنی سعد بن معاذ قال الحسن تحرك له العرش فرجاً برصه برگاه  
 به این جماعت که مشواے اهل اسلام اند این نوع سلوک نمایند و ای بر ما عاصیان  
 معامله این روشیاه که به عصاة دیگر نمی مانند، بمتش مصروف بظاهر آرائی و قبول خلق  
 است و برح نظر او حظوظ عاجله و منتهای مقاصد او ترفع و تکبر بر اقران قالونیل  
 کل الویل چنان باید نمود که این نوع مخادع را چه قسم جزا خواهد بود و ما ظلمهم الله  
 و لكن كانوا انفسهم يظلمون این است حال عمر و نسو میسر و سلوک با مین عنوان  
 این عالمی را تصور فرموده گمان صلاح و درویشی دور نمایند و در قطار اهل دنیا  
 داخل دانند و چنانچه با گمانت به حسب ظاهر مهربانی می فرمایند این دور از کار رانیز  
 ازین زمره دانسته مهربانی می فرموده یا شنیده بعنوان صلاح و درویشی که بمرحل  
 اذ ان دور و مجور است. داین معنی را بر تکلف و تحمل محمول و فرمایند که واقع و نفس الامر  
 است بحضرت سلامت ضعیفه مرهمه که قریب سیزده و چهارده سال به انواع امراض  
 مبتلا بود که یکی از آنها علت لطن است. و در حدیث آمده که من قتله لطنه  
 لم یعد فی قبره. و نیز وارد شده که المبطون شهید عن ابي هريرة  
 رضى الله عنه ان اكثر شهداء امة اصاب القربش و رب قتل

بَيْنَ الصَّغِيرَيْنِ - وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِبُعْثِهِمْ لِنُظْرَةِ بَيْنِ أَحَادِيثِ امِيدِ وَارِغِيمِهِمْ وَ  
الْغَيْبِ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ - وَالسَّلَامُ -

مکتوب شصتم - ایضاً به سلطان وقت در بیان آنکه دید تصور اعمال مشعر  
از کمال است - و این معرفت مراقبه اخص خواص است -

اما بعد می رساند که فرمان عالیشان و عطر که از رومی عنایت مرحمت شده  
بود و رود کرامت آموذ فرمود و فلان به زبانی نیز اظهار تفقدات مقدس نموده  
ادایه سپاس بے قیاس نمود - و باعث جمعیت خاطر شد و موجب فرید دعا و دولت  
دور که از قدیم وظیفه فقر است گشت - این فقر از اشتغال به این امر خطیر همواره قایم  
نیست و نخواهد بود وَ كَيْفَ يَفْرُغُ كَمَا أَنْعَمَ عَلَيْهِ رَبُّهُ خَيْرًا لِّشَيْءٍ دَرَرَتْ قَبْلَهُ جَانِبُهُ  
و این سرشته را متین و مستحکم می دارد وَ لِلَّهِ الْمُنْتَهَى که آثار غیر خواهی بر تنمیر نفس پذیر  
هم میرهن گردید و این معنی مراراً بر زبان الهام ترجمان گذشته و الا آن نیز رجالی قاص  
مناسبت معنوی و اثنی که این همه عنایات از آثار است و دید تصور که مرقوم تسلیم  
مختمم گردیده مشعر از کمال دید است از آنجا که ممکن مرآت کمالات و جوب است و  
تقابل لازم مرآت پس ممکن هر چند در دید تصور پیش تقابل کمالات آن مرتبه مقد  
آئینه داری پیش و لبندها متبتین بالاشیاء و این معرفت مراقبه اخص خواص است و  
کَلَّ لِسَانٍ مَنَاسِبٍ هِيَ - وَالسَّلَامُ -

مکتوب شصت و یکم - غالباً به والده شاهزاده سلطان محمود مرحوم در  
تحریر بر محبت و اخلاص به جناب تقدس نقاب بازگاہ ثریا جاه تنقشین هونج  
عصمت و شریاری مرده گزین سرادقات مکرمت و جهان داری احقر فقر اعرض

می دارد که هر چند به جناب عالی نوز دیده دانش و سنش خلقت جهان بینی نوز  
 حدیقه آفرینش سلطنت و کامرانی شاهزاده والا درجه ملاقات صوری نه شده  
 لیکن از آنجا که الطاف عنایت خاصه در غیبت شامل حال نواب نوافروده به  
 نشان خاص مروت اختصاص نگاشته اناهل قدسی کواهل ممتاز و مغز می فرمایند  
 لوازم و طائف دعا گوئی روز افزون می شود و مراسم هوا جوئی و خیرخواهی در لسان  
 و ارتباط معنوی فرید می گردد و در سیه سلامت مدار این طریقه علییه بر محبت اخلاص  
 قلبی و اتحاد حقیقی است هر گاه این معنی میسر گشت مقاصد این عامل گردید. اگر  
 کسی در ظاهر دور است و اخلاص صمیمی به این سلسله علییه وارد به سبب محبت از راه  
 محبت توجیهات باطنی این بزرگواران تمام امیر مرام صورتی و معنوی است  
 در ترقیات محبت یا فقره شکره رفعت دنیا و آخرت است. در اسلام  
**کلمه نوبت است و دوم** به روشن راه بیگم هر کس در جواب مکتوب او  
 که از تصفیه عناصر در آن نوشته بود. در بیان آنکه در ظهور الوار کعبه ربانی بقیه  
 ظهور خاک دخل تمام دارد و در تکرار بر تعمیر اوقات.

صحیفه شریفه که منتظرین دارد عالی بوده رسیده مطالع آن سبب لذت  
 معنویه گردید. الحمد للہ سبحانه که در الوار و برکات که در حضرت دارالارشاد فاضل  
 و داراند شریک می باشید و همواره از راه محبت معنویه همراهید. و آنچه نگارش  
 یافته بود که در تصفیه عناصر بودم نوز سے ظاهر نشد می تواند که این نوز از حقیقت  
 کعبه ربانی منعکس گشته باشد چنانچه سابقین ایما سے یہ این معنی رفته بود و توجه  
 غائبانه درین امر معروض نمود. حمد اللہ سبحانه که پر نوز سے از الوار کعبه در باطن یافته



اگرچہ بہ طریق انعکاس باشند نعمتِ بہت عظمیٰ تصفیہٴ عناصرِ مخصوص تصفیہٴ خاک را  
 دخل تمام است در ظهور آن لوز صرف۔ و چون این ترکیبہ و تصفیہٴ بجز کمال نخواہد رسید  
 امید است کہ اصالۃً آن نسبت ظهور فرماید امیدوار باشند و اوقات را بہ ذکر و فکر  
 مہمور دارند۔ و این حقیر را بہ توہمات غائبانہ ممد و معاون دانند شب چہار شنبہ  
 با جمع از درویشان در مسجد محکف شدیم۔ خمیہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید  
 سہ چوبہ دیدار شدہ و سخن مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بسر می بردند و بدعاے  
 خیریت شما رطب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب شہادت و سیووم۔ در بیان سبب قبض و بستگی باطن و تحریر بحجت  
 و استقامت در جمیع امور۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ مِنَّا اصطفیٰ صحیفہ شریفہ آن  
 برادر گرامی در عین انتظار رسید خوش وقت ساخت و سبب توجہ غائبانہ گشت  
 چون مشتمل بر درد و شوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اشعار رنگین و دلکش بہ مطالعہ درآمد و حطبا از خواندن آن یافتیم۔

الائے طوطی گویاے اسرار مبادا خالیت شکر ز منقار

باید کہ یہ ہمین آئین از احوال خیر مال خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجب مزید  
 ارتباط و سبب توہمات غائبانہ است۔ دیگر از قبض و بستگی باطن در آزار نباشند  
 کہ قبض و بسط مردم و باز دے طیران عروج اند با آنکہ گویم کہ سناکے کہ علم یہ احوال خود  
 ندارد بسا است کہ نسبت بہ باطن او ہمیشہ جلوہ گر باشند و ظاہر را ازان علم نباشد

و باین سبب متعین و محزون بود. غیر از قبض و بستگی از احوال خود تغیر نتواند کرد. استعدادات طلب مختلف افتاده اند عمده کار محبت و رسوخ است به شیخ خود و استقامت تام است بر اذیت شرعیه در جمیع امور چه در ماکول و مشروب و لباس و چه غیر آن اگر این معارف نقد و وقت است. هیچ غم نیست چه این دولت عظمیٰ بے تحلیٰ به نسبت صورت پذیر نیست و اگر درین دو چیز مسطور خلل واقع شود و با وجود آن احوال و جمعیت باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدراج هیچ نیست با لجمه این حقیر را از یاد خود غافل ندانند و از دعا و توبه حمد و معاون شناسند در وقت تحریر کتابت توبه به جانب شما نموده شد و امیدواری تمام حاصل گشت

بَلِّغْ بَلَّغْكَمُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ سَنِيَّتِ خَاصَّةً سَائِرِ بَاطِنِ شَمَائِلِهِ كَرْدِيدِ وَ  
 الْغَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ.

**مکتوب شخصیت و چهارم** - در بیان آنکه حضور معتبر نزد اکابر این طریقه حضور بے غیب است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکه مقصود از میر و سلوک کفیل مقام است و مدبر این طریقه علیه و ترجیح آن بر سائر طرق -

مخدومادر عیالات اکابر این سلسله علیه قدس اللہ تعالیٰ اسرار هم واقع شده است که نسبت ما فوق همه نسبتها است از نسبت حضور و آگاهی خود است اند و حضور سے کہ نزو الیقین معتبر است حضور بے غیب است کہ تعبیر از ان به یادداشت نموده اند پس نسبت این عزیزان عبارت از یادداشت باشد کہ بہ فہم قاصر فقیر قرار یافته برین تفصیل است کجلی ذات عبارت از ظهور حضرت ذات است تعالیٰ و تقدس و حضور او سبحانہ بے ملاحظہ اسما و صفات و شیون

واعتبارات و آن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع لیسیر ارتفاع شیون و اعتبارات  
 متحقق می شود و باز در پیغمبر شیون و اعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر  
 حضور بی غیبت متصور نباشد بلکه زمان لیسیر حضور است و اغلب اوقات غلبه  
 پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد و حال آنکه تجلی را مشایخ سلاسل دیگر  
 نهایت نهایت گفته اند هر گاه این حضور دوام پذیرد و اصلا استتار قبول  
 نکند و همواره بی پرده اسما و صفات و شیون و اعتبارات متجلی شود حضور بی  
 غیبت خواهد بود پس نسبت این اکابر را با نسبت های دیگران قیاس باید نمود  
 و بی تکلف فوق همه باید داشت. این ششم حضور اگر چه پیش اکثر مردم مستبعد می  
 نماید. شعر

هٰنِئِنَّمَا لَآرِبَابِ النِّعَمِ نَعِيمُهَا      وَ لِعَاشِقِ الْمُسِيكِيْنَ مَا يَجْرِعُ  
 این نسبت علیه بر بنوع غایت پیدا کرده است که اگر فرضا پیش ارباب این سلسله  
 بزرگ گفته شود بحکمیل که اکثر آنها در مقام انکار آئید و باورند دارند نسبتی که  
 الحال در میان ارباب این خانواده بزرگ متعارف شده است عبارت از  
 حضور حق است سبحانه و شهود او تعلق بر وجهی که از وضعت شایده و مشهود  
 منزه باشد و وجهی است معرا از جهات سه متعارفه. اگر چه جهت فوق متوهم  
 باشد و بظاهرا در دام پذیرد و درین نسبت در مقام جذب فقط نیز متحقق می گردد.  
 فوقیت آن را وجهی ظاهری نسبت بخلاف یادداشت بمعنی سابق که حصول آن  
 بود تمامی جهت جذب و مقامات سلوک است و علو درجه آن بر هیچ احدی مخفی  
 نیست. اگر خلف است در حصول دوست دین حاسد است اگر از حسد انکار

نماید و ناقص از نقص خود خود کند معذور است  
 قاهرے گر کند این طائفہ را حق قسمید  
 حاش بشد کہ بر آرم بہ زبان این گلہ را  
 ہمہ شیزان جہان بسپدہ این سلسلہ اند  
 رویہ از حیلہ چسبان بگسلد این سلسلہ را  
 نزد ما بعد از طے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین  
 سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ قنای آفاقی و انفسی است  
 و این اخلاص جزوے است از اجزای شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزوے است علم  
 و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو ادک اخلاص  
 است حقیقت کار این است۔ اما فہم ہر کس اینجا نرسد اکثر عالم بخواب خیال آرمید  
 اند و یوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بحقیقت و طریقت  
 چہ وارسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند یعنی دانند  
 کہ حقیقت مردانہ چیست بہ ترہات سونیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔  
 هَذَا هُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ سَوَاءُ الصَّوَابُ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ هِبَادِ اللَّهِ  
 الصَّالِحِينَ۔ بدانکہ طریقی کہ اقرب است اوسق و اوفق و اوثق و اسلم در حکم و  
 اصدق و اعدل و اعلیٰ و ارفع و اجل و اکمل طریقیہ نقشبندیہ است قدس اللہ تعالیٰ  
 ارواح اہالیہا و اسرار موالیہا۔ این ہمہ بزرگی این طریق و علوشان این بزرگو را  
 بہ واسطہ التزام متابعت سنت سنیہ است علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و الخیرہ اجتناب  
 از بدعت نامرئیہ ایشانند کہ در رنگ اصحاب کرام علیہم الرضوان من الملک المنان  
 نہایت کار در بدایت شان مندرج گشتہ۔ و حضور و آگاہی ایشان دوہم پیدا  
 کردہ و بعد از وصول بدرجہ کمال فوق آگاہیہا دیگران شد۔

در میان نباشد لا اُحصی ثناءً علیک أنتَ کما اثنیت علی نفسیک  
وكان فی قوله سبحانہ واذکر ربک إذا نسیت اخی لنفسک ایماً  
الی هذا وهدیه الذمکة القصوی لا تیسر الا یصحبه اهل الباطن  
بشرط حسن الظن ازان حضرت استفسار نمایند که بیشتر التذاد در مرتبه  
ذکر قلبی است یا در ذکر لفظی و اثبات یاد تلاوت قرآن مجید و یاد در ادای نماز  
بطول قنوت لکلی مذهباً وقت معین و حال مخصوص - و از کتیبین عدد ذکر لفظی  
و اثبات نیز استفسار نمایند بالجمله در غیر خواهی آن حضرت خود را معاف ندارند این  
حقیر ناقابل هم غائبانه این امر خیر غافل نسبت و به این تقریر نسبت شایسته بیشتر توجه  
مهور است و ترقیات و تمویز باطن شما از اینجا ملحوظ می گردد و اتحاد خاص با خود  
می نماید اغلب که نسبت فتمتیت آغاز نموده یا شده بمشیت سبحانه بعد از وضوح  
تام باز هم اشعار خواهم نمود ظاهر شدن توجه غائبانه و در یافتن اثر آن می تواند  
که عبارات ازین معالیه عظیم باشند و الخیب عند الله سبحانہ -

مکتوب شکر و شکرتم به بختا و رخاں در فضائل قصار و ارجح مسلمان  
نحمدہ و نصلی و نسلم فی الاربعین للشیخ الامام المتقی الحافظ قدس  
الرحمة تین رکن الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد الله  
المبدری الحافظ عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله  
علیه وسلم من قضی لایه حاجه کنت واقفاً عند میزانه فان  
رجع و الا شفعله و عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم  
من کان و ملة لایه المسلم الی ذی سلطان فی مبلغ بیرا و تیسیر

مکتوب شخصیت و پنجم - به حقائق آگاهی حافظ محمد محسن دهلوی در فنائیل  
ذکر قلبی و میان آنکه کمال در ذکر بلکه جمیع عبادات آنست که وجود ذکر و عبادت  
در میان نه باشند و کایناسب ذلک -

بعد الحمد والصلوة دارسالم بالمحتیات به جناب آن برادر گرامی می رساند  
که آنچه از عنایت و شفقت بندگان حضرت و انعقاد مجلس سکوت قلبی بود به و هجوع  
انجامید و سبب از دیار دعار دولت قاهره گردید

آسمان سجده کند پیرزینتے که درد یک دوس یک دو نفس بهر خدا بنشیند  
فنائیل ذکر نه آن قدر است که احصار توانند نمود صاحب کتاب صراط مستقیم که  
از اجله محدثان است و سورے عمل صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آن  
کتاب مندرج نیست - و می فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنهایی  
را دوست گرفت و در کوه حرا که سه میل راه است تا کعبه خلوت می داشت - و در آن  
کوه غارے است خورو که در ازی آن چهار گز شرعی است و پهنای آن یک گز  
و شلته و در بعضی مواضع باقی کمتر در آن غار خلوت بجه نوع بود بعضی گفته اند که  
عبادت دے به فکر بود - و بعضی گفته اند عبادت به ذکر بود و این قول صحیح تر است  
و در این ایام از مجموع اشیا که به آن معاشره و مصاحب بود تا از اهل و مال و ذرات  
کلی دوری نمود و در دریای ذکر قلبی مستغرق شد و از اهندا کلی منقطع شد و  
النس بیاد آنکه در خلوت براسے دے بود پیدا گشت و همیشه در آن انس می  
بود و محل وحی صفایر صفائی افزود و درین باب مابقی درجات کمال رسید  
- رانی آنچه حال و کمال ذکر بلکه جمیع عبادات آنست که وجود ذکر و عبادت

عُسْرُ أَعَانَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْإِهَانَةِ الصَّوَابِ عِنْدَ وَحْضِ الْأَقْدَامِ -  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَةَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَطَوَّبُ بِي لِمَنْ جَعَلَتْ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ  
 وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَتْ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ - وَعَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِيَالُ  
 اللَّهِ فَأَحَبُّهُمْ إِلَيْهِ الْأَفْعَهُمْ إِلَيْهِ - وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
 عُمَرَ بْنِ الْمَزْنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَرَاجِ النَّاسِ إِلَى عَمَلِ النَّفْسِ أَنْ لَا يَبْدَأَهُمْ  
 بِالنَّارِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَضَعَتْ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يُحَدِّثُونَ اللَّهُ  
 وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشَى فِي عُرْوَةِ أَبِيهِ وَمَنْفَعَتِهِ  
 فَلَهُ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَضَامَلَتْ فِيهِ الْأَرْوَاحُ  
 كَانَ كَمَنْ أَحْرَمَ لِلَّهِ عُمْرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللَّهُ لَهُ  
 شِعْرَتَيْنِ مِنْ نُورٍ عَلَى الصَّوَابِ لِيَسْتَضِيَ بِضَوْبِهِمَا عَالَمٌ لَا يُحْصِيهِ  
 إِلَّا رَبُّ الْعَرْشَةِ - اشفاق پناہ صلیفہ شریفہ مشتمل برمعانی چہنن فعنائیل  
 پناہ حقان و معارف آگاہ شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ مقصود علی  
 و فرزند ملا عبدالحق و رفعت مآب زین العابدین و سامر اہل اسناد کہ نوشتہ  
 این جانب می برند و گذرانید این رواقم نیاز بہ جناب معلی و بریان کلمہ الہی

د بابت نگارش بواب بر زبان والا و گماشتن حیلہ یہ سزا اولے تیاری منذ مبلغ  
 مرمت خالقہ و حصول پرواگی رسیدن فضائل پناہ قاضی فضل الشد و بقیہ  
 بہ حضور سعادت ظهور و اصدار حکم رفع بدعت بتدعیان از بلده اورنگ آباد  
 درود مسرت آمود نمود و اینسراط اخلاص مناط اقرود۔ ازان رو کہ امر خیر العوام  
 مهام مسلمین بموجب احادیث مسطورہ فی الصدر مستوجب درجات عظیمہ و مستلزم  
 مشربیات قیمہ بہت شکر توفیق احرازین مویہبت کبریٰ بر اصحاب این امنیت  
 قضویٰ متعمم و ازان بہت کہ این خادم فقرا بہ وسیلہ جمیلہ مساعی ایشان درین  
 عمل خیر حاصل احو جزیل و جزار جمیل می گردد اداسے این حق بہ دعائے فرید و دل  
 نشاتین برین کس لازم و ازان وجہ کہ سبب در حصول این منزلت بان نشان ازان  
 ہا نب و قوعے دارد۔ اگر این معنی را باعث ثبوت حق گفتہ شود رواست و اگر  
 سبقت اداسے حق متاخر ایشان نامیدہ آید سزاوار۔ ازان سبب کہ اہل حوائج  
 توسط در وصول ایشان بہ نتایج باقی آن جهانی دارند می توان گفت کہ اینہا  
 ہم حقوق باشند کملہ چون اینہا دسائط دولت اُخروی اند حقوق شان راجح  
 باشند تبارک اللہ این جماعہ با وجود خواری و بے اعتباری اعتبارے بہم  
 رسانیدہ اند

غلام خوشیتتم خواند لالہ خسارے سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے  
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُسْتَفْتِحَ بِصُعَالِيكَ الْمُهَاجِرِينَ  
 این ہمہ بہ واسطہ ترغیب از دیاد بہت و الا حق تو بہارت سامیہ و مادہ فقرا  
 بے شمار است و تحمل ایشان تکالیف کثیرہ مصارف را موجب کمال استعدا رنے لے



اطلاق معذرت و تکلیف در مقامی که نظر دور بینان حدید البصیرة را اسرار کیمیه  
 ما عندکم ینفد و ما عند اللہ یاق نفوذ کرده باشد و دول فانیه در جنب نعم یافته  
 مضمحل شده چه ملائیم سبحان اللہ و بجز این دو کلمه مبارکه چه جامعیت دارد که  
 علوم مرتبه فنا در کلمه اولی مندرج است و معارف موطن بقادر کلمه ثانیه مندرج -  
 او من کان میتا فاحیینه و جعلنا له ذرا تیشی به فی الناس مؤید  
 آن است که القرآن یفسر بعصه بعضا - خوش گفت

گر بر سر کوسه ما کشته شوی      شکرانه بده که خوں بهائے تو منم  
 قلم بجایے دیگر افتاد و ما نحن فیہ از دست رفت - نعم ما قال - بوسه کلم چنان  
 مست کرد که دامم از دست بر رفت - یقین که در آینده بلیش از بیش شفیق تر با  
 بوده توحید در صدور جواب و این خواهد نمود و سند تعمیر خالقاه ارسال  
 خواهد نمود - والسلام اولاً و آخراً .

مکتوب تشخص و مغفتم - به بادشاه دین پناه در لغات ضروریه و  
 سفارش بعضی اجبه -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً و مصلياً و مسلماً . اما بعد فان  
 اصدق الحدیث کتاب اللہ و اوثق العری جملة التقوی و خیر الممل  
 ملة . ابراهیم و غیر السنن سنة محمد صلی اللہ علیہ و سلم و اشرف  
 الحدیث ذکر اللہ و احسن القصص هذا القرآن و خیر الامور عوازمها  
 و شر الامور محدثاتها و احسن الهدی الهدی الاینباء و افضل الموت قتل  
 الشهداء و اعنی الصلوة بعد الهدی و خیر العلم ما نفع و خیر

الْهُدَى مَا تَبِعَ وَشَرُّ الْعَنَى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنْ يَدِ  
 السُّفْلَى وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالنَّهْيُ وَشَرُّ الْمَعْدِنَةِ رَدُّ حَيْثُ يَحْضُرُ  
 الْمَوْتُ وَ شَرُّ النَّذَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي  
 الْقِتْلَةَ إِلَّا دُبْرًا وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا النَّسَاكُ أَنْ تَكُنْ وَبِ وَشَرُّ الْبَغْيِ غَيْبُ  
 النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى وَرَأْسُ الْحِلْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ تَزْرَعُ رَجُلٌ رَخِيْرًا  
 مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِيْنَ وَالْإِزْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنَ غَمَلِ  
 الْجَاهِلِيَّةِ وَالْعُلُولُ مَنْ حَرَبَتْ بِهَا نَفْسُهَا وَالشُّكْرُ كَيْفَ بَيْنَ النَّارِ وَالشَّعْرُ مِنْ  
 مَرَامِيرِ ابْنَيْسٍ وَالْحَسْبُ جَمَاعُ الْأَتَمِّ وَالنِّسَاءُ مِثَالَةُ الشَّيْطَانِ وَالشُّبَابُ  
 شُعْبَةٌ مِنَ الْجَنُونَ وَشَرُّ الْمَكَايِبِ كَسْبُ الرِّبْوِ وَشَرُّ الْمَا كُلِّ مَالِ  
 الْيَتَامِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعَظَ بِغَيْرِهِ وَالسُّقُوتُ مِنْ شَيْءٍ فِي بَطْنِ أُمَّتِهِ وَ  
 إِنَّمَا يَصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوْضِعٍ أَرْبَعِ أَرْبَعٍ وَالْأَمْرُ بِالْآخِرَةِ وَمَلَاكُ  
 الْعَمَلِ نَحْوَاتُهُ وَشَرُّ الرُّدْيَا رُودِيَا الْكُذِبِ وَكُلُّ مَا هَوَاتِ قَسِيْرٌ  
 وَسِيَابُ الْكُذُومِ فُسُوقٌ وَقَتْلُ الْمُرُومِ قُفُورٌ وَكُلُّ رَجُلٍ مِنْ  
 مَعْظِمَةِ اللَّهِ وَخَرَفٌ نَالَهُ كُرْمَةٌ دَسَهُ وَمِنْ نِيَاتِي عَلَى اللَّهِ الْيُدِيَّةُ  
 وَمَنْ يَغْفِرُ تَغْفِرُ اللَّهُ لِمَنْ لَعِنَتْ لَعِنَتْ اللَّهُ لِحَدِّهِ وَمَنْ كَلَّمَ الْغِيْلَةَ  
 يَأْجُرُهُ اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرِّزِيَةِ لِيُجِزَّهُ اللَّهُ وَيَسْتَأْجِرْهُ اللَّهُ  
 لِيَسْمِعَهُ اللَّهُ مَنْ يَصْبِرْ لِيَضَاعِفَ اللَّهُ لَهُ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ يَعْزِزْهُ اللَّهُ  
 وَغَفِرْ لِي وَإِيَّتِي قَالَهُمَا قَلْبًا آخِرُ جَاهِ الْبَيْتِ فِي الدَّلَائِلِ وَاللَّيْلِ  
 وَابْنِ عَسَاكِرٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ - أَحْمَرُ فُقْرٍ الْبَعْرُ مِنْ مَقْدَسٍ مَعْلَى بْنِ رَسَانِدٍ

که دعای خیریت دارین و محمودی نشاتین بندگان حضرت بهر چند بر کافه اناام لازم و  
 ثابت است لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات پیغامات که از قدیم شامل حال این فقیر  
 است واجب است بدین و جان در دعا گوئی مشغول است از قریب مجیب حضرت سلام  
 فضیلت و سدگاہ انومی شیخ عبداللطیف که غریب و زام ادی و مراتب فضل و کمال  
 ظاہری و باطنی او بر بندگان حضرت ہویدا است از صخر من به معنی شکم مبتلا است  
 اگر چند روز صحت است یا ز غودی نماید در حدیث شریف آمده سافرُوا وَاغْتُوا  
 تَرَزُّوا - أَخْرَجَهُ ابْنُ اسْنَى وَابُو بَعِيْمٍ فِي الطَّبِيعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِحَدِيثٍ  
 اِيَّامٌ قَوِيَّةٌ بِمَقَرِّبِهِمْ سَانِدُهُ لَوْ كَجَبْنُورٍ مَوْفُورٍ السَّرْوِ فَرَسْتَادَهُ شَدَّ عَمْدَهُ اسْتِعْجَادَهُ  
 بندگان حضرت است یقین که مورد عنایات و الطاف بادشاهانه خواهد گردید که از  
 صمیم القلب در دعا گوئی و ختم حضرت خواهد تر گوارا مشتغل می باشد حضرت سلام  
 کمالات کتساب سعید علی عرب عیدروس بعد از شکر عنایات که شامل حال او نشاء  
 سلام و تحیه معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاهانه است خاندان سعید  
 مشار الیه در دیار عرب شمرته تمام دارد هر قدر که حضرت در حق موی الیه مهربانی  
 فرمایندیه موقع است عزیز است دیگر از قبیلہ سعید مذکور سعید علوی نامی در علم  
 حدیث بی نظیر است و کذلک فی الفقه و حفظ القرآن و مع لهذا از خصائص این طریق  
 خط وافر برداشته و به اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نموده و حج  
 و تعدیل احادیث آن نموده و احادیث دیگر نیز مندمج کرده - بالجمله نسخه مذکور غیر  
 مکرر مؤلفه شده بمشیت سببانه استعانت ارسال حضور پر نور خواهد نمود و این عزیز  
 اراده دهن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب است - اگر حکم و الاصادر شود

به ملازمت عالی مشرف شده متوجه آن حدود گردد و دراز نفسی از حد گذشت و سلام  
مکتوب شخصیت و هشتم - در بیان آنکه حالت معتبر همان است که بردوام باشد  
و بیان آنکه تخر و جهل از لوازم تجلی ذات است و ترقی بخش یافتن غم و اندوه دنیوی  
از آثار بقای خاص است -

إِنَّ أَعْرَفَهُمْ بِاللَّهِ أَشَدُّهُمْ تَخِيْرًا فِيهِ . مکتوب مرغوب آن برادر  
ارشد که مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بوده رسیده فرحت فراوان رسانید  
اچیز از استمرار حال و عدم ادراک که عجز از لوازم آنست نوشته بودید نیک مبارک  
است - حالت معتبر همان است که علی الدوام باشد و لا یكون مخصوصاً بوقت  
دُونَ وَقْتٍ فَإِنَّ الذَّاتَ إِذَا تَجَلَّى إِلَّا سَدَّتْ أَرْكَهُ عِلْمٌ وَعَدَمٌ عِلْمٌ وَجَهْلٌ  
که نگاشته اند از لوازم تجلی ذات است فَإِنَّ النَّسَبَ فِي تِلْكَ الْمَرْئِيَّةِ الْمُقَدَّرَةِ  
كَلِمَةً مَفْتُوْدَةً وَأَحْلَاهُمْ أَشْرَفَهُمْ لِنَشَانِ آن مقام - از حضرت ذات بهره  
استملاک است - استملاکی از تصور پاک است - آن معرفتی است نامش پاک  
ادراک بسیط - آنجا چه محل دانش و ادراک است و بعضی اوقات که خود را بعنوان محبوبیت  
می یابند چه عجب وَ لَا رُضِيَ مِنْ كَأْسِ الْكِرَامِ لِقَيْبِ عَنَمٍ وَانْدَوَه وَتِيَاهِي كَمْ وَجِيْأَتِ  
ترقیات می شود از آثار بقای خاص است - عارف درین هنگام قائم بمراد است  
غرضانته و جماعه که داخل طریقه علیه شده اند - و سلام فقیر بجماعه رسانند و به لوال  
شان متوجه باشند - و سلام -

مکتوب شخصیت و نهم - به شترزاده سلطان محمد اعظم در بیان آنکه از مبدأ  
فیض هیچ گاه تعطیل نیست و مراتب قبول و عدم آن به اندازه اقبال و اعراض

مستفیض بہت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَعْظَمِ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ سُلْطَانُهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى  
 حَبِيبِهِ الرَّفِيعِ شَانَهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ أَنَارُوا بُرْهَانَهُ۔ اہلبعد  
 صحیفہ تشریفیہ محبت انگیز و ملاطفہ لطیفہ سعادت آمیز مصحوب حافظ مقصود علی درمذگاہ  
 کہ خاطر خلاص مآثر اخبار حیرت اشتعال بود و وصول صحت مشمول نمود۔ لِلَّهِ الْحَمْدُ کہ  
 سیمائے اتحادیہ فقر از جبین آن پیدا و صورت و داد بہ این فرقہ علیا از آئینہ آن ہوید  
 بود این معنی صورت امیدوار ہیائے حصول کمالات ظاہر و باطن موجب رجائے خرید  
 سعادات صورت و معنی گردید ایمائے از تقید بہ اشتغال و استدعالے بہت ازین  
 بے پروبال رفتہ بود۔ نیز رکان گفتہ اند کہ از مبدیہ فیض تعطیل نیست و در ہر لحظہ ابواب  
 فیوض مفتوح۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود مارا

مراتب قبول و عدم آن بہ اندازہ مدارج اقبال و اغراض از جانب مستفیض بہت  
 خوشا وقت ہوشیاری کہ بہ دوام اقبال موصوف بود و مدار بہ اضحلال مشغوف  
 رفرے از اشتیاق کہ بہ قلم محترم در آمدہ ماناکہ پر توے شوق این جانب بودہ ازین  
 طرف نیز قصہ اشتیاق بر خوانند و حدیث نفیس وَرَأَى إِلَيْهِمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا بِطَالَمِ  
 فرمایند۔ برادر دینی حافظ مقصود علی کہ از یاران مخصوص بہت از مہربانی گرامی رطب  
 اللسان و از شفقت سامی عذب البیان رسید باعث از دید توجہ و دعا گردید۔  
 دو کلمہ در باب مشارالین سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین کہ مرگاہ میر  
 مذکور معروض دارد لیسع اجابت مسموع خواهد گشت۔ والسلام۔

مکتوب ہفتادہم۔ در بیان آنکہ اہل اللہ سے طائفہ اند۔ طائفہ ارباب علم اند  
 از ابتدا تا انتہا۔ و طائفہ اربابِ جہل اند کذا لک۔ و طائفہ برزخ اند بین العلم و الجہل  
 و تزجیح این طائفہ بر فریقین۔

فَمِمَّا مَنْ عَلِمَ وَمِمَّا مَنْ جَهِلَ بَعْدَ مَا عَلِمَ وَبَقِيَ عَلَيْهِ عَلَى الْأَجْمَالِ.  
 ازین خیر خواہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول افتد اہل اللہ سے طائفہ اند۔ طائفہ  
 ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا و طائفہ اربابِ جہل اند من الابدان الی الانہما و طائفہ  
 برزخ اند بین العلم و الجہل وَهُمْ أَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ۔ چہ علم تفصیلی بسیار است  
 کہ از کثرت ظہور الوار غیر مطلب را مطلب داند و در راہ بماند و طائفہ کہ جہل متصف  
 اند بسیار است کہ کسی در طلب شان پیدا شود قَالَ أَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ  
 الْأَفْسَاطِ وَ التَّفْرِيطِ لِنُجُودِ عَنِ الْأَقَابِ۔ و بعد از وصول ہر سہ فریق در نفس  
 ولایت برابر اند۔ صاحب علم را بر صاحبِ جہل مزیت نسبت در رنگ آنکہ دو شخص بعبہ  
 رسیدند یکے در راہ تماشا کنار رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول  
 ہر دو مساوی اند اگر گویند کہ اربابِ جہل را علم بہ ولایت خود چگونه شود و چہ طور دانند  
 کہ ما از اولیائیم۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم است بہ حصول مراتب اورا آگاہ خواہد  
 ساخت گما شاهد فانی صُحِبَتْ شَيْخَانَا وَإِمَامَتَانِ الْكَثْرَمِنْ أَصْحَابِهِ الْكَمَلِ  
 وَصَلُوا إِلَى دَرَجَاتِ الْوَلَايَةِ وَمَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِمَجَالِهِمْ إِلَّا عَلَى سَبِيلِ  
 التَّوَسُّطِ۔ و جواب دیگر آنکہ حصول فریقین مر اربابِ جہل را مشاہدہ احوال انہم شد ان  
 خود میشود۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را میدان ہستند کہ در تجلیات و ظہورات  
 مستغرق اند و آن از راہ انعکاس است و شیوخ آبخامہ چندانی حضور قلب را ہم

مندی دانتد بالجلد عمدہ کار شیخ کامل اگر بہ حصول مراتب ولایت مرید سے را کہ از  
 ارباب ہیل بہت بشارات بعضے مراتب قرب بدہند و مرید نہ فہم مدیح قصوریت  
 لہذا شاہدنا و سمعنا من شیخنا و امامنا و لتہم المقابله بالمرفعة  
 ----- قیلنا۔ المجدد الالف الثانی فی بعض مکاتیبہ ہذا۔ السلام  
 مکتوب ہفتاد و یکم۔ در فضائل ذکر خفی و تحریریں بر رابطہ محبت رعایت  
 ادب شیخ و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریق العکاس بہت بجلاوت سائر طرق  
 کہ مدار انہا بر و ظائف و اوراد بہت۔ و بیان آنکہ ریاضت این طریقہ اتباع  
 سنت و اجتناب بدعت بہت و بیان طریق ذکر اسم ذات کہ قدم اول این راہ است  
 و ما یناسب ذلک

فِي غَايَةِ الْعَمَالِ الَّذِي كُرِيَ الَّذِي لَا تَسْمَعُهُ الْحَفْظَةُ يَزِيدُ عَلَى  
 الَّذِي كُرِيَ الَّذِي تَسْمَعُهُ الْحَفْظَةُ سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ  
 الْإِيمَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَذْكَرُ وَاللَّهُ حَامِلًا قِيلَ وَمَا  
 الذِّكْرُ الْحَامِلُ قَالَ الَّذِي كُرِيَ الْخَفِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي التُّهْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 حَبِيبٍ ثُمَّ سَلَا خَيْرُ الَّذِي كُرِيَ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا نَكْفِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي  
 صَحِيحِهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي  
 وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ غَيْرِ مِنْهُمْ وَالْحَبِيبُ  
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زُبْدَةُ الْمُحَدَّثِينَ وَأُسْوَةٌ  
 الْمُتَأَخِّرِينَ مَوْلَا عَلِيِّ الْقَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِينِ فَإِنْ  
 ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ أَسَى فِي سِرِّهِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَكَرًا قَلْبِيًّا أَوْ لِسَانًا

اختفایاً ذکرته فی نفسی اخی فی ذاتی من غیر اطلاع حالیه. علی غیرتی  
 من مخلوقاتی و قبیل المعنی احنی توأبده علی منزل علیهم. و احوفی  
 نفسی اقبائته لا اكله اى احد من خلقی و فیہ دلیل علی ان المذکر اقلی  
 افضل ثم اللسانی الاختفائی لما ورد من ان افضل الذکر الحنفی  
 الذی لا ینسمع الحفظه سبعون ضعفاً و ورد خیر الذکر الحنفی  
 در طریقه ما مدار وصول بدریه کمالی مربوط بر رابطه محبت است به شیخ مقتدا. لهذا  
 صادق اندازه بجای که به شیخ دارد اخذ فیوض و برکات از باطن او می نماید و بجای  
 معنویه ساعده برنگب اومی برآید. گفته اند فتانی الشیخ مقدمه فذلک حقیقی است  
 ذکر تنزیه رابطه مفسوره و بی فتانی الشیخ مؤمن نیست ذکر هر چند راز امبات و سول  
 است لیکن غالباً مشهور و بر رابطه محبت و فتا در شیخ است از این رابطه تنها  
 یا رعایت آداب صحبت و توجه التفات شیخ به التزام طریق ذکر موصول است و در  
 سادک و تسلیم است اختیار می که به طریق دیگر و البته است مدار کار و طاعت و  
 آورد و از کار است و بنیاد معالیه بر ریاضات و اربعینات و به پیر طریقت بدان  
 تمایز ربوع نیست. و درین طریق که طریق صحابه کرام است عیال از هنوان اذکاره  
 و استفاده العکاسه صحبت شیخ مقتدا یا رعایت آداب کافی است و طاعت  
 از کار و طاعات نیز از مدمات و معاونات است صحبت خیر البشر علی و غایر الله الصلوا  
 الزاکیات و التسلیمات و انعمیات النامیات در حصول کمالات به شرط ایمان  
 و تسلیم و انقیاد کافی بود. لهذا راه وصول درین طریقه اقرب گشته است و در اخذ  
 فیوض و برکات از شیخ کامل کمال کمول و صبیان و شیوخ و احبار و اموات برآیند



ریاضت درین طریق عالی که متضمن اندراج نهایت است در بدایت اتباع نسبت  
 سزیه است و اجتناب از بدعت نامرئیه. طریق با طریق دعوت اسمانیت اکابر  
 این طریق استهلاک در مسهی این اسما اختیار فرمودند. از نسبت این بزرگواران  
 اگر اندک بدعت افتد اندک نسبت زیرا که نهایت دیگران در بدایت التیان  
 مندرج است، استماع فرمایند که متعل باطنی در طریقیه با اقسام است قسم اول  
 ذکر اسم ذات است و طریق این ذکر آن است که طالب را باید که زبان خود را  
 یکبار یکبار بپایانند و به جمع همت متوجه قلب همیورینی چپ واقع است گردد و این  
 قلب صغیری است یا نه قلب حقیقی است که از عالم امر است و آن را حقیقت  
 جامع تر گویند و لفظ مبارک الله را در دل به طریق خطور بگذرانند و زبان  
 دل این لفظ خطیر بگوید بے آنکه صورت دل را تصور کند و نفس را بند نه کند  
 و در ذکر گفتن هیچ گونه آن را داخل نه کند. نفس بطور خودی آمده باشد و از لفظ  
 مبارک الله ذات بیچون خواهد و هیچ صفت آن ملاحظه نماید و از ذرود ذات  
 به تخصیص صفات فرود نه آید و از تنزیه به تشبیه نگراید باید دانست که همچنانکه  
 قلب به جانب سمت چپ دارد چنانچه بالا گذشت روح بدست راست تعلق  
 دارد. آن نیز محل ذکر است.

مکتوب هفتاد و دوم. ارسل الی سلطان الوقت فی النصائح  
 الفرائدیه و ذم الکفره و السرفه و حیث و صنعوا القواعد علی  
 خیالات الکتاب و السنه و اجماع السلف.  
 قال الشیخ الامام العالم الهمام خاتم الحفاظ مرینی المریدین

القطب الرباني والعارف الصمد ابي الشيخ عبد الوهاب الشكري قد  
 الله تعالى روحه فما انعم الله تعالى علي بعد المجاهدة علمي بكون الحق  
 تعالى ويكرهني او يحبني وذلك بنظري الى اعمالى وما انا منظور اليه  
 وان نظرت في نفسي ورايتها متبعة الكتاب والسنة مهتدية  
 بهدى السلف الصالح بحسب طاقتها حكمت بان الحق تعالى يحبها  
 وهو راض عنها وان رايتها مخالفة الكتاب والسنة قليلة الروع  
 قليلة الزهد قليلة الخشوع قليلة الخسوف من الله تعالى ذاكرة  
 لذنوبها وظلماتها وما أصبها فاسية الآخرة ودرجاتها مراتبها حكمت  
 يا ابا الله تعالى ويكرهنا فعليك يا اباي بالتعقل لهذا الميزان صبيا  
 ومساويا ان لم تستطع ذلك في جميع المشاعات لتعلم مالك وما عليك  
 ولا تظن احد اغريك بينك على فعل ذلك فانه مفقود في هذا  
 الزمان وقد قال الله تعالى بل الانسان على نفسه بصيرة فعلم  
 انه يتأكد على كل شخص ليس له شيء اوح صادق ان يزين  
 اتعاله بالكتاب والسنة وكلام الائمة ليظهر في ربحه وخساره  
 والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم وقال في موضع اخر ان الله  
 لداني قد طوى علم المصالح عن عبادة ولفه واهم بدل ميزان  
 الشريعة فما كان محمود فهو من المصالح وما كان من مذموم فهو  
 من المفاسد فالحمد لله رب العالمين قال عز من قال ان كنتم  
 تحبون الله فاتبعوني فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ. وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ  
 مَا جَاءَكَ مِنَ الْآيَةِ. يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً. وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ وَهَذَا  
 إِجْمَالُ حَبِيبٍ وَكُلُّ تَفْصِيلٍ جَزْئِيٌّ وَبِالْحَمْدِ لِمَلَائِكَةِ السَّعَادَاتِ الدِّينِيَّةِ  
 وَالدُّنْيَوِيَّةِ اتِّبَاعُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيعِ مَا جَاءَ بِهِ وَهُوَ الدِّينُ  
 وَالْإِسْلَامُ وَتَحْلِيمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا شَجَرًا بِالشَّجَرِ الصَّغِيرِ وَرَيْسِي  
 حَيْثُ مَعَ الشَّيْخِ وَيَقِفُ مَعِي يَقِفُ مَعَ الشَّيْخِ -

مُحِبُّ اللَّهِ لَا يَهْرُجُ خِلَافَتَهُ وَإِنْ أَعْطَى عَلَى ذَلِكَ الْخِلَافَةَ  
 كُلُّ ذَلِكَ مُفَصَّلٌ فِي كِتَابِ الْفِقْهِ وَنَبَذَ مِنْ ذَلِكَ فِي الدُّنْيَا الشُّرُوحَ  
 الْأَعْظَمَ وَالْكَفْرَ وَالنَّفْسَ مِنْ شَانِبَتِهَا إِنْ تُحِبُّ الْإِمْلَاقَ وَالْإِشْرَاحَ وَتَكْرَهُ  
 التَّعْجِيزَ وَكَوْمِينَ الشَّارِعِ وَقُلْ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّ نَفْسَهُ تَحْجِدُ الشَّارِعَ  
 وَرَأْيَارَهُ عَلَى هَوَاهَا وَلِئِنْ تَرَى الَّذِينَ يُسْتَحِبُّونَ اتِّبَاعَ الَّذِينَ عَلَى  
 الْأَخِرَةِ مِنَ الْكُفْرَةِ وَالرَّفْضَةِ وَالْجَهَنَّمِ وَصَعُوا قَوَاعِدَهُ وَضَوَّابِطَهُ مِنْ  
 مِنْ عِنْدِ الْفَهْمِ عَلَى غِلَاوَبٍ مَ وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَأَقْوَالُ الْأَئِمَّةِ  
 مِنَ الْمُعَابِلَاتِ مَعَ الْبِرْعَايَا وَالْكَفَّارِ وَأَهْلُوا ذَلِكَ الدُّنْيَا الشُّرُوحَ  
 لِعَوَابِهِ عَلَى مَا لِيَشَاهِدَ إِنْ أَرَادُوا ابْتِدَاءَ الَّذِينَ فَمَتَّعَهُمْ وَمَنْ يَلْتَبِعْ  
 غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا الْآيَةَ وَإِنْ أَرَادُوا التَّكْمِيلَ (ع) الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ  
 دِينَكُمْ الْآيَةَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ يَنْصُرْكُمْ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ  
 جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَلْيُؤْمِرْ بِهَا وَأَسْأَلِ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ  
 عه إن کی تحقیق نہ ہو سکا

مکتوب مقتاد و سلووم - به بی بی عرب خاتم در جواب آنچه عدم یافت احوال  
یاطن نوشته بود و بیان اختلاف مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر  
ثانی و ذکر فضائل محبت و سخاوت -

آنچه از عدم یافت احوال یاطن و فقدان حلاوت و اشتغال نوشته  
بودند معلوم آن عصمت پناه باد که در میان مشائخ کبار اختلاف است که وجدان  
قرب محبوب بهتر است یا فقدان. آن جمعی از مشائخ عظام و اکمل بر آنند که یافت  
به احوال یاطن بهتر است که آن از لوازم ایمان به غیب است و ایمان غیب بهتر از  
ایمان شهودی است حق تعالی در کلام مجید خود مؤمنین غیب ستایش می کند.  
يَوْمَ مَنُّونَ بِالْغَيْبِ الْاَلَايَةِ - و نیز یافت به اراده محبوب است بخلاف یافت  
که در آن جان نفس زانیر دخل است و آنچه اراده محبوب است همان احب است به  
که محب بود مراد دلبر از وصل هر بار خوشتر

و اغلب آن است که استعداده شمارا مناسبت به جهالت و حیرت بیشتر است ازین  
دل تنگ نه باشند که بعضی طلاب را با وجود استعداد عبادی نسبت به جهالت  
حیرت می کشد و حقیرت مجددالت ثانی یکی از خلفای کبار خود را که با وجود کمال  
حال و ارشاد از احوال خود هیچ علم نه داشت و مردم دیگر از وی خوارق بسیار  
نقل می کردند و او را از وی اطلاع نه بود - این عبارات بحسب تسکین خاطر  
اول نوشته اند - صحیفه شریفیه و اصول یافت نوشته بودند که ذوق و فرح که اول  
داشت حال در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می دانند معلوم انومی باد که حانیه  
اولی در رنگ حالت اهل وجد و سماع بوده که حسب در ادراک دخل تمام بود - و

حالتی که الحال میسر شده حیدر از آنجا قلیل النصیب است به قلب روح بیشتر  
 تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فہدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است  
 و نسبت ہر حیدر بہالت یکشد و بکیرت انجامد از جسد دور تر رود اصل است و بچہو مطلوب  
 نزدیک تر۔ زیرا کہ دران موطن بحر جزو جہل را گنجایش نیست۔ و نیز از احوال این عزیز  
 حضرت ایشان بہ یکے از یاران نوشتہ اند۔ انومی اغزی مولانا احمد برکی کہ عوام و را  
 از علمائے ظاہری دانند و او نیز علم بہ احوال خود و یاران خود ندارد و سرش آن است  
 کہ باطن او متوجہ شہود تنزہی است کہ موطن جہل است و ایمان او در زنگ علمای ایمان  
 بہ غیب است باطن او از بلند فطرتی التقلات شہود کثرت آمیز نکرده است و ظاہر او  
 بہ ترہات صوفیہ مفتون و مغرور نگشتہ انتہی کلام الشریف۔ دیگر سبب نایافت  
 احوال آن ہمیشہ این است کہ علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدا می باشد  
 چون ایشان را صحبت ممتد نہ شدہ بتایران علم بہ احوال نہ دان۔ امیدوار است  
 کہ بعد از کثرت توہمات با وجود حضور صحبت علم احوال نیز بہ آن ہمیشہ انشاء اللہ  
 العزیز علیہ گردد و بالفعل آنچه در ایشان صحبت خدا و رسول او صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ علاقہ و محبت در ایشان و امداد و اعانت ایشان است نقد وقت است ہزار و صول  
 مراتب کمال می دہد چنانچہ در حدیث شریف آمدہ از ابن مسعود کہ گفت مردے بخدمت  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ پس گفت یا رسول اللہ چہ گوئی فرمائی تو در حق مردے  
 کہ درست داشتہ است قومے را کہ ملحق نہ شدہ بہ آنها یعنی عمل نہ کردہ مثل اعمال آن قوم  
 پس فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے است کہ دوست  
 داشتہ است آن را۔ و از الشریعتی اللہ عنہ آمدہ کہ بدکستی مردے گفت یا رسول اللہ

علی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی بہت قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم دین بہت تورا  
 چہ آمادہ کردہ تو برائے آن گفت آن مرد بیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدستی من  
 دست دادم خدا و رسول اورا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو یا کسے ہستی کہ دست  
 داری آن را۔ انس گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ نوش وقت شدند چہ بعد از  
 اسلام مثل نوش وقتی ایشان باین کلمہ دعا چہ حق سبحانہ و تعالیٰ آن ہمیشہ را بہ صفت  
 جود سخا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمیٰ بجای آزند کہ چہ قدر صفت این خصالت  
 حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ صرف  
 است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی است کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
 در زمان پیشین بادشاہ بود بسیار ظالم و عاشری۔ چون طعام می خورد و سفرہ اورا  
 بر فربلہ می افشانند کیے از عابدان بر فربلہ آمدہ آنچه پس خوردہ افتادہ می بودی  
 خورد وہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد از آن بادشاہ بگرد و بہ سبب گناہان او  
 دے را داخل دوزخ کردند۔ بعد از آن عابد بہ گیاه و آب صحرا می گذرانید۔ بعد  
 از آن عابد نیز بگرد۔ پس حق تعالیٰ فرمود آن عابد را داوا علم است بیچ کس را بر تو  
 احسانے است کہ مکافات آن کنی۔ گفت نے۔ فرمود پس از کجا بود معاش تو گفت  
 بر فربلہ بادشاہے رفتم آنچه بجای یافتم می خوردم۔ چون توقیف کردی آن بادشاہ  
 را بہ گیاه و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالیٰ آن را۔ پس بر آوردہ شد  
 از دوزخ ہچو انگشت سوختہ شدہ۔ گفت عابد ہمین بہت کہ می خوردم از سفرہ او  
 پس فرمود حق تعالیٰ بگیر دست اورا و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ  
 لودہ است اورا بہ سوے تو۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ  
وقوع حضور و آگاہی در امان غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان ترقی در  
حضور مبتدی و حضور منتهی۔

دردِ ما عجم دنیا عجم معشوق بشود بادہ گر خام بود بخت کند شیشہ ما  
سلام و تحیہ ازین خیر خواہ در معرض قبول آرند سبحانہ، لیلۃ الحمد کہ استیلائے حضور  
اول تعالیٰ بر نبی علیہ نموده کہ در امان غفلت و ہنگام اختلاط بیشتر جلوہ نماز ما  
این امر جلیل آن قدر از اعظم عنایات اوست سبحانہ، و از قوت نسبت باطن خیر  
نی دہد و مشعراً انجام کار در لغات الالسن در احوال حضرت نقشیند می آرد کہ  
از ایشان پرسید کہ در طریقہ شما ذکر جہر در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد  
پس گفت بنائے طریقہ شما بر حسیت فرمودند خلوت در انجمن ایظاہر با خلق و بہ  
باطن با حق سبحانہ، تعالیٰ۔

از درون شواہد شمار و از برون بیگانش این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان  
آنچہ حق سبحانہ، و تعالیٰ می فرماید کہ ربّ جبارٌ لا یُؤتیہم تجارۃً و لا بیعٌ و لا  
ذکر اللہ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضور مبتدی  
و حضور منتهی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف فنا فی اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس از  
ہنوز باقی است حضور اوصاف نہ شدہ است و منتهی چون جمیع صفات و بود را  
بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللہ مشرف شدہ حضور او در کمال انجلا است لهذا  
آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہ، و تعالیٰ خود را خود حاقہ است  
چہ سالک درین وقت رخصت بہ سحراے عدم کشیدہ و منظر تجلیات اسمائی و

صفاتی گشته مستوح هرگاه می خواهد بیاطن او بے خواست متعلی می شود شکر این قسم  
 نعمت عظمی بجا آوردن ضروری است **لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ** و **وَالسَّلَامُ**.  
**مکتوب هفتاد و پنجم** - در تحقیق بقا و ذکر آنچه سودمند است درین مقام  
 حامداً و مصالیاً و مسلماً چون سالک این راه خود را بعد صرف بحق می  
 سازد و از کمالات بندگی لذتی ذاتی از نبرد خود او را عطا می فرماید و تعیین ازان  
 ذات موهوب به بقای می نماید بعد ازین حالت اگر خود را موصوف خوانند یافت  
 به آن صفات موصوف خواهد بود و درین وقت هر دو جهت فنا و بقا به تمام می رسند  
 و مرتبه ولایت تمام حاصل می شود - ولایت را دو چیز است فنا و بقا و بقا  
 وجود را از خود نشتنی می یابند در بقا سقایت دیگر ازان جناب قدس عطا می فرماید  
 به بقای ابدی هر فرامی سازند لیکن سبحانه الحمد که مناسبت به این مقام بهم رسانیده  
 اند چنانچه نوشته بودند که وجود و صفات را همه ازان جناب می دانند بیشتر تقید نمایند  
 که به حقیقت این مقام برسند و الحال مناسبت وقت ذکر کلمه **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** است  
 به صورت تکرار آن نمایند هر قدر توانند بگویند - و اگر عدد معین را مقرر نموده وظیفه سازند  
 بهتر است تا پنج هزاره هر روز خوانده شود نیکی می رسد خواهد بود که تکرار از کلمه مبارک  
 که کوه وجود بشری را از ازل می سازد -

تا به جا روپ کانه رویی را در  
 که رسمی در سرا **إِلَّا اللَّهُ**

واقع که مشب دیده اند بغایت عالی است از مناسبت تمام خبر می دهد - و **وَالسَّلَامُ**.  
**مکتوب هفتاد و هشتم** - به باد شاه دین پناه در آئینه فتح بعضی بلاد کفار  
 و اخذ جزیه از آنها و ذکر فضائل جهاد -



اما بعد — احقر بعد از تبلیغ قدیم دعوات ترقی درجات معروض می‌آید  
 که از استماع خبر از لال رانا که راس کفره فخره است این دعا گوئی و صمیمی و جمیع مسلمین  
 شاد بیا نموده اند که تفصیل آن در دفتر خانه گنجد. و شک نیست که از لال رانا با این  
 همه غلبه و اخذ جزیره به انواع تحف و هدیه از کمال اغوازدین متین است و معلوم نیست  
 که در ملک هند از مبارز ظهور اسلام تا این زمان رانا که مرکز کفر هند و ستان بود  
 هیچ یکی از پادشاهان بدین غلبه حکمرانی کرده باشد تا به اخذ جزیره چه رسد که آن  
 در دیگر ممالک هند هم پیش ازین کمتر به وقوع آمده مثل این فتوح را اگر از مقدسات  
 ظهور امام مهدی موجود شمرده شود بعید نیست. زبان از شکر این نعمت که شایسته  
 جمیع کافه اهل اسلام شده قاصر است قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى. وَلَوْلَا دَفْعُ  
 اللَّهُ النَّاسَ لِبَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَسَى  
 الْعَالَمِينَ. و الحال آنچه عنان غرمت لغرت قرین براس اغوازدین به طرف دکن  
 معطوف ساخته اند اعظم جهاد است پاک ساختن و با حثت اسلام از لوث نجس و کفر  
 از نتایج این سفر است و صاف کردن راه فائقان حرمین الشریفین از لوازم این  
 غم مبارک اثر حق سبحانه و تعالی به فضل و کرم توفیق به احسن و جوه سرانجام نتاد  
 توفیق وقت و حال آنست که درین امر خطیر و مهم عظیم کمر همت را در خدمت پر محبت  
 چیست بر بسته اند. و به نیت صالحه این سفر صعب را که فی الحقیقه شمر خیرات و برکات  
 است و وسیله ترقی درجات به شوق برگزیده اند رسول خدا صلی الله علیه و سلم  
 فرموده إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعْلَاهَا لِلْيَّجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - رواه البخاری ابو هریره

روایت کرده که رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرموده مَوْقِفٌ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ  
 اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ كَلِيلَةِ الْقَدْرِ بِمَكَّةَ عِنْدَ شَجَرِ الْأَسْوَدِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ  
 ابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ . قَالَ الْعُلَمَاءُ فَيَكُونُ مَوْقِفٌ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ  
 خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ مِائَةِ أَلْفِ شَهْرٍ لِأَنَّ قِيَامَ كَلِيلَةِ الْقَدْرِ بِمَكَّةَ بِمِائَةِ أَلْفِ  
 أَلْفِ شَهْرٍ فِي غَيْرِهَا . وَالنَّبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانٍ وَابْنُ حِبَّانٍ  
 خَدَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرموده مَنْ رَأَى لَبَّةً كَلِيلَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَادِسًا مِنْ  
 ذُرَاةِ الْمُسْتَبِينِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِنْ صَامٍ وَصَلَّى رَوَاهُ  
 الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ بَحِيثٍ قَالَ الْعُلَمَاءُ . وَهَذَا الْمَحْدُوثُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ  
 اللّٰهُ تَعَالَى يَكْتُبُ لِلْوَالِيِّ مِثْلَ أَعْمَالِ مَنْ عَبْدَ اللّٰهِ (هـ) فِي مَحَلِّ وِلَايَتِهِ  
 بِمِجَابِنَبِيَّةٍ لَهُ وَمَا أَبْجَزَ هَذَا الْفَصْلُ الْعَظِيمُ . افسوس کہ این درد از کار  
 ازین قسم نعمت تو شکروار بحسب ظاہر محروم است و جهت بعضی عوائل و موالح از  
 جہاد فی سبیل اللہ مجبور . بلیتاتی کنت معہم فافوز فوزاً عظیماً . لیکن  
 از دوسے باطن با خود دانند و از راہ دعا و توجیہ کہ وظیفہ فقر است مدد و معاون  
 تصور فرمایند . اگر فقرا سے اہل عزت سالہا ریا سنت کنند و اربعینات کشند  
 بہ گرد این عمل نہ رسند . طاعات و عبادات کہ در ان مقام بہ وقوع آید بہ نفع  
 بر طاعت عزت زیادہ است . ذکر و تسبیح آن موطن ثواب بگردد و نماز الجماعہ  
 رتبہ علیحدہ و صدقات و نفقات آن محل را در جہ بزرگ و امر امن آن معرکہ را  
 نتیجہ جدا . رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طُوًبَى لِمَنْ اَكْتَرَّ فِي الْجِهَادِ  
 فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ لَهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ  
 ۵ نہ پڑھا جا سکا .

بِهَا عَشْرَةٌ أَضْعَافٍ مَعَ الَّذِي لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْمَزِيدِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ  
 وَنَزَرَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ صَلَاةً فِي مَسْجِدِي تَعْدِلُ بِعَشْرَةِ الْآبِ صَلَاةً  
 وَصَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَالصَّلَاةُ بِأَرْضِ  
 الرِّبَاطِ بِأَلْفِ صَلَاةٍ. رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْرَهِيْمَانُ. وَنَزَرَهُ عَلَيْهِ  
 وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ صَلَاةَ رِبَاطٍ تَعْدِلُ مِائَةَ صَلَاةٍ. وَ  
 وَلَفَقَةُ الدِّيَارِ وَالرَّيْهِمِ مِنْهُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رِقَابًا مَنفَقَةً  
 فِي غَيْرِهِ. وَنَزَرَهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. مَنِ آغَانَ مُجَاهِدًا فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَارِيًا فِي عَشْرَةِ أَوْ مِائَةِ رِقَابَةٍ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ  
 يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَزَرَهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ مَوْفِقٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَلُ فِيهِ سَيْفٌ وَلَا يُطْعَنُ فِيهِ نَجْمٌ  
 وَلَا يُرْمَى فِيهِ بِسَهْمٍ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً لَا يَصُحُّ اللَّهُ فِيهِ طُرُقَةٌ  
 عَيْنُ رَوَاهُ ابْنُ التَّيْمِيَّةِ وَنَزَرَهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَأَ بِرُوحٍ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَعْنٍ يَوْمَ أَوْ سَاعَةٍ تَعَفَّرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَكُتِبَ لَهُ  
 مِنَ الْأَجْرِ عَدَدُ عُنُقِ بَائِسَةَ أَلَيْتَ رِقَبَةٍ قِيَمَةُ كُلِّ رِقَبَةٍ مِائَةُ الْفِ دَرَاهِمٍ  
 ابْنُ زَنْجَوِيَّةٍ وَشَكَتْ نَسِيَتُ كَمَا ابْنُ خَدِمَتِ وَمَهْمُ كَمَا ابْنُ زَنْجَوِيَّةٍ وَارْتَدَّ جِهَادِي فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ اسْتَأْذَنَ أَبُو دَاوُدَ وَالَّذِي هِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمَا مَرْفُوعًا يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّونَ الرِّمَضَةَ يَرْتَضُونَ  
 الْإِسْلَامَ فَاقْتُلُوهُمْ قَاتِلِيهِمْ مُشْرِكُونَ. وَأَخْرَجَ الدَّارِ قُطَيْبِيُّ مِنْ عَمَلِهِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَيْسَ مِنْهُمْ نَبِيٌّ

يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكَتْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ - قَالَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ بِالْعَلَامَةِ فِيهِ قَالَ.....

مکتوب ہفتاد و ہفتتم - یہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ  
ہرزین را فیض علیہ ہے است ذکر کیا شدہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ  
عنه درین مقام۔

صحیفہ شریفہ در اسعد آفات ورود بخت نمود تشریف بردن  
بہ جوئی جدید با واردات و مکاشفات فاضلہ مبارک باشد آنچه از فیض و برکت  
آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود با غایت لذات معنویہ گردید ز یاد  
اللہ مبیناتہ شوقاً و ذوقاً حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ  
اندکہ ہرزین را فیض علیہ ہے است و ہر جہاں را خاصیت جدا الکل ارض حصۃ  
و ایسا کہ بہا حصۃ زمینے مناسبت بقنادار دہد و بقوم ملائمت بہ بقارغ  
ہر خوش ایسرے را حرکتے درست

حضرت پیر دستگیر مارضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضے مکاتیب از مکتوبات قدیمی آیات  
بزرگداشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریبے بہ لاہور تشریف  
برده بودند اول در جوئی شخصے فرود آمدند معارف فنا در اینجا قائم شد و  
بعضے مکاتیب معاملات فنا در ہمان جہا بہ قلم محترم درآمد۔ چون آن جوئی کہتہ  
بود بہ جوئی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الہام  
ترجمان آوردند کہ در ان جوئی معارف بقا قانز خواہد گشت و بعد از انتقال

بچنان واقع شد و بعضی مکاتیب مشتمل بر معارف بقاہما بخاطر گردید و نیز  
 برنگاشتنہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی برکات والوار خاہنہ سے خود و خانہ  
 کہ ہمسایہ بودند بیان می فرمودند و در ہر منزل و قریہ کہ می فرآمدند حقایق آن  
 منازل و قریہ بر آن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضی مومن و حقایق بعضی  
 کافر و قریہ کافرہ را بہ ایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفہ از خصائص خاصہ  
 آن حضرت است رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہور این دارد از غرائب روزگار است  
 سیرات شکر انکشاف این معنی در جناب قدس خداوندی جل سلطانہ بتقدیم  
 رسالت و خواہان فرید بر فرید باشد لکن شکر تم لازمی نکم۔ دو ہزار  
 روپیہ نہ از وہد ایام متعددہ دیگر بہ واسطہ بی بی جمیہ و فقیر زادہا موافقت فرد  
 علیحدہ خصوص قرآن مجید و رحل کہ ہر دو غیر مکرر تحتہ اند فرستادہ بودند رسید  
 و سبب خوش وقتیا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من السنیم و  
 التسطیح البصیر و البناء و الکتابۃ علیہا۔

قال فی غایۃ السروجی و یسنم القبر و لا یسطح اے لا یرجع وہ  
 قال موسیٰ بن طلحہ و زید بن ابی حنیب و المتوری و اللیث و مالک  
 و ابن حنبل و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم و قال الشافعی یرسطح  
 و مثله عن مالک فی الجلاب للجمهور ما روی البخاری فی صحیحہ  
 عن سفیان الثمار انہ رای قبر النبی علیہ السلام مصنما و مسندا  
 البخاری عن النخعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنم قبرہ

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَأَى قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ  
 قَالَ رَأَيْتُ قُبُورَ شُهَدَاءِ أَحَدِ مَسْجِدَةٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيه رَأَى جَعَلَ  
 قَبْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَسْمَاءَ اخْتَارَ النَّسَائِيُّ أَبُو عَلِيٍّ الطَّبْرِيُّ وَابُو عَلِيٍّ ابْنُ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ وَابُو جُوَيْنِي وَالْعَزَّائِي وَالرُّوَيْانِي وَالشَّوَيْبِيُّ وَذَكَرَ الْقَاضِي حَسْبُ  
 التَّفَاقُهِمْ عَلَيْهِ وَخَالَفُوا الشَّافِعِي دُخْمَةَ اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ قِيلَ فَقَدْ  
 رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي الْهَيْسَاجِ الْأَسَدِيِّ رَأَى حَيَاتُ قَالَ قَالَ  
 لِي عَلِيُّ الْأَبْعَثُكَ عَلِيٌّ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا  
 ادْعَ قَبْرًا مَشْرِقًا إِلَّا سَوِيَّتَهُ وَلَا تَمَثَّلَا أَنْ طَمَسَتْ قِيلَ لَهُ الْمُرَادُ بِهِ هَذِهِ  
 الْمَشْرِفَةُ الْمَبْنِيَّةُ الَّتِي يُطَلَّبُ بِهَا الْمَبَاهَاتُ انْتَهَى. وَقَالَ فِي الْبَحْرِ وَيُسَمَّى  
 قَدْرُ شِبْرٍ وَقِيلَ قَدْرٌ أَرْبَعُ أَصَابِعٍ. وَمَا وَرَدَ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لَا ادْعَ قَبْرًا مَشْرِقًا إِلَّا سَوِيَّتَهُ فَجَمْعُ عَلِيٍّ مَا زَادَ عَلَى قَدْرِ  
 النَّسَائِيِّ الْمُنْتَهَى. وَقَالَ مَوْلَانَا عَلِيُّ الْقَادِي فِي شَرْحِ الْمَشْكُوتَةِ قَالَ الْعُلَمَاءُ  
 لِيَسْتَحَبُّ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ قَدْرَ شِبْرٍ وَبِكْرَةٍ فَوْقَ ذَلِكَ وَيَسْتَحَبُّ الرَّهْمُ فِي  
 قَدْرِهِ خِلَافَ قِيلَ إِلَى الْأَرْضِ تَغْلِيظًا وَهَذَا أَقْرَبُ إِلَى اللَّفْظِ أَوَّلِ لَفْظِ  
 الْحَدِيثِ مِنَ الْبَنِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ الْأَثَمِ هَذَا الْحَدِيثُ فَجْمُوعٌ عَلِيٌّ مَا  
 كَانُوا يَفْعَلُونَ مِنْ تَعْلِيَةِ الْقُبُورِ بِالْبِنَاءِ الْحَسَنِ الْعَالِيِّ وَلَيْسَ مَرَادُنَا  
 ذَلِكَ فِي لَسْتُمْ الْقَبْرِ قِيلَ قَدْرًا مَا يَبْدُو مِنَ الْأَرْضِ وَتَمَيَّزَتْ عَنْهَا وَاللَّهُ سَمِيحٌ  
 أَعْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مَبَارِكٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ  
 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَبَّصَ الْقَبْرُ

وَ ان یبنی علیہ قال فی الازهاو النہی عن تجصص القبر للکراہۃ و هو  
 یتناول التبناء بذالک و تجصص و جنبہ و النہی فی التبناء للکراہۃ  
 ان کان فی ملکۃ و الحرمۃ فی المقبرۃ المسبلۃ و یجب التہدم و ان کان مسجد  
 انتہی کلامہ. و ایضاً یکرہ تجصص القبر و التبناء علیہ فی حریمہ و  
 خارجہ نعم ان خشی نیش او حفر سبع او ہدم سبل لم یکن البناء  
 و التجصص مکروہاً بل قد نظر امامت و سيعلم من ہدم ما فی  
 المسبلۃ حرمة البناء فیہا اذا الامس انہ لا یہدم الا ما حرم وضعہ  
 کذا فی التحفۃ و ایضاً یکرہ الکتابۃ علی القبر لما روی عن النبی صلی  
 اللہ علیہ و سلم انہ نہی عن تجصص القبر و ان بنی علیہ و ان یکتب  
 علیہ و ان یعطأ ولو بنی علیہ ہدم ان کانت القبر مسبلۃ و ان  
 کان القبر ملک فلا کذا فی شرح الوجیز و کذا الو اوصی ان یبنی بمسبلۃ  
 للمسنین ام یفقد ذلک حرام و ان کان فی ملکہ فهو مکروہ کما فی  
 السراج الوہاج و ایضاً یحرم البناء علیہ للزینۃ لما رویاہ و یکرہ  
 الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء و القبر موقع الفناء لا الدفن  
 فی مکان بنی فیہ قبلہ لعدم کونہ قبر حقیقۃ بدونہ کذا فی البرہان  
 شرح مواہب الرحمن.

مکتوب ہفتاد و نہم۔ بہ بی بی عرب خانم مرحومہ در تحریریں بر طلب و محبت  
 فقرا مدح کلام حضرت مجدد الف ثانی و بیان آنکہ طریق مرصی و محبوب درین زمانہ  
 طریق اکابر ماست۔

والدہ مہربان من۔ بورود عنایت نامہ گرامی مسرور گردید۔ اوسبجانہ  
 ورد طلب خود و محبت دوستان خود روز افزون کناد۔ غزیری می فرماید خداوند  
 مرا ازین قوم گردان یا از نظارہ کنان این قوم گردان کہ قوم دیگر را طاقت  
 نہ دارم الحمد للہ کہ این معنی در ہناد آن مشفقہ کائن است و شفقت خاص بہ قرا  
 معلوم می شود۔ خوش گفتہ

گردستان گردا و گرد کم رسد گر چہ بوسہ ہم نباشد رویشان است  
 از غایت حسن ظن طلب نعلین این عاصی نموده بودند الا صرف فوق الادب دانستہ  
 فرستادہ شد جائے آن است کہ این معنی ازین جانب بہ وقوع آید چہ آن جناب  
 نسبت بقرابت بہ آن سرور دین و دنیا مست علیہ و علی آئمہ من الصلوٰۃ افضلہا  
 من التسلیمات اکملہا بہر حال رضامندی ایشان منظور دانستہ این بے ادبی  
 نمودہ شد۔ دیگر بعضی مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد العتباتی  
 انتخاب نمودہ شد۔ یقین کہ بمطالعہ خاص تواند در آورد و اطلاق خواہند بخشید  
 این قسم دقایق این راہ درین اواخر الزمان در کتب دیگر دیدہ نمی شود و اکثر فقرا  
 این وقت غزیری دعوت و شیر خلائق را منظور دانستہ ریاضتہا سے شاقہ اختیار  
 کردہ اند۔ ہمیں نیت چلہا و خلوتہا می کشیند و حمد و دیگر سماع و رقص را کار ممنوع  
 شرعیہ است دیدن خود کردہ خود بار اراج دادہ اند و طریق مرتعی و محبوب درین زمانہ  
 طریق اکابر است کہ جامع جمیع طرق است۔ الا این بزرگواران امور سے را کہ موجب  
 امتیاز است نزد عوام کالانعام قصد نہیں لپیٹ دادہ اند و در تشریح احوال و اخلاص  
 تلبی کہ خلاصہ احوالات بہت مبالغہ تمام دارند۔ لیکن چہ توان کرد کہ ازین معام کم کے



واقف شد بزرگی فرمایند

پیری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبی است

مکتوب مشهور هم به سلطان وقت در فضیلت ذکر و تلاوت و سفارش بعضی

احبه یا ایها الذین امنوا اذ القیتهم فذکره فانتبوا و اذ کبر و الله کثیرا

لعلکم تلحون - و اخرج ابن ابی شیبہ عن کعب الاخبار قال ما من شئ

احب الی الله من قرأه القرآن و الذکر لولا ذلک ما امر الناس

بالصلاة و القتال انه قد امر المؤمنین بالذکر عند القتال کثیرا

خبر خواهان به عرض والامی رساند که بعضی ادعیه مانوره که از آنحضرت صلی الله علیه و سلم

درین قتال به ثبوت پیوسته مصحوب کمالات دستگناه میر محمد عارف که از دعا گوایان

قدیمی است و متوجه ملازمت معالی ارسال داشته آمد نفین که بمطالع خاص خواهند

درآمد و این حقیر سبب محرومی ملازمت خود را برکات سعادت برساند مفسر اشاره

است قال الشیخ العالم العارث الکامل الشهیر فی الحرمین الشریفین الشیخ

الشعرانی قد سنا الله لیسرته الاقدس فی کتابه المسماة باطن ادرما

انعم الله تعالی به علی محبتی لولایة امور المسلمین و مشارکتی لهم فی

المهموم و الامراض لاسیما السلطان الاعظم و قد مرصت لرضیه

مشریین و ضربت علی مفاصل رجلی مرات اخرها فی شهر رمضان سنة

احدی و ستین و سبعمائة لها سافر لقتال الروافض و مکتت مرعیان من

اول رمضان الی اخره فلا شفی السلطان شفیت تم کلامه حضرت سلا

برادر دینی میر محمد عارف امیدوار است که مورد عنایات و الطاف پادشاهانه

مفسر داند اگر می شود باشد خود را

Marfat.com

گردد قَاتِلَةُ شَابٍ لِنَشَاءٍ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ - والسلام  
**مکتوب ہشتاد و یکم** - بہ ملامحمد امین حافظ آبادی در تحریریں بر ارتباط معنوی  
 و طلب ترقی و بیان بعضی کمالات بہ طریق اجمال و ذکر احوال بعضی

عابدان و مصلیاء - برادر طریق فضائل کمالات دستگاہ ملامحمد امین ازین  
 عاصی دور افتادہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول آورده مشتاق دانند از ان  
 ہنگام کہ متوجہ آن حدود بہ دعائے و سلامتی یاد نہ نموده اند مواعظ بجز استغراق مطلق  
 حقیقی جل شانہ امر دیگر مباد - بہر حال ارتباط معنویہ را در از دیاد دارند کہ مدار کار  
 بر آن است و شب و روز خوابان ترقی بود **عین استوی یوما لا فہو معبودون** شنیدہ  
 باشند باجملہ سعی نمایند کہ از اسم الظاہر عروج نموده بہ سیر اسم الباطن کہ معبرہ و نام  
 علیا ہست برسند تا ہر دو بازو سے طیران درست گردد - بعد از ان کجھن فضل خداؤ  
 غرضانہ از جمیع صفات و شیون برآمده بہ ذات بحت کہ معراہست از نسبت اعتبارات  
 و وصل عزیزی از لوازم آن مقام ہست مستبعد گردند - ع

این کار دولت ہست کنون تا کراد ہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخول طریقہ علیہ استفاد یافتہ ظاہر البشما معرفی  
 ہم دارد لوازم ہم پر کمیاریا بجا خواہند آورد و توجہات باطنیہ مدد و معاون خواہند  
 بود - دیگر از حقیقت احوالات ظاہری و باطنی خویش اطلاع می دادہ باشند کہ بار  
 توجہات غائبانہ ہست و بیچ کس داخل طریق شدہ ہست یا نہ اگر شدہ بچہ کیفیت  
 است مفصلاً خواہند نوشت کہ خاطر نگران ہست - دیگر خدمت حقائق اسگاہ حافظ  
 محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند و کبشارات خاص مشرف

کنند چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و اسرار خلقت بهره تمام گرفتند  
باجمله کار ایشان از اکثر یاران گذشت و میان محمد باقر هم آن قدر ترقی نمودند  
که چپه بنسید باجمله کار سنین را درین مدت قلیله قطع کرد و اسلام.

**مکتوب هشتماد و دویم** - به حقایق آگاه صوفی سعد الشد کابلی در بیان  
ترقیات اصحاب خویش و ذکر متوسل شدن حاجی اسد اللہ وزیر آبادی بدان حضرت  
و مسیر شدن غائبانہ بعضی یاران به بشارت عامیہ .

برادر گرامی حقایق آگاه صوفی سعد اللہ از حقیقت صلوٰۃ بهره وافر  
گرفته سوپہ نوق با شدند کتابتہای شمای رستہ و در فرستادن جواب بوقت  
می شود معذور خواهند داشت درین روز بان چهار کس از یاران این فقیر  
حقیقت صلوٰۃ فرمودند و بعضی الحاق بحقیقت الحقایق ہم نشان دادند معالہ  
محبت درین آوان به نوع دیگر است - امیدواریم کہ آن برادر گرامی از راه شیت  
بهره ازین کمالات برداشته باشند ترقیات یاران این فقیر از من آشنی شده  
یاران بجا بیاسد دیگر حضرت ہا دارند زود تبریر کند کہ ما منتظر شما ایم کتابتہ کہ  
مصحوب نواجمه نوض ارسال داشته بودند بہ مطالعہ درآمد وقت جواب نوشتن  
کم شده - آنچه از ملاقات نمودن بہ شامزادہ نوشته بودند مبارک است بعد از  
استخارہ ملاقات بکنند و بہ پسران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و بہ حقایق آگاه  
حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یاران کہ پیش شما  
داخل طریقہ گشته اند بہ سلام مخصوص اند - حاجی اسد اللہ از خلفاء شیخ آدم  
کہ در وزیر آبادی باشند بہ فقیر متوسل شد و سہ چهار توجہ ازین غاصی گرفت

و حیلہ محظوظہ رفت۔ بہ انوی خواجہ محمد شریف سلام رسانند و بگویند کہ سلام فقیر  
 بہ شیخ عبد العظیم رسانند و ظاہر سازد کہ حاجی اسد اللہ وزیر آبادی کہ از اعام خلفاء  
 شیخ آدم بہت خاصہ پیش فقیر داخل طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ گشت و حیلہ محظوظہ شد  
 و بہ لہر شیخ آدم کہ شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشتہ فرستاد کہ من استفادہ کردم  
 شمارا ہم اگر طلب حق باشد آمدہ خدا طلبی نمایند و در خانقاہ شیخ آدم ہم شورے  
 بر خاصہ بہت حضرت ایشان ہم از توجیہ رفتن ادب پارخوش دقت شدند از مضمون  
 این کتابت مثل خواجہ محمد شریف و جمال بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواہند ساخت  
 کہ از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند در خانقاہ طرفہ ثورسہ بہت بہ میان محمد  
 باقر لاہوری غائبانہ حضرت ایشان بشارت حقیقت معلوۃ و مقاسے کہ فوق آن است  
 و بحق بہ حقیقت الحقایق نوشتند بعد از رسیدن بہ صحبت بعین اسرار ہا دیگر فرمودند  
**مکتوب ہشتاد و سیووم** نیز بہ مومی الیہ در ذکر دخول بادشاہ دین پیناہ  
 دین طریقہ و نجوم اہل طلب۔

لہ البحر علی لغائبہ۔ کمالات دستگاہ معارف بہ گاہ صوفی معد اللہ ربہ انلا  
 مراتب کمال تکمیل برسند۔ غشی نہ ماند کہ بادشاہ بہ دخول طریقہ علیہ مشرف گشتہ  
 بسیار متاثر گشت بہ صحبت یا حضرت ایشان داشت چون شاہچمان وفات یافت  
 بہ صحبت ضرور متوجہ اکبر آباد گشت۔ دیگر از نجوم اہل طلب کہ مانند مور و بلخ غلو دارند  
 چہ نویسند کہ از حیلہ نوشتن خارج بہت فقیر در خانہ شید الرحمان سلطان سکونت  
 دارد از غایت اخلاص بجا شدہ بجانہ نمود آوردہ بسیار خدمت گاری می نماید  
 حضرت ایشان بعد از چند روز ظاہراً متوجہ آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است

بعضی یاران باعث اند که شما ہمین جا اقامت نمایند و معا لجه مر لهن نموده به وطن  
بردید ظاہر مانده شود اما متعین نیست۔ والسلام۔  
**مکتوب ہشتاد و چہارم** نیز بہ مشارئ الیہ در جواب مکتوب اد کہ از انکشاف  
حقیقت قرآنی وغیر آن نوشتہ بود۔

حامد اومصلیا۔ کمالات انکساب ذوا المعارف العالیہ والحوالات القویہ  
صوفی سعید اللہیہ جمیع خصائص و کمالات طریقہ احمدیہ منصوصیہ بہرہ وریاستد کتابت  
شما با کتابت فقہائے پناہ شیخ عبدالباقی رسیدہ مفہمین ہر کدام معلوم گردید  
زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً و شوقاً۔ آنچه از انکشاف حقیقت قرآن وغیر آن مندرج  
بود بہ وضوح انجامید۔ حقیقت قرآنی بس مقامے است عالی۔ مشار ان وسعت  
بے چونی است کہ بذات غیب متعلق است حق سبحانہ بہرہ ازان کامل روزی گردانا  
ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن تحقیقت است چون قاصد  
بمراہ بود بہ عمدت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب انشاء اللہ تعالیٰ  
کتابت حضرت ایشان در جواب کتابت کمالات پناہ شیخ عبدالباقی فرستادہ

خواہد شد۔ والسلام۔  
**مکتوب ہشتاد و پنجم**۔ در ذکر ملا محمد حسن سیالکوٹی  
باسمہ سبحانہ۔ حامد اومصلیا۔ سلام و تحیہ ازین عاجز مسکین قبول فرمایند  
چون کمالات دستگاہ شیخ محمد حسن سیالکوٹی کہ خود را در اعلا کلمہ حق و ندا  
ساختہ است و امر معروف و نہی منکر شیوہ مرصنیہ اوست بہ جہت تبلیغ بعضی  
امور دینی متوجہ ملازمت است بنا بر آن بہ این چند کلمہ دراز نفسی نمود معا خواہند نمود۔

و یک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مناسب است  
 بہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند در آمد امید کہ نافع آید۔ والسلام  
**مکتوب ہشتاد و ہشتم**۔ بہ عاشور بیگ در تحریریں بردوام ذکر و  
 نکویش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلارح آثار عاشور بیگ چند ان بذکر قلبی مداومت نماید  
 کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ما سوا نماید بہ  
 یادش نماید۔ این حالت منبر بہ فناے قلب است دیگر مدے بہت کہ از شش پانچ  
 خبرے نہ رسیدہ است انہا ان بنویش آگاہ می ساختہ باشند کہ سبب تو بہات  
 غائبانہ است۔ دیگر صحبت حقائق آگاہ صوفی سعواللہ معتمد شمرده آگاہ گاہ می  
 رسیدہ باشند کہ از یاران خواص است و بہ ہمیشہ خود خواہند گفت کہ با فقرا  
 آشنائی کردہ باز قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب است۔ والسلام  
**مکتوب ہشتاد و ہشتم**۔ در جواب مکتوب اد کہ اثر متضمن معارف بلند بودہ۔  
 بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات می رساند کتابتے کہ از راہ محبت  
 فرستادہ بودند رسیدہ مسرت بخش گردید از درک شدن حقیقت قرآنی نبیا  
 و انبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقیر و ولایت محمدی علی  
 صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسبت بہ انحنی و یافتن معاملہ تفصیل بہرہ  
 یافتن از محبت و یافتن پر تو سے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شما و ظاہر شدن تفوق  
 آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ و صنوح پیوست از کریم او تعالیٰ چہ عجیب  
 کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بجزایا ممتاز گرداند ان ربک واسع

المَغْفِرَةَ مامول از دوستان دعا است. والسلام.  
**مکتوب هشتم و نهم** - به شیخ محمد تھانیسری. در لغزیت.  
 له الحمد علی کل حال. جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ و معروض  
 قبول آرند. و درین درد و مصیبت کہ درین کبر سن بہ شمار داده است شریک  
 خود دانند و از کیفیت ردداد مشر و خا اطلاق بخشد و در جمیع امور مدد و معاون  
 خود دانند تاخیر در مراسلات و ابوابہ بیشتر بہ واسطہ عدم اطلاق است بر روند  
 آن حدود از راه غفلت نیست و چگونہ غفلت را گنجایش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما  
 کاین بہت معاذرا از اذاتہ حقوق کما حقہ متہم یم معذوری داشته باشد. والسلام  
**مکتوب ہشتم و نهم**. ارسال الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل خوا  
 الحرم و مدح ہذہ الصریقۃ العلیہ.

محمد اللہ حق محمدہ. ولضنی ولسلم علی رسول وعبدہ وعلی  
 الہ وصحبہ رجوم اعدی و نجوم الہدی الکرام الاعلام ماجرت  
 بذکرہ و ذکر ہم جہاد الاقلام فی میادین الاعلام و تہدی سلاما الطفت  
 من لقاء الحبيب واطرقت من منادمة البلیب الی جناب و اسطہ  
 عقد الریاسۃ و مطع شمس الفراسۃ ذی المقام الاسم الذی یتقاصر  
 عنہ عوالی الہم و یقدر الباع اعلی و استی امر اتب اعظم الشالیع فی  
 العالم ذکرہ حتی صار اشہر من نار علی علم الحایز من مجور علوم المنقول  
 منہا و المعقول الی الجواہر و جواہر الالی و الحائر تصیبات السبق  
 فی علیہ معافی الايام و اللیالی علامۃ العلماء الخ الذی لا ینتری.

ولكن ليجتاح ساحل الملاذ المهام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان  
سلمه الله وادام رياض علوم الناضرة بانوار بيانته مشرفة نلطا بمين و  
بحار معروفه المعروفة من فبين منانه متدفقة للراغبين وبعون فالدرعي  
على زير انزبور طي المسطور المنشور اهداء السلام عنكم ورحمة الله  
وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمه في الاوقات  
الحالية الصافية والازمنة الرايقة الالفة الخيال التي قطعناها في  
حي ميا بين الانسباط ونسب ليشباعرون فضل ولم يكن سببها الا في  
سهول الوصول حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجتهدة  
كفاني في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر والله  
الحمد من ذلك الحبر وماضونا بعد امسافة بيننا سرائركم تسرى  
الينا نعلمون وباشاع ذواع وشغفنا لاسماع ونشط الطباع ووقع عليه  
الطباق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق مما خولتموه من كرام  
الحلال المرغبية ومنتموه من توحيد السير على سنن السيرة السنية  
السنية المرضية وهذه لعمرة كبرى وغاية تصويها وعاجل بشرى  
وشاء الاخبار عنوان صحيفة المرء من يوم القيمة كما ورد في الاخبار  
فيحسن نشرها يستحب حرقها مع سترها مع صميمه الاعلام بالحب في الله  
المامور بذكره وتضويح لشهظرة وبعاد اركم بجوار ذلك الحرم الامين  
وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام  
باوابه وانترام زكوة لصابه بحط لاهنيات ومنتهى البرغبات و



مهبط التنزلات والبركات فمن ثمّة لم تنزل الا فتحة الى الوعود  
عليه علي له يجد نهل مشاقه ملناحة ولم ترح الادواح الى روح  
مراحة تادين الى المولى سبحانه الكف الغرا عشة والابتهان في بلوغ  
نماية المارِب والامال من الدوام على التزام الطريقة السنية  
التقشيدية الاحمدية التي اساس عمادها ومركز عمودها مناسبات  
الكتاب والسنة ومجانبة البدعة وتوكانت في الجملة مستجبه كما  
يجلوه من سير سير السلف الصالح وافتق آثارهم من أهل العناية  
نهي اقرب طرق السيادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العلية  
على جزيل عودها وجليل مودرها مسلكا ونهاية وابق اهل الزمان  
والنسب بانباء الاوان لا نفرادها لمزيد اختصاص وكما اختصاص  
من اندراج النهاية في البداية وهي في حلقة ذلك البرهان غاية  
الغاية وقد صرح الخبر المروي وهو في التنويه يكفي خيرا الذكر الحق و  
كذلك الاجتماع في ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال وانعم  
بال ثم مهمما كانت حاجة تعرض الى سلطان زماننا ملك بلادنا مما  
يتعلق بخدمة الحرم الحرام وبيروانه الكرام فلا بد وان نشرفونا  
بالاعلام بذلك والنبية على ما هنالك لتنتشر بخدمة وتنظيم  
في سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة تعرض على مولانا الشريف  
عماد عزم الله تعالى المنيف المورثين رومنا للاتصال بجنابه وطلبنا  
للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا حال

او ثواب الدلالة على الحيد محصلا و تقربوه منا السلام و رحمة الله وبركاته  
و المكاتبة كما قيل لبعض المشاهدة و بلوغ السلام من التلاق و السلام  
عليكم و رحمة الله و بركاته و على من حل بالنادى و اقام بذالك الوادى  
وصلى الله على سيدنا محمد و آله و اصحابه و سلم اولاً و اخرآ.

**مکتوب نونم**۔ بہ حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریریں بر زیارت  
روضہ ہائے باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام و تحیہ در  
معروض قبول آرنند کہ شد کہ بمقرب زیارت روضہ ہائے متبرکہ سیری باین دیار نہ کشید  
اند۔ ع انتظار از حد گذشت اجاب را۔

اما ارتباطہ معنویہ مقضی آن است کہ گاہ گاہے محبان را بہ ملاقات فائز  
البرکات خوش وقت می ساخته باشند

مابدان مقصد علی تو انیم رسید ہم مگر لطف شما پیش بند گامے چند  
صحیفہ شریفہ رسیدہ لذات روحانی بخشید۔ و اسلام۔

**مکتوب نونم**۔ نیز بہ مشار الیہ در بیان آنکہ مدار بر باطن است۔  
باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہا۔ بہ وصول ملاطفہ گرامی منہج و مسرور  
گردید۔ خاطر بجانب شما ہمیشہ نگران می باشد اگرچہ در نظامہ در بعضی احوال نسبی  
واقع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن است خوش گفت

مابرون را ننگریم و قال را مادرون را بنگریم و حال را

فقیر زادہ اسلام می رسانند مخدوم زادہ باکمال برسند۔ و اسلام

مکتوب نورد و دویم نیز بموی الیه در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی  
 الحمد لله و سلام علی عباده الذین اعطقوا اللہ سبحانہ و تعالیٰ از جمیع  
 مراتب ظلال و اصول گذرانیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجرودہ کہ منزہ است از  
 شیون و اعتیابات مشرف و مستعد سازاد و بجزمت من مازاع بصوہ و ما طتی  
 علیہ و علی آله العلویہ و السلیبات العلی۔ این کمال از کمالات مرتبہ نبوت علی مصدر  
 السلام نامنی است و از ولایات ثلثہ صغری و ولایت کبری و ولایت علیا باشد برتر  
 واقع شدہ است چہ ولایت صغری تعلق بہ ظلال اسما و صفات دارد ولایت کبری  
 و ولایت علیا ہر دو بہ اصول اسما و صفات متعلق اند و فوق آنها نیست مگر کمالات  
 نبوت کہ در ان جا ظهور ذات بخت بہت علی اندو ام۔ این بہت بیان خلاصہ سلوک  
 حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ باخست خوش  
 وقتی گردید۔ ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میا نجیورا از صعب در گلو ہم رسیدہ بود لہذا سبحانہ الحمد

و المنة کہ بجائیت مبدل شد۔ و السلام۔

مکتوب نورد و سیوم نیز بہ مشار الیہ در فضیلت ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے بہت اشتیاق طرفین بحد کمال و بحسب  
 صورت اتفاق نبی اندر فعل اللہ یجحدک بعد ذلک امراً۔ و ازین ہم عجب تر  
 آنکہ کتابت کیے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابتہاے شما خوب تو اثر می رسند ہر چند فقیر مقہر  
 است در ارسال جواب لیکن با وجود آن بارہا جواب نوشتہ ارسال داشتہ بسبب عدم  
 وصول تاچہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة از آمدن لاہور در کتابت نوشتہ شد

ویشمانه رسید الخیر فیما صنع الله سبحانه اما لشد سبحانه الحمد که ارتباط معنویہ روز  
افزون است و هو المطلب الاقصى والغایه است. خوش گفت سه

آسوده شبی باید خوش متیای تا با آو حکایت کنم از هر بابی

السلام علیکم وعلی من لدیکم -

مکتوب لود و چهارم - نیز بمشار الیه در بیان آنکه جلال و جمال را مساوی باید  
یافت بلکه از جلال بیشتر راضی باید شد.

الحمد لله و السلام علی عباده الذین اصطفیٰ کتابتے کہ آن فضائل مآب

کمال است انتساب به این ائمه و دلیشان از سال دامنہ بودند در حسین اوقات رسیده  
سبب خوش وقتی گردید لشد سبحانه الحمد کہ دوستان خدا جمل بشانه این دور از کار را

کچھ ہے بخاطر خود را می دهند و بچند کلمہ بارشاد می فرمایند. لیکن استماع واقع کہ درین  
روزها از بعضی مقتدیان نسبت بخاندان شهابہ وقوع آمده است موجب بیہ حلاوتی

گشته. اما چون فعل بیس مطلق است و هر چه از ان طرف برسد هر چند بظاہر تلخ نماید  
فی الحقیقت عین خوبی و بیسود می است. عاشقان صادق جلال و جمال را مساوی

می یابند بلکه از جلال بیشتر راضی و خوش وقت اند. خوش گفت سه

من از تورو سے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود عزیزان تحمل خواری

جعلنا الله سبحانه و ایاکم من المحبین الصادقین و السلام

مکتوب لود و پنجم - نیز بمشار الیه در شنیت قرب معنوی -

باسمه سبحانه بخند و نصلی و نسلم به سلام سلامت انجام به جناب آن برادر

گرامی معارف آگاہی در معرض قبول افتد صحائف شریفه اکثر می رسند و به سبب

عدم علم به مترددین آن حدود در بواہا توقف واقع می شود. می داشتہ باشند کہ خصوصیت شما نہ از ان قبیل است کہ موقوف بر سمیات ظاہر باشد ارتباط و قرب معنویہ بخصیت سبحانہ روز افزون است انہما را اشتیاق ملاقات نموده بودند این جانب را نیز مشتاق دانند و حدیث و انا الیہم لاشد شوقاً بر خوانند الامور مرہوقہ باوقاقتہا انوی شیخ بہار الدین و محمد کاظم سلام خوانند. والسلام۔

**مکتوب نود و ششم**۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب اور۔  
بائسہ سبحانہ کمالات و متنگاہی خواجہ بیرنگ بہ استقامت باشند مکتوب شما رسید و واقعہ عالی کہ شب برات دیدہ بودند بباطالعہ درآمد و سبب لذات معنویہ گردید حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ بہ جمعیت و عافیت دارد. والسلام

**مکتوب نود و ہفتم**۔ نیز بہ مشار الیہ در فضائل محبت فقر و خدمت ایشان و میان آنکہ برابر محبت پیچ بشارت نصیبت

حامد او مصلیاً حقایق آگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف جمیع کمالات کہ خاصہ حضرت مجدد الف ثانی است بہرہ مند گردند۔ محبتی کہ لصبیب وقت شماست خیلے عزیز دانند و طلب زیادتی نمایند ہر کہ از جهان آباد می آید می آید آن قدر از شما انہما رضامندی می نماید کہ از نوشتن خارج است خصوصاً حاجی یوسف و ملا ابوالحسن آن قدر مملو احسان و اشفاق شما اند کہ چہ نویسند خوش وقتی فقر باعث ترقیات دارین است۔ آن را امر سہل نہ دانند حق سبحانہ و تعالیٰ عنایت است کہ در حق شما کردہ است و شمار از جمیع یاران امتیاز دادہ برابر محبت شما پیچ بشارت نصیبت۔ والسلام۔

مکتوب لؤدو هشتم - نیز به مشارالیه در فضیلت ارتباط معنوی .  
 لا الحمد - کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہمارہ بہ استقامت  
 باشد ذکر خیر شما اکثر غائبانہ می شود و سبب امیدواریم حاصل گردد . مکاتیب  
 گرامی بتعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی می شود و معذور می باشد  
 باشند . عمدہ کار ارتباط معنوی است . بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است . درین  
 روزہا نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فائقہ  
 خواندہ شد تقبل اللہ سبحانہ منکم . والسلام .

مکتوب لؤدو نهم - نیز به مشارالیه در ذکر ترقیات یاران خویش و ششم  
 از خدمت و اخلاص میرزا دہا .

لا الحمد - برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ  
 فرستادہ بودند رسید لئذ سبحانہ الحمد کہ روزگار خواجہ عبداللہ صورت پذیرفت  
 دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند . چنانچہ ہفت کس بہ تحقیقت صلوة  
 مشرف گشتہ اند و ہمارے کس بہ تحقیقت الحقائق استعادہ دارند لہذا شیخ میر حرم  
 آنچه حق خدمت بود بجا آوردہ اند . چنانچہ در بازار ہا پیادہ در رکاب فقیر می رفتہ اند  
 پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضی مردم روزینہ گردند می خواہند کہ روزنہ منوہ  
 را از میر نوتازہ سازند قریب ۵۰ ہزار روپیہ خرج خواہد شد . والسلام .

مکتوب صدم - نیز به معنی الیہ در جواب وقایح روشن کہ نوشتہ بود .  
 حامداً ومصلياً . جناب حقائق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و کتیبہ قبول نمایند  
 کتابتے کہ بدست میرسید علی فرستادہ بودند رسید و کتابتے کہ بحضرت ایشان

فرستاده بودند رسائیده شد نسبت خواجہ عبداللہ مبارک بہت در وقت خوش  
از آن حضرت فائزہ خواہد گرفت۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند وقایع روشن کہ در مکتوب  
حضرت جو مرقوم بود بعینیت روشن بہت و امیدوار بخش متعاقب بہ دستخواہن ہوا  
حاصل ہونہ فرستادہ خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔

مکتوب حمد و حکیم نیز بشارت الیہ در بیان فضل محبت۔

حامد و منسلک۔ سجاہت دستگاہ خواجہ محمد شریعت کمال ہذبہ و سلوک متحقق  
گشتہ بہ معارفی کہ فرق این در کمال اندواز دلالت صغریٰ فریت دارند داخل و ثابت  
کہری اندرون نمایند محبت شما امید بہت کہ دقیقہ از قالیق را فرو نہ گذارد فاق المرء  
مع من اعجب۔ حامل مکتوب شیخ ابوالحسن کہ در خدمت فقیر بودہ بہت مرے بعمین  
مطلبہا متوجہ آن حدود بہت۔ امیدوار شفقت و مہربانی شما بہت۔

مکتوب حمد و حکیم نیز بشارت الیہ در فضل محبت اہل اللہ و ماینا سب ذالک  
لہ الحمد۔ امیدوار حکیم کہ معاملہ باطنی آن برادر گرامی روز بروز آفا تا در  
ترقی باشد۔ مجتہ کہ حق تعالیٰ الغیب شما گردانیدہ بہت باعث غبطہ بہت امیدوار  
باشند فاق المرء مع من احب بشارت بہت دور افتادگان را صحیفہ شریفہ  
را عوہن باقی رسانید و نیاز نامہ کہ حضرت ایشان مرسل بودہ بتقر مبارک  
گذشتہ بدستخط خاص جواب قلمی فرمودہ اند بئذ سبحانہ الحمد حضرت ایشان باصغفہ  
کہ رودادہ بود و تا دیر ماندہ درین روز ہا روز بروز بہ تخفیف بہت چنانچہ آنحضرت  
عقل کردہ اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشتہ بودند کہ بر خوار دار خواجہ عبداللہ را  
داخل طریقہ سازند بئذ سبحانہ الحمد کہ در سلک مریدان مسلک گشت۔ حامل رقمہ

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چند گاہ در محبت بسر بردہ است  
و کسب بعضی کمالات نیز کردہ است۔ چون جزو سے قرص بردہ خود دارد اگر تکلیف  
نیباشد جزو سے امداد بہ مشار الیہ نمایند کہ موجب امر عظیم است۔ والسلام۔  
**مکتوب صد و سی و سوم**۔ نیز بہ مشار الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات  
است و تحریریں بر صحبت و ذکر بعضی اجنبہ۔

الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت  
محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم امر موع من احب بہ بشارت  
عظیمہ سر بلند شدہ اند نہایتش ظہور بعضی مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبار سے  
بہ محبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غالباً نہ فقیر تصور دارد کہ از حضرت ایشان  
بشارت عظیم بگذر موقوف بر وقت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت خوش یافتہ  
التماس نموده خواهد شد و فقیر ہم متوجہ خواهد بود حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیل  
انبار رضا مندی از شما نموده بودند۔ این سبب فرحت تام گردیدہ چنانچہ در حق  
بعضی یاران قدس کار میا و برانجم دوستیہ ما نموده اند در حق مشار الیہ بیش از پیش  
متوقع است و بہر باب کمالات دستگاہ میران سعید السرائیل ہم آنجا تشریف دارند  
اگر گاہ ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز  
ساز یاران مخصوص اند۔ والسلام علیکم۔

**مکتوب صد و چہارم**۔ نیز بہ مومی الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ وما  
یناسب ذالک۔

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی۔ اللہ سبحانہ آن برادر گرامی را



بہ مراتب کمال و تکمیل موصوفت دارد مکتوب مرغوب کہ از کمال اخلاص و محبت  
ارسال داشته بودند رسیدہ خوش وقت ساخت می باید کہ ہمہ برین منوال از احوال  
ظاہر و باطن خوش می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ چون محبت شما  
باقرا قوی است باعث امیدواری عظیم است شروع مع من از حدیث نبوی  
است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رابطہ معنوی ہر چند استوار بود از کمال است باطنی  
بزرگان زیادہ از مقصور نصیب وقت، باشد۔ خوش گفت سے

ایچ نکشد نفس را جز نخل پیر سایہ آن نفس کش را سخت گیر  
از حضرت حق سبحانہ از دیاد این نسبت واسطہ خواہند کہ مدار کایہ برین است۔ والسلام  
**مکتوب صد و پنجم۔** نیزہ مستشار الیہ در غزالی اہلیہ او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسید و خیر بحال  
والدہ فرزندان شما سبب گرانی خاطر گردید و تا صفت و تالم روداد رحمہ اللہ سبحانہ  
رحمتہ واسعہ فاکہ مغفرت در حق آن مرحومہ خواندہ شد و توجہ غائبانہ کردہ آمد  
ان رَبِّكَ وَاسِعُ الْغَفْرِۃِ ان مغفورہ از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس  
سره بودہ امیدوار ہماے کثیرہ در بارہ آن مغفورہ متوقع است در روضہ منورہ  
جائے موجود بودہ لیکن در مسئلہ خالی از اشکال نیست اختیار دارند۔ والسلام۔  
**مکتوب صد و ششم۔** نیزہ مستشار الیہ در بیان آنکہ عنایتی کہ متمثل بخلیت  
شود کتابت از اعطای نسبت بہت۔

حامداً ومصلياً ومسلماً۔ الواع عنایات حضرت خداوندی جلست عظمتہ  
شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

کتابت شریف شمار سیدہ سبب خوش وقتی گردید۔ آنچه از وقایع نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید و باعث مسرتِ معنویہ گردید۔ می باید کہ ہمیں منوال از احوال ظاہر و باطن می نوشتہ باشند واقعہ کہ اول کتابت مندرج بود بخت مبارک است و امید بخش است۔ عنایتی کہ تمثیل بہ خلعت شود کفایت است از آنکہ نسبت خاصہ خویش عطا نموده باشند و قیام دیگر ہمہ خوب و روشن بودند۔ چون حضرت ایشان را چند روز است کہ ضعف بدنی عارض شدہ است بنا بران در خدمت عالی گذرانیدہ نہ شدہ است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقتی کہ صحت کامل رود بہ حضور ایشان عرضہ است شما گذرانیدہ خواهد شد۔ والسلام۔

**مکتوب صد و ہفتم**۔ نیز بہ شمار الیہ در ذکر توجہ غائبانہ کہ از حضرت ایشان در حق او بہ وقوع آمدہ و تخریص بروعدانی التوجہ بودن و اشارہ ترقیات یاران خویش۔

لہ الحمد۔ حقایق آگاہ نجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف این فقیر را بظاہر و باطن متوجہ خویش دانند و از دعوات غائبانہ غافل نہ شمرند شب جمعہ گذشتہ در حضرت روغن مقدسہ بہت شما از حضرت ایشان در بارہ توجہ گرفته شد۔ امید کہ آثار آن ظاہر گردد۔ گاہ بہ جانب شما غائبانہ نظر کردہ می شود شمار را با خود خصوصیتہ خاصہ می فہم و بعضی کمالات بلند در حق شما متوجہ می گردند کہ قبلہ توجہ وعدانی است و پراگندہ نہ گشتہ۔ امید است کہ کار سنین بہ ساعات منفعتی گردد۔ چنانچہ بعضی یاران کہ بہ فقیری نشستند حضرت ایشان فرمودند کہ کار سنین آہنادر ساعات میسر شد۔ سعادت آثار ملاحظہ معارف بہ فناء قلب رسانیدہ است

و در اخلاص و قدویت بے نظیر امید که در حق مشائخ الیه توجہات خاصہ در رخ

نزدارید۔ والسلام۔

مکتوب صدوق ششم۔ بہ خان سعادت نشان مختتم خان در بیان آنکہ قول

حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازدوت یقیناً و امثال آن ہنگام عرفت است  
و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل می گردد۔ و بیان آنکہ ہرہ وافر از مقام  
اشبات موقوف بر تمامیت معاملہ نفی ہست۔ و مجموع معاملہ نفی و اشبات بے قران

ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی صورتی نمی بندد۔

نخمرہ و نصلی و نسلم مرحمت نامہ آن برادر ہمایون کہ مشتمل بر دو فقرہ شوقیت

و لطافت بود در رسیدن اتوماتا و از دست بودہ نرسید بر ذہن انور و

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

متذکر کہ ہم برین سوال این قسم اذواق و مواہید کہ نہ تہا سے ارباب کشف و شہود ہست

محبان و خواہان را خوش وقت می ساختہ باشند فانکم فی العالم مثل القلوب

و المرء فی الجسد فی صلاحکم صلاح العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضی اوقات

حالتہا رومی دہند کہ بے اختیار التدریق قول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کہ

لو کشف الغطاء ما ازدوت یقیناً می شود۔ و مع ہذا فقدان لغت وقت ہست

و کما جس ببالک او خطر فی خیالک فاللہ سبحانہ و راع ذالک کمرکن

این حالت ہست۔ بغایت صیل و بس بلند ہست و از صلان آن اقل قلیل بسین

این ہست کہ این معاملہ ہنگام عرفت ہست فقط و وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل

ویرا ہین می گردد و در رنگ غوام از اثر بہ موثر پیے می برد و از دال بہ مدلول می گراید

گر گویم مشرح این بے حد شود

کریمه دیت ارنی کفیت تخیلی المونی. گویا نشان حال آن مقام است و با وجود<sup>علیه</sup>  
 این دارد طلب و رار الورا نمودن و این مشهور داخل هو اساحتن و تحت لا اورد  
 از بلندی استقداد و علو است مشعر است قطوبی لمن جمع بینهما باید و سنت  
 که بر حلقه نفی حضرت خلیل الرحمن است علی نبینا و علی الصلوٰۃ و السلام هیچ ذره  
 از ذرات شرک نه گذاشت که مسدود بگدا از نه ساخت. کریمه و ما کان من  
 المشرکین مؤید این معنی است. و تا تمام معامله نفی را قطع ننماید و از مقام خلعت  
 حظ وافر نه گیرد از مقام اثبات که خاصه حضرت پیغمبر است علیه من الصلوٰۃ افضلها  
 و من المستلیمات کمالا بهره حاصل نه کند. از اینجا است که تجلی ذات به تخلل صفات  
 و شیون مخصوص به ولایت او علیه الصلوٰۃ و السلام گشت. و دیگران را به تبعیت  
 و در اشت تنزله ازان ارزانی فرمودند و او علیه الصلوٰۃ و السلام در دنیا برویت  
 بصری مشرف گشت و دیگران را موعود به آخرت شد و غیره از ایقان که نشر رویت  
 است لهدیب نه شدستی که بعضی محققان صوفیه منع رویت قلبی نموده اند برویت  
 بصری خود چهره رسد سبحان الله بعضی از متصوفه به ظهور شهیدها قائل رویت بصری  
 درین دار فانی شده و مخالف کتاب و سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا  
 فاضلوا صناعوا فاضلوا بر سر اصل سخن رویم و گویم که مجموع معامله نفی و اثبات  
 بے اقتران ولایت محمدی و ولایت ابراهیمی علی نبینا و علی الصلوٰۃ و السلام صحت  
 نه پذیرد و کمالات مقام خلعت که تعلق به محیط دائره دارد به مرکز دائره که اصل  
 مقام محبوبیت است جمع نه شود بوسه از مقام اثبات به مشام جان نه رسد.

و اجتماع این دو بجز محیطی تقریباً شیخ کامل ممکن الحصول نه با لحد طول صحبت  
 و رسوخ تام هر دو در کار اندر الحمد لبت که رسوخ و قدویت تام در ان برادر  
 بجناب حضرت پیر دستگیر مفهوم می شود - و السلام  
 مکتوب صد و نهم - به سید نور محمد بنگالی در بشارت معیت و تصفیة عناصر  
 و اشارت به سببیت وحدانی .

باسمه سبحانه - حامداً و مصلياً - اما بعد میران سید نور محمد معلوم نمایند که  
 دیر و زرد مجلس سلوک در حق شما بسیار امیدوار شدیم معیت خاص با خود یافته  
 شد و چنان متخیل گشت که معامله که تعلق به عالم خلق داشته یعنی تصفیة و تنقیة  
 عناصر راجع متوط بوده مفقونی شده باشد و الغیب عند اللہ سبحانه الحال امیدوار  
 معامله که به سببیت وحدانی تعلق دارد باشند و فقیر را بجانب خود متوجه شناسند  
 رویه دعای سلامتی خاتمه ممد و معاون بوند - و السلام -

مکتوب صد و نهم - نیز به مشارالیه در بشارت مناسبت به لطیفه اخفی  
 و لطیفه سخاک در دید قصور اعمال -

الحمد - اما بعد - سیادت پناه برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند  
 که این فقیر از احوال شما غافل نیست و خواهان ترقیات شما می باشد - قبل ازین بچند  
 گاه مناسبت شما به لطیفه اخفی که اعلیٰ ترین لطائف عالم امر است دریافته بود الحمد لبت  
 علی ذلک و اسرار تاز که بر این لطیفه از نوشتن و گفتن خارج است ولایت محمد  
 علی صاحبها الصلوٰة والسلام تعلق به این لطیفه دارد و زیر قدم آنحضرت است علیه  
 الصلوٰة والسلام - چنانچه شرح و بسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندیج از انجا

تشفی نمایند و امر و زور در حلقه صبح مناسبت شما به لطیفه خاک متوهم شد و این لطیفه  
 راس در پیش لطافت عالم خلق است و معامله که به او مربوط است فوق جمیع لطافت  
 عالم امر و خلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیه فلیراجع هنالك .  
 هر چند این دور از کار را بر دید و یافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بر  
 استقامت احوال و صدق طلب که تقدیر و زکار شما است حصول این معنی بجای  
 استبعاد نیست فطوبی لکم و بشری و معامله که فوق جزو ارضی است به هیئت  
 وحدانی انسانی مربوط است و تفصیل آن در مکتوب بیان طریق جدید در مکتوبات  
 قدسی آیات حضرت مجد و الف ثانی مبین است پیش فرزند ارشدی محمد اعظم  
 آن مکتوب تکرار نمایند و بکنه آن برسند و اسلام اولاد آخراً .

**مکتوب صد و یازدهم** - به خواجه محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او -

یا سهره سبحانه - مکتوب محبت سلوب آن برادر گرامی رسیده خوش وقت  
 ساخت - از الوار و برکات روز عرفه که نوشته بودند معلوم شد و سبب لذات مغویه  
 گردید به همین آئین احوال را نویسان باشند که سبب توجهات غائبانه است و سلام  
**مکتوب صد و دوازدهم** - تیر به مشار الیه در بیان فضائل محبت و اخلاص .  
 بسم الله و السلام علی رسول الله - اما بعد دو مکتوب محبت شما رسیدند  
 یکی را فراد بیگ رسانید و تمهید بن نیز رسید جزا کم الله سبحانه خیرا - محبت و  
 اخلاص که در نهاد شما از قدیم متکمن است اظهر من الشمس است لهذا امتیاز خاص است  
 شما را فطوبی لکم امیدواریم عظیم هم در عقی و هم در دنیا در حق شما متوقع است  
 اگر فضائل و کمالات این محبت کما حقہ بنویسد در دفتر یا گنجائی ندارد پس سخن کوتاه باید .

مکتوب حمد و نیرودهم - نیز به مشارالیه در فضائل محبت اهل اللہ -  
 یا ستمه سبحانہ . برادر قدیم بہ ترقیائت : ازین سر بلند باشند کدام سعادت  
 برابر آن تواند بود کہ کسی تمام عمر خود را در نسبت بزرگان صرف کرده باشد درین  
 محبت شمار امتیاز تمام است و امیدواریم ہائے عظیمہ در حق شما متوقع است فضائل  
 و کمالات این محبت در دفتر ہائے تجدد لندانتھان قلم را ازان بازداشتہ . والسلام .  
 مکتوب حمد و چہار دہم - نیز بہ مشارالیه در جواب مکتوبی کہ از وقایع  
 اعلیٰ نوشتہ بود .

حامداً و مصلياً و مسالماً جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف  
 ازین احقر سلام غایت انجام مطالعہ نمایند احوال این فقرا مقرون بخیر است : المسئول  
 منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتہ کہ مکتوب فرہاد بیگ مرسل  
 بود رسید پایہ کہ ہمیرین منوال احوال را نویسان باشند کہ سبب توہمات ثنائیہ است  
 و آنچه از وقایع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امیدواریم ہائے عظیمہ گردیدہ دیگر  
 سابقاً مکتوب سعادت اسرار خالی بیگ یک عنسا متبرک کہ بہ استعمال حضرت انیشا  
 در آمدہ بود بہ نسبت شما فرستادہ بودیم معلوم نہ شد رسیدہ باشند یا نہ و ظاہر این است  
 کہ نہ رسیدہ است و گرنہ شکرانہ این قسم نعمت بجای آوردند و عیب است کہ بیچ اشعار  
 رستمودہ اند البتہ مظلوم خواہند ساخت . والسلام .

مکتوب حمد و پانزدہم - نیز بہ مشارالیه در بیان آنکہ عروج عناصر اربعہ  
 کمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہئیت و حدانی منوہ بحقیقت کعبہ ربانی است .  
 لہ محمد برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیل تفسیر فرمودہ از

کمالاتِ سببیت و هدائی اندیشه و حظ وافر اخذ نمایند. عروج عناصر از بعد به کمالاتِ نبوت تعلق دارد و معامله سببیت و هدائی منوط به حقیقت کعبه ربانی است و از گذشته آن حقیقت فرآئی است. پس از وسع حقیقت صلوات است رتبه سبحانه الحمد که جمیع ازیاران تقربیه و حصول این حقایق ثلثه امتیاز دارند. امید که آن عزیز تیر به این خواص استسعاد یابند. حقایق آنگاه میان ظهور الله و فتنا مل ماب میان عطاء الله می دانند صحبت ایشان را مغتنم خواهند شمرد. باقی حقایق را از میان ظهور الله ربانی معلوم خواهند کرد. والسلام.

مکتوب سید و شانه زد و حکم - نیز به مشارالیه در بیان فتنا و بقا به طریق اجمال  
 الحمد لله و سلام علی خادمان بنی اصفی. الله سبحانه و تعالی آن برادر گرامی  
 را به خنایات و واردات غایبه ممتاز و انتم مشربله از فتنا نفس کرامت فرماید.  
 فتنا نفس و قیاس میسر گردد که سالک وجود و تدلیج آن را از خود نفی نماید و این دید  
 غالب آید بحدی که خود را از همه محض خانی از همه صفات مثل جمادیه حس و حرکت  
 یابد. این زمان آنچه در وسع از وجود و صفات دیگر که از وسع امانت بود همه  
 رو به بزوال می آرد و وجود و صفات دیگر راجع به اصل خود که همه هست از اسما  
 الهی جل شانزه و مبداء و نبوت است می گردد و فتنا و اتم حاصل روزگار اومی شود.  
 و بعد از آن صفات ازین زائل شده بود غایت ذاتی لقیب وقت او بود یعنی است  
 الهی جل شانزه از کمالی که صفات دو بود از آن طرف به سالک عظامی فرمایند و  
 به آن بقا می بخشند و سالک متعلق به اخلاق اللد می گردد این هست بیان فتنا و بقا  
 که کمال مربوط به آن است. نوش گفت سه



ہیچکس راتانہ گردد ادقنا  
دیگرے می فرماید

ازست حجاب تو لفتین است  
شرط ہمہ رہروان ہمین است  
می بیند مگوئے مذہب این است  
می باش و مباحش شکل این است

دیگر کتابتے کہ فرستاده بودند رسید خوش وقت ساخت آنچه از واقعات و  
واردات مرقوم بود بہ و عنون انجامید کتابت شمارا بجنس در خدمت حضرت قطب  
الاقطاب حضرت ایشان گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آہنارا ما خواہم نوشت  
از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔  
مکتوب صد و ہفتم۔ ارسل الی شریف مکة المعظمة فی فضل  
الحرم الشریف۔

المحمد لله الرفع اعلام الملة الغراء بنصب الائمة الاعلام و  
المحكم بحكام الشرعيه الزهرا ماعتہ وھن من الاحكام وجعل البيت  
الحرام مثابة للناس وامنا و وعد لمن وفاه حقوق المثوبة الحسنی و  
الصلوة والسلام علی عمدة الاولیاء و عماد الالاء و علی الہ المنوہ بقرہم  
فی التنزیل فی قولہ غر من قائل قل لا اسئلكم علیہ اجرا الا المودة فی  
القریبی و علی المشہود لفضلہم فی الاولیاء العقبی و کلا وعد اللہ المحسنى  
و تبلیغ سلاما بشیح الخواطر و یسبح فی ریاضہ الناظرۃ النواظر فتعطف  
من فنون افنان ازھارہ و یحیی من عیون اعیان النوارۃ متخوفا باسنى  
التحیات العظام مخوفا بازاکی الاجلال والاکرام الی حضرت مستقر

الغرض منبع الكرم ومطلع الجود ومرتع عوالي اليهم حيث السنة المحمدية  
 مادة الرواق والطريقة الاحمدية عاقدة انطاق ذي القدر المعلى  
 والمجد الواقرا على المغمور بيطال جوده العليم كل زاد واد والمغبر  
 بنوال فضله الجسيم الحاضر والباد فتميز الالهامعان عليهم وعاديان و  
 والحجان اليهم مولانا الغنى عن البيان اذ تنو برهان ولا يقام الدليل سه  
 اساميانم تروك معرفته وانما لذة ذكرناها

السيد السنن المنيف بما نى جوزة بلد الله الحرمه المكرم البورليف  
 ابوانسه اذات واخو البركات ..... سلمه الله تعالى ولا زالت ربوع  
 الاسلام بعواطف لطفه عامرة المعاهد وجمع الضلال بعواصف قهر  
 دامرة المشاهد ومعالم الهدى ببياناته وبناته واضحة المقاصد  
 ودواعى الغنى لبتهب رجومه طامة المراد ولا يبرح علم عمده مرتوعا  
 ابداً وبناء مجد العالى العباد منصوباً يحفض الاعد اما اهتداهاد  
 بمناره وغشى غاش داره وعشى عاش انى تارة تحرير سطو المسطو  
 لاهداء السلام عليكم ورحمة الله وبركاته على الدوام والتلذذ بذكر  
 بعض اخلاقكم الكرام المشهورة بين الخاضع العام والنشوت بمخاطبتكم  
 ومكاتبتكم ومواصلتكم على ما يحب ويرضى ونحالى لتكم مع طلب الوقت  
 على احوالكم الفارة واخباركم السارة جعلها الله كما تحب على ما يحب و  
 يرضى لاسيما وقد اتمتم ميزان المتدلة بذلك الجبى المنيف والنظام  
 ركائب الانصاف بالوادى الشرفيت وتمتم البلاد التلاد والعباد التجلاد

بالمصالح كما هو شان السلف الصالح ادام الله عمارة حصونه الحصينة  
 بوجودكم وحرس اقلية المنيفة بعصم جنودكم وبعنا على احسن حال  
 واتم مسرة و با نعم بال داعم مبررة انه على ما يشاء قد يرو بالاجابة  
 حدى وجدير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته وصلى الله على سيدنا  
 محمد واله واصحابه اجمعين -

مکتوب صد و پیر دهم - به معارف آن گاد شیخ محمد باقر لاهیوری در بیان  
 آنکه زوال علم حصولی عبارت از فناى قلب است و زوال علم حصولی معبر بقا  
 نفس و ما یناسب ذلك -

حق سبحانه و تعالی از رفیقت ما سوا مجرد کناد - زوال علم حصولی عبارت  
 از فناى قلب است چون عنایت حضرت از فی و اسب انعطایا در رسد و بالآخر  
 از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حصولی که بذات این کس متعلق است و  
 معبر به فناى نفس است حاصل روزگار خواهد گردید - و در وجود صفات تابع او  
 به اصل خود که مبداء یقین است ربوع خواهد نمود - بدین علیّه تخیلی صفات است و چون  
 حضرت ذات تخیلی فرمایند آن عدم که حقیقت انسان است و در تخیلی صفات فنا  
 شده بود این زمان رو یا خفا خواهد آمد و در حقیقت و نشانی از عادت نخواهد ماند  
 این کار دولت است کنون تا که او دهند و اسلام -

مکتوب صد و لو ز دهم - نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه بهره از مطلوب حقیقی  
 غیر از جهل و بخرنیت و این جهل و بخر عین ادراک و معرفت است - و بیان آنکه  
 حصولی اسلام حقیقی منوط بزوال عین و اثر است - و در تحریر این بر صحبت صوفیه علیه

و اقل حصول حقیقت اخلاص بران و ذکر حرارت نبرگامہ اہل طلب و بیان شمر  
خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال۔

مصلحت دیدن آنست کہ یاران بہکاء بگذرانند و سر طرہ بازی گیرند

فصائل آداب کمالات الکتاب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی

علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتی یقال راتہ مجنون۔

از جمیع تعلقات شتی کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشتہ و قطع ہمہ آہنا

نمودہ دیوانہ وار لبطا ہر و باطن متوجہ و گرفتار مطلبہ باشند کہ بیچ چیز اذان بدست

نیاید و غیر از عجز و جہل خالص روزگار نہ گردد عدم ادراک و نکارت دران متوطن

نفس ادراک و عین معرفت بہت کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

العجز عن ذلک الادراک۔ چہ غیر از استہلاک و ضحجال اذان حضرت غر اسیمہ

نفسیہ نیست۔ خوش گفت

از حضرت ذات بہرہ استہلاک بہت استہلاکے کہ از تصور پاک بہت

آن فرقیست نائش ادراک بسیط آنجا چہ محل دانش ادراک بہت

جمعے کہ برکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند و بقناہ اکمل استعداد دارند

بر دوام بہ این استہلاک و ضحجال موصوف اند و نامے و نشانیہ نمودنہ گذارنہ

و عین و اثر را از خود بر باد دادہ متوجہ فوق اند و تا بہمال این القطاع متحقق نہ گردد

از اسلام حقیقی بے بہرہ بہت ہر چند صورت اسلام را علمائے ظواہر دوست نمودہ اند

و علم و عمل را بدرجہ کمال رسانیدہ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کالروح بہت مراعمال

را دلے تحقق بہ آن علم و عمل را از حیر اعتبار ساقط شتمہ مشام جان شان نہ رسید بہت

پس خدمت صوفیہ و التزام صحبت شان از ضروریات دین است خصوص این نوع اجتماع و صحبت لشد فی اللہ کہ امروز در حضرت سرہند طیسر است بعد از ہزار سال یہ وجود آمدہ و اسرار و معارف کتاب ہدایت را کہ در خیر القرون جلوہ داشت از سر لوظرات بخشیدہ طالبان کہ از اطراف و جوانب چون مورخ ملی می ریزند و بہرہا از ان معارف می برند۔ جمعے بہ کمالات و ولایت تلبثہ کہ ولایت صغری و ولایت کبری و ولایت علیا باشد متحقق اند و طالبان بہ کمالات نبوت مشرت و گروہی بہ حقیقت کعبہ ربانی و حقیقت قرآن مجید و حقیقت نماز مستسود و احادی باشند کہ ازین کمالات ترقی فرمودہ بہ مقاماتے کہ .... فوق این کمالات اند و افاضتہ انعام در اینجاے بہ فضل و احسان است و علم و عمل و اذراک مدخل نیست رسیدہ باشند و بعد از گذشت این مقام مقامے است بس عالی ترقی در ان مقام بہ محبت صرف متعلق است تفضل و احسان دیگر است و محبت و عشق دیگر۔ اسرار محبت ذاتیہ در اینجا مویڈ است و معارف غلت ازین چشمہ بوش زودہ است و دقائق محبوبیت ذاتی کہ نسبت غائب نبوت است علیہ الصلوٰۃ و السلام ازین مقام اتباع فرمودہ است حاصل جماعہ کہ ملزم طرفیہ احمدیہ معصومیہ اند۔

گر شنود قصہ این بوستان      مکہ شود طائف ہندوستان

اے خاطر اکثر بجانب شما متعلق است و خواہان کمال و تکمیل شما با جملہ نگرانی خاص نسبت شما واقع است۔ فقیر گاہ گاہے در وقت خاص بیاد حضرت میا بخوش شمارانیز می دہند و ملا محمد امین نسبیہ از استہلاک و صحتلال یافتہ است و از حضور خود بخود بہرہ برداشتہ امید است کہ بہاں ان متحقق گردد و السلام تسبیحے کہ در استعمال حضرت قبلہ کوئین

درآمد فرستاده شد خواهند گرفت و مترصد ثمرات و ثمرات آن باشند۔ بجانب  
 قدوة العلماء مولانا ابوالقاسم سلام و کتبی می رسانند در خدمت حضرت حافظ بیوسلام  
 در هدایای که مصحوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل اللہ سبحانہ منکم۔  
 مکتوب صد و نسبت۔ تیرہ شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً و مصلياً۔ کمالات و لایات ثلاثہ زمینائے عروج کمالات نبوت و  
 رسالت و محبت و تملت و محبوبیت گشته لفیپ وقت باد۔ محذوم اصلاح آثار  
 محمد صادق کہ مدتے در خالقہا بسر برد و بعضے خدمات شالیستہ بجا آورد برنے از  
 ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون بچہ کارے متوجہ آن حدود است مشتاق  
 ملازمت است توقع کہ اشفاق کریمانہ در حق و سے مرعی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و نسبت و یکم۔ تیرہ شیخ مذکور و بیان آنکہ مراتب قرب  
 متفاوت اند۔ قریبے است کہ بہ ظلال اسماء و صفات منوط است و قریبے است کہ مربوط  
 بہ اہدیل آہنا است دآن نیز برد و قسم است قریبے است کہ ناشئی از کمالات نبوت است  
 داین فوق جمیع مراتب قرب است در تحریص بر صحبت حضرت الشیخان۔

حامداً و مصلياً و مسلماً۔ حضرت و اہب العطایا آن مجموعہ فضائل صوری و  
 معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ مراتب قرب  
 متفاوت اند قریبے است کہ بظلال اسماء و صفات متعلق است و معبر است بہ ولایت  
 صغریٰ۔ و قریبے کہ وابستہ بہ اصول صفات است برد و قسم است قسمی کہ ملحوظ دران  
 غیر از صفات امر دیگر نسبت۔ و از مرتبہ حضرت ذات غیب ہوئی کہ منہائے مقاصد  
 است بلوے بہ مشاہم جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب مسمی بولایت کبری است

کہ ولایتِ انبیا است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ و قسم دیگر ہر چند مثبت بہ اصول صفا  
 است لیکن ذاتِ غرثانہ در پردہ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے ازان بے  
 نشان ہویدامی شود اما از ذات مجرد بے نصیب است بعبیر ازین ولایت بہ ولایت  
 علیا کردہ اندکہ ولایت ملا را علی است علی نبیتا و علیہم التحیات و البرکات و چون  
 بفضل خداوندی جل شانہ سیر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول  
 در رنگ مراتب ظلال ترقی نماید و اصل قریب ذات غرثانہ نہ خواہد گشت۔ و اصول  
 عربانی حاصل روزگار اومی گردد و این قرب ناشی از کمالات مرتبہ نبوت است تا لدا  
 صاحب دولت باشد کہ جمیع این کمالات مشرف دستسعد گردد و زبان حال او باین  
 ابیات گویا شود۔

ہم از در باز کردے باد نور روز  
 کہ من یوے گل خود دارم امروز  
 مدہ پیش شب از سر یوم اکنون  
 کہ من یا مہوش خود شادم اکنون  
 گر اول می ریود از گریہ آہم  
 کنون خوش می برد در جادہ نوام

این خلاصہ سلوک است کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ بہ حصول آن ممتازند و من بعد ہذا  
 مایذق عفاوتہ و ما کتمہ اخطی لادیہ و اجمل امروز این معارف از ہم بند در  
 حضرت سرہند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلار اللہ حاصل است فعلیکم بصحبہ  
 ثم علیکم بصحبہ

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان  
 گر ما نرسیدیم و تو شاید پیری  
 مکتوب صد و نسبت و دویم - تیر بہ شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد شریف حرم  
 و تحریریں بر احراز صحبت حضرت ایشان۔

لہذا سبحانہ الحمد کہ خدمت حقایق آگاہ حافظ محمد شریف درین سفر از راہ  
 معنی کہ بہ حضرت ایشان دارند بہرہ از کمالات مرتبہ نبوت بہ طریق تبعیت یافتند  
 و بہ این سعادت غنظلی کہ نسبتاً از کمال اولیاست مشرف شدند و بود شریف ایشان  
 مفتخر شدہ کسب سعادت نمایند حافظ حیو نیلے اظهار اخلاص شامی نمودند از  
 حضرت حق سبحانہ ثبات و استقامت طلب نمایند محبت با این طائفہ علیہ از اہل  
 نعم خداوندی است چل شانہ اشروع مع من احب لبشارتے است دور افتادگان  
 را۔ فقائل باب ثلاثہ این ہم بعضے فوائد حاصل نمودند و متوجہ فوق اند سعادت  
 آثار اگر یکبارہ خود را بہ حضرت سرسند رسانند و بیدار فالقن الاوار حضرت قبلہ  
 گنجای مشرف گردند۔ چہ نعمتے است غنظلی۔ ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار  
 نمودہ است۔ با بجز مہربانی خاص در حق شما مفہوم کردہ می شود اما اگر بہ صحبت برسید  
 و منظور نظر خاص گردید و از درجہ تالیی بدرجہ سبحانی ترقی فرمایند نور علی نور بار شدہ  
 اے دل بگوے دوست گذارے نمی کنی اسباب جمع داری و کارے نمی کنی  
 و اسلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدی و التزم متابعتہ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ  
 سلم من الشلوٰت افضلوا و من التسنیرات اکملها۔  
**مکتوب حمد و سپاس و تسبیح ہم**۔ نیز بہ شیخ مذکور در تفصیل سیر انجالی بر  
 تفصیلی و جواب آنچه از وسعت قلب و یافتن اعضاے خود را فلین اعضاے  
 آن حضرت نوشته بود۔

حامداً و مسلماً۔ مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیدہ خوش وقت ساختند  
 زادکم اللہ ذوقاً و شوقاً۔ نوشته بودند کہ دائرہ اصول معلوم خوب شدہ۔ شاید



مثل ظلال اتفاق علم شان نمیند۔ بدانند که سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خلیه معتبر  
 است۔ اجمال به حضرت ذات غر شانہ مناسب است و تفصیل به اسما و صفات پس  
 هر که سلوکش از ابتدا به اجمال قرار گرفت طوبی الہ و بشری دائرہ ظلال به این رحمت  
 که شما قطع نموده آید خال خالی را مگر به این دولت مشرف سازند امید که از مراتب  
 اصول عبور نموده بذات بخت و اصل گردند و اصل در رنگ ظل در راه یگذارند و  
 آنچه از ممکن قلب و وسعت آن مندرج بود به وضوح انجام میدنیک مبارک است  
 قلب را آن قدر وسعت بهم می رسد که اگر زمین و سموات را در زاویہ آن بینند از  
 فراخی آن هیچ محسوس نہ کنند۔ امید که معلوم شمایز شود این دید مجرا استعداد تام  
 است۔ و آنچه در بعضی اوقات اعضاے خود را عین اعضاے فقیری یا بند بجا بیت  
 عالی است و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت تحمل که به اندک صحبت جمیع  
 کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر به جانب شما نگران می باشد از کیفیات اولیات  
 مشر و عا اطلاق می بخشیده باشند که سبب توہمات غائبانہ است و فقیر را از توجہ  
 غائبانہ غافل ندانند و اسلام۔ خدمت اعلم العلماء و والد شریف شما سلام فقیرانہ  
 قبول نمایند۔ ذکر خیر ایشان را در خدمت حضرت نموده فاتحہ گرفته شد۔

مکتوب صدر و نسبت و چهارم۔ نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه سیر اجمالی  
 العلیم منوط به ولایت علیا است و از لوازم آن تصفیہ عناصر ثلاثہ است و تصفیہ  
 عنہر خاک که کمالات نبوت متعلق بہ است۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرموده و اصول بنیاد  
 بخت که معراست از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید صحافت گرامی

معاقب یک دیگر می رسند و از فرستادن بواب تقصیری رود معذور نخواهند داشت  
 و العذ عند کرام الناس مقبول. و آنچه از سیر اسم العظیم نوشته بودید مبارک است  
 این میر مشعر به ولایت علیا است. و از لوازم این مقام لصفیه عناصر ثلثه است بواسطه  
 عنصر خاک که ترکیه آن در کمالات نبوت متحقق است. لصفیه عناصر ثلثه در خود ملاحظه  
 خواهند نمود. ایضا درین مقام ذات ملحوظ است در پرده صفت خصوصیات این  
 مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم المرء مع من احب معنی خاص شماره آنچه  
 می فهمد. امید است که ازین راه به جمیع کمالات مستسعد گردید. چون ایام رمضان  
 است بواب حضرت ایشان میسر نه شد. بعصمت وارد است که در کتابت اخیر مندرج  
 بود از قنای لطائف و انکشاف عالم مثال و غیر آن و آنچه از احوال مستر شدن  
 هم قوم بود به و منوح انجامید قاصد مستعجل بود بنا بر آن بسیرت نوشته شد.

مکتوب صد و نسبت و پنجم - نیز به شیخ زکورد در کمره یس بر احوال ایمان  
 غیب بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق و انفس است و نسبت سایر فرق  
 در آفاق است و تمیز بر عدم غلط اول باثانی.

بسم الله الرحمن الرحیم. در مدارج قرب متری با شدند و کتابت شما یک دیگر  
 بتعاقب رسیدند. غرض داشت که خدمت حضرت قبله گاهی کرده بودند به نظر اشرف  
 درآمد چون قاصد مستعجل بود بواسطه بروقت دیگر موقوف ماند انشاء الله درین نزدیکی  
 خواهد رسید آنچه از سرگذشت احوال نگاشته اید نیک و مبارک است بهت بلند دارند  
 دهر چه مشهور و مکشوف گردد آن راحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند  
 ایمان غیب یا الضیبه عوام است یا الضیبه انحصار متوسطان به شود و مشاهده

ملتذاذند۔ سعی نمایند کہ دائرہ نفی بہ اثبات رسد و از مقام اثبات حظ وافر  
 تقدیر وقت گردد۔ از حصول نسبتہا و انکشاف ارواح کہ قلمی بود بہ و ضوح انجا امید  
 بسیار غالی است۔ لیکن باید قبلہ توجہ پراگندہ نہ گردد۔ دیگر بدانند کہ نسبت خاصہ  
 حضرت ایشان از ہر دو نسبت فوق است و ماہج کلام از ہر دو مسامس ندارد و مباد  
 آن را بہ این نسبت خلط سازند ہر چند از شما این معنی بعید است اما خبر کردن لازم است  
 حضرت در وقت مطالعہ مکتوب شما نیز اشارت نمودند کہ نسبت درین سفر نفییب  
 شما شدہ است فوق آن نسبتہا است زیرا کہ حصول آن را از ارواح مشتاق نہ فہمند  
 چہ کمال مشتاق طریق چہ نقشبندیہ و چہ قادریہ منحصر در دائرہ انفس است و خارج آن  
 قدام گاہے ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق بہ ماوراء انفس و  
 آفاق دارد۔ قیاس کون ز گلستان من بہار مرا۔

این سیر بہ اقر بہیت تعلق دارد۔ ملا حظہ این معنی نہ اوہند نمود۔ احوال بعضی  
 یاران کہ در کتابت متدرج بود بجز عن عانی رسانیدہ و تکسین فرمودند۔ شجر ہا کہ  
 طلب داشتہ بودند نقل آن ظاہر پیش شما خواهد بود حاجت نیست۔  
 مکتوب صدر و نسبت ~~ششم~~ نیز شرح مذکور در باب مکتوب او کہ از احوالات  
 بلند نوشتہ بود و اشارہ بہ یہ سوال آنہا۔

الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات  
 خویش تصور نمودہ سلام عاقبت انجام مطالعہ نمایند۔ صحیفہ شریفہ کہ متضمن اذواق  
 و اشواق بودہ۔ عبد الواحد کمار و اجماع عمر کہ انگوری و سیب ہی رسانیدند  
 و محبتہ و محبتہ کہ بہ شما می فرمدا مورے کہ نوشتہ اید حصول آن در حق شما مستبعد است

بلکه بحکم المرء مع من احب توان گفت که دافع و حاصل کتابت شما به نظر مبارک حضرت قیوم وقت مد ظله العالی در آمد مهربانی فرموده بدستخط خاص بواش مع بشارت و اشارات قلبی فرمودند و سابقاً در جواب مکاتیب سابقه کتابت مفصل فرستاده شده هست بحتمل که رسیده یا نشد. معامله تفضل را چون سرانجام دهند امیدوار باشند که اصناف کمالات از راه محبت فائز گردد. و تشخیص این معاملات کما حقاً تعلق به صحبت دارد. بهر کیفیت یگان باری متوجه این حدود گردند و السلام. چون فقیر درین ایام خون کم کرده بود به شکر الواحد کما زیاده از یک مرتبه نشستن میسر نه شد. یک تسبیح به شما فرستاده شد قبول نمایند. کتابت را هم به تکلیف نوشته است. سؤالات کمال بنویسند و السلام.

مکتوب سرد و طبیعت به سؤالات - نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب ادک  
متضمن اسئالات بلند بوده.

الحمد لله اولاد آخره - صحیفه شریفه برادر گرامی کمالات اتسابت میان محمد باقر که متضمن اسئالات بلند و معاملات از تمیز بود رسید بسبب مسرت بی اندازه گردید کتابت که به حضرت ایشان فرستاده بود به نظر مبارک آنحضرت در آمد وقت خواندن آن آثار اقباط و سرور بر روست مبارک بود اگر دید بلکه از زبان مبارک فرمودند که متوجه فوق هم گشت قبل من قبل بلاعلة بالفعل وقت مساعدت ندارد که فقیر جواب مفصل بولسید. از حضرت ایشان خواند جواب حاصل نمود متعاقب به مشیت سبحانه مقصد می جواب تو اید گشت. دیگر سفر شاه جهان آباد غالب می نماید که درین چند روز معین شود انتظار جواب آن طرد نیست ظاهراً در دو سه روز غلب از

آن حدود برسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہاں ہے کہ مثل شما درین سفر فنیق باشد باید کہ بزودی بہ بلدہ لاہور رسیدہ و از جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمود متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنکہ کیفیت رُودید خواهد نوشت۔

**مکتوب صد و لست و ششم** نیز بہ شیخ مذکور در بواب مکتوب او کہ از انکشاف معاملہ خلعت و مہربانی سید الکوئین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ محبوبیت و محبت تعلق بہ مرکز دارد و خلعت ناشی از محیط آن مرکز است۔

الحمد للہ و آخراً۔ برادر گرامی فضائل و کمالات دستگاہ میان محمد باقر این عاصمی را اشتقاق لقا بہجت افزای خوش نصیب فرمایند صحیفہ شریفہ کہ درین وقت مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ خوش وقت ساختند۔ آنچه از انکشاف معاملہ عظیمہ خلعت مندرج بود نیک و مبارک است حق سبحانہ بہرہ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت و مہربانی سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیات نوشتہ بودند سعادت عظمی است امید است کہ از کمالات محیط و مرکز خط و افر نصیب گردد و محبت تعلق بہ مرکز دارند و خلعت ناشی از محیط مرکز است محبت و خصوصیت کہ نصیب وقت شماست در حق شما حصول نسب مذکورہ مستور نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جہان آباد تفرگشتہ است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام با خارجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ است۔ اگر توانند درین سفر یافت نمودن خود بخایت مستحسن می نماید بی اختیار دل می خواهد کہ شما در سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت نہا و الابدعائے خیر یاد نمایند تا نیا آنکہ چون حضرت ایشان را از امر و در پائے مبارک در دے حادث گشتہ۔

بجست حصول جواب التماس نموده شد بلکه رختن شاه جهان آباد بالفعل تا چند روز  
موقوف می نماید۔

مکتوب صد و سیست و نهم نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که مشتمل  
بر مهربانی حضرت سید الکوین علیه الصلوٰۃ و السلام بود۔

له الحمد۔ امید که بهره از حقیقت الحقایق بردارند در کتابت اخیر آنچه  
از مهربانی حضرت سید الکوین علیه و علی آیه من الصلوٰۃ افضلها ومن التسلیمات  
اکملها در باره خود که مشاهده نموده اند کتمیل این اشفاق و لطافت از راه حقیقت  
او علیه الصلوٰۃ و السلام باشد۔

حشتم دارم که دهادشک مرا حسن قبول آن که در ساخته است قطره بارانی را  
مکتوب صد و سی و نهم نیز به شیخ مذکور در بیان ترقی یاران خویش و ذکر بشارت  
حقیقت صلوٰۃ به مشار الیه۔

مجد عارف و نعمت الله در ولش و عبد الواحد که کتابها را مع بدایا  
م رسوله رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواهد داشت انشاء الله تعالی بویاز  
عید قربان ظاهر از نخصت شان صورت پذیرد۔ درین روزها کار بار صحبت نبوی  
دیگر است و کثرت از دعام هم نسبت۔ بسکه کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان  
بشارت حقیقت صلوٰۃ فرمودند این از جمله لوازم است۔ ویروز بعد از نماز نهم  
بے خواست تبجی بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور بکمال لطافت  
و وسعت تمجیل شد۔ والقیب عند الله سبحانه۔

مکتوب صدوسی و یکم: تیر به شیخ مذکور در بشارتِ معبودیت صرف و  
الحاق بحقیقت الحقایق و حصول بهره از ذات موهوب و در تحریرین بر استقامت  
و از دیاد را بطه معنویه -

لا الحمد لله سبحانه الحمد که آنچه این عاصمی از روی ظن و تخمین خود مصحوب میا  
عطا الله نوشته ارسال داشته بود حضرت قبله دارین از کمالی بنده نوازی نیز نگار  
فرمودند از اقتدای صلوة که مقام معبودیت صرف است ایضا نصیبی در حق شما نشان  
داده و از الحاق بحقیقت الحقایق و حصول بهره از ذات موهوب که از راه عارف قیوم  
است هم اشارت نموده جائے که نوشته اند که با وجود بعضی از این معاملات مشهور  
نی گردید - تفریح به حصول این دو امر جلیل القدر پیش این مسکین کردنند هر چند از لفظ  
آن عبارت معلوم است شکر خداوندی غرضانه بجا آرند و در از دیاد استقامت بجا  
کشند فان الاستقامة فوق الكرامة - این سه چهار بشارت که غایبان در حق شما  
فرموده اند یاران دیگر را اگر در سالها قلیلی از آنها بدست افتد هم هزار مغتنم می دانند  
و در حق شما چون محض از راه محبت که به اکابر این مجلسه رحمانیه متعلق است -  
بجصول انجامیده - پس لازم که در از دیاد را بطه معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع  
بتایا این مقامات بهره ور گردند - بعضی از لوازمات که به الحاق بحقیقت الحقایق متعلق  
اند در خاطر بود که بنویسد - اما چون در دستها فقیر خارش که عادات قدیمی است خود نمون  
نخواست نوشت بنابر ضرورت این چند کلمه نامر لوطا نوشته آمد - اما این قدر بداند  
که اگر درین روزها میرسد به این حدود نمایند بغایت بر محل است شاید تا بعدی رسات  
فرصت نه دهند آن زمان تدارک بچسبند خواهند کرد -

مکتوب صدوسی و دوم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکاتیب او کہ از محبوبیت  
مناسبت بہ حرف میم نوشتہ بود۔

صحافت گرامی کہ بہ تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیدہ خوش وقت ساختند  
آنچہ از معاملات باطن مرقوم بود بہ وضوح انجامید۔ امید کہ معنی محبوبیت بر وجہ کمال  
ظہور نماید و اسرارے کہ تعلق بہ آن مقام دارند مفصلاً جلوہ فرمایند۔ از قریب مجیب  
رابطہ معنوی شہماقوی افتادہ است و قیقہ از دقاتق را فرد نخو اہمند گذاشت۔ نوشتہ  
بودند کہ مناسبت حرف میم را کہ از مقطوعات است بہ محبت لقور می کند بلکہ ہمچنین بہ

چنانچہ رباعی حضرت الیثان مرقوم بہ آن ناظر است۔

مکتوب صدوسی و سیوم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از محبوبیت ذاتیہ  
و حصول تعینات ثلثہ و یافتن مناسبت بہ حرف میم بہ ثبت و مزویت نوشتہ بود۔  
الحمد لله وسلام علی عباده الین انصطفی بصیفہ شریفہ برادر طریق فضل  
آب میان محمد باقر کہ متضمن از ذائق و اشتواق خالصہ بود صلاح آثار رحیم داد رسانیدہ  
خوش وقت ساخت۔ آنچہ از حصول محبت محبوبیت ذاتیہ و بہرہ یافتن از محبوبیت حضرت  
کہ تعلق باطنی دارد نگارش یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود۔ ع

باکریان کار ہا و شوار نسیت

چہ عجیب اگر او سجانہ از کمال فضل و احسان خویش بندہ را بہ بعضی امور خاصہ  
نواز دو محرم بارگاہ سازد۔ در حق شما حصول این قسم امور مستبعد نسیت بلکہ واقع  
اما مثل من عاصی را چہ نسبت کہ ازین ما بجا گفت و گو نماید ماللترا اب در باب  
آن قدر در بکر عصیان فرورفتہ است کہ از شرم و خسارت کہ لغد وقت دارد چہ اظهار



نماید که چپه قسم ندامت و حسرت حاصل روزگار است اما مع ذلک حضرت قبله گاهی بعضی  
اسرار غامضه با او در میان می آرد

لعل رحمة ربی حین یقسمها      قاتی علی جیب العصیان فی النعم  
از حصول تعینات ثلثه و مناسبت به هم مقطعه بحیثه بلکه فهم کردن مرادیت  
که مندرج بود به وضوح انجامید ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو  
الفضل العظیم معامله محبوبیت صفت که تعلق با شخصی دارد و کذا لک مناسبت چون  
المیهم مقطعه به محبت و قتی که به قوت ظهور نماید که از شائبه شک مبرا باشد در عنین  
بخدمت حضرت ایشان خواهند نوشت جواب کتابهاست شما بدستخط خاص مرقوم گشته  
محبوب رحیم داد رسول داشته امید که به سلامت برسد

مکتوب صدوقی و چهارم نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از معامله  
مقطعات نوشته بود

له الحمد برادر طریق میان محمد باقر مره بعد از انکشاف حروف مقطعه  
می نویسند امیدوار باشند فان المرء مع من احب در کتابت اخیر از معامله  
ظاهر مقطعه مرقوم نموده بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان هم عرض داشت نمایند  
لیکن جنونی جواب این قسم اسرار لازم الاستتار است جنون بحال عقلی است این قدر  
هست که عواطف شما در حضور یاران به سمع مبارک می شود و آثار نبیانت بر چهره  
مبارک هویدا می گردد و به خوش دقتی استماع می فرمایند ازین راه ما امیدار می شویم  
دیگر اگر حلقه یاران اهل عسکر منقذ می شود و صحبت گرم است در آمدن خود استعجال  
نمایند و الا لا ملاصقیا الدین صاحب شاهراده دوبار آمده است یا نه

کالاخان افغان سرگرم است یا نه . دیگر چه قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند  
دیگر فقیر را ہم شوق بر لاهور درین روزها پیدا شده مصلحت شما چیست . حامل رقمہ  
حقائق آگاہ ماموسی جوان صاحب احوال بہت مشتاق ملاقات شما می رسد باید کہ  
از ملاقات زیادہ از سابق محفوظ شود . والسلام

مکتوب صدوسی و پنجم نیز بہ شیخ مذکور در میان آنکہ نزول بعد صرف امر عظیم  
است و صاحب این نزول مناسبت تام بہ ارشاد دارد . و آنچه در مکتوبات واقع  
است کہ گاہ باشد کلمت جوار نافع آمد اشارہ بہین نزول بہت و بجواب آنچه  
از مقطعات و محبوبیت نوشته بود .

برادر گرامی میان محمد باقر پیش ازین نزول لطائف عشرہ نوشته بودند . اما  
از نزول بعد صرف بے فراخ اصنافت گاہا شعاری نہ کردہ اند . باید کہ ملاحظہ  
نمودہ قلمی نمایند . عدم صرف مقابل وجود صرف بہت علامت وصول بود و صرف  
تحقق شدن نزول مذکور بہت چہ مقرر بہت کہ ہر قدر بلند تر و وہمان قدر پایان تر  
فرود آید اشارہ این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شدہ جلے کہ فرمود  
اند کہ گاہ باشد کہ درین دقیقہ ظلمات جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہ آمد و فرماید  
بالجملہ فرود آمدن بہ لفظ عدم و تحقق شدن بہ ظلمت صرف معاملہ عظیم بہت چنانچہ از حضرت  
مجدد العت ثانی نقل کردہ اند کہ در غسل خانہ بادشاہ تشریف فرمودہ بودند از ظلمت  
جوار آن مجلس نزول را کہ متوقع بودند یہ جھول انجامید و آن نزول عبارت از لفظ  
عدم صرف بودہ صاحب این نزول را مناسبت تام بہ مقام ارشاد و تکمیل است  
و کتابت درین روز ہا رسید از انکشاف حروف مقطوعہ و معاملہ محبوبیت صرف

نگاشته بودند به وضوح انجامید۔ اللّٰهُمَّ زِدْ حَضْرَتِ الشَّيْخَانِ هِمَّ جَدِّ كَلِمَةٍ فِي جَوَابِ  
 عَرَائِضِ شَائِقِي فَرَمُودِهِ اَنْدُوْحِي جَوَابِ بَيْنِ السَّرَّارِ عَالِي دَرَبَارِهِ شَمَائِلِ تَابِتِ مَبْرُودِهِ اَمِيْدِ  
 اِسْتِكْرَامِ دَخَلِ مِيْرِ شُوْدِ اِيْنِ قَدْرِ رَاهِمِ كِهْ نُوْشْتِهْ اِنْدَامِ عَظِيْمِ اِسْتِ وِدُوْ كَلِمَةٍ دَر رُقْعَةٍ شَمَائِلِ  
 بِهْ دَسْتِ خَطِّ فَاصِلِ بِهْ حَافِظِ مَحْمُودِ شَرِيْفِ خَطِيْبِ بَرِيْكَاتِ نُوْشْتِهْ شُدِهْ بِهْ عَمَلِ دَر اَوْرُدِهْ اِطْلَاحِ  
 بَحْثِيْدِ بَرَادَرِ حَيْمِ دَا دَخَانَ اَفْعَانَ بِهْ مِيْرِ مُحَمَّدِ اِبْرَاهِيْمِ نُوْشْتِهْ شُدِهْ اِسْتِ ظَاهِرِ اَمْتَعَلِقِ  
 نُوْدِ سَا زِدِهْ اِيْچِهْ دَر مَشَارِ اَلِيْ حَقِيْقِ صِفَاتِ يَافِتِهْ اِنْدِ مَطَابِقِ دَلِغِ اِسْتِ حَضْرَتِ الشَّيْخَانِ  
 فَرَمُودِنْدِ دَو اِسْلَامِ حَاجِي مُحَمَّدِ شَرِيْفِ كِهْ مَدَارِحِ شَمَائِلِ سَلَامِ مِيْ رَسَانِدِ جَعَالِيْ اَسْكَا  
 شَيْخِ عِيْسَى بَعْضِيْ فَوَائِدِ اَخَذِ مَبْرُودِهِ مِيْ رَسْمِ بِهْ شَمَائِلِ مَلَقِيْ خَوَابِدِ شُدِ۔

مکتوب صدوی و هشتم نیز به شیخ مذکور در تحریر بر صحت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لِيْ اَلْحَمْدُ اَوْلَادِ اَسْرَا بِرَادَرِ طَرَقِيْتِ بِهْ اِهْتِ تَشْتِيْحِ  
 كَرْدِنِ اَمْرِ تَحْمِيْلِ سِيْرِ اِيْنِ حُدُودِ اِلَازِمِ دَانِنْدِ مَبَادِ اِيْهْمُونِ قَدْرِ قَنَاعَتِ مَبْرُودِهِ مَكَابِلِ  
 وِدِنْدِ كِهْ مَنَافِيْ طَلِبِ اِسْتِ۔ اَمْرُورِ بِحَقِيْقِيْلِ اِيْنِ قِسْمِ اَمُوْرُ و تَشْتِيْحِ اِيْنِ لَوْعِ مَعَالِمِ  
 بِهْ سَهْوَلِ مِيْرِ اِسْتِ فَرَا تَا چِهْ رُوْدِ هِدِ۔ هَلِكِ الْمَسْوُفُوْنَ شَتِيْدِهْ بَا شَتِندِ خُوْشِ كَفْتِ  
 لِيْ دَلِ يَكُوْءِ دَو مَتِ كَذِبِيْ كَفِيْ اَسْبَابِ جَمْعِ دَارِيْ و كَارِيْ نَمِيْ كَفِيْ  
 دَا رَهْ اِبْتِشَارِ مَلَاحِظِ دَرِيْنِ رُوْزِهَا و سَعْتِيْ پِيْدَا كَرْدِهْ ظَاهِرِ اِيْهْ بَعْضِيْ يَارَانِ شَرِيْفِ  
 بَرَسِدِ۔ بِالْمَجْلَمِ مَانِنْدِ سَابِقِ اَزْ صُنِيْقِ بَرَا مَدِهْ دَرِيْنِ طَوِيْرِ وَقْتِ اِكْرِبِ بَرَسِنْدِ كَمْتَلِ كِهْ مَعْنِيْ  
 مَحْتَمَلِ بَرَقِيْنِ بَرَسِدِ۔ وَا لِسْلَامِ۔

مکتوب صدوی و نهم نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از آب خوردن  
 تالچ و مینوع از یک حتمه نوشته بود۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نہ الحمد صحیفہ جناب کمالات دستگاہ کہ بہ  
 امراد و معارف عالیہ مشمول بود و رسیدہ سبب مہریت بے اندازہ گردید۔  
 بے وقت و خوش گذشتا خوش کردی

آنچه نوشته بودید کہ خوردن تالیخ و میوہ از یک چشمہ متمثل می شود بنیابت عالی  
 است تامل بلیغ درین باب در کار است۔ ارتخاع تو ہم کلی از آثار آن است درین  
 معاملہ اول ملاحظہ فرمائید از آن بداموردیگر مقید شوند تحقیقت سرگرمی رفقا را نیک  
 معلوم نمایند کہ کدام یک مہرگرم است کتابت شما بہ جمع مبارک رسانیدیم بہ خوش  
 وقتی استماع نمودند۔

**مکتوب صدوی و ہشتم**۔ نیزہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول  
 بے کیفیت و معارف دیگر نوشته بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان از اہل تحریر  
 بر ترویج طریقہ علیہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ معلوم شریف باشد کہ صحیفہ شما باصحافت سادہ  
 کرام درین انتظار رسیدہ خوش وقت ساختن کتابت شما سبب غبطہ جمع عظیم  
 گردید کہ نوشتن آن مناسب نیست بحمد اللہ سبحانہ کہ خاطر عاظم حضرت ایشان در  
 کمال انبساط ماند چنانچہ بہ دست خاص چند کلمہ تصدیق امور مسطورہ نگارش  
 فرمودہ اند۔ آن را بشارت عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راه بعضی یاران برخاستہ  
 بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ <sup>تفصیلاً</sup> بیان امور موصوف بہ حضور است۔ آنچه از واردات  
 جمیدہ مرقوم بودہ بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف بس عالی است لیکن  
 از تعب امر از تشابہات امیدوار باشند۔ و اگر فوق بعین ہی اثر سے ظاہر شود

اطلاع بخشند و احوال یاران را نیز نولسیان باشند۔ بالمجملہ در ارسال و الفتن تکامل نہ ورزند کہ سبب توهمات غائبانہ می گردد۔ و مطلب فقیر در فرستادن شما ترویج طریقہ احمدیہ معصومیہ است۔ چہ کنم از بس کہ غیرت در نهاد این غاصی ممکن بہت خوش نمی آید کہ با وجود شیخ ما دیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چہ توان کرد کہ جمیع آرزوہا میسر نسیت فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة امید دارم کہ این نسبت کما حقہ ظہور نماید سلف در ترویج دین متین چہ مذلت ہا کہ نہ کشیدہ اند۔ باید کہ ازین دل تنگ نہ شوند فاصبر صبر! جمیل! نفس قاطع است۔

مکتوب صدوسی و نهم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سماع کہ در کلام شما ہا واقع شود مخصوص بحاسہ سمع نیست و بیان آنکہ نسبت خاصہ احمدیہ ناسخ جمیع نسبتہا است و در تحریریں بر ترویج آن ۔

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز درین چند روز ظہور اسرار مشافہہ متخیل گشتہ خلیع مغلوب خود ساختہ چنان معلوم شد کہ این قسم سماع مخصوص بہ حاسہ سمع نیست بلکہ بہ کلیت واقع می شود۔ درین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاہر شود در ہر لفظ بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر از بس کہ خواہان کمال و تکمیل شما است نمی خواہد کہ دقیقہ از دقائق فرود گذاشت گردد۔ خصوصیت خاص بخود نصیب شامی داند۔ اما از جهت بطور معاملہ ارشاد خاطر در یاد است امید کہ نورانیت ارشاد و ہدایت شما محاط علیے گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة شاید بتدریج ظہور فرماید از بس کہ نسبت خاصہ طریق احمدی غرابت دارد مردم از ان غافل اند۔ ہمیشہ غیرت و امن گیر است این ناسخ نسبتہا سے از منہ سابقہ است چنانکہ ظہور محمدی صلی اللہ

علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا ھذا پس معاملہ این نسبت واجب کہ اظہار  
 حق نمایند و کرمیت را چست بر بندند و بے پروائی و بے دماغی را یک سو دارند  
 هر که عاشق شد اگر چه نازنینی عالم است تازکی زمینہ آن را بارمی باید کشید  
 مکتوب صد و چہلم - نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملہ ملاحظت از سایر انواع  
 محبوبیت مستثنی است و بیان آنکہ ابتدای معاملہ محبوبیت از یاد این آن حضرت شد  
 و ما یناسب ذلک .

بسم اللہ الرحمن الرحیم - لا الحمد مستغرق اسرار مقطعات مثبتہ سلسلہ  
 علیہ حمایہ بدانند کہ سیر در غلبات اسرار ملاحظت نظر بہ شما افتادہ بجلعت فخرہ  
 و زمین خاص مشاہدہ گردید معاملہ ملاحظت از سایر انواع محبوبیت مستثنی است  
 کہ مخصوص بہ حضرت رسالت است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات درین روز یاد  
 کس از اصحاب این تقریبہ محبوبیت مشرف گشتہ اند - ابتدای معاملہ محبوبیت از یاد  
 این ضعیف گشتہ - و کس دیگر اصحاب این عاصمی بوزید استعداد یافتند و دائرہ لغتین  
 حی خیل و سعادت پیدا کردہ جماعتہ باین دولت ممتاز اند - حاجی الحرمین الشریفین حاجی  
 محمد شریف کہ غائبانہ مخلص شماست عنایت نامہ حضرت ایشان کہ بہ التفاق در  
 محرم در آمدہ بہ بادشاہی آرد چون نقاد صوفیہ است سواری فرستادہ طلب  
 نمودہ صحبت دارند -

مکتوب صد و چہل و یکم - نیز بہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملہ  
 فوق تعیین حجتی در بیان برنخیز از ترقیات اصحاب خویش در رسیدن معاملہ ارشاد  
 در کمال علو و بلوون مدار این طریقہ بر العکاس و تحریریں بر آداب و ذکر ثمران

و بیان بعضی عنایات که در شب عرس حضرت محمد دالت ثانی ظاهر شده و ذکر آن  
 خاص حضرت عروۃ الدلثی و ما یناسب ذلک .

نخمه و نشی . کمترین ملزبان طریق احمدی معصومی محمد سعید الدین پیر ابد  
 ارشد فتاوی و کمالات دستگاه میان محمد باقر بعد از سلام عاقبت انجام می رسد  
 که اتوال فقرای این حدود مستوجب حمد است المسئول منه بجهانت سلامتکم  
 و استقامتکم و ترقی درجاتکم درین روزها عجائب کار و بار است و امر ارعالیه  
 بمنصه ظهور آره . معامله که فوق اقصین حی است و تا بحال مسدود بود . لغت یا شنا  
 امید است که برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین معامله نیز سابق باشند  
 و احوال طالبان این جانی که از اطراف و کناف عالم جمع شده اند روز بروز ترقی  
 است چنانچه چندی از یاران نقریه و ولایت احمدیه استسعا و یافته است و جماعه به  
 لحوق حقیقت الحقائق که کنایت از تعین حقیقت است مشرف گشته به کمالات مرکز آن  
 تعین مباحی و مفخرند و طائفه به وصول حقیقت صلوة و تحقیق قرآن مجید و حقیقت کعبه  
 ربانی شادمان و خورسند اند با جمله معامله ارشاد در کمال علویت کار و بار سنین به  
 ساعات قرار یافته است و حضرت ایشان به یاران نقریه بگایت مهربانند خوش گفت  
 یک لحظه عنایت تو اے بنده تراز برتر هزار سال تسبیح و نماز  
 چون فیوض و برکات این طریقه علییه و البسته به الحکام و اصطبارغ است ناچار  
 این قسم امور عالی در مدت قلیله به حصول می پیوندد بخلاف سلاسل دیگر که سلوک  
 و تسلیم شان اعتباری است به الحکام و اصطبارغ کاره نه دارند . لهذا  
 فتاوی شیخ از لوازم ضروریه این سلسله علییه آمده در رعایت آداب شیخ طریقت سلیم

والنقیاد با از شراط و فرائض گشته چنانچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ  
در مکتوب آداب المریدین بہ قلم محترم در آورده اند کہ ہما ممکن در جلے نہ الیستد کہ  
سایہ او بر جامہ یا بر سایہ او افتد و بر مصلای او پانہند و بہ طرورت خاصہ او  
استعمال نہ کند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول نماید و بہ کسی سخن نہ گوید  
بلکہ متوجہ احدے نہ گردد و در غیبت نیز در جلے کہ اوست پا دراز نہ کند بزاق  
دہن بہ آن جانب نہ اندازد۔ نقل کردہ اند از سلطان ابن وقت کہ وزیرش  
پیش او استادہ بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے بہ جانب جامہ خود  
کردہ بند آنرا بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر  
افتاد و دید کہ بہ غیر او متوجہ است بزبان عتاب گفت کہ این را ہضم نمی توانم کرد  
کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نہائی۔ باید اندیشید ہر گاہ  
وسائل دنیا سے دنیہ را آداب دقیقہ در کار است و سائل وصول اللہ را بہ  
وجہ اتم خواہد بود یا جملہ الطریق کلمہ ادب مثل مشہور است بیچ بے ادب بخدا  
نہ رسد تم کلامہ الشریف و چون شمارا در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی  
اللہ عنہ مہارت تمام است آنچه از ضروریات این راہ است بہ طالبان صادق  
رہمونی می نموده یا شد۔ در عرس حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افادہ  
عام بودہ و طرفہ عنایات و برکات ازان حضرت بہ بعضی فقر اظاہر گشتہ۔ در ان شب  
حضرت میا بخوبی فقیر فرمودند کہ خلعت کمل از جانب آن حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
شد و کذا لک شب عرس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور الوار حقیقت  
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والطاق و عنایات از آنجناب متعالی و ہویدالودہ



حقائق آگاہ میان حسام الدین ملتانی پہلو سے فقیر بودہ بجمالی مبارک مشرف  
گشتہ طاہر ساخت کہ از جناب سردری علیہ السلام دو غلعت عنایت شدیکے بہ حضرت  
ایشان دیکے تو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدہ کابل غزیرے حضرت ایشان  
بجواب دید و آن حضرت اور انیمہ تیر کے عنایت فرمودند۔ چون یہ افاقت آمدہ آن  
نیمہ در بیداری پیش خود یافتہ این ہمہ از جذب محبت است ہر گاہ معاملات باطنیہ  
از راہ محبت و رابطہ مجذب گردند بہ امور ظاہر خود چہ رسد و آنچه نوشتہ بودند کہ  
در بارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرت ایشان التماس خواہند نمود فقیر  
بیاد آن حضرت دادہ۔ آن حضرت را درین باب آوردہ است۔ امید است کہ بندگان  
حضرت مورد جذبات قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید است و  
اکثر اوقات درین خدمت صرف است و رابطہ معنوی را نسبت بہ ایشان دارد۔  
**مکتوب صد و چہل و دوکم نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاہ دین**  
پناہ و شاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔

ماداً و مصلیاً و مسلماً

آسودہ شبے باید و خوش ہمتا بے تابا تو حکایت کتم از ہر بابے  
برادر غزیر ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عنایت انجام در معرض قبول  
آوند۔ سرگذشت این جائے تعلق بہ مشافہہ دارد مجلاً آنکہ بادشاہ دین پناہ شب  
شنبہ کہ شب سوم این ماہ باشد بہ منزل فقر آمدہ از قسم الطعمہ بے تکلف از آنچه  
حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلس سکوت نیز در میان آمد  
معاملہ بقا را بہ وضوح تام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبدار تعین خود را صفت علم

یافتہ وسعت در لطیفہ اخفی و مناسبت بآن و از حقوق صفات بہ اصل از مدتے ظاہر  
می سازند۔ شاہزادہ سلطان محمد عظیم بہ ترغیب و دلالت ہاوشاہ بدخول طریقہ علیہ  
مستعد گشتہ و احوالش بغایت بلند بہت از ذکر لطائف و ذکر سلطانی و وسعت در  
نشان می دہد ہاوشاہ انہار شکر این معنی می نماید و از احوال شاہزادہ خبر گیران بہت  
بالجملہ ترویج طریقہ علیہ امید بہت کہ موافق خواہش مخلصان بنظر آید چون این سلسلہ  
آن برادر بہت اجر عظیم بہ شما عاید بہت سیادت مآب میران سید فیض اللہ از خبر نیات  
این حقایق اطلاع تام دارد تفصیل را بہ مراسلات احوال کردہ بہ اختصار اتفاق افتادہ  
و چند بار ذکر غیر شما ہاوشاہ دین پناہ نمودہ روزے فرمودند کہ بہ شیخ محمد باقر عجیب  
سکرے دارد و انقلعے در صحبت او متحقق بہت کتابت شمارا بہ شوق تمام مطالعہ  
نمودند و گفتند کہ بہ صحبت بسیار ترغیب نمودہ اند فقیر بر اسے جواب بجد بہت وعدہ  
کردہ اند امید بہت کہ عنقریب کھجول انجامدہ از احوال والد شما و میان محمد عاقل و  
مولوی میان ابوالقاسم کھجور ہاوشاہ مذکور شد پرسید کہ والد شیخ ہم مشغول گرفتہ  
گفتم آسے خیلے طلب دارند و آرزو سے رسیدن بہ مہر ہند ہم بسیار دارند بختا در خان  
درین باب خیلے جنبید شرح این در کتابتہا و میران سید فیض اللہ بہت فقیر از محبت  
دول سوزی مشارالہ خیلے محفوظ است۔

مکتوب صد و پیل و سیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت الشاہ  
کہ در حق وے بہ وقوع آمدہ و اشارہ بہ تصدیق نمودن آنحضرت احوالات مرقومہ  
برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر ازین درویش دل ریش  
محمد سیف الدین سلام و تحیہ در معرض قبول آوردہ زیادہ از حد مشتاق صحبت خویش

دانتند. دیروز که روز شنبه بود داخل الارشاد حضرت مرہند گشتہ بہ سعادت قد مہوسی  
 حضرت جیواست سعادت یافت لیلۃ سبحانہ کہ لیلیت یہ سابق خیلہ: ر مرض آنحضرت  
 تخفیفی راہ یافتہ بحمت حصول جواب عن ائین مکرر عرض نموده شد فرمودند کہ پیش از  
 خود قوت تحریر نبوده۔ اما درین روز ہا کہ رو بہ قوت بہت بعد از چند روزیہ مشیبت  
 سبحانہ مطیتر خواہد گشت دیگر عن ائین شہاہر وقت کہ در خدمت حضرت الیشان می  
 رسید حضرت الیشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت سیر شمارا بسیار می فرمودند  
 خصوص امروز فقیر یک کتابت شمارا بہ آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند  
 بہ بعضی یاران رو آورده عنایتا در حق شہا نمودند۔ بلکہ آنچہ نوشتہ اند گوئیالصدق  
 نمودند صلاح آثار حافظ محمد شفیع بہ کمال طلب در سیر شاہ جہان آباد ہمراہ بود  
 چندان فرصت نہ شدہ کہ صحبتہاے کثیرہ با او داشتہ شود۔ بخدمت شہامی رسد  
 توجہات بلیقہ را در حق او مرغی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانند و السلام  
 مبلغ ہفت روپیہ مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواہان مصحح ہدیہ  
 نموده بہ فرستند۔

مکتوب صد و چہل و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظاہر شدن شان  
 و تحمیل او۔ لہ الحمد  
 رواق منظر چشم من آستانہ لست کرم نماؤ فرود آئی کہ خانہ خانہ لست  
 لمحہ بجانب شما توجہ غائبانہ نموده شد طرفہ شانے و تحمیل ظاہر شد امید بہت کہ  
 دشت و صحراے آن حدود بہ وجود شریف منور گردد۔

مکتوب صد و چهل و پنجم - نیز یہ شیخ مذکور در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود  
اشارہ بہ حصول الزاۃ حقیقت الفنا و ذکر بشارت ملاحت .

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسیٰ ملتانی رسید و مکاتیب شمار ما میدانچہ  
نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سببہ خود صند و قیہ منور یافته کہ گویا مخزن اسرار و  
معارف است حقیقت آن کما ذی بنی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن  
صند و قیہ مملو بہ اسرار مشاہبات و مقطعات باشد و ما ذلک علی اللہ بعزیز  
نوشتہ بودند کہ روزی مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت ایشا  
مرقوم است می کردند از الزاۃ حقیقت الفنا بر باطن یافت . بہین قسم این فقیر  
را ہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب . و  
اچہ از غلبہ نسبت ملاحت با خلعت مرصع بجاہر غریبہ در زیر ہاسے عواقب مندرج  
بود معایم گردید مبرہ ملاحت در حق شاہزعم این حقیر خود متحقق است اما از قسم تروت مد  
یقین حکم نمی توان کرد .

مکتوب صد و چهل و ششم - نیز یہ شیخ مذکور در ظہور نمودن حقیقت حضرت  
جبریل و یافتن اتحاد الحاق بہ آن حقیقت علیا .

الزوار اشاد و ہدایت بہ اندازہ قریب کمال شامل حال خاص و عام باد  
صحافت گرامی بتعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیر سے در ارسال ہو بہ بہ وقوع آمد  
باشد عفو خواہند فرمود العذر عند کرام الناس مقبول فقیر را مشاغل شتی  
پیش می آیند فرصت کمتر دست می دہد کمالا یحقی علی جنابکم ایضا لیکن از  
راہ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان خویش دانند  
عہ نہیں پڑھا سکا

مایدون را منکریم و قال را مایدون را بنکریم و حال را  
دیگر از ظهور نمودن حقیقت جبریل علی ابنینا و علیه السلام و الحاق و اتحادیان  
به شما معلوم نموده بود الان بهم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معامله جدید و غیره  
است. اگر به آن جناب هم ظاهر شود اطلاع خواهند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت  
است قال تعالی سَكُنْتُ عَصُدُكَ بِأَخِيكَ. دیگر آنچه از لوازم جدیده رود بد  
نویسان باشند. والسلام.

مکتوب صد و چهل و هفتم - نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن کتاب مشحون به خصائص  
که در آخرت به آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت به حقیقت خود حائل و  
عاجز در جمع صحایق -

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقاے خویش دانند  
سوائی که بعد از متوجه شدن شما به آن حدود متخیل این مسکین در آمده اظهار الشکر  
می نویسید بگوش بشنوند. روزی این فقیر به ذکر لسانی مشغول بود ناگهان گونه غیبی  
رو نمود. می بیند که یک کتابی معنی خوش خطی که چیزهای بسیار در آنجا نوشته  
اند بمن عنایت شد. چون از میان یک جار اکتشادم ابتدا صهیفه بسم الله الرحمن الرحیم  
بنظر در آمده چنان معلوم گردانیدند که این کتاب مشحون است بخصایق که در آخرت  
تو عطا فرموده اند و بعد از آن چون به افاقت آدم متوجهم شد که این عطیات  
که در آن کتاب مندرج است شبیه به آن اجازت نامه است که حضرت مجدد الف  
ثانی را در خواب از حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم عنایت شده بود در جلد  
ثالث مندرج است مطالعه خواهند نمود. دیگر آن که حقیقت خود را بر رخ یافت

میان مرتبه و توب و عالم امکان و چنان متخیل شد که این حقیقت مائل و حاجز است  
در جمیع صفات و الغیب عند اللہ سبحانہ آنچه شما از بعضی معاملات فقیری گفتید نوشته  
راید مقوی این است - والسلام -

مکتوب صد و هفتم و هشتم نیز به شیخ مذکور در بیان بعضی اسرار و معارف  
خاصه و یافتن مناسبت به صفت رحمت و شرح احوال بادشاه دین پناه -

حامداً و مصلياً. ازین گرفتار ظاهر و باطن بجناب آن ارشاد پناهی سلام  
سلامت انجام بر سر صفای شریفه بتعاقب یک دیگر می رسند و این عاصی را به  
سبب از و حام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دهد معذوری داشته باشد بکرم  
اللہ سبحانہ درین روزها به طفیل حضرت پیر و مستگیر طرفه اسرار و معارف جلوه می دهند  
و مناسبت تام به صفت رحمت با خود می نمود امیدوار است که نصیب از حقیقت های  
بمشیتہ جستی که اختصاص به حضرت مجدد الف ثانی دارد نصیب وافر حاصل روزگار گردد  
بمشیتہ سبحانہ متعاقب تفصیل بعضی معارف تازه خواهد نوشت با لفظ فرصت  
مسامحت آن ندارد. دیگر بادشاه دین پناه بحقوق شما معترف اند و به خوش وقتی  
مذکور شما می نمایند و اظهار اخلاص می کنند چنانچه سه توله عطر اظهار اللہیۃ بجناب شما  
هدیه فرستاده اند مصحوب رحیم داد افغان فرستاده شد لیس سبحانہ الحمد که معامله  
باطنی ایشان در ترقی است معامله فنار خوب می نمود و از وسعت لطیفه خیل  
می فرمایند. درین سفر آثار صدق طلب در ایشان متجلی است چنانچه خیل راه پنا خود  
به صحت سکوت می رسند و مدتی نشینند لطفیل اللہ سبحانہ زمین حکامی و بر بانی  
که بنده نموده بودند بیادشاه ظاهر ساخته خلاص گنا نیده شد و حکم شد که چون از

حضرت سرہند معاف شدہ از جمیع ممالک محروسہ و اگزارند۔  
 مکتوب صد و چہل و نہم۔ بہ حقائق آگاہ حاجی محمد یوسف کولانی در جواب مکتوب  
 او کہ از الوار لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذات معنویہ بختیہ فلور الوار و برکات لیلۃ القدر  
 و حضور در اول شب کہ در مشاہدہ در آمدہ از اعظم عنایات سبحانی است اللهم زد  
 فزد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم۔ نیز بہ مشاثر الیہ در ذکر واقعہ عالی کہ شب است و ہفتم  
 رمضان دیدہ۔

لہ الحمد۔ برادر دینی حاجی محمد یوسف سلام بخوانند واقعہ عالی کہ شب است و ہفتم  
 نظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ در آمد و لذات معنویہ بختیہ از بزرگی ان  
 این معنی مستبعد نیست بشکر این نعمت عظمی بجا آرند۔ والسلام  
 مکتوب صد و پنجاہ و یکم۔ نیز بہ موقی الیہ در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن  
 مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہا۔ آنچه از سوانح جدیدہ کہ در عشرہ مبارکہ رو دادہ بود قلمی نمودہ  
 بودند بمطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین و  
 ادنی و یافتن مناسبت خود بہ آن مقام عالی شان پر عجب و لادنی من کاس  
 الکرام نصیب بہین استین آنچه رود ہذا از خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ  
 سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاه و دوم - نیز بجای مذکور در تحریریں بطلب حق جل شانہ۔

بامہ سبحانہ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند  
کتابت آن برادر مرہ بعد از خیر رسیدہ بر حقیقت سرگذشت اطلاع حاصل شد چون

سلطان جیو بطور غرابت خود شخصت نموده اند بار الارشاد بیامید و چندی در  
طلب مطلب حقیقی باز بسر برند ہر چند نشانی از ان بے نشان پیدا نیست بارے

در دشریک غم بجران باشند خوش گفت

سینال طبل اگر بامنت بریاری بہت کہ مادد غاشق زاریم و کار مازار سیت <sup>و اسلام</sup>

مکتوب صد و پنجاه و سی و سوم - نیز بمشار الیہ در عنقربات کہ از دے بطور

آمدہ بود در تحریریں بر خدمت مخدوم زاد ہا و سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الوجوہ جمع دارند۔

وزلات و تقصیرات از محبان صادق معفو بہت علی الخصوص از مثل شامی این قدر

ہم کہ بہ وجود آید خالی از حکمت نہ خواهد بود نعل الحکیم لا یخٹلوا عن الحکمة بیشتر

در حق شامی شفاعت اہل بیت و فرزندان موثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمت خود

و کلان فقیر زاد ہا و والدات بیش از بیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمہ

شمارند قل لا استئکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربی۔ و اسلام

مکتوب صد و پنجاه و چہارم۔ بہ خواجہ عبداللہ کولابی در جواب مکتوب۔

لا الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبداللہ استقامت باشند

ظہور حضرات و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ و متوجہ انجامید۔

اد سبحانہ پر تو سے ازین مقام عالی نصیب وقت کنادع با کریما کار ہا و شوار سیت۔ و اسلام



مکتوب صد و پنجاه و پنجم - به بی بی عرب خانم رومه در بیان آنکه لطافت  
خمسه عالم امر سرار الهی اند و هر کدام آنها زیر قدم نبی است از انبیاء اولوالعزم  
علیهم الصلوٰة والسلام.

مشفق مهربان من بعضی معارف عالی بتحریر آورده می شود بگوش هوش  
استماع نمایند لطافت خمسہ عالم امر قلب روح و سر و خنی داخلی که مواضع هر کدام  
آنها در صدر الشان مقرر است خزان سرار الهی اند غشانه و منظر تجلیات ذاتی  
وصفاقی و افعالی - دیز هر کدام آنها زیر قدم نبی است از انبیاء اولوالعزم علی نبینا  
و علیهم الصلوٰة والسلام چنانچه قلب زیر قدم حضرت آدم علیه السلام و روح  
زیر قدم حضرت ابراهیم و حضرت نوح است علیهما السلام و سر زیر قدم حضرت موسی  
علیه السلام و خنی زیر قدم حضرت عیسی است علیه السلام داخلی از زیر قدم حضرت خاتم الانبیا  
سید المرسلین علیه و علی اخوانه من الصلوٰة افضلها و من التسلیمات اکملها و چون  
این انبیاء را در سایر انبیاء علیهم السلام نشان خاص است انتساب این لطافت  
به این بزرگواران مقرر گشت تا کدام صاحب دولت بود که به علوم و امر را این پنجگانه  
عالم امر ممتاز گردد و این کار دولت است کنون تا کرا و بهند - و السلام.

مکتوب صد و پنجاه و ششم - ارسل الی محمد و م آدم التتهوی  
فی جواب مکاتیبہ المشتملة علی ترویج الطریقة.

باسم سبحانه - محمد و منا السلام علیکم المستول منه سبحانه  
سلامتکم و استقامتکم و بعد فان مکاتیب من جنابکم المشتملة علی  
ترویج هذه الطریقة العلیة کثیرا ما یصل و بسبب بعد المسافة

تَفَحُّ مَذَابِقِصِيرٍ وَيَأْخِذُ فِي إِسْوَإِ الْإِجْوَابَةِ فَالْمَرْجُوعَاتُ اخْلَاقُكُمْ اِنْ تَعْذَرُوا  
 مَعْرُوعٌ وَالْعُذْرُ عِنْدَ كَرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ. ثُمَّ الْإِخْلَاقُ الصَّالِحُ السَّالِكُ الطَّرِيقَةَ  
 أَهْلُ اللَّهِ الشَّيْخُ الْمُنِىُّ أَقَامَ فِي صَحْبَتِنَا مَدَّةً وَحَصَلَ لَهُ تَرْقِيَاتٌ عَظِيمَةٌ  
 وَأَخَذَ حِظًّا وَأَقْرَأَ فَطَوَّبَ لِيهِ وَالْبَشْرَى. وَالسَّلَامُ.

مکتوب صد و پنجاه و نهم. بہ خان سعادت نشان محترم خان در تحریر  
 بر معیت و محبت واسطہ و نگہداشت جماعت کہ محبت و معیت واسطہ را مفرغی داشتند  
 والا لے کہ بران مرتبہ شود استدرج می انگار و توصیف جماعت کہ محبت و معیت  
 واسطہ را عین محبت و معیت حضرت الشیخان پیدا شدہ لوازم ہر دو معین بجا آوردند  
 و بر بشارات عالیہ مشرف گشتند و رفع سوء ظن بعض یاران و ماہیناسب ذالک.

مقبول فقرا سے باب الرحمن ازین ملام و مطعون خلائق سلام عاقبت  
 انجام در معرض قبول آرد۔ فضائل مآب مولانا محمد امین عنایت نامہ مشتمل بر بشارات  
 معیت کہ ثمرہ محبت ذاتیہ است ہی آرد بمطالعہ آن استسعاد خواہند یافت۔  
 از دید معیت بر بعضی یاران نہ ہمنور سیہا دار و سبب اقوی آن رعایت لوازم محبت  
 وسیلہ است کہ بہ سفارت آن بہ این دولت عظمیٰ مہذب گشتہ اندچہ معیت و محبت  
 بہ آن مقدمہ معیت و محبت بہ آن حضرت است پس ہر چند وجوہ مناسبست بواسطہ  
 فیض بیشتر تمبرہ در گرد و در بشارات مقامات از ہمہ پیش قدم ہند۔ چون حضرت  
 حق سبحانہ شمارا بہ این عاصی معیت خاص کرامت فرمودہ است و شکر آن بجا آورده  
 در از دید آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارات معیت  
 آن حضرت از دیگران سابق باشند۔ جماعت درین روز ہا بعد از حصول بشارات پیدا

شده اند که میان دو معیت تفریق می کنند و لوازم آن را کما یبغی بجای می آرند بلکه  
 محبت و معیت واسطه را مقرومانع وصول بمطلوب دانسته احوالی که به این معیت  
 مترتب شوند استدراج می دانند یعنی دانند که این سوره ادب منجر بجای می شود برغم این  
 کوتاه اندیشیان حضرت الشیطان در میان تسوید ارب شیطانی و عنایات الهی جل ثنا  
 فرق نمی توانند کرد بلکه در ضلالت می اندازند هدا هم الله سبحانه و هو الصراط  
 به این اعتقاد این جماعه این همه جماع شیطانی باشند گله حضرت الشیطان بجهت  
 فریاد استقامت بعضی نصائح بیایان می فرمودند مقصود از آن از زیاد استقامت  
 است نه نفی احوال مطلقاً کما قال تعالی خطاباً بحبیبہ صلی الله علیه وسلم  
 فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ أَمْ بِرَبِّهِمْ اسْتِقْبَالَ مَنَاقِبِ  
 استقامت حال نیست از کوتاه اندیشی به ظن فاسد خود رسوخ و محبت واسطه را برین  
 از دیگران فهمیده اند بلکه این تبری از دلالت واسطه می دانند کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ  
 مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنَّ يَقُولُونَ إِنَّ لَكُنَّا بِهَا اجتناب از صحبت این قسم جماعه از  
 ضرورت است قایاک و صحبتهم و ایاک و عجالستهم و ایاک در ویتهم  
 محبت درشتن به این جماعه مفاسد بسیار دارد و هرگاه به ادنی مسلمانان سوزن  
 بجز نیست تکلیف که عاید به اهل حقوق گردد. اسے عزیز این فقیر از ایام صغر من آرزو  
 آن بودم که خصائص و مزایای طریق احمدی بر منصفه ظهور آیند حضرت سبحانه از کمال  
 فضل خویش متمناے این عیبی عطا نمود بعضی امور که مرسته بودند از راه فقر ظاهر  
 شدند ازین سبب امیدوارم که در محبت و معیت حضرت الشیطان ممتاز با شما  
 و چون راه معیت خاصه حضرت الشیطان بغایت مشکل بوده جماعه که در محبت آن

حضرت بہ فقیر شکر کہ بہم سمانندند در معیت خاصہ جایافتند و ہر چند لو از ہم این معیت را کما شغنی بجا آوردند در ان معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچہ شاہد عدل است بر این مدعی معاملہ شما کہ در معیت و بشارت پیش قدمی نموده اید رعایت آداب و خدمت میان محمد باقر کیے از اسباب قویہ زین ہر دو معیت است ہر چند در خدمات ایشان باشند و در معیت ممتاز باشند حدیث فمن احبہم فنجبہم فنجبہم ومن البغضہم فبغضہم البغضہم مؤید این معنی است۔ آری از شگفتہ کہ بے استقامتی در شریعت و طریقت بیند مہاجرت نمودن بہ او محض بر اسے ندامت او مستحسن است بعضی روایات فقہیہ آمدہ است کہ لا باس بان یمہجر اخلا فوق ثلاثہ ایام لذنبا و تکب حتی یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار لیسے این حالت پیدا می گردد۔ اما این محبت بہر بے سمر انجامے نمی دہند۔ بہ زور ہر کسے را بہ این محبت نمی توان آورد جمع محبت ذاتی را بہ حضرت درست نموده محبت ذاتی واسطہ را مفرانکاشتند و گروہے این محبت را مقدمہ آن محبت دانستہ و راہ اقرب و صول محبت آن حضرت فہیدہ لوازم ہر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم از ان معیت کہ اغناسے ذاتی بعالم دارد خطا برداشتند طالبہ اولی از راہ غیرت غیبتہ این جماعت را بلکہ ملاذین جماعۃ را بہ امور ناشائستہ لیسنتہا دادند و حکم نمودند کہ بشارت شان از قبیل استدر ارج است ضلوا فاصلوا صاعوا فاصاعوا۔ و از کمال نادانی می گویند کہ محبت منفر و کفرت ایشان معنی است و ما طالب بشارت نیستیم و حال آنکہ ہلاک بشارت آن دارسے بے شک محبت حضرت ایشان معنی است اما راہ و صول بہ این محبت نادر است مگر از راہ خبری کہ کیے از خبریات آن کلی است فاذا الحق حقیقۃ احد بذالک الجزئی الی ذلک الکلی

اگر این فائدہ در اتحاد و واسطہ بنی بود لفتین کہ داخل مضارمی بود و لیسین فلیس  
 سمین واسطہ بہت کہ اسرار بے چونی را بہ چون می رساند چہ ذات حضرت ایشان  
 نصیب از بے چونی دارد کہ ایا را سے آن کہ از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون  
 این دور از کار خود را در محبت سگان آن در گاہ راسخ دید بہ نیت رواج مضارمین  
 طریقہ علیہ راہ نشست و خاست بیاران اعدا ت نمود. اگر این مذموم می بود دیگران  
 بر اسے چہ اختیار آن می کردند. و حضرت ایشان ہرگز تھمین احوال جلسا را این حقیر نمی  
 فرمودند بلکہ زجر می نمودند و یار اسے کہ از اتحاد واسطہ بے نصیب اند سالما است کہ  
 در خالقاہ افتادہ اند نہ از محبت و محبت خیرے دارند و نہ از احوال و مقامات اثر  
 اتحاد واسطہ کمال مرضی آن حضرت نسبت در آنچه مرضی آن حضرت نباشد بہ طریق ادب  
 مرضی این عالمی نہ خواهد بود زیادہ تا کجا اطناب نماید

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزرده شوی در نہ سخن بسیار است  
 بر اسے دفع سو وطن بعضے یاران این ہمہ تپول نمود. والسلام  
 مکتوب صد و پنجاہ و ہشتم - یہ خان سعادت نشان محترم خان در تحریر  
 بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم ہوازا اقتصاد بر طلب آخرت و ذکر اختلاف دران  
 و بیان آنکہ طلب آخرت را مذموم شماردن نشان مقام ولایت بہت و ربوع و  
 مہبوط بدنیہ و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد -

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
 قال الامام فخر الدين الرازي في تفسير هذه الاية ان الذين يدعون  
 الله فریقان احدھا ان يكون دعائهم مقصوداً علی طلب الدنيا والثانی

الذين يجمعون في الدعائين طلب الدنيا وطلب الآخرة وقد كان في التقسيم قسم ثالث وهو من يكون دعائه مقصودا على طلب الآخرة واختلفوا في ان هذا القسم مثلا هو مشروع ام لا فالأكثر على انه غير مشروع وذلك لان الانسان خلق محتاجا ضعيفا لا طاقة له بالامم الدنيا ولا بمشاق الآخرة فالاولى له ان يستعبد به من كل شئ والدنيا والآخرة روى اتصال في تفسيره عن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على رجل يعود و قد انهكه المرض فقال ما كنت تدعو الله قال كنت اقول اللهم ما كنت تعافيني في الآخرة فعجبت في الدنيا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله انك لا تطيق ذلك الا قلت ربنا ايتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقناعه اب التار قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم له فشفى واعلم انه سبحانه لو سيطر الالم على عرق واحد على البدن اذ على منبت شعر واحد ليشوش الانسان فصار محرما بسببه عن طاعة الله وعن الاشتغال بذكر الله فمن الذي يستغنى عن امداد رحمة الله في دنياه فعليه فثبت ان الاعتقاد في الدعاء على طلب الآخرة غير جائز ثم كلاب وما جاء في الحديث الصحيح لاحد الاعلى اثنين رجل اتاه الله الكفاية وقام به اثناء الليل والنهار ورجل اعطاه الله المال فهو متصدق به اثناء الليل والنهار مؤيد كلام الرازي - ابن تحقيق موافق كمالات انبيا است عليهم الصلوة والتسليمات بعد از قرن صحابه حضرت مجد دالت ثانی از را

در امت و تبعیت باین کمال ہست شدند کما لا یخفی علی المتبع فی کلامہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ اولیا کہ بہ قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرت را مذموم دانستند  
 بہ طلب دنیا خود چہ رسد دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت  
 است در بوج و ہیو ط نمودن بدنیاد اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد است نشان <sup>نشان</sup> بہنہا  
 در دل ما غم دنیا غم معشوق شود بادہ گر خام بود چختہ کند شیشہ ما  
 نمہ ہر کس بہ این مذاق نہ رسد و نزد اکثر سے حال اولی شریعت و عزیز بہت و نزد  
 اقل قلیل حال ثانیہ محبوب مرغوب ع گریگویم شرح این بجد شود۔

این کمال علی وجہ الاتم در حضرت ہمدی موعود ظهور خواهد نمود و نسبت  
 حضرت ما کما حقہ در آخرت بمشیت سبحانہ جلوه خواهد کرد اللہم ثبتنا علیٰ حبیبہم  
 و جنینا عن مخالفتہم بد لہ ظاہرا و باطنا متمنا و مقصد خیر خواہان و ہوا خواہان  
 آن است کہ پرتو سے از مقام دران خان عالیشان ظهور نماید و ظاہر و باطن ایشان با  
 فرد گیرد۔ ع با کریمان کار ہا دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت با زیب و زینت بآن عالیجناب عطا شود و در دنیا  
 و آخرت مقبول خواص و عوام گردند آمین آمین آمین

یا رب این آرزو سے من چہ خوش بہت تو برین آرزو مرا برسان!  
 خیریت دارین آن مشفق چون بد نظر بہت و اختصار بریکے از قصور بنا بران سخن  
 طولانی می گردد معذوری داشته باشند امید چنان است کہ ہر کمالے کہ در بشر  
 ممکن الحصول و الوقوع باشد بالیشان مفوض گردد۔ درین آرزو ہا و دعا ہا اختیار از  
 دست رفته بہت دہے خواست از صمیم القلب سر بر می زند قابلیت و استعداد

آن جناب که در حضور حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشخص شده علاوه بر این  
آرزو ہوا امید ہاست بالجملہ

خط ضروری لعل و رخ زیاداری آنچه خوبان ہمہ دارند تو تہنا داری  
زیادہ ازین اطالت موجب ملال خاطر عاظمی گردد۔ و اسلام علیکم و علی من ذرککم  
در بارہ حقایق آگاہ ملا ابوالقاسم چہ نویسند کہ مشمول عنایات و انطاف است  
فقیر زاد ہا خورد و کلان با جمعہم سلام می رسانند۔ انوی میان عبد اللطیف نیز برادر  
دینی حافظ مقصود علی کہ حلقہ بگوش قدیمی است بعرض سلام جرات می نماید

مکتوب صد و پنجاہ و نہم بہ ملا ابوالقاسم کابلی در دید قصور اعمال و بیان آنکہ  
در حقوق الہی جل شانہ گذشت نمودن جائز نیست و منع از ظلم و تعدی و عدم تحمل  
ایذا و خلق و بیان آنکہ عتاب و اعتراض شیخ را بہبود شود و اندوا از اشخاص و گذشت  
او ہر اسان بود و ما یناسب

حادثاً و مصلیاً۔ لے عزیز آنچه نوشته بودید موافق حال این عاصی بودہ فی الحقیقت  
باین عیوب این دُور از کار متصف بہت غایۃ عافی الباب چون جمع می نمایند کہ  
باللہ فی اللہ بہ صحبت می داریم بتایران گاہ کلمات غضب امیر بزبان آوردہ می  
شود اگر چنین نکنند مبادا داخل زمرہ مداہنان گردد و شیخ کہ موافق مرید از زندگی  
نماید فردا از عمدہ جواب چگونہ خواهد بر آمد۔ آرسے حقوقی کہ عاید باین جانب است  
بہ مقتضای مخلوق باخلاق اللہ عفو و صغیر می شاید۔ اما در حقوق الہی ترشائی  
او امر و منہای شرعیہ گذشت نمودن و سکوت در زیدن جائز نیست۔ عزیزے فرمودہ  
آن روز کہ در میان صوفیان بقارنہ گذرد آن را خیر نہ دانند۔ و بقار صوفیہ عبارت



از کن مکن است علی الخصوص ظلم و تعدی و امضای غضب و عدم تحمل ایذا و خلق از  
 اعظم صفات ذمیه است۔ در ولایتان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است  
 اصل مخاطب جماعہ اند کہ بہ این صفات موصوف اند و کسی کہ ازین صفات محفوظ  
 است از بخت خارج است الاعلیٰ سبیل الاحتیاط والمبالغہ چنانچہ گفته اند  
 ہر چند کہ مطمئنہ گردد ہرگز صفات خود نہ گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شدہ و بیشتر ہم امید است کہ جمعیت خاطر  
 سرگرم کار باشند و بہ استقامت زندگانی نمایند فانہما فوق الکرامۃ طالب  
 صادق را باید کہ در وقت عتاب و اعتراض خوش وقت شود و آن را عین بہبود  
 و تربیت داند و از اغماض نمودن و در گذشت کردن ہر اسان باشد و بر تعافل  
 بے پروائی شیخ حمل نماید بالجملہ جلال و جمال را مساوی انکار و بیلکہ از جلال حظ  
 گیرد و نہ آن کہ قرار نماید و ہذا حال المحب الصادق دلو الہوسان از حیثہ اعتباراً  
 خارج اند عد مہم اولیٰ من وجود ہم۔

مکتوب سعد و ششم۔ تیز بہ مشار الیہ در ذکر اجر لغریت و تحریریں بر تقلید  
 حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

یا سمہ سبحانہ۔ ہوا الحی الذی لا یموت۔ وما اصابکم من مصیبۃ

نہما کسبت اید یکم۔ سہ

من از تو بے نہ بیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل و خواری  
 مکتوب مرغوب رسید غرار این مصیبت عظیم نمودہ بود ند جزا کم اللہ سبحانہ  
 خیرا۔ فی الحدیث من غرام صا با فله مثل اجرہ۔ رسیدن شفقت نامہ

خان عالی شان درین طور وقت موجب تسکین خاطر باسے پریشان گشت دیگر خاطر  
برای این همه که پیش آمده بغایت نگران می باشد و توجه خاص درین باب معروض  
امید که مقهوری اعدای وقت نصیب باد بزودی خیر فتح و نصرت بزرگوارند. دیگر  
در کلی و جزئی و حقیر و فقیر راه تقلید حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالیٰ عنہ از  
دست نباید داد. و کلیه که ایشان قرار داده اند بجان و دل قبول باید نمود و حفظ <sup>و بعد القاد</sup>  
مکتوب عدد و مشخصت و حکم. به سلطان وقت در بیان آنچه فتنای لطیفه  
از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفصیل مراقبه و سکوت بر عبادت نافذ و  
ذکر خصائص طریقه بطریق اجمال و ترجیح ارباب عشره بر ارباب غزله و بیان آنکه  
استیلائے حضور در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان آنکه مقصود از سیر  
و سلوک امری جز شریعت نیست. و آنچه از بعض اولیا امورے که بظاہر شریعت  
مخالفت اند صادر شده قبول بر ابتدا و وسط است و ما یناسب ذلک

نحمدہ و نصلی و نسلم - إِنَّمَا نَحْنُ لِلَّهِ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ - احقر  
خیر خواهان بعد از تبلیغ سلام و تحیه معروض می دارد که چون سالک بر قدم اول راه  
که عبارت از فتنای قلب است مشرف می شود اشعه از الوار قدم پیوسته بر قلب او  
متجلی می باشد. اگر آن سالک علم به تفصیل احوال دارد کما بینگی آن تجلی را که کنایه  
از تجلی فعل اوست سبحانه درک خواهد نمود. و اگر علم اجمالی نصیب وقت اوست  
به حضور و التذاکر اثر آن تجلی است مخطوط خواهد بود بعد از آن به محض فصل درین  
مقام به تجلی صفات استسعاد خواهد یافت. و سینه او به الوار قدس منشرح خواهد  
گردید بعد ازین امر او از دو حال خالی نیست. اما به عروج و الغزله عن الخلق

لِاجْلِ الْأَعْرَاضِ عَنِ الْأَغْيَارِ أَوِ الْهَبْوَطِ وَالتَّجْرِعِ إِلَى الْخَلْقِ لِاجْلِ التَّكْمِيلِ  
 وَالْإِرْشَادِ فَالْأَوَّلُ مِنْ أَهْلِ الْعَزَلَةِ وَالْخَلْوَةِ وَالثَّانِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَشْرَةِ  
 وَالْجَلْوَةِ. عَدَمُ اخْتِلَاطِ وَفَرَارِ از خَلْقٍ مَنَاسِبِ حَالِ طَائِفَةٍ أَوَّلِيَّهِتِ وَاسْمِئْتِهِ بُوْدُنِ  
 مَلَائِكُمْ حَالِ طَائِفَةٍ ثَانِي. حَالِ طَائِفَةٍ أَدْوَلِيَّ ضَعِيفِ هَيْتِ وَحَالِ طَائِفَةٍ ثَانِي قُوِي  
 لَعَدَمِ حِجَابِهِمْ عَنِ شَهْوَةِ الْحَقِّ سَبْحَانَهُ لِبَشَرِيَّةِ الْعَالَمِ وَالْإِخْتِلَاطِ بِهِمْ فَلَا يُقَاسُ  
 بِحَالِ أَحَدٍ هَا عَلَى الْآخَرِ دَرِ آيَةِ كَرَمِيَّةٍ أَوْ مَنْ كَانَ قَبِيحًا فَأَحْيَيْتَهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا  
 يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ لَوْ يَأْتِي بِإِشَارَةٍ بِهَرْدِ وَفَرَقِي هَيْتِ. وَإِنْ هَرْدِ تَحَلِّي كَمَا مَذْكَورٌ مَشْدَنْدِ  
 بِطَيْفَتِهِ قَلْبِ رُوحِ تَعَلُّقِ دَارِنْدِ وَمَعَالِمِهِ لَطِيفَةٍ اخْفِي مَرْبُوطِ بِهِ تَحَلِّي ذَاتِ هَيْتِ وَطَيْفَتِهِ سَمِ  
 شِيُونِ وَاعْتِبَارَاتِ مَنَاسِبِ دَارِدِ وَطَيْفَتِهِ اخْفِي بِصِفَاتِ سَلْبِيَّةِ تَنْزِيهِهِ. وَاعْلَامِ  
 لَطَائِفِ لَطِيفَةٍ اخْفِي هَيْتِ لِكُونِهِ تَحْتِ قَدَمِ بَنِيْنَا عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنْ  
 الصَّلَاةِ أَفْضَلِهَا وَمِنِ التَّسْلِيْمَاتِ أَكْمَلِهَا كَمَا أَنَّ الْقَلْبَ تَحْتِ قَدَمِ سَيِّدِنَا أَدَمَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالرُّوحَ تَحْتِ قَدَمِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلٍ وَسَيِّدِنَا نُوحَ  
 عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالسَّرَّ تَحْتِ قَدَمِ سَيِّدِنَا مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ  
 السَّلَامُ وَالْحَفِي تَحْتِ قَدَمِ سَيِّدِنَا عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. لِتَبْجَانَةِ الْحَمْدِ كَمَا  
 أَنْخَضِرَتْ عَلَى قَدْرِ اسْتِعْدَادِ وَرُوحِ اسْبِيْلِ الْإِحْمَالِ وَالْإِنْعَكَاسِ حِطِّ فَرَاكَرْفَتِهِ أَنْدِ چِنَانِچِي  
 بِشَارَاتِ قَلْبِ لِحُوقِ صِفَاتِ بِهْ أَصْلِ وَمَنَاسِبِ بِهْ لَطِيفَةٍ اخْفِي دَرِ قَدَمِ مَقْرَمِ حَضْرَتِ  
 الشَّيْخَانِ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ دَرِ آمَدِهِ وَازْ مَحْسُوسِ مَشْدَنْدِ قَدَمِ أَنْخَضِرَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ  
 السَّلَامُ بِشِيْ إِيْنِ احْتِرَاطِهَا رَمُودِهِ بُوْدُنِدِ. وَالْيَنَادِرِيْنِ دُوْبِي اسْتِيْلَايِ حَضْرَتِ دَرِ مَا كُنِ  
 غَفَلْتِ كَمَا از قُوْتِ لَسْبِتِ مَشْعُرِ هَيْتِ بَارِهَامِي فَرَمُودِنْدِ. بِأَجْمَلِ إِيْنِ احْتِرَاطِهَا لَازِمِهِ خَيْرِ خَوَايِ

است خود را مقصر نه دانسته و خواهان بیش از پیش است بر اسرار و مطلب یکے آن که  
 حق سبحانه شمار داخل مقربان خود کرده است. و دوم آنکه در حقوق عباد بعد از وصول  
 بدرجه ولایت انبیا علیه الصلوٰۃ والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبینه سیدنا  
 و مولانا امجد الف ثانی رضی الله تعالی عنه و هذا من اعظم عناياته تعالی  
 اگر نظر به این مطلب دوی انداخته بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبه و سکوت می پردازد  
 باشند مستحسن بلکه ضرور است و گنجایشی دارد که از عبادات نافله آن را تقدیم دهند.  
 و طالب ترقیات باشند و لمحه بے این فکر سیر نه برند و همت را بران گمارند که از صورت  
 شریعت گذشته به حقیقت آن برسند و از ولایت اولیا گذشته به ولایت انبیا علیهم  
 الصلوٰۃ والسلام مستند گردند و فوق این ولایت و ولایت ملا را غلی است غلی نبینا و  
 علیهم الصلوٰۃ والتسلیمات و از گذشته آن درجات عروج کمالات نبوت در پیش است  
 بعد از آن حقایق ثلاثه که عبارت از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰۃ  
 باشد منکشف می گردند و فوق آنها معامله خلعت و اسرار محبوبیت جلوه می فرمایند و بعضی  
 از محبوبان اسرار لازم الاستتار که تعلق به حروف مقطعات دارند در میان می آرند و صورت  
 شریعت و حقیقت آن هم مختلط می شوند و استدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود  
 حضرت خواجہ بزرگ می فرمایند که مقصود از سیر و سلوک آن است که معرفت اجمالی تفصیلی  
 گردد و استدلالی کشفی. امر دیگر سوائے شریعت نیست و زاید بر آن نه فرموده اند. و آنچه  
 از بعضی اولیا را شد بعضی امور که بظاهر شریعت در جنگ اند صادر شده اند کمسئله  
 التوحید الوجودی و غیرها بر ابتدا و وسط حال فرود باید آورد. چه بعد از وصول به حقیقت  
 شریعت اصلا مخالفت نیست و هذه مواهب التي ذكرها قد اختصها الله

سبحانه بالامام الربانی المجدد العالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحال بیانم بر  
 عرض حال خود معاروم فرمایند کہ مطلب اہم ما ازین آشنائی کہ بخدمت شماست دو چیز  
 است یکے خود رو اگر دانیدن حاجت حاجتمندے کما ورد فضلہ فی الحدیث  
 النبوی علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا و دویم ترویج سنت  
 و توہین اہل بدعت کہ درین آخر الزمان بے معاونت و مخالفت سلاطین محال است حمد اللہ  
 سبحانہ کہ گفتہ ما نامرادان بہ سمع قبول می افتد در حدیث آمدہ من احیا سنتی بعد  
 ما امیتت فلہ اجر مائتہ شہید اہل غلت اگر ہزار سال ریافت و مجاہدہ پیش کشند  
 بہ عشر عشیر آن امر جلیل القدر کنی رسند کمالات دستگاہی برادر طریق ملا محمد جان کہ از  
 نقوس متبرکہ است و سالہا در صحبت گذرانیدہ و مراتب خصائلہی کہ حضرت مجدد العالی  
 ثانی بہ آن ممتازند از اکثر خطے وافر گرفتہ و مصداق این معنی آنکہ ہر گاہ مشارالہیہ بہ مقام  
 ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دید و دانستن خود اعتماد نہ داشتہ مونی الیہ را  
 بہ خدمت حضرت ایشان ہمراہ گرفتہ می برد تا آنکہ کہ متوجہ شدہ بشارت حصول  
 مقامے کہ در تحیل فقیر آمدہ بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکہ معاملہ ایشان بہ کمال و  
 تکمیل انجامیدہ تا آنکہ روزے فرمودند کہ لفظ انا کہ خود را بہ آن تعبیر می نمایم بر ملا بدو  
 می افتد و ہذا یدل علی کمال الاتحاد .

مکتوب صد و شصت و دویم . بہ اخوند شاہ مراد در بیان آنکہ ملاقات  
 سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است .

حقائق آگاہ انوی ملا شاہ محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند  
 و از یاد خود غافل نہ دانند و بہ دعای ظہر الغیب مدد و معاون باشند خصوصیتے کہ شماست

امید که دقیقه از دقائق را فرو نه گذارد و حظی بکم ویشوی و جواب مفصل به مشیت سبحانه  
 متعاقب خواهد نوشت. دیگر انوی میان عبداللطیف بارها نوشتند که ذکر خیر شما چند مرتبه  
 پیش پادشاه دین پناه در میان آمد و شمار ازین معنی آگاه ساختند. عجب که شما با این  
 خواهش ملاقات نه نمودید به نیت ارتقاء بدعت و ترویج سنت می توان سلطان دید  
 الحیر فیما صنع الله سبحانه من بعد اگر ایامی از طرف پادشاه واقع شود و شوق  
 دیدن شما ظاهر نمایند بلا توقت امتثال نمایند والسلام علیکم وعلی من لدیکم.  
 مکتوب صد و شصت و سویم. نیز به اخوند مذکور در بیان استغناء از فقراء  
 زیباست.

ارشاد آبی کمالات دستگاری اخوند ملا شاه محمد مراد سلام سلامت انجام  
 قبول فرمایند. صحیفه شریفه رسید خوش وقت ساخت بهین منوال یاد و شادی فرمود  
 باشند که سبب توجهات غائبانه است. فضائل پناها پادشاه اسلام بارها شمارا یاد کرده  
 اند عجب که شما اقدام این معنی نه کردید الحیر فیما صنع الله سبحانه خوب شد از فقراء استغناء  
 زیباست به مشیت سبحانه زیاده تر فخلص شما خواهد شد. فقرار الباطن متوجه خود دانند  
 مشتاق لقله بحبت اقرای خویش تصور فرمایند و از احوال ظاهرو باطن خویش اطلاع  
 می داده باشند. محذومما بختاور خان بهما نوشته بود که پادشاه نیاز بخدمت شما فرستاده  
 مصحوب شیخ عبدالحمید ارسال داشته شده. شنیده شد که شما قبول آن نه کردید الفوج  
 لایرد کلیه مشلح عظام است. خوش هر چه بخاطر شما رسیده مبارک است. والسلام.  
 مکتوب صد و شصت و چهارم. به سلطان وقت در ذکر جماعه مبتدعه و  
 تحریر بر تادیب و تنبیه آنها و ما یناسب ذلك

التمایس فقیر آن که امور سے کہ فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت یکسے اظہار  
 این معنی نمی کرده باشند پس است کہ در علم ایشان یا شد و الا بما فقرای بے بصیرت  
 نیز است عظیم مرتب خواهد شد - دیروز فقیر بہ نماز جمعہ رفتہ بود جماعت دہلہ بازان ہجوم  
 نمودہ خیلے بے حیائی می نمودند و عاخر ساختند بہ ہزار حیل از ہر خود ساقط کردیم - نوع  
 علاج فرمایند کہ از شرارت آن جماعت مامون شویم - ہر وقت کہ برون می برائیم انواع  
 ایذا ہا می رسانند - یا چندے را بما ہمراہ نمایند یا بہ فیواد خان فرمایند کہ چند کس را  
 از آہنا مجبوس نماید یا جلا وطن کند - این کلیہ مرکز خاطر یا شد بعد از ہر خاصتن فقیر این  
 امر را بہر کہ دانتہ خواہند فرمود - اکثر اہل بدع در مقام عداوت شدہ اند و ہمراہ  
 با جمع از فقر شکستہ می باشند - بر آمدن مشکل شدہ است اعانت از جناب ایشان  
 می خواہم - شیخ محمد باقر از دست ہمین قسم جماعت و متصدیان آنجاے گریختہ از لاہور  
 بر آمدہ است و بازار سے رفتن ندارد و قصد دارد کہ کمزور آمدہ بعضی امور ابلاغ  
 نماید - ہر چہ حکم شود - والسلام -

مکتوب صد و شصت و پنجم - ارسل الی سلطان فی ان الاستعان  
 بامر الرعیۃ من اہم الامور -

نحمدہ و نصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل اللہ سبحانہ  
 فی ہذہ الايام مشغولون باہم الامور وھی امر الرعیۃ والعدالۃ فیہم  
 حمد اللہ ثم الحمد لله وهذا كان غاية مرادنا من العقاد مجلس السکوت  
 فحصل بکرمہ سبحانہ فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسوننا من خاطرکم  
 و تخصصونا بمزید قننکم و عنايتکم فانکم لہا اهل و انک لعلی خلق عظیم  
 والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ :

مکتوب حمد و شصت و هشتم - به حقایق آگاہ مخدوم آدم تہوی در ذکر او  
و ذکر یاران او۔

باسمہ سبحانہ۔ اما بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مخدوم استماع اخبار  
استقامت شہابین طریقہ علیہ و سرگرمی ہنگام طلبہ سبب لذات معنویہ می گردانم  
اللہ سبحانہ ترقیاً و استقامتہ۔ بعضی یاران رشید شما کہ ملاقات کردند از مطالعہ احوال  
الفلسفہ مخطوطہ شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس و سید فتح محمد و ابوالحسن و تازکی توفیق است  
شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوال پسندیدہ او نیز مخطوطہ شدیم یعنی کہ  
بیش از پیش بحال مومی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوق آمدن بہ این دیار اکثری  
نولیند و ما ہم مشتاق دیدار شما ایم۔ لیکن گذشتن آن مقام و برہم زدن معاملہ طلبہ  
مناسب نمی نماید بہ اعتقاد فقیر مدار آن بقعہ گویا وابستہ بہ وجود شریف است بہر حال  
ہر گاہ ملاقات صوری مقدر است مسیر خواہد شد بمستیٰ سبحانہ عمدہ کار ارتباط معنوی  
سست و آن درازی یاد است۔ والسلام۔

مکتوب حمد و شصت و ہفتم - بہ خان سعادت نشان محترم خان در ذکر واقعہ  
کہ در باب فتح و نصرت خان مشارالیه دیدہ اند۔

بعد از تقریر کتابتہا در حلقہ روضہ مجد والفت ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صد حقہ  
سر بہر چنانچہ معاہدہ می کنند پیش زانوہای فقیر حمیدہ اند۔ در آن وقت معلوم  
شد کہ برائے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدن این واقعہ تمام امید واری در حق ایشان  
پیدا شدہ خاطر بغایت برائے فتح و نصرت شما متوجہ و نگران است دہان روز باز  
در دین خانہ بنظر در آمد کہ شخصے بر سر شما ایستادہ بہ مورجل گس رانی می کند۔ راندن گس  
بہ مورجل



گوئی اشارہ بہ مقہوری اعدائے کفرہ فخرہ است فرحت بر فرحت از شاہدہ این دو  
واقعہ رُودادہ۔ و اسلام۔  
مکتوب صد شخصت و ہشتم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقت  
فنا و نجات کلی از شرک خفی مربوط بہ ولایت کبری است۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ۔ اللّٰهُ  
تَعَالٰی اَزْ نَفْسِ حَاضِرِنَا مِی و لِنَشَاۃ نَہْ كَظَار دِہِنُوۡعِ كَہْ عِیْنِ وَاثَرِ بَاكِل زَاۡلِ كَرْد۔ اِیْن  
زَمَانِ فَنَاۡیِ اَكْمَ حَالِ اَمَدَہ و مَطْمَئِنَہْ بِہِ اِسْلَامِ حَقِیْقِی مَشْرُفِ شُوْد مَتَمَّہَاۡیِ مَرَاتِبِ فَنَاۡیِ اِیْن  
مَقَامِ عَالِیِّ اِست كَہْ بِہِ وِلَايَتِ كَبْرِیِّ مَرْبُوْطِ اِست۔ ہر چند در ولایت صغریٰ نخجے از فنا  
کائن است اما حقیقت آن در بیجا صورت می بندد و نجات کلی از شرک خفی درین حال  
میسر است حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ازین کمالات شربے ارزانی فرماید اِنَّہٗ قَرِیْبٌ  
مُجِیْبٌ۔ مَحْدُوْمًا قَبْلَ اِزْیْنِ كِتَابِتِ بَدِست مِیْد لَوْرُ مُحَمَّدِ كَہْ یَكِے اَزْ صُوفِیَانِ اِست  
فَرَسْتَادَہْ شَدَہْ اِست و حضرت ایشان ہم در جواب کتابت شما مکتوبے نگارش فرمود  
اِنْدِ مِیْشِ اِشَارَۃً اِلَیْہِ اِست اِنِّسَارَ اللّٰہِ تَعَالٰی رَسِیْدَہْ بَاۡسْتَدِ سَاۡلِکِ كِتَابِتِ اِزْ شَمَاۡرِ سِیْدَہْ  
بُوْد۔ و نشانہا کہ ارسال داشتہ بود نیز رسیدند۔ و اسلام۔

مکتوب صد شخصت و آٹھم۔ در بیان عنایت الطاف کہ از حضرت  
ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہ در حق آنحضرت دیار ان دیگر بہ وقیع آمدہ و ذکر بعضی  
تصرفات کہ ازان قبلہ بہ ظہور پیوستہ و بمقتدی حضرت ایشان مقرون گشتہ۔

لِ اللّٰہِ اَوْلَادٌ اٰخِرًا۔ پَوْنِ اَظْہَارِ نِعْمِ مَنَعِ حَقِیْقِی غَرَشَانِہْ، مَوْجِبِ اِزْ دِیَادِ اِست  
لِہِذِ اَلْمِیْنِہِ دَرِ و لِشَانِ اَحْمَدِی اَظْہَارِی نَمَیْدِ و تَحْدِیثِ نِعْمَتَاۡیِ كَہْ اِزْ حَضْرَتِ شَیْخِ خُودِ بَاۡ

و بیار آن دیگر به وقوع آمده بیان می کند مقدمه باید دانست که احوال یاران را بر  
 احوال پُر احتمالی خود تقدیم نموده شروع از احوال آنها کرده آمد و جماعه که از احوال آنها  
 در بخاند کور خواهد شد سه گروه اند طائفه اند که هم این ضعیف به امر پیر و تنگبر خود به آنها  
 صحبت سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده بشارت عالی گرفته و گروهی اند  
 از خواص صحاب حضرت ایشان که در خلوات به احتیاط تمام از احوال آنها این فقیر مستغنا  
 نموده است و بان حضرت با اختیار خود در نوشتن وقتی آنچه مهربانها فرموده اند یا این کلمه در میان  
 آورده اند و جماعه دیگر اند که بعضی از این سپاه اند و بعضی بوضع فقر و نامرادی و  
 و به جازتها مفید سر بلند اند اما آن جماعه که به این مسکن نشسته است فارست دارند از آنکه  
 حقایق آگاه مبنی پابنده که دایره ولایت نشسته را قطع نموده و بوصول بکمال نبوت  
 استعدا یافته و از آنجا ترقی نموده به حقیقت کتب ربانی حقایق خاص بهم رساننده بان  
 مقام عالی فرین گشته متوجه فوق است و از آن جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین  
 که به امر آن حضرت به این عالمی صحبت داشته و تا چند سال با فقیر ملازم بوده و تمامیت  
 خاص به فقیر بهم رسانیده مجله از احوال ایشان الیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما اینجا شرح  
 کرده می آید چون میر شمس الدین را شوق شده که به این فقیر صحبت دارد اولاً استیذان  
 از جناب آنحضرت نموده ملازم این مسکن گردید و با وجود که موی الیه علم به احوال خود کمتر داشت  
 اما از کثرت نشستن علم اجمالی بهم رسانیده تا چند گاه رفیق این ضعیف گشت تا آنکه بشر به  
 ولایت گیری شد و تقید تام به صحبت فقیر نمود و فقیر آنچه مقدور بود تقصیر نه نمود چنانچه در  
 شب در روز مکرر متوجه حالش می گشتم تا بجا رسید که دایره اصول و اصول اصول بر سر  
 نموده بذات بخت وصل گشت و به وصول بمرتبه کمال نبوت مباحی گردید بعد از آن

باز قسری عظیم نسبت به مولی الیه به وقوع آمد تا آنکه پر تو سے از الوار حقیقت قرآنی بر بارش  
 تافت در فتنه رفته فتنای و بقای به آن مرتبها حاصل نمود بعد از ان بحقیقت کعبه ربانی  
 تحقق و تزیین پیدا کرد باز حضرت ایشان مهربانیا نموده متوجه حالش گشتند تا آنکه معامله  
 میر در نهایت علو رسید بمقام عظیم که کنایت از تفصیل باشد مناسبی پیدا شد و فقیر  
 چند بار درین میان صحبت داشت چنانچه روزی متخیل این کیفیت گشت که افاضه  
 کمالات مشا را الیه بحسن تفصیل است و مشا را الیه نیز ادراک این معنی نمود چون بعرض  
 حضرت ایشان رسانیده شد از عنایت تفصیل تصدیق این معنی نمودند و به و رسول به آن  
 مقام اشارت فرمودند بعد از ان از دقایق و تازکیهای فتا که بحقیقت لایذکر الله  
 الا الله منوط است بهره در شد. و حضرت ایشان فرمودند که خلعتی درین مقام عنایت  
 شد بعد از ان در توهمات دیگر عنایات دیگر بسیار نمودند. روزی فرمودند که بسیار  
 ترین ظاهری شود این است احوال میر که به طریق اجمال نوشته. و از ان جماعه است صلاح  
 آثار حافظ محسن دهلوی که در مدت قلیله به اکثر خصائص که تا حال به کمتر کسی فرموده باشد  
 بدست آورد. سابقا در جاس از انش نوشته شده است. اما چیزهای که بعد از ان  
 بحصول آن مباحی گشته نوشته می شود بعد از حصول فنا و بقا در اندک مدت بولایت  
 کبری بشر شد از انجا بولایت علیا رسید و چون اکثر با فقیر همراه بود توهمات کثیره  
 که متصنن قسری عالی بوده نسبت بمشرا الیه به وقوع آمد و حضرت ایشان نیز  
 مهربانیا تمهید نمودند تا آنکه تصفیه جزای ارضی مدرکش گشت و معامله بکمالات نبوت  
 کشید و درین میان نشست و تماس بسیار واقع شد. چون لسمع عالی حضرت  
 ایشان رسید توهم نموده بحصول کمالات نبوت بشارت دادند بعد از ان کارش

بجرح فوقانی افتاد تا آنکه به وصول حقیقت کعبه ربانی با خلعت عالی در آن مقام مستعد  
 گردید باز سرش به فوق افتاد و کشتشہارے غنیمہ نموده شد تا بعد از چند گاہ حقیقت  
 قرآنی ملحق گشت تا اینجا بعضی یاران خاص با دے مشارکت داشتند۔ اما در مادرار  
 این اختیار تمام پیدا کرد و از مشارکت ماند با بجلد بعد اللتیا واللتی از مقام عظیم  
 ایشان کہ پیشتر کسی بہ آن بشر نہ گشتہ بود مستعد گردید و آن مقام عبارت از مقام  
 تفصیل است و علوے این مقام از مکتوبات قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام  
 اختصاص بہ انبیاء اولوالعزم علیہم الصلوٰۃ والسلام دارد و فوق او مقام محبت است  
 ترقی در آن مقام بہ علم و عمل نیست افاضہ کمالات بہ تفضیل صرف و البتہ است مشار  
 الیہ ازین مقام حظ وافر گرفته متوجہ فوق گشت و این غاصی بموجب توجہ و تلمیح حضرت  
 پیر و متکبر خود اکثر بومی ایہ می نشست تا آنکہ کمال عنایت خویش بہرہ از مقام محبت  
 در حق دے نشان دادند۔ بعد از دے از کمالات خاصہ ولایت محمدی علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام منقح گشت باز از حقیقت مقام لا بذكر اذ الله و از دقایق فنا کہ بدان  
 مقام مربوط است بہرہ وافر گرفت۔ بعد از ان بجهن عنایت الی غر شانہ از حقیقت  
 صلوٰۃ کہ پیش ازین کسی از یاران بہ آن بشر نہ گشتہ بود بشر گشت این است نسخہ  
 احوالش کہ بہ طریق اجمال نوشتہ آمد۔ والسلام  
 مکتوب صدر و ہفتادوم۔ در ذرا احوال ہنگاہ حافظ محمد حسن دہلوی  
 در بیان تقرنات کہ از ان حضرت در حق حافظ بہ وقت آمدہ و ذکر مرغت میر مشاعرانیہ  
 و ماینا سب ذلك۔

پارہ از احوال حافظ محمد حسن سابق نوشتہ شدہ است آنچه بعد از ان بہ حصول آن

میبای گشته بتفصیل نوشته می آید چون مشاراً الیه را مناسبته خاص به فقیر بود اکثر اوقات  
 با هم می نشستیم و حافظ آثار تو جهات و تقرقات که نسبت بوسه به وقوع می آمد اظهار می نمود  
 می گفت که در وقت توجه مرا کشتان کشتان می برند با جمله چیزها به بلند بعد از نشستن  
 ظاهری گرد تا آنکه در عشره رمضان المبارک چنان وانمود که الان عروج عنان درک  
 می نمایم چنانچه سابقاً عروج لطائف خمسہ عالم امری نمودم و چون به عرض حضرت ایشان  
 رسانیده شد تصدیق نمودند که عنان در صدر عروج اند و بحصول ولایت علیا اشاره  
 نمودند هر چند که آداب آن حضرت نیست که بکسی تقریر این ولایت نمایند بعد از  
 چند گاه به او نشستند و فاست واقع شد تا آنکه بعضی فضل الهی جل شانه موافق  
 حافظ به جزای ارضی کشید و حافظ خود ترکیه و تصفیه این لطیفه را احساس نمود و درین  
 ضمن قریباً عظیم نسبت به حافظ به وقوع آمد و ایام رخصت نزدیک رسید آنچه  
 در تخمین وطن این عالمی آمده نمود بحافظ ظاهر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید  
 به وصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند معلوم نیست که تا حال از یاران سخن و غیر  
 به این سرعت صاحب این مقام گشته باشد اللهم ارزقه الاستقامه و السلام.  
 مکتوب حمد و هفتاد و یکم در بیان آنکه جماعه از اصحاب حضرت ایشان که  
 کمالات ولایت متحقق اند و فریق اند و ذکر علیہ ارشاد و هدایت آنحضرت.  
 طالع از اصحاب حضرت قبله کونین که کمالات وراثت متحقق اند و هم  
 فریقین فریق منہم عربوا من مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولایت  
 الثلاث حتی شرفوا بکمالات النبوة بطریق التبعية. و انما من منہم وان  
 لهم مراتب الاصول و انہم یختلفوا عنہا رأساً لکنہم بطریق المعیة

اللّٰتی حصلت لہم بحضرت الشیخ قد فازوا بتلك الكمالات العالیة و  
بعضے از انہا بلند تر از ان مقام رفتہ اند و یارانے کہ بمرتبہ ولایت رسیدہ اند  
و بہ قدا و بقا مشرف اند اکثر من ان یعد و یحیی - و السلام -  
مکتوب صد و ہفتاد و دو و یکم - در ذکر بعضے احوال یاران کہ حضرت الشیخان  
بہ آن حضرت در میان آورده اند -

در حق محافظت عنایات کثیرہ نمودند و فرمودند کہ ہر چند بے مناسبتی  
در باطنش سرایت کردہ بود اما در اندک مدت مرفع گشت و خیلے مناسبے بہم رسانیدہ  
و در ولایت کبری بسیار ترقی نمودہ - و ملا و سکی را فرمودند کہ در باطن او نسبت عالی  
مشہور گردید و از حصول فناے نفس بنگہ وصول در ولایت کبری اشارہ نمودند و تفریق  
غربت و نامرادی او بسیار کردند و سعی بلیغ در حق مشاور الیہ بہ وقوع آمد موافق آن سعی  
حضرت قبیلہ گماہی مہربانی نمودند و بہ حصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند متبرکہ  
ذوق بہت - و حافظ حسن را بچھول فتاد بقا و دخول در ولایت کبری بشر ساختند  
و فرمودند کہ ہنگی یک سال شدہ کہ او در صحبت داخل شدہ بہت گوئیما اظہار تعجب  
کردند و از لائق صدقات بہ اصل در حق میر عزیز عنایت نمودند و فرمودند کہ از حضرت  
محمد و الف ثانی برائے مشاور الیہ خلعت گرفتیم و رخصت مقید بہ امداد مخصوصہ تیر  
کردند - در حق شرف الدین افاضہ نمودند کہ را ازہ رسول بہ تمام قطع کرد و داخل کمالات  
نبوت گردید و سابق از راہ معیت تیر بیشتر ساختہ بودند - و در بارہ خان برگ تیر فرمودند  
کہ وجودش مثل قطعہ برمی رود گوئیما اشارہ بہ فناے نفس بہت و حصول فناے قلب  
و مقدمات فناے نفس سید محمد علی را از ازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد ہر اہل

عنایتِ خاصہ نمودند۔ روزے فرمودند کہ تجلی خاص در باطن او مشاہد گردید۔ یاز  
 روزے از آثار بقاہرہ در باب مشارک الیہ نشان دادند۔ بعد از چند گاہ فرمودند کہ  
 نور صرف شدہ بہت رتختہ از کمالاتِ ولایت کبریٰ تیر رسیدہ باشد تا آنکہ بعد از  
 مدتِ قلیلہ تصریح بہ دخولِ ولایت کبریٰ نمودند۔ و چون وقتِ رخصت بمواجہ روزنہ  
 مقدسہ توجہ کردند افاضہ فرمودند کہ وے را متخلع بہ خلعتِ خاصہ دیدم۔ و حافظ محمد  
 شریف لاہوری را فرمودند کہ از راہِ معیت در کم چیزے کوتاہی دارد و از ہمین راہ  
 بہ کمالاتِ نبوت واصل بہت۔ و در بارہ انونڈہ محسن میاں لکونی درین مدت کہ در  
 ایامِ ہوس آمدہ بود کجھولِ کمالاتِ نبوت اشارہ نمودند۔ و خواجہ محمد صدیق پیشوری درین  
 سفر کہ آمدہ بود شبے رخصت او فرمودند کہ حضرت مجد الدلت ثانی قدس سرہ عنایاتِ عظیمہ  
 نمودند و خلعتِ خاصہ مرحمت فرمودند و کجھولِ بہرہ از کمالاتِ نبوت تیر درین نوبت تیر  
 بلند گردید۔ و در بارہ ملا عابد فرمودند کہ مناسبے بہ حقیقت کجہ پیدا کردہ بہت و بہ طریق  
 انعکاس از ان حقیقت بہرہ در گشتہ بہت و بہ کجھولِ حقیقت قرآن مجید در حق میر شرف الدین  
 حسین نوازش فرمودند۔ و چون ایام و داع نظام الدین نزدیک رسید بشارتِ فنا و راداد  
 و از حضرت مجد الدلت ثانی قدس سرہ دستار بوسے مرحمت شد و رخصت مقید تیر دادند و  
 تعریف بلندی استعداد حاجی حبیب چند بار نمودند۔ و نصیبے از حقیقت کجہ ربانی در حق و  
 نشان دادند۔ و صوفی سعد اللہ بعد از آمدن جہان آباد نیلے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت کجھولِ  
 ولایتِ علیا مبشر گردانید۔ و بوصولِ کمالاتِ نبوت جامعیت نام در حق صوفی پایند عنایت نمودند چند گاہ  
 چند صحبت با صوفی مذکور باز داشتہ شد تا آنکہ مناسبے کجہ ربانی مفهوم گردید درین میانشے بعد از  
 نماز عشا کہ بسطِ عظیم رددادہ بود و عنایتِ خاصہ جلوہ گر شدہ مجلس سکوت با صوفی مبشر شد و چنان

تمخّل گشت که مناسبت مذکوره دراز دیادست بلکه تحقیقی به الوار کعبه نیز تمخّل شد و صوتی هم معلوم این معنی که در مشاهد که بالور عظیم از الوارات کعبه که تحقیقت آن فوق حقائق باین زمین استماعی را مملو ساخت خود را در آن مستغرق دید چون به سمع حضرت ایشان ما نیز کم اقدیق نمودند و السلام مکتوب صد و هفتاد و بیستم - به مخدوم زاده عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان که از مناسبت به ولایت محمدی نوشته بودند -

حامد او مصلیاً فرزندى نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام نوشته بود از مغالو آن جناب یافت عبا کریمان کارها دشوار نیست بکار خود مگر کم باشند مشتاق دانند - مکتوب صد و هفتاد و چهارم - نیز مخدوم زاده در تحریر بر تعلیم علوم ظاهری و صحبت طالبان حق ایشان بسم الله و السلام علی رسول الله اما بعد مکتوب مرغوب مرغوب فرزندى نور چشمی رسیده جمعیت بخش خاطر ایشان گردید الحمد لله که اوقات جمعیت استقامت می گذرد و ترقیات باطنی نقد وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاهری تعید از دست ندهند نوشته بودند که بعضی مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چه بهتر صحبت دانشن به طالبان حق سبحانه از عظیم عبادات است - و السلام -

مکتوب صد و هفتاد و پنجم - نیز به مخدوم زاده در نصیحت -

باسمه سبحانه حامد او مصلیاً سلام عاقبت انجام به آن نور چشم برسد - چه نوسید که چه قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواهان استقامت شما است بر خواندن سبق مفید باشند و اوقات را بگذرد فکر مهور دارند - کتابت شما که از مقامی ترسیل بود رسید بعد از فراغ درس اوقات را به طالبان حق مشغول دارند - و السلام

مکتوب صد و هفتاد و ششم - به فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف



که از تعینات ثلثه و تفرقه در وصول قدمی و وصول نظری نوشته بود۔  
 باسمه سبحانه، نور چشمه حقایق آگاہا، مکتوب مرغوب که مشتمل بر احوال بلند و معارف  
 ارجمند بوده بظانحه در آمد و بسبب لذات معنویہ گردید این قسم دید اصل و اعتبار تعینات  
 ثلثه و تفرقه در میان وصول قدمی و وصول نظری که تعلق بماد و رال تعین حی دارد از لوازم  
 روزگار است حال خالی را این نوع حدت بصر مگر عطا فرماید با کریمان کارها و شوا نیست  
 شکر آن بجا آرند و طالبان یادی بوند این شکر تم که لا ینفککم یفص قاطع است و السلام۔  
 مکتوب صد و هفتاد و هفتم نیز باین فقیر در بیان آنکه در غیبت احوال که قابل  
 اظهار باشند ظاہر باید نمود باقی را بکصورتی که باید کرد و در تشریح نصیحت طایف و مایا سید الملک  
 باسمه سبحانه، حامدا و مصلیا، اما بعد سلام عاقبت انجام به آن فرزند سعادت مند  
 برسد، ہوا رہ بطا ہر د باطن متوجہ احوال شما است حق سبحانه و تعلق کسب رضیات خود  
 کرامت فرموده بان خود دارد۔ درین مفارقت نسوری آنچه از احوال و مقامات تازه رود  
 باشد آنچه قابل اظهار باشند می نوشته باشند باقی را بکصورتی که از نمایند حق تعالی آن  
 نور چشم را علم صحیح کشف صریح عطا فرموده است شکر آن بجا آرند و طالب فرید بوند و  
 طابیان حق را توجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را لقب طین سازند و ہمیشہ بکرن  
 دانند و متصف بوند۔ و السلام۔  
 مکتوب صد و هفتاد و ہفتم۔ بہ حافظ عبدالرؤف تہومی در اجازت تعلیم طریقہ  
 و ذکر شریطان۔

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ اما بعد نموده می آید کہ چون فضائل و  
 کمالات دستگاہ جامع خادم ظاہری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدارالارشاد حضرت برہند

رسید بزیارت روضه منوره استعدا یافت و بصحبت خادمان و مجاوران این بقعہ مبارکہ  
چنگاہے بسر بردہ اخذ فرمود و برکات نموده دامنزایا و خواص این طریقہ علیہ حظ و افریافت  
و در مدت قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب آگشت و محبت شیوخ و استقامت غرا از اطوار و اصناع  
اولاد و ہویدا گشت بنا بر این غامبی دور از کار با وجود عدم لیاقت محض بر سر ترویج طریقہ  
احمدی معصومیہ امانت بدعت نامرغنیہ و احیاء سنت سنیہ اجازت تعلیم این طریقہ و مبدیہ بشارت الیہ  
داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشریعہ المصطفویہ علی السلام و التحیۃ و الثبات علی مجتہد شیوخ  
و اسلام علی من اتبع الهدی و انا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی  
المصعبی فخر الشیخانہ ذلویہ و سرعیویہ و العبد المذکور و ان کم یکن اہل الذل الامر اخطر لکن  
قد و در رب مبلغ ادعی من سارح لغو ذب اللہ من شرور الفسناد من سیئات اعمالنا و لامر  
بلا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب محمد و ہشتاد و نہم بہ محارت آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصور عمال۔  
بائسہ سبحانہ حامدا و مضلیا لما بعد ازین عاصی مصر علی العصیان بسلام و التحیۃ  
آن برادر عزیز برسد طرفہ چیزے بہت مردم از چین کس توغبات کثیرہ دارند و با عقدا خود  
اوراد داخل جرگہ اہل اللہ می انگارند حال آنکہ زکر نیز بریش خود گرفتار نمی دانم کہ بدوستان  
دیاران چہ بولسیم۔ اگر از حقیقت کساد خود ظاہر سازد طالبان حل بر مضمر نفس و دید قصور  
اعمال می نمایند۔ و اگر تستر و اخفا اختیار نموده آید تبلیس و تزویر لغو وقت اوست  
خوش نیست تا بگویم راز ہمہ نفسیت تا بنا کم زار

لغو ذب اللہ من شرور الفسناد من سیئات اعمالنا۔ و اسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم نیز بہ حافظ در تحریریں بر مراعات حقوق خلق

حسب حالے نہ نوشتی و شد ایامے چند محرمے کو کہ فرستم بتو پیغامے چند  
 اگر چه انقطاع و غرلت به آن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعات حقوق خلق از جمله ضروریات  
 است خوش گفت.

هر که عاشق شد اگر چه نازنین عالم است نازی کی که راست آید باری باید کشید  
 هر تقدیر با وجود کمال فراغت و آسودگی این گرفتار عالم ظلمانی را بد و کفر یادی فرموده باشند  
 که دل نگرانی است خاص بجناب شهادتین آوان بندگان <sup>ظلم</sup> سیمانی فرمان بدستخط خاص و عطر از  
 کمال شفقت مصحوب دینا ہی ارسال داشتند طرفه الفاظ واضح و شیخی در فرمان مذکور است <sup>و السلام</sup>  
 مکتوب صد هشتاد و دویم - یہ میر عبد اللہ در تحریریں بر صحبت اہل طریق و اجتناب از صحبت مخالف  
 باسم سبحانہ . اما بعد برادر گرامی سیادت پناہی از دنیا سے دنیہ معرین بوند گرفتار  
 معاملہ عظیم کہ در پیش قطعی آمدہ باشند امر و ز فرد است کہ چشم داری شود آن زمانے  
 غیر از حسرت و ندامت چیزیے بدست نخواهد آمد بجز شرط است چون نشا و از توفیق در آنچه  
 از طلب صادق در ہمارا آن محبت لفظی مشہود می گردد مجملے بہ طریق رفر و اشارہ نصیحے نمودہ آمد  
 معذور خواهند داشت چند گاہ درین قرب ہوا لبس بردند لشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ  
 حضرت دارالارشاد می رسیدند امید چنان بود کہ در اندک قامت حظ و اقر ازین طریق  
 عالی نصیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ بہر حال بہر جا باشند بہاران طریق و مجبار  
 این سلسلہ علیہ محشور بوند از صحبت مخالف طریق مجنب باشند - خوش گفت <sup>و السلام</sup>  
 یا عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین دان ہر کہ نسبت عاشق با او مشور قرین  
 مکتوب صد و ہشتاد و دویم - بہ فرائل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ  
 حالتی کہ در نوم رود بدعا بیت اصل است و بیان آنکہ معاملہ خلعت فوق معاملہ تفصیل است

و خلعت کیے از شعب حب بہت .

حادثہ مصلیاً . اما بعد سلام و تحیہ بہ آن فضائل و کمالات و مستگاہ بر سر مکتوب مرغوب کہ محتوی بر اذواق باطنی بود سبب لذات معنویہ گشت حالتی کہ در نوم رو دہد بقابلیت اہل بہت و بر اکثر نسبتہا تفوق دارد و ایستے کہ در بعض اوقات روحی دہد امید بہت کہ از لوازم برکات خلعت باشد و ما ذلک علی اللہ بعزیر معاملہ خلعت فوق تفضیل بہت ترقی در آن مقام وابستہ بحببت بہت چہ خلعت کیے از شعب حب بہت فی الحب ثالث اعتباراً المحبۃ المخصۃ بالکام علی بنیاد و علیہ الصلوٰۃ والسلام و الاعتبار الثانی الخلة المنسوبة الی الخلیل علیہ و علی الہ الصلوٰۃ والسلام و الاعتبار الثالث المحبوبة الخاصة بالمحبیب علیہ و علی الہ من الصلوٰۃ افضلہا و من النجیات کلہا در قنا اللہ سبحانہ و ایاکم ایماناً و شرباً

من ہذہ کمالات . سلام

مکتوب صد ہشتاد و سوم فی فضائل امام محمد حامد لاہور در بیان آنکہ عمدہ این کار طول صحبت بہت لہ الحمد اما بعد شرح اللہ صد در کم و زکی نفسکم ولین جندکم بجرمۃ سینہ البشر <sup>طہر</sup> من ریح البصو و علی الہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات کلہا . عمدہ این کار طول صحبت بہت بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ بہت . خوش گفت سہ

ایچ نکشد نفس را جز ظل پیر سایہ آن نفس کش را صحت گیر

بقیۃ المرام آنکہ حقایق آگاہ شاہ بیگ خیلے عزیز الوجود بہت ملاقات مشاراً الیہ غنیمت شمرند فضائل باب محمد سلیم مراتب اخلاص و فدویت شما بیش از بیش ظاہر ساخت . و سلام .

مکتوب صد ہشتاد و چہارم بہ خان سعادت محترم خان در بیان اسرار عروج و نزول بطریق اجمال و تحقیق آنچه در مکتوبات واقع بہت کہ چون نظریہ اولی بظاہر جمیلہ اقتدا باعث عروج

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بان کلمه طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بان بشراند که دنیا  
 ترا حکم آخرت دادیم مهربا ما ایمای از افشای اسرار نزول که تا حال هر بسته اند و بگویم که در میان  
 آورده باشند از غایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمدند از ان بطریق اجمال در میان آورده  
 می شود بگویند پوش مسروع باد هر چند خیالات این دور از کار قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و لعن  
 دلی چون منته مراد داشت از خاک **مزدگر بگذرا تم سر بر افلاک**  
 و هو پزا معلوم آن محرم امر است آنچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی  
 بمظاهر جمیلیه اند باعث خروج می گردد اما درین وقت محاطت از نظره ثانیه ضرور و ناگزیر است  
 که الادی لک و الثانیة علیک واقع شده و ایضا در عهد داشت اول مکتوبات جلد اول واقع  
 است علی الخصوص در کسبیت نسار بلکه در اجزای آنها آن قدر مفاد این طائفه گشتم که چون  
 عرض نمایم نتهی نظر باین کلمات این عاصی انداخته بعضی خیالات در تخمین خود تخیله ساخته و آن  
 این است که چون عروج و نزول در حق عارت تصور گردد بی علامه و تصویریه نمی تواند از ارفع نمود پس در  
 اگر وقت نظر ثانیه ثالثه باشد الله تعالی بر خصصت شرعیه قرین شوند و از خود بر آیند بر آنکه  
 نظره اولی خواهد گزینت باعث عروجات بی نهایت خواهد گردید عذاهو السوفی کثرة الانکحة  
 و اتحاد السوادى الی اهل الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحان و سر دیگر آنکه در حین  
 عسرت لغیر عروج و نزول و هنگام تمام میرد سلوک که با اعتقاد سالک مربوط بوده چون ترقی متعده  
 گردد درین وقت مسائل را بمباشرت اسباب نزول گویا فناد بقایه غیر تحقیقی می شوند به سبب کمال  
 اتحاد فیما بین و راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید یکمی رسانند و موجب قیام  
 بی اندازه می شود و هر چند تشبیه اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بشود و چند آنکه اسباب نزول زیاده  
 و جدید همان قدر عروج و نزول پیش از پیش ع گری بگویم شرح آن بی حد شود۔

این کمال راجح بان کلمه عظیمه است که حضرت مجدد الف ثانی بان مبشر اند که دنیا ترا حکم آخرت دادیم آرزوی این خیر خواه آن است که پر توه این کمال در حق آنجناب علی وجه کمال بمنصه ظهور آید ع با کریمان کارها دشوار نیست. استقامت بر اطوار شرعی از لوازم این مقام است و این معنی در حق این عاصی غفقا و مغرب. اما در باره شما امیدها دارد زیاده برین طاقت اظهار نه. خوش گفت به

فریاد حافظ این همه آثر به هرزه نیست هم قصه غریب و حدیث عجیب است  
مکتوبه و شهادت و چشم به سلطان عبدالرحمن در جواب مکتوبه که مشتمل بر واقعه عالی  
بوده و بیان آنکه قدم اهل الشدرا از نهمتای عظیمه است.

باسمه سبحانه بجناب آن سلطان با اکر اسم سلام مشتاقانه برسد. اظهار اشتیاق  
ملاقات نزدیک بود زیرا هم شد چندان مشتاق دامت واقعه عالی که اندراج یافته بود مطاع  
آن خوشی وقت ساخت عذر خواهی که از بابت آن عزیزم قوم بود به ضحیح انجامید از اخلاک  
شما همین قسم چشم داشت داریم بخاطر میج عار نیارند که صفادر صفا است. دیگر جناب ارشاد  
پناه می میان محمد باقریان هر دو تشریف می آرند توقع که در جمیع امور ممد و معاون ایشان  
باشند و صحبت ایشان را مستقیم دانسته در منزل خویش جای اقامت ایشان موعین سازند و در  
حلقه مشغولی سرگرم باشند و توجه هم بگیرند قدم اهل الشدرا از نهمتای عظیمه و دانسته بجان  
قدرت نمایند در روضه منوره حصول مطالب شما توجه نموده می آید امید باشد لعل الله  
بجدت بعد ذلک اموا. والسلام.

مکتوبه و شهادت و چشم نیز به سلطان در بیان آنکه استعمال آب کفش حضرت مجدد  
الف ثانی دافع امر از کثیره و شریکات عظیمه است و ذکر فیوضه که در شب عرس حضرت

عزوة الوثقی ظاهر شده و برنخ از شوق زیارت حرمین شریفین -

اما بعد شفاک الله سبحانه شفاءً عاجلاً خاطر فقر البعایت نگران می باشد امید که بزودی خبر عافیت برنگارند که موجب جمعیت خاطر با گردد مصحوب عبدالمومن به کفیش حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنہ برای آن جناب فرستاده شده در آب و طعام قطره ازان می چکانده باشد که مقرر برکات است. دیگر ایشب که عرض حضرت پیر و ستیگر است طرفه فیوض و برکات است و چون واسطه انعقاد این مجلس ذات بابرکات است امید که حفظ و افرایشان نصیب گردد. دیگر اشاره که در باب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شده معلوم شد مهربانان خود کمالی تمنای و آرزوی این گرفتار است لیکن خوائق و علائق که این مسکن آن مبتلا است شرح آن نمی توان کرد او سبحانه قادر است که همین همت علیاً و شمایین مقلب اقصی و مقصد سنی بحصول انجامد و باین سعادت عظمی سر بلند گرداند. خوش گفت سه پیام

مرا کشید و ظنایم به گردن اندازید  
کشان کشان چو گانم بکوسه یار برتند  
مکتوب و هشتاد و هفتم به کمالات دستگاه شیخ محمد باقر لاهوری در جواب مکتوب او  
که از ارتحال حافظ محمد شریف نوشته بود و استعد عار و عادت توجه نموده -

بسم الله الرحمن الرحيم حامداً ومصلياً و مسلماً حق سبحانه و تعالی البکمال کرم خویش معالیه که بعنا بر ثلثه متعلق است بالافرام رسانید با سرار و ناز که یسای که در غم خفا که منوط است مستعد کند و سابقاً مکتوب عالی متضمن ایشارات مصحوب ملا محمد امین رسول گشته است ظاهر از سینه باشد دیگر محبت و خصوصیت که نسبت بشما واقع است بکتر کسی خواهد بود و خبر از حال حافظ جیو که نگاشته بودند بوضوح انجامید ان الله وانا الیه راجعون وجود ایشان رحمت بود در آن لواحق در خدمت حضرت ایشان عرض نموده یا صوفیه بنمایم ختم قرآن مجید کرده شد و آن

حضرت ہم شریک بودند امید است کہ برکات آن بالیشان رسیده باشد۔ دیگر سید مرزا کہ بدخول طریقہ علیہ مستعد گشته است و جو ان مستعدے ظاہری گردد فقیر ترغیب صحبت شما بہ مشاراً الیہ بسیار نموده است ظاہر پیش شمار رسد توہمات خاصہ در بارہ او دینغ ندارند۔ السلام۔  
مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلت صحبت۔

احقر در ولایتان محمد سیف الدین سلام و تحیہ بہ فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بوده رسید و غرضہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظر مبارک درآمد چند کلمہ بدستخط خاص جواب کتابت شما کہ متضمن بشارت است نوشته آمد الشار اللہ تعالیٰ خواہد رسید لیلۃ سبحانہ الحمد کہ از کمالی محبت غائبانہ ترقیات عالی لفضیب شما است و چون از کمالی کرم و غزہ توبہ غائبانہ نموده اند اگر باز ہمین التماس را معروض دارند گنجایش دارد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در فضیلت صحبت فقرا و تسلیہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات و الطایب الہی غرشانہ شامل حال باد۔  
احقر ترین طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ محمد سیف الدین سلام و تحیہ بان اشتقاق پناہ می رسا حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از کمالی کرم خویش از خصایص و فرایا سے طریقہ علیہ احمدیہ استسعاد کرامت فرمودہ استقامت تام بر او ضاع شرعیہ عنایات نماید۔ پسند خاطر عاظر افتادن حقایق آگاہی میان شاہ محمد سبیب خوش وقتہا گردید مطلب عمده از فرستادن شیخ مشاراً الیہ نیز خواہی آخرت است لیلۃ سبحانہ الحمد کہ آثار گرجی صحبت او مبرہن گردید۔ امید است کہ معاملہ دنیا و ترقی آن نیز این قسم نامرادان صورت پذیر گردد  
با کرمیجان کار ہادشوار نسیت



دستگیر ہیا و لوازم مہربانیا درین مصائب کہ بہ میرا بچیوا از ایشان بہ وقوع آمد سبب  
ترفع درجات دارین خواهد بود۔ والسلام۔

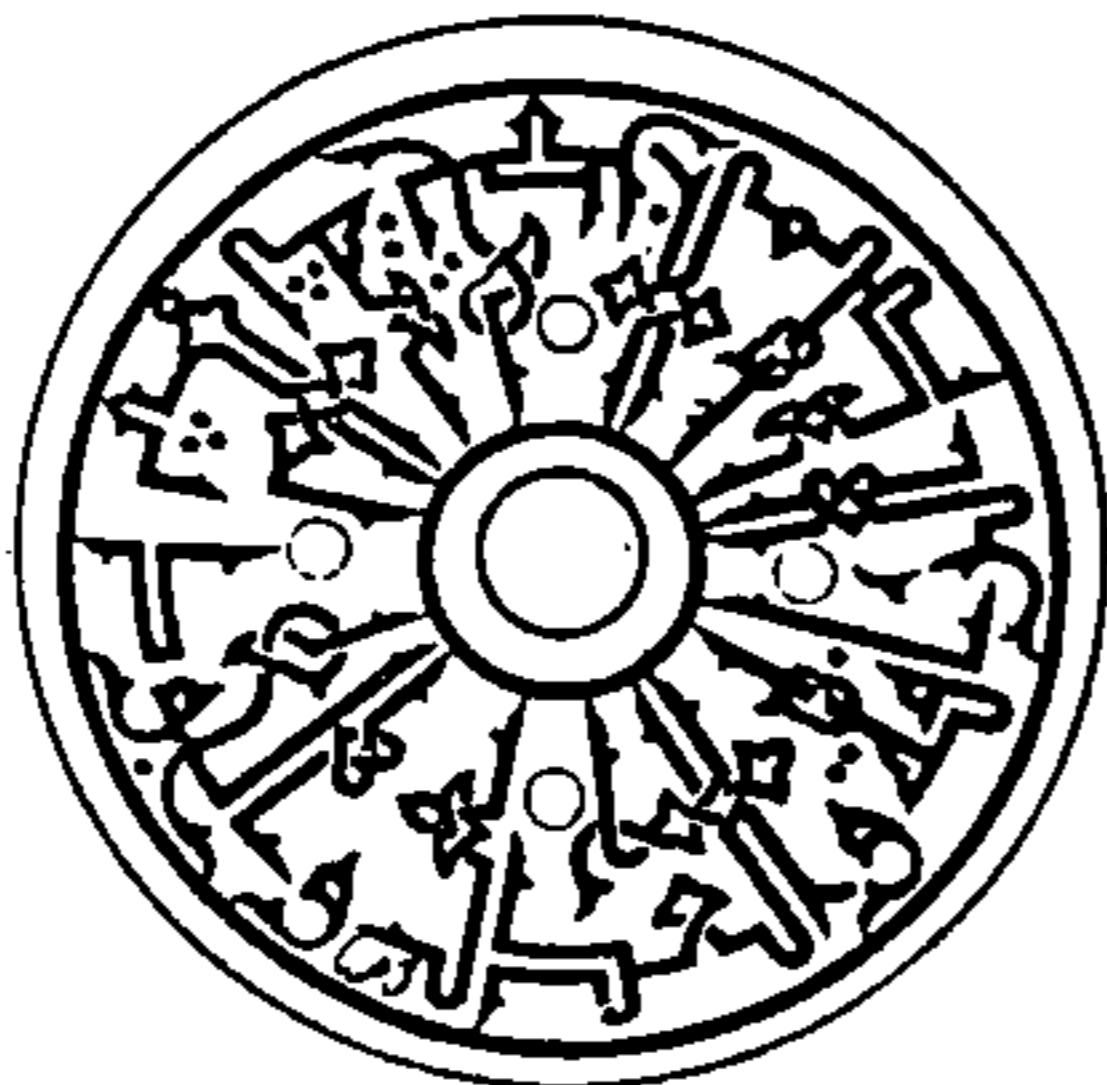
مکتوب سعد و لودم۔ خواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبت وصال حضرت ایشان  
لہ الحمد۔ کتابتہا ہے براہر گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند  
رسید و در جواب توقف رفت معذور خواهند داشت۔ در دو غم و ماتم کہ افسیب این  
مہجوران گردیدہ عذر ہے بہت۔ واضح جائے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ  
بہر بہ صحرا می زدیم ماچہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت  
ز فرقت تو نہ مردم چہ لاف مہر زخم کہ خاک بر مہر من باد و بر محبت من!

والسلام

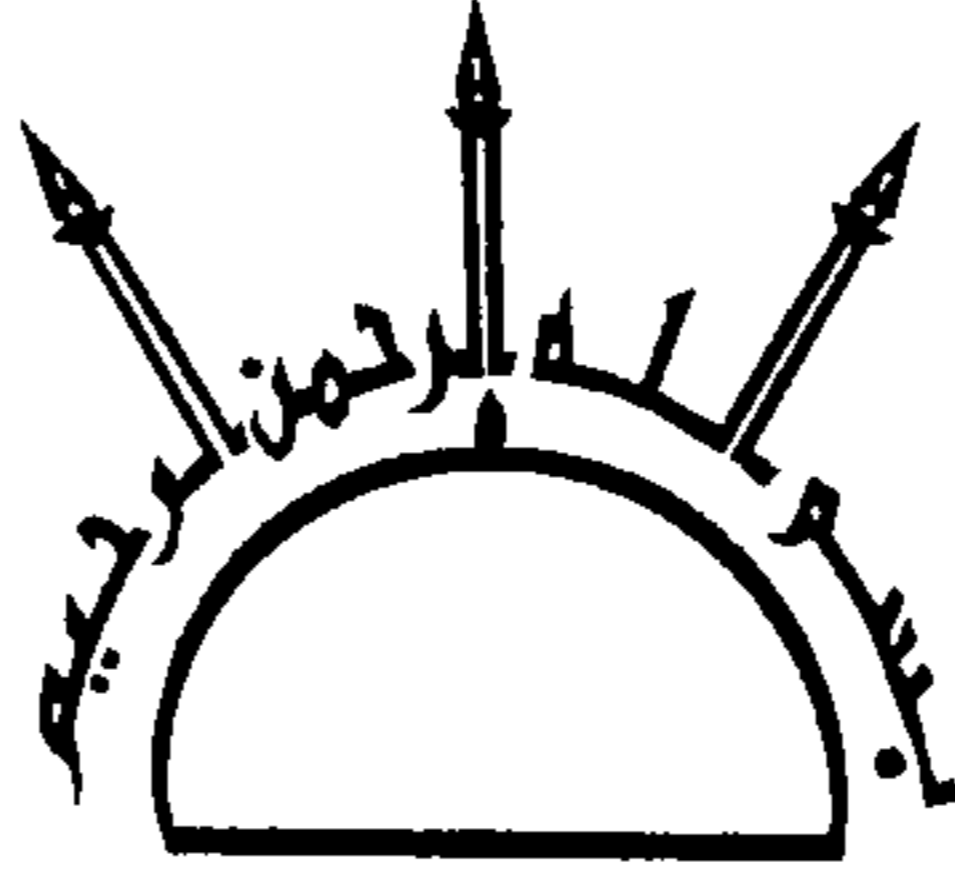
تمام باشند

۲۳ جمادی الاخری ۱۳۳۱ھ

دکتر خانہ بلخ المقابلہ از کتابی کہ در مدرسہ محمدی مدراس بود نقل کردہ شد



محسن الملک الرافقہ والعدل والجود



# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم..... باب دوم





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

# گلشنِ وحدت

(مکتوبات شریف، خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی ابن  
خواجہ محمد سعید ابن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم)

جمع کردہ: شیخ محمد مراد کشمیری

مرتبہ

مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی

نظر ثانی و تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی، ڈی لٹ)

از ادب گرچہ دین باغ نفس سوختہ شد  
از گلے رخصت یک آہ سحر یافتہ ایم  
(دوہرت)

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا  
پھولا ہے نین بیج بہارِ گل و نرگس  
(دولی)

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال لے ولی مجھے  
جو مجھ زباں کا ورد محمد مراد ہے  
(دولی)

# گلشن وحشہ

۱۶۸۶

مکتوباتِ حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت سرسندی رحمۃ اللہ علیہ  
 (ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ)

جمع کردہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ

مرتبہ

حضرت مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی مدظلہ

بنظر ثانی

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد

۱۳۸۶ھ  
 ۱۹۶۶ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## تہذیب

حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۶ھ) المعروف ”شاہ گل“ کے یہ مکتوبات موسوم بہ ”گلشن وحدت“ ان کے خلیفہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ کے جمع کئے ہوئے ہیں، اسی لئے ان میں سے اکثر و بیشتر انہی کے نام ہیں۔ ان کو مکتوب ۹ میں نقشبندیہ خلافت اور مکتوب ۲۲ میں نقشبندیہ سلوک کی تکمیل کے ساتھ ساتھ قادریہ سلوک کی خلافت کی بھی بشارت دی گئی ہے۔ مکتوب ۱۹ میں شیخ محمد راز کے بھائی شیخ محمد یوسف کشمیری کو بھی اجازت کی بشارت ہے۔ مکتوب ۲ میں شیخ موصوف کے والد ماجد کا نام شیخ محمد طاہر ملتان ہے۔ شیخ کے فرزند عبدالرشید کے نام مکتوبات ۸۲-۱۱۱-۱۱۲ ہیں۔ اسی طرح دوسرے فرزند محمد ولی کے نام بھی دو مکتوب ۷۹-۱۰۳ ہیں۔ مکتوب ۱۱ میں شیخ کے کسی بھائی کے انتقال پر تعزیت ہے۔ مکتوب ۲۵ میں اسرار الفقر، نوافض الروافض اور تصنیف شریف تین کتابوں کے بھیجے جانے کی اطلاع ہے۔ ان میں سے آخری کتاب بھی پہلی دو کتابوں کی طرح حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ہوگی جس کا ذکر اب کسی جگہ نہیں آتا۔ مکتوب ۱۲ میں حضرت وحدت کے تیسرے صاحبزادے محمد جواد کی شادی کا ذکر ہے اور اسی میں حضرت کی والدہ ماجدہ کی علالت کا حال بھی ہے جن کی وفات کا ذکر مکتوب ۳۹ میں آتا ہے۔ مکتوب ۵۵ میں حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۱۵ھ) ابن حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے نام مکتوب ۷ میں استفادہ کیا گیا ہے۔ پھر مکتوب ۸ میں ان کے وصال پر اظہار افسوس بھی ہے اور قطعہ تاریخ بھی۔ مکتوب ۶۴ میں حضرت وحدت نے حج کیلئے روانگی کا ذکر کیا ہے اور یہ مکتوب انہوں نے اکبر آباد (اگر) سے بھیجا تھا۔ ۱۱۰۹ھ میں آپ نے حج کیا تھا اور واپسی بندرگاہ فتح سے مکتوب ۶۵ بھیجا ذکر مکتوبات ۶۶-۶۷ بھی اسی ذیل میں ہیں۔

سیاسی اعتبار سے جن شخصیتوں کا ذکر اہم کہا جاسکتا ہے ان میں سرفہرادی زریبا لہنساہ بنت اورنگ زیب ہیں جن کے نام مکتوبات ۲۲-۲۷ ہیں۔ یہ مکتوبات حضرت وحدت نے حج (۱۱۰۹ھ) کے بعد لکھے تھے جبکہ شہزادی کی عمر ۶۱ سال کی ہو چکی تھی۔ شاہ فرخ میر (۱۱۲۳ھ-۱۱۳۱ھ) کے نام مکتوب ۱۰۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ نقشبندیہ سلوک طے کر رہا تھا۔ لیکن اس کے نام صرف یہی ایک مکتوب ہے اور حضرت کا وصال ۱۱۲۶ھ میں ہوا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ بادشاہ کے ابتدائی دور میں یہ مکتوب لکھا گیا ہوگا۔ سیف خاں بن رحمت خاں بخشی کے نام مکتوب ۵۰ ہے۔ یہ شاہجہاں اور اورنگ زیب کے عہد میں پہلے کشمیر اور پھر الہ آباد کا صوبہ دار تھا۔ پہلے رند مشرب تھا اور فنِ موسیقی کا ماہر تھا۔ بلکہ اس فن پر اس نے ایک رسالہ لاگ دین لکھا تھا جو دراصل ایک ہندی کتاب کا فارسی ترجمہ مع اضافہ تھا۔ وہ شاعر بھی تھا اور ناصر علی سمرندی کو اس سے بڑی محبت تھی جو کہتا ہے۔

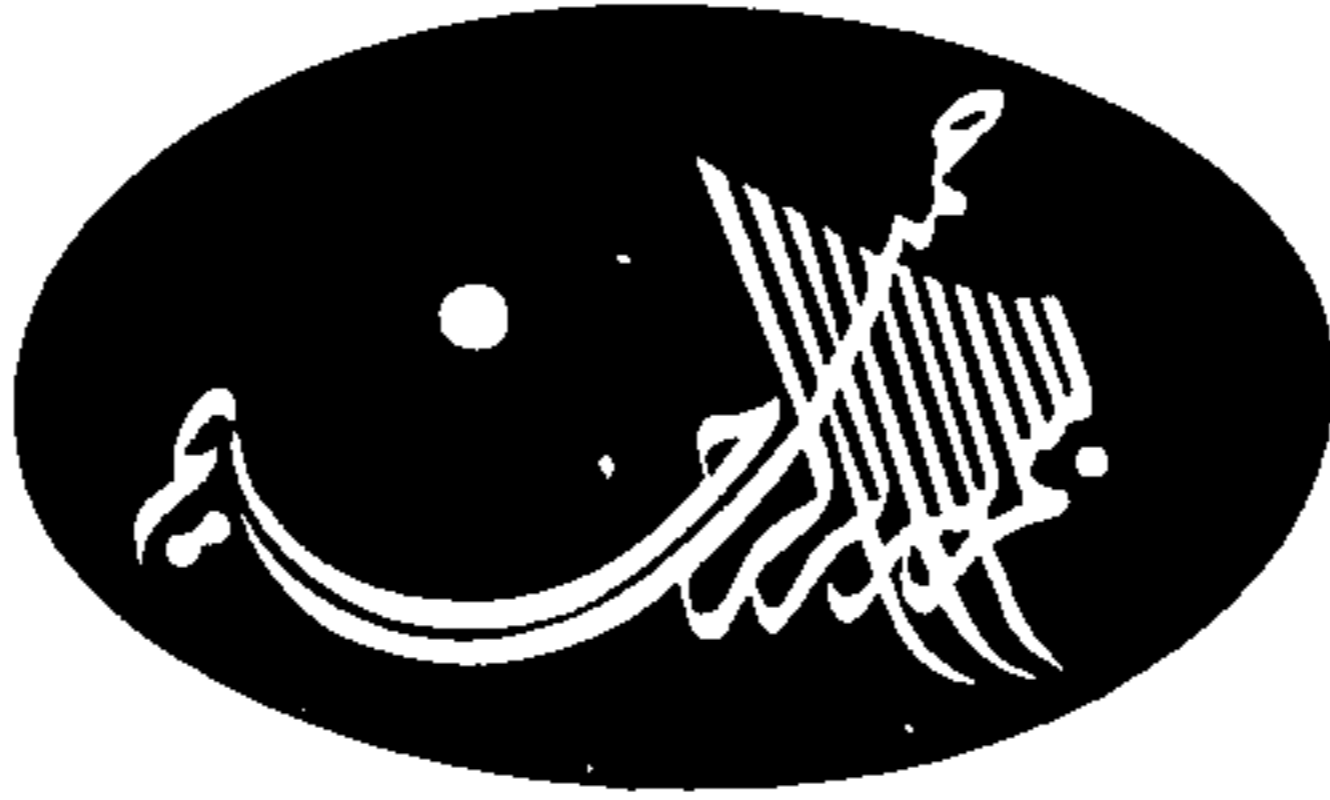
گفت و گوے طوطی از آئینہ می خیزد علی گریبا شد سیف خاں مارا نفس در کارت نست

مولانا عبداللہ جان صاحب مدظلہ (گرمی حضرت خیل۔ تھانہ۔ ملاکنڈ) کا بڑا کرم ہے کہ انھوں نے یہ مکتوبات نہایت فرمائے اور ان کی تصحیح فرمائی۔ کچھ اشعار اور عبارتیں اس عاجز نے بھی درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا نے موعوف کا خیال ہے کہ تاریخی طور پر کچھ مکتوبات کی ترتیب یوں ہوگی۔ ۶۰ کے بعد ۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹۔ ۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹۔

ان مکتوبات کے مطالعے سے ادبی طور پر بھی بعض نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں جنہیں تعلیقات کے ذیل میں (صفحہ ۱۷۴ بعد) ملاحظہ فرمائیں۔

احقر غلام مصطفیٰ خاں





الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْآلِئِهِ. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَائِهِ لَا سِيَّامَا مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَالسَّخْمَةُ وَالْمَغْفِرَةُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ.

اما بعد یہ مکتوبات حضرت دلیل اللہ خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے  
وہ ۱۰۴۶ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہ  
سے علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد علوم باطنی کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ والد ماجد کی وفات کے  
بعد مزید کمالات اور محضوس نسبت کے حصول کے لیے آپ کے چچا عروۃ الوثقی حضرت  
خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو طلب فرمایا۔ اس وقت آپ کے دل میں تشویش  
تھی کہ اگر آپ انھیں قبلہ توجہ بنائیں تو ممکن ہے جو نسبت اپنے والد خازن الرحمۃ سے  
اُس میں کوئی فتور واقع نہ ہو جائے۔ اس موقع پر حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے  
آپ کو بتایا کہ حضرت الیشان آپ کو ایک اہم امر کے لیے طلب کرتے ہیں بہتر یہ ہے کہ  
بلا واسطہ ان سے ملیں۔ لہذا اس ایما پر آپ حاضر خدمت ہوئے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ  
کو خازن الرحمۃ سے "نسبت معیت کامل" حاصل ہے۔ میں بطور تفضیل آپ کو ذہانت دوں۔  
اے مصنف عمدۃ المقالات چالیس تہجات کا ذکر کیا ہے لیکن خود حضرت دہر کے کتب میں چالیس کی تہجیز بتائی ہے۔

ابی توجہات سے آپ کی نسبت سابقہ میں کوئی نقصان پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ان سے آپ کے احوال میں مزید ترقی اور قوت پیدا ہو جائے گی۔

توجہات کا سلسلہ شروع ہوا چنانچہ پوالتیس توجہات ہونے کے بعد حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس اللہ سرہ کا وصال ہوا۔ اس جانکاہ واقعہ کے بعد آپ نے ایک دن روضہ متبرکہ میں عرض کیا کہ توجہات ہو عروہ میں سے چھ توجہات باقی ہیں۔ امید ہے کہ وہ لطف و کرم سے پورے ہو جائیں۔ ارشاد ہوا کہ مزار پر آکر متوجہ بیٹھیں۔ اور خلوت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ وقت خلوت میں مزار پر چلے جاتے اور استفاضہ کرتے۔ چھ دن جب توجہات موعودہ کے اختتام کا دن تھا، آپ دو ات اور قلم اپنے ساتھ لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت نے اپنے دستخط مبارک سے لکھ دیا کہ ”جو وعدہ عبد الاحد سے پچاس توجہات کا کیا گیا تھا ان میں سے پوالتیس بحالت حیات دی گئی ہیں۔ باقی چھ توجہات یہ ہیت زندگی دے کر وعدہ پورا کر دیا گیا۔“

آپ نے یہ عبارت چھیرے بھائیوں کو دکھلا دی۔ انھوں نے اپنے والد بزرگوار کے دستخط پہچان لیے اور حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کی پشت پر تحریر فرمایا: **هَذَا هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ بَلَىٰ الْآيَاتُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا يُمَوِّتُونَ بَلَّ يُنْقَلُونَ مِنْ دَابِإِ إِلَىٰ دَابِإٍ۔**

حضرت خواجہ عبد الاحد قدس سرہ تمام بھائیوں سے فضائلِ سوری و معنوی میں ممتاز تھے۔ بلند پایہ شاعر بھی تھے فصاحت و بلاغت، الفاظ کی رنگینی اور نازک خیالی میں آپ کے خاص مہارت حاصل تھی۔ آپ نے اپنے جملہ کتب کو وحدت قرار دیا تھا۔ اس تخلص نے اتنی شہرت پائی کہ لوہا وہ آپ کا لقب ہو گیا۔

حضرت وحدت رحمۃ اللہ علیہ دو دفعہ حج بیت اللہ اور زیارت روضہ مطہرہ  
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زادھما اللہ شوقاً و تعظیماً سے شرف یاب ہوئے۔  
پہلی بار عم بزرگوار حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہ کی رفاقت میں اور دوسری دفعہ  
حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمراہی میں تشریف لے گئے تھے۔

جس طرح نسبتِ قیومیّت حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ سے حضرت  
عودۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کو ملی تھی، اسی طرح حضرت عودۃ الوثقیٰ سے خواجہ محمد  
نقشبند ثانی قدس سرہ کو ملی۔ اس منصب کے متعلق آپ کو کچھ بشارات ہوئیں جن سے  
یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا تھا کہ آپ کو بھی اس نسبت سے نوازا جا رہا ہے۔ لہذا آپ نے منصب  
قیومیّت کی تحقیق اور ان بشارات کی تعبیر کے لیے حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ  
علیہ کی خدمت میں مراسلہ بھیجا۔ انھوں نے حضرت عودۃ الوثقیٰ سے اس سرہ کی بشارات  
کا الہ دے کر اس طرح جواب دیا :-

”حضرت ایشان قدس اللہ سرہ روزے در مدینہ منورہ فرمودند کہ سرور موجودات  
صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شدند۔ حضرت مجدد الف ثانی و حضرتین (علیہم الرحمہ) ہمراہ معلوم  
می شدند۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بجانب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ  
طفت شدند و از راہ اکرام پیشانی ایشان را بوسیدند بعد ازاں بغزنین متوجہ شدند  
و پیشانی ہر دو را نیز بوسہ دادند و بزبین من نیز از راہ عنایت بوسہ دادند۔ بعد ازاں بر  
جبین تو لقبیل نمودند

نیز فرمودند کہ خلعت کہ در برین بود دیدم کہ جدا شد و دیگر خلعت در برین بسیار  
عالی پوشانیدند و آن خلعت ثالث برائے تو عنایت کردند و ندادند کہ گفتند

عَصْدَكَ بِأَخِيكَ (الْمُرَادِيَّةُ لِنِسْبَةِ الْقِيَوْمِيَّةِ)

ہم روزے فرمودند بلہم شدم در بارہ عبد الاحد ہر بشارت کہ داوہ ہمہ برحق است  
و بشارات و تہدہ کہ از درگاہ مامی خواہد بگو کہ دادیم .....

فرمودند کہ چنین معلوم شد کہ این منصب را گویا من و تو ہر دو آمادہ بودیم و ہر دو مستور  
و مناسب آن مقام۔ لیکن من سبقت نمود۔ فقیر واقعہ خود را کہ دیدہ بود بعرض رسانید نورسند  
تمام ظاہر نمودند۔ اجمال واقعہ آن کہ در قرب سلطان عالیشان در دست قلم و ان گرفتہ استادہ ام  
دین و لا سلطان قلم دان طلب شدہ من در اصلاح قلم متوجہ شدم دیدم کہ مروسے دیگر ہم دست  
قلم دان دارد۔ او بر من سبقت گرفت۔ آخر تر گفتند کہ چون او سبقت نمود تو چند گاہ متظر باش۔  
(مکتوبات محمد نقشبند ثانی جلد دوم صفحہ ۳۱)

حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہ کی وفات کے بعد آپ کے معتقدین مہذب  
قیومیت کا انتقال آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اس لیے شیخ محمد مراد نے اس کے متعلق آپ سے  
پوچھا۔ آپ نے مندرجہ ذیل جواب دیا۔

”در ائمت کمالہ خاصہ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہ امر لیت معنوی۔ ہر یکے از یاران  
بخود منسوبی سازد تا حق بجانب کسیت و دوستان فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را  
و حق متالی است و بیج حکم نمی تواند کرد زیرا کہ خود را اصلاً و قطعاً لائق آن امور عظام نمی دانند اگرچہ  
اشارات و بشارات آنجناب عطر مصلحہ کالض است برین معنی اما استفہم من لقل  
البشارات و العلم عند اللہ العزیز الحکیم“ (گلشن وحدت ص)

سلطان جہانگیر کے آخری عہد سے مغلیہ کے شاہی خاندان کا روحانی رابطہ دارالارشاد  
قائم ہا سلطان بلورنگ زیب شہزادہ کام بخش شاہ فرخ میر اور شہزادی زیب النساء بیگمہ وغیرہ

بیگمات کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں جن کے نام اس مکتوبات میں خطوط لکھے گئے ہیں۔  
حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کے فیوض سے خاندان مغلینہ اور ان کے بہت سے امراء و  
رؤسا پرہ مند ہوتے رہے۔

سلطان اورنگ زیب عالمگیر جو اپنے وقت کے ایک بڑے متقی اور کامل حکمران تھے  
انہوں نے خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہ کی وفات کا قطعہ تاریخ خود اپنے حسن عقیدت سے  
اس طرح تالیف کیا ہے :-

قیوم جہاں حلیفۃ اللہ	دائندہ راز ہائے مکتوم
در دائرہ وجود تا لود	بودش بجان مثال معدوم
تاریخ وصال او خرد گفت	"رفت ز جہان امام معصوم"

۷۰ ۱۰ ھ

سلطان اورنگ زیب نے اپنے ایک مکتوب میں علامہ عصر حضرت محمد فرخ شاہ  
(حضرت خواجہ عبدالاحد کے بڑے بھائی) کو وہاں کی آب و ہوا کی ناسازگاری بتا کر دار الحکومت  
میں آنے کی دعوت دی ہے :-

"خامداً۔ از جانب این مبتلائے مغرور بشیخ محمد فرخ سلام خیر انجام برسد۔ چون  
آبہ ہوائے آنجا راست نمی آید اگر تا اینجا بیایند بدتمیست مشتاق دانند۔"

سلطان اورنگ زیب کا ایک مکتوب حقایق آگاہ حضرت شیخ عبید اللہ رحمۃ

اللہ علیہ کے نام یہ ہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حَامِدًا۔ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اِنَّمَا بَعْدُ

سَلَامٌ عَلَیْكُمْ وَهُوَ مَعَكُمْ اِنَّمَا كُنْتُمْ مَكْتُوبًا مَرْغُوبًا سِرًّا سِرًّا فَادَهُ تَامًا فَادَهُ رَسِیدًا كَمَا نَبَت

بِحَشِيدِ خَيْرِكُمْ اللَّهُ خَيْرًا فِي الدَّارَيْنِ يُوَدُّ أَنْ يَكْرِمِيهِ صَدْرُ قَائِدِهِ إِذَا حَيَّرَ الْعُلُومَ أَكْثَرَ تَبَطَّرَ فِي آئِدِهِ  
 نُوْشْتَهٗ فَرَسْتَادُ وَقَفْنَا لِلَّهِ وَرَأْيَاكُمْ - اگر حرکت سبب زیاد آزار نباشد چون اینجا مجمع اطباء است  
 می توان آمد - وَالسَّلَامُ ۝

ایک اور مکتوب عارف باللہ الصمد حضرت خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے:-  
 هُوَ الْاَحَدُ مِنْ اَنْتُمْ كَمَا هِيَ نَدَا اَنْتُمْ حَسْبُ غَزِيْرَانِ تَوَا اَنْتُمْ كَمَا هِيَ تَوَقُّعُ كَمَا  
 بِدَعَا يَادِيَا شَمُّ ۝

سلطان نے خواجہ عبدالاحد کے ایک مکتوب (شاید سفر فرج کے موقع کا) جواب اس  
 طرح دیا ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ - الْوِدَاعُ الْوِدَاعُ وَالسَّلَامُ  
 بادشاہ کی طرف سے شہزادہ کام بخش نے حضرت خواجہ عبدالاحد کو جواب دیا ہے:-  
 ”حقائق آگاہا با دعانا مہ کہ بخدمت حضور پر نور ارسال داشتہ بودند بوساطت شیخ  
 نور الحق از نظر کمی اثر گذشت و ببطالہ خاص اقدس انتقصا ص یافت مضمون حدیث شریف  
 مستحسن اقتاد کہ حسن خلق نصیب باد - آنها کہ علم دارند و عمل نیز ازین قسم مقولات می توانند پیرے  
 نوشتہ دانا کہ علمے ندارند و علم نیز چہ نویسند - بہر حال شکر است باید کہ بدعاے خیریت خاتمہ  
 مشغول باشند و قطعہ قرطاس کہ درین ملفوف بہت محلے عطر خاص مقدس معلی است - و شیخ  
 نور الحق چون التماس رخصت نموده بود در مخص شد - وَالسَّلَامُ ۝

بادشاہ وقت محمد فرخ میر کا ایک مکتوب عارف باللہ الصمد خواجہ عبدالاحد کے نام یہ ہے:-  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ - بعد سلام ہندت سلام معلوم نمایند آنچه گفتہ بودند لعل ماہست و از فضل  
 ربانی امید ہے کہ از توجہ باطنی و ظاہری آن حقایق آگاہ کشود باطنی این نیاز مند را حاصل شود -

زیادہ از حد اشتیاق مند دانتد“

حضرت وحدت اپنے والد بزرگوار خازنِ رحمتہ خواجہ محمد معین کے وہ سال کے بعد پورے چھپن سال تک ان کی مسندِ ارشاد پر جانشین رہے۔ بہت سے طالبانِ حق آپ کے چشمہٴ فیض سے سیراب ہو کر مدارجِ عالیہ پر فائز ہوئے۔

آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جو معروف و مشہور ہیں۔ لطائفِ مدینہ، حاشیہ بر بعضی اقوال تفسیرِ مریضی، سلسلہ الجواہر در شرح پہل حدیث، خزائن المودہ، منشور الدرر فی نفس المل السور، صحائف تسعہ برہانِ حلی، بدایع الشرائع، جناتِ ثمانیہ، جنود اللہ، سبیل الرشاد، اسرارِ الجمعہ، رسالہ منع سبابہ، شرح رباعیات حضرت خواجہ بزرگ، شواہد التجرید، تیسرے کلام مناجات کبیر، مناجات صغیر، قصص برحق، نشر العطر، فیض عام، شرح کلمہ تسبیح، شرح کلمہ تملیل، شرح کلمات قدسی آیات مکاتیب مجددی، اسرار الفقر، چہارچین اور رسالہ در شرح بیت مشہور سنوی معنوی سے۔ علم حق در علم نسوئی کم شود۔ این سخن کے باوجود مردم مشہور۔

حضرت وحدت کا وصال بروز جمعہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۲۴۶ھ کو ہوا۔ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اس وقت آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ آپ کو حضرت مجدد العت ثانی قدس اللہ سرہ کی خانقاہ میں جوہن کے قریب صفحہٴ متبرکہ کے جنوب کی طرف دفن کیا گیا۔ آپ کے مرقد اظہر پر قبہ بنایا گیا۔

خواجہ محمد اعظم کشمیری نے کتابا شجار الخلد و انمار الاشجار میں آپ کی تاریخ میں طویل تصانیف و مراثی لکھے ہیں جن میں سے ایک قطعہ پر اکتفا کی جاتی ہے۔

کرد رحلت قطبِ ارشاد آنکے بود  
در رہ حق عارفان را مستند  
از نسیم فیضِ شگفتہ گلے  
ہمچو او در باغِ وحدت مرسند

منع السرار ذات لم یلد  
مطلع الوار اللہ لہتمہ  
از عنایات ازل ذاتش سعید  
باکمال فضل معصوم ابد  
زدرقم اعظم بسال وصل او  
ہادی دین بود شیخ عبدالاحد

۲۶ ۱۱ ۳

آپ کے چار صاحبزادگان تھے جو سب کے سب درجہ کماں تک پہنچے تھے۔  
(۱) حضرت ابو حنیفہ جو آپ کی وفات کے بعد چھ سال آپ کی خانقاہ کے جانشین رہے۔  
وہ بڑے صاحب کشف تھے۔ تہمہ مکتوبات میں یاران کشمیر کے نام بشارات کشفی پر ان کا ایک  
مکتوب ہے۔ (۲) حضرت محمد تقی کمالات ظاہری اور باطنی سے موصوف تھے۔ اپنے والد ماجد کی  
طرح طبع موزوں رکھتے تھے۔ (۳) حضرت محمد جو ادب جو حرمین الشریفین کے سفر میں اپنے والد  
بزرگوار کے ہمراہ تھے وہاں وفات پا گئے۔ (۴) حضرت نورالحق علوم ظاہری و فیوض باطنی  
سے ممتاز تھے۔

یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشن وحدت" آپ کے خلیفہ مجاز شیخ محمد مراد کشمیری نے جمع  
کیے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انھیں حضرت وحدت کے تمام مکاتیب دستیاب نہیں ہوئے۔ ان  
میں زیادہ تر وہی خطوط ہیں جو انھیں لکھے گئے تھے۔ وہ لوگ جو دور دراز فاصلے پر رہتے تھے  
ان کے خطوط کا ملنا آسان کام نہیں تھا۔ سلطان اورنگ زیب نے جن مکاتیب کے جو ابات  
دیے ہیں وہ بھی اس مجموعے میں نہیں ملتے۔ نیز حضرت وحدت کی روانی قلم اور ان کی فیہمنا  
کے دائرہ کی توسیع سے پتا چلتا ہے کہ جامع مکتوبات کو تمام خطوط نہیں ملے ہیں۔

لے عمدۃ المقالات میں محمد جو اد کی بجائے محمد مراد لکھا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت وحدت نے متعدد  
خطوط میں محمد جو اد کو اپنا فرزند ذکر کیا ہے۔



اس مکتوبات کا قلمو نسخہ فقیر کے جدا مجد حضرت جیو شاہ فضل احمد سرہندی قدس اللہ سرہ کی خانقاہ فضلیہ کے کتب خانہ میں موجود تھا۔ مصون رحمۃ اللہ علیہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے عہد میں ۱۱۸۶ھ مطابق ۱۷۷۳ء سرہند شریف سے ہجرت کر کے پشاور میں تشریف لے آئے۔ یہاں کے ہزاروں لوگ ان کے فیوضاتِ باطنی سے میراب ہوئے۔ اور ۱۲۳۶ھ مطابق ۱۸۲۱ء سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار وہاں چوک، ناصر خاں محلہ حضرت فضل حق رحمۃ اللہ علیہ میں واقع ہے۔

آپ کا انتساب باطنی حضرت شاہ محمد رسال رحمۃ اللہ سے تھا۔ ان کا حضرت پارما رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان کا حضرت شیخ عبید اللہ نیر حضرت خواجہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ پھر ان کا حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان کا امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ سے تھا۔

آپ کی اولاد امجاد نے مکھوں کے دورِ حکومت کے وقت ۱۲۶۱ھ (مطابق ۱۸۴۶ء) میں پشاور سے ہجرت کی اور مقامِ ننگی میں چند سال کے قیام کے بعد مریدوں کی خواہش سے تھانہ علاقہ سوات (مالکنڈ ایجنسی) میں آکر آباد ہوئے۔

ایک دن یہ مکتوبات اور دیگر کئی کتب میں اپنے اجداد کرام کے کتب خانہ میں نعیہ کی نظر سے گزریں۔ دیکھنے سے ان کی اشاعت کا خیال پیدا ہوا تاکہ بہت سے لوگ اس سے مستفید ہو جائیں۔ میں انوی اعزٰی پر وقسیہ واکہ غلام مصطفیٰ انھال کا ممنون ہوں، جنھوں نے ازراہ ایشاء ان کتابوں (سوانح حیات) خواجہ میر سید کلال رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی اور اس مکتوبات خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کی اشاعت کی سعادت حاصل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں اور جانی کوششوں کو قبول فرمائے۔ ان کی سادات اُخرویہ کا ذریعہ بناوے !

اس قلمی مکتوبات کا نسخہ ایک ایسے کاتب کا لکھا ہوا تھا جس میں بعض جگہ اطمائی غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ تاریخی لحاظ سے تقدیم و تاخیر کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ اور آیات کریمہ احادیث شریفہ اور غریب عبارتوں پر اعراب بھی نہیں تھے۔ چنانچہ اس ناپیزنے جتنی المقدور کوشش کی ہے۔ پھر بھی سہواً غلطیوں کا احتمال ہے۔ اس لیے اللہ پاک سے معافی کا خواستگار ہوں۔

مَبْنِي الْقَبْلُ مِمَّا أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ وَتُبَّ عَلَيْنَا إِنْكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

الْحَكِيمُ۔

ابوالامداد عبداللہ جان (کان اللہ لہ)

جانشین خاتقاہ فضلیہ گڑھی محضرات

(ملاکنڈ ایجنسی)

مورقہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ





الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَّوَحِّدِ بُوْحَدَانِيَّتِهِ - وَالْمُنْفِرِ دِيْفَنَ دَانِيَّتِهِ - وَبِحَمْدِهِ وَجَلَالِهِ  
 الْمُصِيرِ اخْلَاقِ عِبَادِهِ بِاخْلَاقِهِ - صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ رَسُوْلِهِ وَحَبِيْبِهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ  
 اَصْحَابِهِ

بدان استعدك الله تعالى بحببته وبتابعه رسوله صلى الله عليه وسلم. که  
 از طایبان عقل اله و از سالکان راه خدا اظهار ما معنی من کشفه خوارق و احوال عبید از عقل معاد است  
 و دور از کار سواب. لیکن از آنچه از مرشد خود فی حقّه و فی حق غیره معلوم سازند آن را معتبر شناسند  
 و از تشکیک مشککان خود را در شک نیندازند بلکه همچون قول نبی خود را دانند کما ورد الشیخ  
 فِي قَوْمِهِ كَالنَّبِيِّ فِي اُمَّتِهِ - وَكُنْتُ مَا مَوْرًا مِنْ جَنَابِهِ مَدَّ ظِلَّهُ فِي كُتُبِ الْبَشَارَاتِ  
 الَّتِي صَدَرَتْ مِنْهُ مَدَّ ظِلُّهُ فِي حَقِّ الْمُرْسَرِ - وَبِمَقْتَضَاءِ الْوَاقِعَاتِ الَّتِي ظَهَرَتْ  
 مِنْهُ فِي حَقِّ الطَّالِبِينَ -

آن مکاتیب که مشتمل بر بشارات و دوز و اسرار و معارف و دقائق غامضه و حقایق  
 عالیه بوده است از رشحات قلم و فیوضات فخر حقایق و معارف آگاه جامع علوم عقلیه و نقلیه  
 علامت باشد الصمد قطبی و مرشدی حضرت خواجہ عبدالاحد ابن خازن الرحمۃ خواجہ محمد حبیب

ابن امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کہ در حق مسترشد  
الشارف مودہ اند اتقر العباد محمد مراد علی عنہ آئینا فرہم آید و ہر گاہ کہ معارف حضرت ایشان فتح  
از توحید شہودی بود نیز حضرت ایشان تخلص بہ وحدت داشت۔ لہذا این مکتوبات را بہ کلستن  
وحدت مہسوم گردانیدہ شد۔

**مکتوب اول** بہ حقایق و معارف آگاہ مخدوم نادہ محمد قرخ شاہ صدور یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ عِنَايَتِ تَامِرِ سَامِي الرِّثْمَنِ الْفَارِسِيِّ  
عنايات بود بلور و دان معزز و کرم و مہای گردید سَلَّمَ كُمْ اللهُ سُبْحَانَهُ عَلَيَّ رُوَسِ الطَّلَبِيْنَ  
صاحب من خبر میان علی رضا چنان اشہار یافتہ کہ ہمراہ والدہ خود شدہ بہ تھانسیہ سید و اہل  
خانہ نایز ہماہ آورده و با والدہ و اہل ماہ ہوا ساسات پیش گرفتہ خبر معتمد علیہ نسبت بعد تحقیق این  
مقتات انشاء العزیز مکرر محروض خواہند داشت۔ بیابان طریق عنایتہا فرمایند۔  
**مکتوب دوم**۔ بہ ملا عبد الرشید صدور یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ - مِنَ الْفَقِيرِ عَبْدِ الْاَحَدِ اِلَى الْاِخِ الصَّالِحِ الْفَارِسِيِّ  
الکامل عبد الرشید اَفْقَدُ اللهُ الصَّدُقَةَ - اَمَّا يَعُدُّ فَاَنَا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ بِطَلَبِ  
مِنَ اللهِ سُبْحَانَكَ عَافِيَتِكُمْ وَاسْتِقَامَتِكُمْ وَتَرْقِي دَرَجَاتِكُمْ - وَفَرَجًا مِنْ رَحْمَةِ  
اللهِ تَعَالَى حَسَنَ الْقَبُولِ وَالْاِجَابَةِ وَالْمَسْئُولُ الْمَأْمُولُ مِنْكُمْ اِنَّ لَا تَنْسَوْنَا  
مِنْ صَالِحِ دَعْوَاتِكُمْ فِي اَفْضَلِ اَوْقَاتِكُمْ يَا خَيْرَ الدُّعَاءِ دُعَاءِ الْاِخِ لِاَخِيهِ  
ظَهَرَ الْغَيْبِ وَاعْلَمُوا اَنَّ الْفَتَى الْقَائِلَ الصَّالِحَ مُحَمَّدَ الْمُرَادِ فَتَحَ لَهُ هَاهُنَا  
اَبْوَابَ الْفَتْوحِ وَتَيَسَّرَ لَهُ التَّرْقِي فِي دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَالْفُوزِ بِاَنْوَاعِ الْمُرَاقِبَاتِ  
وَالْمُشَاهَدَاتِ وَالْاِلْهَامَاتِ وَالْاِحْسَانَاتِ وَانَّهُ مَعَ هَذَا يَأْخُذُ مِنْ عِلْمِ

الظَّاهِرِ اِلٰی سَبَقًا بَعْدَ سَبَقٍ وَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ وَرَقًا بَعْدَ وَرَقٍ وَ سَيَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ  
وَالْحَمْدُ لِعَلَىٰ ذٰلِكَ وَعَلَىٰ جَمِيعِ نِعَائِهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ اَصْفَانَهُ  
وَاَصْفِيَا بَيْتِهِ وَاجْتَابِيهِ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ جَمِيعٍ مِّنْ اَتْبَاعِ الْهُدٰى -  
مکتوب سوم۔

حَامِدًا لِلّٰهِ وَمُصَلِّيًا عَلٰى حَبِيبِ اللّٰهِ۔ از فقیر حقیر سلام و انجام مطالعہ نمایند  
اَوْصِيَكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ مَلَاكُ الْاَمْرِ وَيَدُ وِنِهِ مَحْرُطُ الْقِتَادِ ثُمَّ الْمُرَجُّو  
مِنْ اَخْلَاقِكُمْ اَنْ لَا تَسْرُقَا مِنْ الدَّعْوَاتِ الصَّالِحَاتِ وَتَحْنُ فِي دُعَاؤِكُمْ وَالسَّلَامُ  
عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ بخدمت انور و جویو سلام رسانند و جمیع اصحابی۔

مکتوب چهارم۔ بجامع مکتوبات محمد مراد در نصیحت و دعوات صدور یافت۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادَةِ الدِّينِ اَصْطَفٰى۔ مِنْ عِبَادِ الْاَحْسَدِ  
السَّرْهِنِيِّ اِلَى مُحَمَّدِ الْمُرَادِ الْكَشْمِيرِيِّ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ  
وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضَاةِ وَالْغَضَبِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عِنْدَ كُلِّ حَجْرٍ وَشَجَرٍ  
فَاِذَا عَلِمْتَ صَالِحًا فَاحْمِدِ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِذَا كُنْتَ سَيِّئًا فَاعَاذْ اللّٰهُ  
فَتُبَّ قَرِيْبًا اِنَّهُ تَعَالٰى قَرِيْبٌ مُّجِيبٌ وَلَا تَسْتَأْنِي مِنْ دَعْوَاتِكَ الصَّالِحَةِ  
كَمَا لَا اُنْسِيكَ رَزَقَكَ اللّٰهُ اِلَّا سِتْقَامَةً عَلٰى السَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَ تَرَقَّاتِكَ  
عَلٰى مَدَارِجِ الْحَقِيْقَةِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالسَّلَامُ عَلٰى وَاٰلِكُمْ  
الْاَكْرَمِ وَعَلٰى اَخِيكُمْ الْاَصْفَرِ وَسَائِرِ بَهْوِيْنَا۔

مکتوب پنجم۔ در بیان طلب بادشاہ برائے جواب مخالفین طریقہ عالیہ و شیانی آنہما  
بجامع مکتوبات محمد مراد صدور یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. أَمَا بَعْدُ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَىٰ  
 اللَّهِ وَالْإِسْتِقَامَةِ عَلَى السُّبُلِ وَالطَّرِيقَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ مَلَكَ الْأَمْرِ وَبَدْوِيهِ  
 خَرَطَ الْقَتَادَ وَأَعْلَمُوا أَنِّي فِي مَدَدِكُمْ وَمُسْتَعْلٍ بِدَعْوَاتِكُمْ وَفَرَجُوا أَنَّ لَا  
 تَنْسَوْنَ قَامِنَ صَبَاحٍ دَعْوَاتِكُمْ. دیگر استماع یافته باشند که فقیر به تقرب بعضی امور  
 بدار الخلافه رسیده بود و سرور برگ آن نداشت که خلیفه وقت را به بنید لیکن حسب تقدیر  
 اتفاق واقع شد. بلکه تا آنکه خلیفه خود طلب اشته و الطاف بسیار نمود. درین و لا از  
 یُرْآن پور چندے از حسود طریقہ احمدیہ رسیده نزد خلیفه استغاثه کردند و گفتند که در  
 مکتوبات شیخ احمد سر مندی مقدمات خلافت شرع واقع است و تمام مریدان و خلفای  
 ایشان معتقد آن مقدمات اند. و حالانکه آن مقدمات موجب الحاد و زندگه است  
 و بعضی مکاتیب علیّه که داخل امر اند از جمله تشابهات و ماؤلات بر آورده در آورد  
 و افشاد دادند چون مقدمات ایله فریب می گفتند و بظاہر خود را رافع مدعات می نمودند  
 مردم اول و بله از بجای رفتند و توخش می نمودند. اما غریزان و بزرگان بعد از تامل  
 رد آنها نمودند چون این گفت و گو بسیار بلند شد و ارباب عدالت را مردمان  
 شورانیدند و لفظ الہی بار با خبر ہا رسانیدند. ظل الہی بہ فقیر حکم فرستادند کہ برای جواب  
 مقدمات و حل عبارات جد شریف خویش در مسجد غمچانہ حاضر شوند. فقیر در جواب نوشت  
 کہ حاشا و کلا کہ در کلام جدی رضی اللہ عنہ ہر مومے مخالف شرع باشند. اگر چه بہ حسب  
 ظاہری مخالف ہم نماید و دقایق مشارح عظام ہر بسا است کہ مثل ما کوتہ فہمان در کت نمایند  
 و در مذاکرہ و مطارحہ آوردن زیبا نیست. اسچہ از کلام بزرگان در فہم ما در آید. فَعَلَى  
 السُّؤْلِ وَالْعَيْنِ وَاسْچہ بفہم مانہ در آید و مخالف شرع شریف نماید تحقیق علم آن بحوالہ

بہ علم الہی می نمایم و سرسوی مخالف شریعت غرابجویی نمی نمایم۔ بس فقیر از سوال تحقیق  
 آن امور و مذاکرہ مجلس ظاہری معات فرمایند لَعَلَّ لِلَّهِ كَلِمَاتٌ سَوَاءٌ تَشْدُو أَرْبَابَ  
 گفتم و گویا لکل در گزشتند۔ بعد از آن بعضی خوانین را بعد از خواہی این طلب پیش فقیر  
 فرستادند و فرمودند کہ ما لیشما نعوذُ بِاللَّهِ قَضِيَّةٌ نَدَا شَتِيمٌ و اینجا محکمہ نبود۔ اگر چہ تالی  
 حاضر بود۔ اما برائے حل بعضی مسائل بود۔ چون نیامدند ما ہم بانہ تکلیف نمی دہیم اگر سوالی  
 خواهد بود نزد شما نوشتہ شود ہم فرستاد۔ این گفت و گو پیش از شہر رمضان بود الی یَوْمِنَا  
 هَذَا کہ دوم سوال باشد بیچ گفت و گو نہ شدہ و معاندان ہم پارہ پشیمان شدند۔ اگر  
 کسی خلاف این روایت کند اعتبار ننمایند کہ طریقہ علیہ احمدیہ را غرت مِنَ اللَّهِ هِيَ  
 وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔ چند روز فقیر در بیجاہرت الشار الشد تعالی۔ بعد از چند روز متوبہ  
 دارالارشاد خواهد شد۔ والسلام۔ بخدمت والد ماجد سلام خیر انجام رسانند و یاران  
 طریق و عبد المؤمن را سلام رسانند۔ محمد یوسف بہ دعوات مخصوص بہت  
 مکتوب ششم۔ بہ ملا محمد مؤمن و ملا محمد ہاشم صدور یافت  
 عَلَيكُمْ بِصُحْبَةِ الصُّقَاةِ وَالْفُقَرَاءِ سَيِّئًا مُحَمَّدٌ الْمُرَادِ۔ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ مِنْ  
 صُحْبَةِ الْفُقَرَاءِ عِظًا وَافِرًا وَيَلْبِقُ بِصُحْبَةِ الطُّلَّابِ الشَّاءِ اللَّهُ تَعَالَى۔ اشعار  
 رنگین محمد ہاشم ذوقین ساخت۔ و لَسَّلَامٌ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعِ الْهُدَى۔  
 مکتوب ہفتم۔ بہ شیخ محمد مراد نوشتہ است۔

مکرر نامحبات محبت باخوی محمد مراد رسید قاصد حال خیلے مستعجل بود بہ تفصیل  
 نتوانستیم پر دانت مجلا آنکہ سررشتہ طریقت و شریعت را مادام النفس فی النفس از  
 دست نہ دہند۔ و نتیجہ آثار سلف باشند و این خیر خواہ را غافل از دعوات و تہات

بل بشارات ندانند۔ اما استقامت آن است که بنده بشارات نباشند که این دلیل  
 بر صحت در دار العمل۔ قُلِ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ أَجَلَ اللَّهُ  
 لَآئِتِ۔ بشارتے کہ از شیخ شرف الحق نوشتہ اند خیلے بلند بہت۔ امیدوار باشند تفصیل  
 آن بہ شافہ تعلق دارد۔ الہی میسر یاد۔ دیگر نشیدہ شد کہ شام بہر احتیاط قرأت نماز بہ مسجد  
 ادائیگی کنند۔ احتیاط زیادہ یاد۔ اما جماعت ادنیٰ را در مسجد حتی المقدور از دست نہمید  
 و اگر بالفرض شہہ قوی مانده باشد منقرضاً اعادہ کنند۔ هَذَا طَرِيقُنَا وَالسَّلَام۔ بہ  
 والد ماجد سلام خیر انجام رسانند۔ اگر ترجمہ کتاب نواقض الردائے میسر شدہ باشد  
 ارسال دارند و خیر بخیر سلام می رسانند۔

مکتوب ہاشم۔ یہ شیخ محمد یوسف صد در یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا آتَانَا مِنَ النِّعَمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْعَرَبِ وَ  
 الْعَجْمِ وَآلِهِ الْإِكْرَامِ۔ اَمَّا بَعْدُ هَذَا الْمُرَامُ اُخْوَانُ كَرَامِ اِدْوَالِ الْجِدِّ وَالْاِتْرَامِ مِيَا  
 محمد ہاشم در میان محمد و من۔ از احقر الانام سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 الَّذِيْنَ الذِّصِيْحَةُ يَارَانِ عِظَامِ اَوْقَاتِ غَزِيْرٍ رَا صِرْتِ مِمَّ غَزِيْرٍ نَمُوْرَهٗ اَمِيْدَارِ عِيَا  
 از لی باشند در روزی چند سرگرم مجاہدہ بودہ بغور عظیم متمراز گردند وَالَّذِيْنَ جَاهِدُوا  
 قِيَامًا لِنَهْدِ يَسْتَهُمْ سُبُلَنَا نَفْسٍ قَاتِعِ بِهٖت فَاَعْتَبِرُوا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ انوی میان محمد ہاشم اشعار رنگین در مدح اقرتالیف نموده  
 ارسال نموده بودند کرم کردند و تصدیق کشیدند۔ قابل ذمہ با خلعت مدح پوشانید  
 کریم مطلق روز قیامت بشارتہ جمیل کرم سازد وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ الْاِنَامِ۔  
 مکتوب ہاشم۔ شیخ محمد آدم صد در یافت۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ  
 الرَّحَّ الصَّالِحَ الْفَاضِلَ مُحَمَّدَ الْمُؤَادِ الْكَشْمِيرِيَّ لَعَانَ غَتَامَ صُحْبَةِ الْفُقَرَاءِ وَلَا زَمَّ  
 لِمُرَيْقَتِهِمْ وَوَدَّ أَوْمَ عَلَىٰ أَذْكَارِهِمْ وَأَشْتَدَّ بِهِمْ عَتَىٰ الرَّاحِ عِنْدِيهِ الْإِثَامُ السَّعَادَةَ  
 وَالْكَرَامَةَ وَذَالَ حَظًّا مِنَ الْفَنَاءِ وَالْبُقَاؤِ وَتَشَرَّفَ بِالشَّاهِدَاتِ الْكَاثِمَاتِ  
 وَالْبِحَائِيَّاتِ وَمَا يَعْنِيهِ إِلَّا كَابِرٌ فِي الْمُنَاقِبِ الْكَمَالِ بَلْ وَصَلَ إِلَىٰ مَا  
 انْتَهَىٰ بِهِ الْمَشَافِحُ التَّقْسِيمُ بِدِيَّةٍ قَدَّسَ أَمْوَارَهُمْ بَلْ وَصَلَ إِلَىٰ مَا  
 انْتَهَىٰ بِالسَّادَاتِ أَلِكِ إِمَامِ الْأَحْمَدِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمْ وَأَفَاضَ عَلَىٰ  
 النَّاسِ بَرَكَاتِهِمْ أَبْجُزَتْ لَهُ بَعْدَ الْإِسْتِغْنَاءِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ أَنْ مَنِ الْمَشَافِحِ  
 تَعْلِيمِ الطَّرِيقَةِ التَّقْسِيمِ دِيَّةٍ لِلطَّلَابِ وَتَدْبِيرِهِمْ بِسَبِيلِ الشُّرْطِ إِلَىٰ  
 سَبِّ الْأَمْرِ بِأَبٍ وَذَلِكَ بِشَرْطِ الْإِسْتِقَامَةِ عَلَىٰ الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ لَا  
 يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَعَلَىٰ صِدَاقِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رِزْقُ الْإِسْتِقَامَةِ  
 وَالشُّرْطِ وَالرِّسَالَةِ  
 مُحَمَّدٌ سَعِيدٌ  
 الْأَسَدِيُّ وَالسَّلَامِيُّ  
 أَنَا الْفَقِيرُ عَبْدُ الْأَحَدِ ابْنُ الشَّيْخِ الْكَامِلِ الشَّيْخِ  
 مِنَ الْقَامِرِيِّ الْأَخْبَرِيِّ السُّوَهْدِيِّ قَدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ

مکتوب بہم۔ یہ شیخ محمد مراد در بیان غزالی پر سی والدہ و بشارات و احوال شیخ محمد مراد و  
 شکایت بعضی طلباء و مدوریافت۔

حَامِدًا لِلَّهِ وَمُصَلِّيًا عَلَىٰ حَبِيبِهِ وَآلِهِ. أَمَا بَعْدُ. سَلَامٌ خَيْرًا بِإِجَامِ احْتِقَالِ الْأَنْامِ  
 رَوَىٰ آخَرَىٰ حَقَائِقِ الْكَافِيَةِ شَيْخِ مُحَمَّدِ رَادِ وَصَلَهُ اللَّهُ إِلَىٰ آخِرِ الرَّشَاقِ. مَطَالَعَةُ تَمَائِدِ الْأَحْوَالِ  
 ابْنِ شَكْسْتِهِ بِالْبَدْرِ الْمُتَعَالِ كَمَا مَوْجِبُ شَنَاةِ حَضْرَتِ ذِي الْجَلَالِ هَبَّتْ وَكَبِيرٌ مَا تَوَجَّهَ إِلَيْكُمْ

دُعَاءٌ وَتَفَرُّعًا إِلَىٰ أَنْ جَاءَ نَائِي حَقِّكُمْ بِشَارَاتٍ وَرِشَارَاتٍ وَالْمُرْجُوَامِنكُمْ  
 أَنْ لَا تَتَسَوَّنَا مِنْ دَعْوَاتِكُمْ فِي خَاصَّةٍ أَوْ قَاتِكُمْ بِمُخَدِّمَاتٍ مِنْهُمْ نُوَشِّتُهُ وَكَتُون  
 ہم می نویسید کہ از ارتحال والدہ ماجدہ شما خاطر دوستان خون گردید۔ اَمَّا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي  
 قَدْ خَلَّتْ فِي عِبَادَةٍ۔ اکنون از صبر و شکیبائی چاره نیست و خرامداد و احسان در بارہ آن  
 محتاج طریقہ مرضیہ نہ۔ فقیر ہم در اوقات مَوْجُوَّةٍ الْاِجَابَةِ آن مرحومہ را یاد و شادی نماید  
 و ثواب ختم کلمہ طیبہ امداد و اعانت می نماید و آثار نیک می نهد و اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔  
 احقر در باب شما از قطب الاقطاب حضرت خواجہ حبیبی سلمہ اللہ بشارت خواسته بود۔ بعد از  
 توجہ فرمودند کہ الوار حقیقت کعبہ ولایت احمدی کہ از عنایات خاصہ آن حضرت مفہوم می شود  
 در باب صلاح امین شیخ محمد یوسف احقر در بیخ توجہ و تصرف نہ نموده چنانچہ آثار نیک ظاہر شدہ  
 و کیفیات خاص کہ از لوازم طریقہ امیقہ احمدیہ بہت در و دیافتہ روز رخصت بخدمت قطب  
 الاقطاب برده بود۔ بعد از توجہ فرمودند کہ از ولایت کبریٰ خارج مفہوم شد و قطع نظر ازین  
 مستحق نسبت او علو عجیب دارد و الوار نسبت و انتشار در آفاق است و استعداد او عالی ظاہر  
 گردید و زیر قدم حضرت نوح علیہ السلام مفہوم گردید و زادگاہ او قَاوُذُ وَقَالَ اَلْاَکْرَبُ  
 شَرِیْفٌ شَمَاوَہَا اَمَّا جَارَتِہُمْ خَوَابِدَاد۔ دیگر بعضی مکاتیب نو جمید و انشای دیگر  
 نوشتہ آورده بہت بمطالعہ خواهد درآمد عجیب نیست کہ خواجہ حبیبی درین ردیگی بجانب کشمیر تشریف  
 می آند۔ و کتب کہ احقر ہم رفاقت نماید۔ دو مانع فقیر را پیش آمدہ بہت۔ اگر ازین ہر دو فایز البال  
 گردید اغلب کہ خواهد غم نمود۔ ایام کہ خدائی محمد جواد بر نزدیک و بعضی لوازم ضروریہ مفقود۔  
 دوم کوفت والدہ ماجدہ سلمہ بہا۔ شما ہم بدعوات ظہر الغیب مدد با شید کہ حق سبحانہ الیشان  
 را صورت بخشد و امر خیر انجام یابد و این سفر بطریق احسن مسیر آرد کہ احقر مشتاق لقای شماست۔

دیگر تحقیقاً که از کتیمیر مصحوب محمد پوست مرسل شده بود هر همه دل پذیر بود تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنْكُمْ از  
والده معنویّه خود مع سائر فقیر زادها سلام خیر انجام مطالعه نمایند  
از هر چه می رود سخن دوست نوشت برست

مسموع شده باشد که راهبونی از ما شکست و بدگیران پوست حسبتنا الله و اعلم الوكيل  
آنچه معقول این دور از کار شده آن است که اخطأ الطریق و ضل عن السبیل والله اعلم  
بِحَقَائِقِ الْأُمُورِ كُلِّهَا. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی. جناب قطب الاقطاب سلمه ربه  
سلام رسانیده اند. بخدمت کمالات پناهی اخوند جیو سلام خیر انجام موصول باد به ایل ارادت  
و هودت سلام برسانند محبت آثار ملا عبدالمؤمن سلام خوانند قَاتِلُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّ  
الْأُمَّرَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَ السَّاعَةَ أَمْرٌ مِنْ أَنْ يَتَّخِذُوا مِنْكُمْ زُرْقَةً. لَيْسَ  
لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ.

مکتوب یازدهم. در بیان احوال و بشارات با حقر محرز محمد مراد صد در یافت.

ازین مسکین محمد مراد سلام خیر انجام مطالعه نمایند. درین ایام بعضی عنایت الهی  
در باب خود مشاهده نموده که در ایام سابق گویند عشر عشر آن حاصل روزگار نبوده ان حَمْدُ  
لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ از جمله عنایات مذکوره بشارات سابقیت است که منطوق کریمه السَّالِقُونَ  
السَّالِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ آیات است و هم بشارات آن  
قبولیت خاص که مقبول آن مقبول حق باشد و مردود آن مردود حق بود و هم بشارات معرفت  
خاص یعنی دخول در بهشت به حساب بے عذاب مَعَ الْعِفِّ مِنَ الْأَتْبَاعِ أَوْ مِنْ يَدَاةٍ  
مِيسِرًا وَالْأَصْحَابُ وَالْأَخْبَابُ الشَّاءَ اللَّهُ دَاخِلُونَ فِي الْبَيْتِ الْمَعِينِ  
اللَّهُ سُبْحَانَهُ. در باب توفیق آثار عبد الرحمن مهربانی نمایند قضائس پناه اخوند جیو سلام



و طریقت بہت و ہی الٰہی قَوُّوْکُ الْکِرَامَةِ۔ بعد ازین اگر کسی نامناسبیت یا لٹی خواہد بود  
 خود پیش الٰہی خواہد رسید قَدْ لَا تَحْزَنُ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُفِي ضَيْقُهُمَا تَمَكُّرُونَ۔ عزیزے  
 در عین رخصت خلیفہ از خلفائے خویش فرمود کہ عوایے خدائی و پیغمبری نہ نماے گفت مَعَاذَ اللّٰهِ  
 عَنْ ذٰلِكَ۔ شیخ فرمود دعوائے خدائی آن بہت کہ بگوئی ہر چہ خواہم آن شود۔ و دعوائے پیغمبری  
 آن بہت کہ بگوئی گنہگار من بہت کافر بہت۔ فَافْهَمُ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَاصِرِينَ۔ و این  
 نیز خواہد شد در دعوات و توجہات در باب شمال قاعدہ را ماہ نمی دہد قبل از نوشتن متوجہ احوال  
 شما بود باطن شما بنور خاص فرین بود و از انوار کعبہ معظمہ پیغمبری مفہوم می شد بعضی نیز بہت  
 آن مقام عالیشان ظاہر گردید حق سبحانہ از جمیع کمالات آن بہرہ در سازد امیدوار تری  
 یا شنند۔ در باب یا رہما محمد یوسف ہم توجہی رفت قریب اوصول معلوم شد وَالْغَيْبُ لِلّٰهِ  
 تَعَالٰی۔ این عاصی را بد دعوات ظہر غیب حمد و معادون یا شنند وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ مَّاتَّبَعَ الْهُدٰی  
 بہ والد ماجد خود سلام رسانند بہ عقابین آگاہ شیخ محمد امین دار سلام خیر انجام رسانند و در یوزہ  
 دعا و سن خانمہ نمایند بہ جمیع اہل طریقہ سلام برسد از ملافتو و سایر اہل طریقہ دعوات خوانند  
 مکتوب چہما در ہم۔ در بیان بشارات مراد بیت وغیرہ بہ احقر محرر مراد صدوریانت۔  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ برادر گرامی حقان گاہی  
 شیخ محمد مراد رَزَقَهُ اللّٰهُ حُسْنَ الرِّثَاۃِ۔ سلام عاقبت انجام مخصوص بہت بخرد و ما احقر از  
 دعائے خیر شما در اوقات حسنہ و اما کن بہتر کہ غفلت نہ دارد۔ چنانچہ آثار بر آن مرتب می یابد۔  
 امروز پگاہ در روضہ منورہ مجددالت ثانی نزد مرقد معطر حضرت خازن الرحمۃ مراقب بود  
 در باب شما توجہی رفت قبولیتے خاص از جناب قدس ظاہر گردید۔ گوئی بجلعت مراد بیت  
 سراپا متلبس و تحقق آید و شاید کلمہ مُجِيبَةُ اللّٰهِ نیز در باب شما مفہوم شد و اللّٰهُ اعْلَمُ

بِحَقَائِقِ الْأُمُورِ كُلِّهَا فَأَلْمَرُجُوا مِنْكُمْ أَنْ لَا تَنْسُوا نَاهِيْنَ دَعَاؤِكُمْ. دیگر محمد صادق  
 به اخلاص تمام ظاہری شود۔ اما چند روز صحبت متعدیہ میسر نیامد از راه مودتے کہ بہ فقیر دارد  
 مجمل یک معنی اہم رسانیدہ۔ اللہ سبحانہ، از قوت لفعیل آرد۔ بہ والد ماجد خویش سلام خیر انجام  
 رسانند انوی محمد یوسف سلام خوانند از دعائے ایشان نیز غافل نیست امیدوار ترقیات  
 باشند۔ بلا فتح محمد سلام می رسانند۔ دیگر امیر سیر حضرت خواجہ حبیبو بہ جانب کابل و کشمیر  
 در میان است تا پہ منقح شود۔ کہ فدائی محمد جوادی بہ نسبت و پنجم مقرر است لیسرہ اللہ سبحانہ،  
 و کوفت والدہ ماجدہ تا حال است۔ امید کہ بہ عالی تیریت و صحت مدی باشند و السلام۔  
 مکتوب پانزدہم۔ در بیان بشارت مداریت بقعه خویش و مرتبہ سابقیت و تعلیم و مراہ  
 و بشارت انوی محمد یوسف بہ مؤلف محمد مراد تحریر فرمودہ اند۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. اما بعد مکاتیب شریفہ  
 انوی کمالات مآبی شیخ محمد مراد رزقہ اللہ الشداد والرشاد رسیدہ مسرت بہت  
 از انی داد۔ چون متضمن استقامت کہ فوق الکرامت بہت بود موجب لذات معنوی گردید  
 و از تحمل ایندانی اقربا اشارہ رفتہ بود آنکہ بدانہا باد بود اقسام جفا خواستہ نمی آید بلکہ  
 بجائے آن دعائے خیر در باب آنہا نمودہ می آید فہذا من اخلاق الصدید یقین  
 فَلَا يُدَانُ لِنَسْأَلُ اللَّهَ الثُّبَاتَ عَلَيْهِ وَفَرَجُوا مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ أَنْ يَصُدُّ  
 مِنْكُمْ هَذِهِ الْأُمُورَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَزَقَكُمْ مِنْ كَمَالَاتِ الطَّرِيقَةِ الْأَحْمَدِيَّةِ  
 فَلَا جُرْمَ تَكُونُوا مَظْهَرًا لِأَخْلَاقِهِمُ السَّنِيَّةِ. محمد ما از شرح احوال خویش چند  
 نوبت استفسار نمودہ بودند۔ احتیاج استفسار نیست۔ بکرم اللہ تعالی ترقی ظاہری گردد  
 و آنچه بقائد کور شدہ آن ہمہ بر جاہت و تزیاید نفیب وقت بہت جہے تر و نیست

مناسبتی با حقیقت قرآنی و مداریت آن بقوه مفهومی شود. اللہ سبحانہ محقق گرداند بخدمت  
قطب الاقطابی سلمہ ربہ در باب شمال التماس توجہ نموده بود فرمودند کہ از عالم غیب چنان  
ندارمید کہ نسبت محمد مراد بسا بقین رسیده فاعلم یا اخی ان هذین من اعظم  
البشارات والکرم العطیات یحب علیکم شکرها بل علینا ایضا۔ الحمد لله  
على ذلك حمد اکثر اطیباً مبارکاً علیه وکما یحب ربنا ویرضی واعلم ان لهذا  
البشارة مضمین احمد هما فی غایة الرفعة ونهاية العظمة ونحو من خواص  
المحبیة ورضی الله عنه وکم یتیسر بغير الحضورین الاقل قلیل والثانی ایضا  
امر بلیل یحب لکن دون الاول فکن نرجو من الله الکریم فی شکرکم  
الاول وما ذلک علی الله بعزیز۔ دیگر اکر اوقات را بکلمه طیبہ مسمور دارند و نوافل آثار  
بطول قنوت نماز استغفار و کلمه لا حول را مدکار شناسند۔ و تصور عدسیت و غیره  
در کار نیست۔ و در وقت تکرار کلمه طیبہ خود معنی عدسیت جلوه گرمی شود و در مراقبه  
غیر از انتظار صرف بجانب احدیت مجرّده هیچ چیز ملحوظا نمایند۔ و اگر در وقت شرف ظهور فرماید  
نیک تامل نمایند و به استغفار و لا حول امتحان کنند اگر باین شرط ثابت مانده در شرف  
گشت آن را رحمانی دانند و اگر نحو شد آن را اعتبار نه نهند فینسخ الله ما علی الشیطان  
نص قطعی است۔ دیگر در باب جمعیت شمانیز سرگرم دعا است۔ اللہ سبحانہ از جمیع تفرقات ظاہر  
و باطن محفوظ داشته سرگرم کمال و اکمال و رشد و ارشاد دارد۔ و الدماجد شمار نیز باسقا  
بر شریعت و طریقت دارد و رحم الله عبداً قال امیناً۔ امین۔ دیگر در باب سعادت  
آمین ملا محمد یوسف توجّهات و سعیهات جمیل بکار برده شد بخدمت اللہ کہ آثار نیک بر صفو  
ر و کار ادا ہوید اگر دید و ترقی نمایان نصیب وقت اوست و نوبت در خدمت قطب الاقطابی

برده شد۔ در صحبت اول فرمودند کہ در باب ادیک عنایت خاص از حضرت صمدیت  
جلت عظمتہ کہ اصل جمیع برکات و ائم سائر کمالات بہت مفہوم گردید۔ و باین کلمات در  
باب اولہم گردید کہ **هُوَ مَوْضِعٌ عِنْدَ ذَاہُو مَقْبُولٌ لَدُنَّا وَ مِثْلُ ہٰذِہِ الْکَلِمَاتِ  
اَعْنٰی بِہَا ہٰذِہُ ہُوَ مَقْبُولٌ عِنْدَ اللّٰہِ قَبُولِیَّتِہٖ دَارِدٌ قَبُولِیَّتِہٖ فَاَص۔** و در صحبت دوم  
فرمودند کہ پیرہ از نسبت خلقت مفہوم گردید عنایت خاص مکرر معلوم گشت و ولایت علیا  
چنان ظاہر شد کہ بہ منتہای رسانیدہ۔ لیکن این مسکین چون بعد آن چند صحبت داشت  
چنان مفہوم نمود کہ از ولایت علیا خارج شدہ بہت د امیدوار حصول کمالات نبوت بہت  
اگر یک ماہ دیگر صحبت میرآید بہ این معنی **النَّشَارُ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ بِہِ تَکَلَّفٌ مِّسْرَمِیٌّ مَشْدُہٗ اَمَّا الْمِیْرَاتُ  
کہ در صحبت شما بہ این امر خلیل القدر ممتاز گردید کہ استقداد درست دارد و قابل معانی بلند بہت  
و شما بکرم اللہ لایق و سزاوارید کہ سالکان بہ صحبت شما بہ چنین امور برسند **وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ  
وَعَلٰی سَابِقِیْنَ اَتَّبِعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمْتُ مَتَابِعًا اَلْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوٰتُ  
وَالسَّلٰمَاتُ اَلْعُلٰی** حضرت قطب الاقطاب سلام رسانیدہ اند و اظہار عنایت فرمودہ  
از میان صاحب خلیل الرحمانی سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ از فقیر زاد ہائیز سلام و تحیہ  
مطالعہ باد۔ بسا ابراہیل طریقہ سلام احقر رسانند۔**

مکتوب شانزدہم۔ در بیان بعضی احوال سفر خود و بعضی نصائح و وصایا بمولف محمد مراد  
نوشتہ بہت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اَصْطَفٰی۔ مکتوب سراسر مرغوب فضائل  
و کمالات پناہ انوی اغری شیخ محمد مراد اوصلہ اللہ الی نہایۃ الرشاد۔ در دار الخلافہ شاہ جہان  
آباد رسیدہ ذوقین ساخت۔ احقر چند گاہ بہت کہ از وطن مالوف بہ حسب اشارات غیبی بہ این



سهت آمده است و چند روز نیت اقامت دارد شهر تمام خلوت شده است که پادشاه هم نیست و آشنایان دیگر هم کم. بالجمله قاصد شمار رسید و گرم دعاء و سرگرم توجّه نمود مخدوم این دارد اهل بیت. و عالم احوال و نیا از عالم جزا است بیعت بر آن گذاشتن و مطیع نظر آن را داشتن طلب نمودن اجر است. دارالجزا را دالاجر پیش تر است. درین ضمن اگر بعضی علوم بر باطن فائز شود نور علی نور و اگر نه غم نیست. کار باید کرد. شمار خود بگرم الله فی الجمله علم هم عطا فرمودند فسر آن بجا آرند و سرگرم کار. و ادای و طائف عبودیت باشند. ع

کار این است غیر این همه هیچ

دیگر رضامندی خدمت افونند جو درین پیرانه سالی لازم تر است اَصْلِحَ اللهُ شَأْنَكُمْ وَشَأْنِ  
 اِخْوَانِكُمْ وَزَادَ كُمْ رُشْدًا وَاِرْشَادًا. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ  
 الْهُدَىٰ. ائوی محمد یوسف و سائر اصحاب طریقہ کثر هم الله سُبْحَانَہٗ سلام خوانند  
 از سائر فقیرزادها و شیخ ظاہر و ملاح محمد و سائر یاران سلام برسد. والدہ معنوی در دعای  
 خیر شمانند. اولاد شما هر همه کمال رسند. الی آمین. رساله و شانها رسید قبول باد.  
 مکتوب هفتادیم. در تمیذیم مبارک آنحضرت صلی الله علیه و آله به اسمے چهار یار از  
 آیه کریمه وَالشَّمْسُ بِمَوْلَدِ مُحَمَّدٍ اِدْعُوهُ رِیَاقًا.

ائوی شیخ محمد مراد سلام نیر انجام مطالعه نمایند. حق سبحانه و تعالی برای مسکین  
 منکشف ساخته است که در سوره وَالشَّمْسُ از اول تا چهار آیه نام مبارک آنحضرت علیه  
 الصلوٰة والسلام که محمد باشد علیه السلام و نام هر چهار خلیفه او علیه السلام که به طریق تمیذیم  
 که این نیز از جمله اعجاز کلام مجید است می برآید. طریق آن است که محمد علیه و علی اکبر الصلوٰة  
 والسلام.

وَالنَّهَارِ إِذَا اجْتَلَمَا	وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا	قمر حاجب	شمس
أَيُّ الشَّمْسِ	هُوَ وَقْتُ بِنْتِ اللَّيْلِ	محراب	ع حاسنه لبر
فَخَرَجَ كَذَلِكَ	فِي جَمِيعِ الْبِلَادِ لِأَنَّهُ	۸	ص ۹۰
مِيم	وَقْتُ الْكَمَالِ	ح	میم

و لیل در حساب هفتاد است و نصف آن سی و پنج است و عدد دال نیز سی و پنج می شود فَاخْذُ نَاهُ دَ .

(صدیق رضی الله عنه)

وَالنَّهَارِ إِذَا اجْتَلَمَا	وَهِيَ أَوَّلُ النَّهَارِ	ضاحتها	شمس
وَمُرَادُهَا يَوْمٌ	وَأَدَلُّهُ يَأْتِي فَحَصَلَتْ	وَهِيَ دَالٌ عَلَى الشَّمْسِ	ص
أَيُّ الشَّمْسِ	فَخَرَجَ كَذَلِكَ	فَحَصَلَتْ دَ	عَلَى مَا مَرَّ
التَّعْرِيفِ لِأَنَّهَا تَقْرَأُ	وَلَا عِبْرَةَ		

لِلْعَاطِفَةِ وَلَا الْآيَةِ لِأَنَّهَا لَا تَقْرَأُ وَعَدَدُ اللَّيْلِ ۱۰۰ فَاخْذُ نَاهُ مِنْهُ قَ

(عمر رضی الله عنه)

أَيُّ أَخَذَ أَقْرَبَهَا	فَصَارَ الْقَرِيبُ مِنْهَا قُرْبًا	قمر اذا اقلها	شمس
فِي نُورِهَا	فَبَصُرَ مِنْهُ فَصَارَ عُمُرُهُ		ع

(عثمان رضی الله عنه)

قمر حاجب	شمس
ثمان	ع

(علی رضی اللہ عنہ)

شمس قمر  
بَدَلُ وَالنَّهَارِ إِذَا اجْتَمَعَا فَحَصَدَتْ  
كَذَلِكَ حَى

مکتوب ہشیردہم۔ در بیان مرادیت و تشریف کمالات احمدی و تحریریں مراقبہ و ذکر جامع و بشارت حقیقت قرآنی و ارسال خرقہ متبرکہ بہ مؤلف احقر مراد صدور یافت۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ - أَمَّا بَعْدُ - سَلَامٌ خَيْرٌ أَجَامِ احقر الانام برادر بجان برابر شیخ محمد مراد لا زال فی السَّندِ اِدِّ وَالتَّشَادِ موصول باد نامحبات ایشان وصول یافت و موجب تازہ مسرت گردید حمدًا لِلَّهِ سُبْحَانَہُ کہ بر طریقہ علیہ استقامت دارند و از آنچه مخالف سیرت حضرات عالی درجات است معرض اند فقرار در باب آن عزیز در اوقات مرئوسہ الاجابت ہموارہ متوجہ بہت و در بارہ ترقیات درجات ملتجی و متضرع۔ بحمد اللہ کہ معاملہ شما بہ نظر قاصر خیلے روشن می در آید و یک عنایت خاص از آنحضرت جل سلطانہ در بارہ شما مفہوم می شود تو ان گفت کہ معنی مرادیت در نہاد شما نہادہ اند۔ امید بہت کہ از قوت بہ فعل آید۔ و آنچه مجمل طور بمنورہ بہ تفصیل جلوہ فرماید اِنَّہُ تَعَالَى قَرِيبٌ مَّجِيْبٌ۔ دیگر چون معیت ہمیں با حضرات رفیع المقامات ہم رسانیدہ آید رجاے تام بہت کہ از کمالات خاصہ آنها مشرف خواہند شد و از ہیچ کمالے از کمالات مخصوصہ آنها محروم نہ خواہند ماند۔ و آنچه بہ شما بشارت رفته از کمالات عالیہ مخصوصہ بن خالوادہ بہت و حکم عنقائے مغرب دارد۔ شکر آن را بجا آورده امیدوار ترقیات بے اندازہ باشند۔ دیگر کلمہ طیبہ چون موجب ترقی تمام بہت آن را از دست نہ دہند۔ و طریق مراقبہ را برپا دارند لیکن در فکر کلمہ نفی و اشارات اکنون احتیاج جلس نہاندہ بہت بلکہ لسانی اولیٰ اگر دیدہ فَإِنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ

الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ أَعْلَى مَرَاتِبِهِ الَّذِي كَرِهَ أَنْ يَكُونَ بِطَرِيقِ مَهْوُودَةٍ هِمَّ شُودِ مُسْتَحْسِنٍ هِيَ  
 كَمَا نَفَعَتْ كَلِمَتَهُ دَارَ دَوَائِحِ سُنَّتِ طَرِيقَتِهِ هِيَ. دِيْكَ مَرْتَبَةٍ كَمَا فِي قَدَرِ بَدْوٍ مَسْجُودٍ  
 شَيْخِ مُحَمَّدِ يُوْسُفَ مَرْسَلٍ كَرِيْمَةٍ قَبُولِ نَمَائِنِ دَوَائِحِ مَشَارِقِ الْيَمِينِ مِنْ مَكْتُوبٍ دِيْكَ كَمَا فِي بِنَامِ أَوْسَمِ  
 الشَّاءِ اللّٰهُ مَعْبُودٍ خَوَاهِدِ شَدِّدٍ وَنَجْمِ زَائِدِ لَيْسَ مَخَالِفَانِ وَصَبْرٍ وَتَمَلُّخٍ خَوَاهِدِ بَرَّانِ مَرْتَبَةٍ مَعْبُودَةٍ يُوْدُنْدِ  
 مَوْجِبِ زَيْدِ دَوَائِحِ مَسْبُودِي كَرِيْمَةٍ كَمَا فِي نَجْمِ طَرِيقَتِهِ قَرَأَنِي هِيَ كَمَا فِي سَبْقِ شَاهِدِ هِيَ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ  
 مِنْ أَتْبَعِ الْهُدَى.

مکتوب نوزدهم - در بیان ارشاد و اجازت به شیخ محمد یوسف کنت صدور یافت

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. أَمَا بَعْدُ قَرْنَ الْإِخَاءِ الصَّالِحِ  
 الشَّيْخِ مُحَمَّدِ يُوْسُفَ الْكَشْمِيْرِيِّ لَمَّا نَانَ بِعِنَايَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ فِي صُحْبَةِ الْفُقَرَاءِ  
 كَمَا لَاتِ الطَّرِيقَةَ السَّنِيَّةَ النَّقِيبِيَّةَ بِبَيْتِ الْإِسْلَامِ الْعَلِيَّةِ الْيَضَامِينَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ  
 وَوَصُولِ الْوَلَايَاتِ الثَّلَاثِ كَمَا لَاتِ النُّبُوَّةَ وَغَيْرِهَا مِنَ الْحَقَائِقِ الْعَالِيَةِ وَبِحَارَةِ الْإِخَاءِ الْأَعَزِّ  
 الشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ أَجْرَتَهُ الْيَضَامِينَ بِتَعْلِيمِ الطَّرِيقَةِ الشَّرِيفَةِ الْمَذْكُورَةِ لِلطَّلَابِ وَ  
 تَسْلِيكِهِمْ مَنَازِلَ السُّلُوكِ بِشُرُوطِ الْإِسْتِقَامَةِ عَلَى الشَّرِيعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالطَّرِيقَةِ  
 الْمُنَوَّرَةِ كَمَا كَانَ اللَّهُ مَعَهُ حَيْثُ مَا كَانَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ آمِينَ. آمِينَ. وَالسَّلَامُ  
 عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْإِكْرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ وَأَنَا الْفَقِيرُ عَبْدُ الْأَحَدِ وَعَفَى اللَّهُ  
 عَنْهُ وَلَدُ الشَّيْخِ الْكَامِلِ الْمَكْمَلِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ السَّعِيدِ الْأَحْمَدِيِّ السُّوْدَانِيِّ.  
 قَدْ سَسَّرَهَا.

مکتوب ستم - بیان احوال تعلیم و تربیت مؤلف به والد م صدور یافت.

مِنَ الْفَقِيرِ عَبْدِ الْأَحَدِ إِلَى الْإِخَاءِ الصَّالِحِ الطَّاهِرِ سَلَامٌ عَلَيْكَ

أَمَّا بَعْدُ - فَإِنِّي أَحْمَدُ اللَّهَ إِلَيْكَ وَأُثْنِيهِ لَدَيْكَ وَأُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ  
 وَآلِهِ النَّقِيِّ وَصَحْبِهِ النَّقِيِّ - ثُمَّ إِنِّي أَرْجُوا مِنْ مَكَارِمِ أَخْلَاقِكُمْ وَمِنْ سَائِرِ الْأَهْبَةِ  
 أَنْ لَا يَنْسُونِي مِنْ صَبَاحٍ دَعَا قَسِيمَهُمْ فِي أَحَاسِنِ أَوْقَاتِهِمْ وَإِنِّي لِأَلَسِي بِهِمْ - وَأَعْلَمُ  
 أَنَّ وَلَدَكُمْ قَدْ نَالَ حَظًّا مِنَ الْمُرَادِ وَسَيْنَالِ الشَّاءِ اللَّهُ الْمُتَعَالَى وَإِنَّهُ يَقْرَأُ  
 عِنْدَ نَائِسِكُوهِ الْمُصَابِيحَ وَهَدَايَةَ الْفِقْهِ وَإِنَّهُ يُعَلِّمُ الطَّلِبَةَ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ وَالْ  
 الْأَدَبِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَلَعَمْرُكَ تَهْتَدُ بِخُلُقِهِ وَسَجِيَّتِهِ وَتَنْزَرُ بِبَاطِنِهِ وَظَاهِرِهِ  
 وَطَوْبِيَّتِهِ وَازْدَادَ شَوْقُهُ وَهَمَّتُهُ وَلَكِنْ مِنْ عَجَبِ أَنَّ الطُّلَّابَ مُشَرَّفُونَ عِنْدِي  
 بِالْقُرْبِ وَالْعُرْفَانِ وَنَاغِي صِلَالِ الْقَدِيمِ بِالْبُعْدِ وَالْحُرْمَانِ فَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ  
 عَلَى ظَلْمِ النَّفْسِ وَشَرِكِ الشَّيْطَانِ إِنِّي وَلَقَدْ أَخَافُ أَنْ أَلُونَ مَذْطُوقَ هَذَا  
 الْعَمْدِ بِئِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ وَهَذِهِ الْآيَةُ الْكَرِيمَةُ الَّتِي  
 جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَقْضَى نَارًا إِذَا أَنْتُمْ مِنْهَا تَوْقِدُونَ - يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ  
 بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَنْ لَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَدَكُمْ الشَّاءِ اللَّهُ سُبْحَانَهُ غَيْرَ بَعِيدٍ  
 أَمَّا الْآنَ فَلَا مَانِعَ إِلَّا سِتْدَةَ الْبُرْدِ وَذَالِحِينَ قَدْ أَرْسَلْنَاهُ مَعَ سَيِّدِ سَلِيمٍ إِلَى  
 مَجْلِسِ نِكَاحِ السَّيِّدِ وَسَيَرْجِعُونَ الشَّاءِ اللَّهُ قَرِيبًا -  
 مَكْتُوبٌ لِسِتِّ وَكَيْمٍ - دَرَبِيَانِ تَسَلَّى بِهِ دَرُودَ مَهَابٍ وَتَحَمَّلَ بِهِ أَنَّ بُوَجْهَ مَرْضَى بِهِ كَيْتَهُ مَوْلَى  
 صَدُورِ يَافِتٍ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - أَمَّا بَعْدُ - مَكَاتِبُ شَرِيفَةٍ  
 اخُو اعْرَى شَيْخِ مُحَمَّدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ الرَّشَادَ وَصَوَلَ يَافِتَهُ أَكْوَاحَ سَاخَتْ شُكْرَهُ دَنْدَى بِجَاوَرِدِهِ

کہ یاد بود توارد مصائب و تو اثر شداید ہرگز از جانہ رفتید و اصلاحی و بے صبری نہ  
 نموده اند۔ آری مقتضای ہمت ہین ہمت و لازمہ مرادیت چنان ہست۔ این معنی در باطن شما  
 کالتقشش فی الحجز و مفہوم می شود۔ و یک عنایت خاص از حضرت صمدیت در بارہ شما  
 معلوم می گردد۔ و آنچه در بارہ شما پیش ازین از ولایات ثلثہ و کمالات نبوت و حقیقت قرآنی و غیرہ  
 مذکور شدہ احتیاج تکرار نیست۔ و اگر مکتوبہا سوخت و بر باد رفت ما فی المکتوب فی اسرار  
 المخبوب و انوار القلوب بر جا ہست بل مرقوم فی العلیین ہمچنین اگر تبرکات  
 از دست رفتہ ہست آثار و معارف آن خلل نیافتہ۔ بند رسوم ظاہر کہ بت پرستی اہل باطن ہست  
 نباید بود ان الله یحب معالی الہمسم۔ والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الہدی  
 از فقیر زادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ از ملاحظہ محمد زردین و لادریاب الدین و متعلقان شما  
 فاتحہ خوانندہ شد و ثواب نماز تہجد کہ از ہزار آیہ زیادہ بود بخشید۔ انشاء اللہ خیل مفید و سلام  
 مکتوب ہست دوم۔ در بیان اجازت طریقہ نقشبندیہ و قادریہ مع و صوح کمالات بہ کتبہ  
 بحر محمد مراد صمد دریافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. اَقْبَعِدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ  
 الرَّاحِي إِلَىٰ رَحْمَةِ اللَّهِ الْحَسِيدِ عَبْدُ الْأَحْمَدِ ابْنُ تَطِيبِ الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ الشَّيْخِ  
 مُحَمَّدِ سَعِيدٍ قَدَسَ سَ اللَّهُ بِرُوحِهِ الْمُجِيدِ أَنَّ الْأَخَّ الصَّالِحَ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ الْمُرَادَ الشَّمِيرِي  
 لَمَّا دَخَلَ فِي الطَّرِيقَةِ الْعَلِيَّةِ عَلَىٰ يَدِ هَذَا الْفَقِيرِ الْحَقِيرِ وَكَتَسَّبَ فِيهَا حَقَائِقَهَا  
 وَمَعَارِفَهَا وَقَالَ حَظًّا وَافِرًا مِنْ خَصَائِصِ السَّلْسِلَةِ السَّنِّيَّةِ الْأَحْمَدِيَّةِ مِنَ الْفَنَاءِ  
 وَالْبَقَاءِ وَكَمَالَاتِ الْوَلَايَاتِ الثَّلَاثِ مِنَ الصُّغْرَىٰ وَالْكُبْرَىٰ وَالْعُلْيَا وَكَمَالَاتِ  
 مَقَامِ النَّبُوَّةِ وَالْحَقَائِقِ الثَّلَاثِ مِنَ الْكَعْبَةِ وَالْقُرْآنِ وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا ابْنِ

بِتَعْلِيمِ الطَّرِيقَةِ الشَّرِيفَةِ النَّقْشِيبِيَّةِ وَالْقَادِرِيَّةِ لِلطَّلَابِ تَسْلِيكِهِمْ مَنَازِلَ  
السُّلُوكِ فِيهَا وَذَلِكَ بِشَرْطِ الْإِسْتِقَامَةِ عَلَى الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ وَإِنَّمَا كَانَ  
ذَلِكَ بَعْدَ الْإِسْتِحَارَةِ مِنْهُ سُبْحَانَهُ وَالْإِسْتِيزَانِ مِنْ أَرْوَاحِ الْمَشَاطِحِ  
الْأَحْمَدِيَّةِ الْعَدِيَّةِ قَدَّسَ اللهُ أَسْرَارَهُمْ - وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى  
وَالْتَزَمَ مَتَابَعَةَ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ .

مکتوب لیسبت و بیوم - در بیان بشارت تحمل مصائب حصول مرادیت در رنگ محبوبیت  
و حقیقت قرآنی و حقیقت صلوة و رخصت بعمل حدیث استغفرت قلبک و امر بطول قنوت در  
نمازها و قبول جبه مبارک بشارت انجمن شیخ محمد یوسف سلمه و سلام به سید محمد قاسم و ادبی  
و ما ینا سبب ذلک به مؤلف کمینہ زر و لیسان صد و ریافت .

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - أَمَّا بَعْدُ . مَكَاتِبُ شَرِيفَةٍ  
بِرَادِ الْجَانِ بِرِ شَيْخِ مُحَمَّدٍ مَرَادِ رِزْقِهِ اللهُ كَمَالِ الرَّشِيدِ وَالْإِلْهَامِ رَسِيدِهِ بِرَحْمَاتِ أَنْ جَاءَ  
اطلاع بخبر شیدر مخدوم چند سال مهت که زیر بار شد آمد و حوادث آمده اید و رشته جمعیت ظاهر  
از دست داده اید - اما منت خدا سے را غرور عمل که در باطن نشنت راه نیافتت و تفرقه صورت  
به حقیقت سرایت نه نموده کما لیسبتهد ید ذلک الکشف و النظر فَعَلَيْكُمْ بِالشُّكْرِ وَالشَّنَاءِ  
عَلَى هَذِهِ الدَّوْلَةِ الْكُبْرَى . آورده اند که در خانه حضرت خواجه بزرگ قدس سره در آن  
رکبتند و آنچه یافتند بشارت بردند چون معروض آن جناب کردند فرمودند الْحَمْدُ لِلَّهِ -  
عیاران چون اطلاع یافتند که غارت در خانه حضرت خواجه واقع شده ازین موجب هلاکت  
ماست پشیمان شدند باز متابع آن جناب را بجای آن نهادند آن را باز به عرض عالی رسانیدند  
فرمودند الْحَمْدُ لِلَّهِ - گستاخ سوال نمود که اگر شکرانه اولی بر رفتن مال بود پس شکرانه دوم بهر چه بود -

فرمودند پیچ یکے برائے آن کہ تو گفتی بنود شکرانہ نخستین بہر آن بود کہ خبر رفتن مال ہرگز بے مزہ نہ ساخت و در جمعیت باطن اصلاً خلل نینداخت و شکرانہ دومی برائے آن بود کہ خبر عود مال پیچ خوش وقت نہ ساخت و پیچ گو نہ لذت نہ بخشید۔ پس ہر دو شکرانہ بر حال بود نہ بر مال۔ دیگر در بارہ ترقیات شما ہمیشہ توجیہ مجمل بطور می آید و تغافل را بالکل نمی پستاید۔ لیکن بہ تقریب اتوی شیخ محمد یوسف مکرراً مفصلاً میسر شد۔ بحمد اللہ کہ کمالات طریقہ علیہ احمدیہ جلوہ گرفت در ترقی و طراوت نقد وقت معنی مرادیت در رنگ محبوبیت کہ بارہا انہماز آن نمودہ ہویدا است و ظہور حقیقت قرآنی کہ اغلائے مقامات و اسنائے درجات بہت ہم پیدا است امید است کہ بہرہ از حقیقت صلوات ہم رسیدہ باشند۔ چنانچہ شما ہم یک گوہ اشارہ بدان امر نمودہ آید۔ جاے کہ اثبات کیفیت خاص در نماز نسبت بہ عبادت دیگر کردہ آید و اللہ اعلم بالصواب دیگر شیخ محمد یوسف ہم نظیر قاصر درین آمدن ترقی نمایان کردہ اند و مورد عنایات خاصہ صمدیت گردیدہ مناسبیت با باطن شما بسیار دارند۔ و معنی مرادیت ہم مفہوم می شود و قبولیت خاص درین آمدن معلوم می گردد۔ و باقی احوال از مکتوبے کہ بنام بہان عزیز مرقوم شدہ متکشف خواهد گردید۔ ملا عبد اللہ ہم بعضے از کار گرفته فی الجملہ سرگرمی بہم رسانیدہ اگر استقامت در زد بہ انوار حقیقت متجلی خواهد گشت انشاء اللہ تعالیٰ۔ وَاللَّامُ عَلَىٰ قَبْلِ ابْنِ الْهَدَا از مولوی معنوی حضرت شیخ محمد فرخ و خدمت میان صاحب میان خلیل اللہ و سایر فقیران و سلام و تحیہ برسد۔ و دیگر اظہار احتیاج تاکید این جانب نیست۔ اوقات شریفہ در کسب مرضیات او سبحانہ، مصروف داشتہ باشند و مخالفت طریقہ علیہ و مالایعنی دخل نمی دادہ باشند۔ و تعین عبارات ہم در کار نیست غفلت را حرام دانند باقی ہرچہ اقبال قلب فہمند بہمان مشغول شوند۔ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ لِكِنَّةٍ فِي غَيْرِ الْوَاجِبَاتِ وَالْمَوْكِدَاتِ فَإِنَّهُ



لَا بُدَّ مِنْ آيَاتِنَا مِنْ غَيْرِ قَرْدٍ وَ قَائِلٍ . آنچه به خاطر فاتر در باب شامی آید و چیز  
است که بیشتر به آن مقید باید بود یکی ادائے صلوات نافله به طولی قنوت دوم تکرار کلمه طیبه  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بزبان و اگر گاه گاه به طریق معهود به شرط معلوم از حبس و غیره نمایند گنجایش  
دارد . وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْأُمُورِ كُلِّهَا . وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ أَتَّبَعَهُ الْهُدَى . جبهه  
آنچه که مدتها آن را پوشیده و چندین فرائض و نوافل به آن ادا نموده و داخل روضه منوره  
گردیده براسے آن برادر مصحوب شیخ محمد یوسف ارسال داشته آن را پوشند و امیدوار است  
باطنی و ثمرات ممنوعی باشند . مشیخت پناه حقیقت آنگاه سیادت مقام شیخ محمد فاضل سلام  
فقیرانه برسانند بسیار اهل طریقه سلام برسد .

مکتوب سبوت و چهارم . در بیان بشارت معیت به کمینه در و لیشان محمد مراد صدوریا .  
عَنِ اللَّهِ الْمَرْغُوعِ مَنْ أَحَبَّ بَشَارَتِ يَادِ مَرْتَالِي مُحَمَّدٍ .

مکتوب سبوت و پنجم . در بیان وصولی رسائل به کمینه محرر نوشته است .

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَنْعَمَ . رَقْعَةُ كَرَامِي انْتَوَى شَيْخُ مُحَمَّدٍ مَرَادِ الشَّرْحِ وَرَسَا

وهر سه نسخه اعنی اسرار الفقر و نواقض الروائض و تقنیف شریف رسید باعث بخت گردید .

تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنْكُمْ . به دال و ماجد سلام رسانند و به جمیع یاران طریقه کذاک . دیگر جواب

نامه مصحوب انوی محمد فضل می نویسد انشاء الله . وَالسَّلَامُ وَالْوَصِيَّةُ التَّقْوِيَّةُ وَ

الِاسْتِقَامَةُ عَلَى الطَّرِيقَةِ مَعَ خُلُوصِ النِّيَّةِ .

مکتوب سبوت و ششم . در بیان ترک ماسوی به احقر مؤلف تحریر یافت .

الْحَمْدُ لِلَّهِ . قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرَهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ . باقی احوال خوب می

ذی الجلال است . وَالسَّلَامُ هَذَا مَا كَتَبَ عَبْدُ الْأَحَدِ إِلَى مُحَمَّدٍ الْمُرَادِ . أَسْعَدَهُ اللَّهُ .

مکتوب نسبت و مفہم۔ در بیان تعبیر واقعہ اخوی شیخ محمد یوسف کنت صد دریافت۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالشَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى۔ اخوی اعزی شیخ محمد یوسف  
 کشمیری تعبیر واقعات خویش ازین دل ریش استفسار نموده درین دلائل آنچہ بہ خاطر فائز رحمتہ  
 مرقوم می نماید۔ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ۔ تعبیر واقعہ اولی آنکہ مسجد عبارت از حقیقت کعبہ است  
 و دیوار اخیر کنایہ از تمامی آن مقام است کہ شمارا میسر گشته و آنکہ کنایہ آن دیوار قرآن مجید است  
 است و شمارا امر بخواندن آن شدہ بشارت حصول حقیقت قرآنی است در تم کنایہ بقلم فولاد اشارہ  
 بقوت احکام فرق این است لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ۔ واقعہ  
 ثانیہ آن کہ حجرہ نوکار کہ قریب تمام رسیدہ است کنایہ از حصول حقیقت قرآنی است۔ اما ہنوز  
 بعضی مہتمات در کار است و آنکہ می گویند کہ درست خواندہ شد بشارت حصول تمامی آن مقام است  
 امیدوار باشند و اسم مبارک اللہ کہ جای نوشتہ دیدند مؤید این معنی است۔ زیرا کہ الوہیت  
 کنایہ از مرتبہ ذات است کہ مستجمع جمیع کمالات است و حقیقت قرآنی ہم عبارت از وسعت ذات  
 بے چون است۔ و حروفی کہ در میان اسمائے مقدسہ مرقوم دیدند ظاہراً اشارہ بہ آن باشد  
 کہ بہرہ از حقیقت آن حروف مبارک کہ از جملہ مقطعات است بشمار رسیدہ باشد تا حال تکشف  
 نہ گردیدہ کہ آن حقیقت عبارت از چه چیز است و کلامی از اسرار دران مندرج است مِنَ الْخَلْقِ  
 وَالْمُحِبَّةِ وَالْمُحِبُّوبَةِ أَوْ غَيْرِهَا۔ اما آنکہ این حروف مبارک در رنگ حروف متبرکہ لیس  
 مناسب بہ حقیقت قرآن داشته باشد۔ لیس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ۔ تعبیر واقعہ ثالثہ آنکہ  
 حصول دلالت محمدی کہ از فقیر دیدہ اند بشارت است و نفس الامر این مسکین چند گاہ است  
 کہ بہ این دولت شمارا تحقق می یابد۔ وَكَذَلِكَ بِالمَقَامَاتِ السَّالِفَةِ كَمَا كُتِبَ فِي  
 التَّعْبِيرِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْأَمْرِ كَيْفَهُ۔ تعبیر واقعہ رابعہ چون بشارت نسبت

صدقیت از حق نقل کرده اند و بی تردید خبر داده اند بیشتر نسبت عالی امیدوار باشند که از قوت  
 به فعل آید اِنَّهُ تَعَالَى قَرِيبٌ جَبِيْبٌ، و آنکه از حصول مشاهدہ خاص خبر داده و مشاہدہ حاصل  
 از کلام تمام امام حضرت مجدد الف ثانی قَدْ سَأَلْنَا اللَّهَ لِيَسْتَبْرَاهُ الْاَقْدَانِ - آورده کہ ہر چند  
 رویت نیست اما بے رویت نیست بسیار عالی است۔ اما ترقی ازان ممکن بہت کُلِّ وَارِعٌ  
 اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ مَّقَامٍ قَابٍ قَوْسَيْنِ وَمَقَامٍ اَوْ اَدْنٰی فَوْقَ ذٰلِكَ وَالْمُتَابِعُ الْكَامِلُ  
 مِنْ تَرْتِيبِ الْمَقَامِيْنَ مِنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفْصِيْلُ ذٰلِكَ فِيْ اَخْرَاجِ الْمَكَاتِبِ  
 الْعَلِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ و معنی مرادیت ہمہ تناسے سالکان این طریقہ علیہ است در شما  
 یافتہ می شود امیدوار قوت آن نسبت علیہ باشند ہمچنین قبولیت خاص از جناب اعلیٰ  
 وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب نسبت و ہستم۔ در بیان تصدیق احوال و امیدواری مزید ترقیات و تعزیه برادر  
 بمولف احقر صد دریافت۔

حَامِدًا لِلّٰهِ وَمُصَلِّيًا عَلٰی رَسُوْلِهِ۔ اَمَّا اَجَد۔ مکتوب مرا سر مغوب انوی  
 فضائل و کمالات مآبی محمد مراد ابقاہ اللہ فی اَرْشَادِ اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ رسیدہ مہرت  
 اندوز گردید۔ احوال و کیفیات واردہ ایشان چون انشاء اللہ الخیر مطابقت شریعت  
 غرا و طریقہ علیا است۔ امید بہت کہ در حصول کمالات خاصہ خانوادہ احمدی کمی نہ  
 خواہد رفت شکر عاجل و درجا آجل ہموارہ ہم قرین دارند۔ بسیارے از خصائص این  
 طریقہ ائقہ شمارا رسیدہ است۔ امید بہت کہ فیما بقی نیز تقصیر نہ خواہد کرد۔ و احقر را  
 ہموارہ در خیر خواہی خود سرگرم دانند۔ و جواب مکتوب خود را در پے رسیدہ شناسند و  
 استعجال قاصد را عذر خواہ آن دانند۔ سابقا در غرا پرسی برادر مرحوم شما ظاہرا بہ شما

دو الی باجد شمام قوم شده شاید که نه رسیده الحال نیز می نویسید که شما خدا گاه و دال شما  
واقع راه را احتیاج نصیحت نیست. اما این قدر می نویسید که هر چند نصیحت بزرگ تراجر  
عظیم تر. در وقت توجیه بروج مرحوم را منفرح یافته شد و مددک هم ننموده شد. و  
الغیب لله سبحانه. به والد ماجد و برادر سلام رسانند اللهم اجعل فی بیئهم  
الامن والامان والایمان ووسع فی ارزاقهم واعمارهم. امین. به سایر  
اہل طریقہ سلام رسانند محمد یوسف به دعا مخصوص است.

مکتوب سبت پنجم. در بیان علو بشارت و دعوات به مؤلف صد در یافت. <sup>فقہ</sup>  
الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفوا. ازین مسکین محمد مراد و  
الله بعد از اشتیاق معلوم نماید که خاطر همواره متعلق اخبار فرخنده آثار شامی باشد و خواهان  
ترقیات شامی بود. از ارسال نامجات دریغ نه دارند و به دعوات لہر الغیب محمد این خاکسار  
باشند. بعضی بشارت از عالم غیب در باب این مسکین ظاهر شده از جمله امر لازم الاستتار  
است. ائمة الله علی ذلک ابشار الله مشافہة مذکور خواهد شد.

مکتوب سی ام. بکینہ در و لیشان مؤلف صد در یافت در بیان طلب کاری فقیر.  
من الفقیر عبد الاحد ابی الشیخ محمد المراد. اما بعد سلام خیر انجام  
به آن برادر گرامی موصول باد. احوال شکسته بال موجب شناسه جمیل مطلق است. والمسئول  
منہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم. مخدوما اگر اذن والد میراید میرسد ستان  
مغتنم شمارند. اگر چه رابطہ معنوی فیما بین قومی است نزدیک دور اینجا گامساری است  
اما صحبت صحبت است والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. ملا محمد یوسف سلام  
خیر انجام مطالعه نمایند فضائل دستگاہ اخوند جیور اسلام رسانند.

مکتوب سی و یکم - به حقیر مؤلف محمد مراد صدور یافته در بیان رحلت والده توفیق غفر الله لها  
 عايد الله ازین فقیر انومی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعه نمایند مکتوب شریف  
 که بعد از رسیدن محمد یوسف نوشته بودند و بعد یافت در کیفیتهای آن جایی اطلاع داد.  
 زَاذَكَ اللهُ ضِيَاءً وَ نُورًا وَ رُشْدًا أَظَاهِرًا وَ بَاطِنًا - مخدوما قاصد مجل بود روز  
 روز جمع بنابر آن به زواید نه پرداخت اگر تو است حق جل و علی مطابق آید به بعضی مقدمات  
 حقایق تو اید پرداخت - و در باب عصمت سرشت والدۀ ماجده غفر الله لها که ازین دار رحلت  
 نموده اند ما تفرار را بخردن ساخته به دعوات و استغفار ممد با شدند - و سلام محمد یوسف و  
 سایر اهل طریقه سلام خوانند و اشعار ازین دلیل محمد هاشم ذوقین سائست بجزایر الله خیراً  
 وَ رِزْقاً مِنَ اللهِ الْبَرَكَاتِ - از سایر فرزندان و برادران سلام خیر انجام مطالعه فرمایند -  
 مکتوب سی و دوم - در بیان اخبار میر پور بشت در استحکام رابطه معنوی و تلبیب انومی شیخ محمد یوسف  
 به حقیر مؤلف صدور یافت -

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - اَمَّا بَعْدُ مَعْلُومٌ سَعَادَتٌ مِنْهُ  
 نشاتین شیخ محمد مراد باد که احوال خیر اندیش موجب هزاران محامد الهی هست فَاَلْمَسْئُولُ مِنْ  
 حَقْرَةٍ قَدْ سَمِعَ عَائِقَتِكُمْ وَ اسْتِقَامَتِكُمْ وَ تَرَقَّى دَرَجَاتِكُمْ - مخدوما چند گاه هست  
 که نوشته شریف به فقرانه رسید و مدت است که رقیمه فقرانه هم به آن برادر عزیز نه رسیده باشد  
 بسیاری راه و کمی واردین عذر خواه هست - رسوم ظاهر نزد اهل باطن چندان اعتبار نه دارد  
 همان رابطه قلبی که خارج تکلف و تصنع است قیمت دارد - اَلرَّانُ مَعْنَى بَرِّهَا هِيَ اَبْحَ نَعْمَ نَسْتِ  
 وَ اَلْعِيَاذُ بِاللَّهِ عَنَّا وَ نَسْتِ مَعْنَى نَسْتِ فَاِذَا اَلَا يَنْتَفِعُ الْكُتُبُ وَ اَلرِّسَالُ اَلْبُرُكُ  
 اَللَّهُ رَابِطَةٌ بَاطِنِي وَ مَجَانِسَتِ مَعْنَى فِيمَا بَيْنَ مَحْكَمِ هِيَ فَاِذَا اَلَا يَنْتَفِعُ اَللَّهُ اَلْيَ التَّكَلُّفَاتِ نَعْمَ

قَدْ يَنْفَعُ مِثْلُ هَذِهِ الْأُمُورِ لِأَرْيَابِ الذَّوْقِ وَالْحُضُورِ وَغَايَتُهُ الْيَصَاحُصَةُ  
 أَحْسَنَ اللَّهُ الْيَتَا وَالْيَتَامَ. دیگر معلوم شریف باد کہ احقر مع اخی الاکبر شیخ سعد الدین مع  
 بشارت غیبی بہ ملک پورب رسیدہ ہست۔ این جاصوبہ دارخان ذی شان از گاہ گاہ صحبت  
 ہم واقع می شود۔ بعضے خدمات فقراء سجا آوردند وقفہ اللہ۔ ہمیشہ زادہ خان مذکور میر محمد نجیب  
 بہ احقر نسبت ارادت و اخلاص بدرجہ دارند کہ فوق کمتر باشد۔ آن قدر خدمات فقراء نموده  
 کہ در نوشتن نہ گنجید۔ شما ہم بہ ایشان آشنا باشید دیدہ دعا و خیر مسمد و معادن ایشان باشید  
 والسلام۔ بخدمت فضائل پناہ افوند جیو سلام رسانند۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند از  
 ابو حنیفہ سلام خوانند۔ از محمد یواد تیر۔ اگر محمد یوسف برسند خیلے برجا ہست۔  
 مکتوب سی و سوم۔ بہ احقر محمد مراد در بیان غریب سیر کابل صد دور یافت۔

اخوی اگر می حقایق آگاہی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔ عامل قیمہ  
 محمد ہاشم باید کہ توجہ شافی نمایند تا بحق خود برسد۔ وغرم سفر کابل بہ بہان حال ہست۔ اما غرہ  
 شہر ربیع الثانی براسے کورج مقرر نموده ہست۔ واستخارہ ہاہم راہ دادند۔ اغلب کہ سیر واقع شود  
 و کتیل کہ موقوف شود۔ والسلام علیکم۔ شیخ محمد یوسف طالب سلام خیر انجام خوانند۔ شیخ  
 عبدالمؤمن۔ و شیخ محمد ہاشم و سایر اہل طریق سلام خوانند۔

مکتوب سی و چہارم۔ بہ مکینہ محمد مراد در بیان طلب سیر کابل بر فاقہ قطب عالم صدور یافت۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ ازین حقیر  
 تمام تقصیر سلام مودت انجام بہ اخوی انغری فضائل مآبی شیخ محمد مراد وصول باد۔ محذوم امروز  
 شنبہ پانزدہم شہر ربیع الثانی ہست داخل سرے اورنگ آباد کہ دو مترے از لاہور بجانب  
 سرزند ہست فرود آمدیم و دوسمہ مقام نموده روانہ دارالملک کابل می شویم انشاء اللہ سبحانہ

را سرگرم شغل باطن و استقامت ظاهر دارند. در همین نوشتن نظر بر باطن شما افتاد حضور خاص مفهوم گردید. و معنی دیگر که مناسب مناصب خدمت باطنی آن دیار است مترجم شد. چون دفع ترگرد و انتشار التدریجی قوم نموده آید. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی. شیخ محمد یوسف با شما در نظر کشفی مشابه بسیار ظاهر می شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. مشارک الیه جمیع اهل طریق سلام خوانند بحضرت فضائل پناه افروند حیو سلام خیر انجام رسانند از برادران گرامی و فرزندان فقیر و ملام فتح محمد سلام خوانند.

مکتوب سی و نهم. به احترام و لطف در بیان تحریریں بر خدمت پدر و در لیسارت استقامت و طلب رساله تالیف حضرت محمد فرخ شاه قدس سره در من غنای نوشته اند.

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی. محبوب القلوبی شیخ محمد مراد ادا ده  
 اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَاَوْصَلَهُ كَمَا لَا فَوْقَ الْكَمَالِ در مراتب قرب الهی مترقی باشند. بحیثیه مودت وصول یافته سرور ساخت ائمه لله بجهاد تشریعی و سجاده طریقت استقامت دارند و از یاد فقر باب غافل نیستند. توقع که در اوقات مریه الاجابت به دعوات ظهر الغیب حمد و معادن این خاکسار باشند. و احقر را نیز از دعوات و توجهات در باب خویش غافل نه فهمند. و در سعی ترقیات خود تصور نمایند ذَاكَ اللّٰهُ مِنَ الْكَمَالَاتِ الْاَحْمَدِيَّةِ. دیگر در باب حاصل مکتوب دستگیری تمام فرمایند تا مبلغ او حصول یابد. دیگر خدمت والد شریف درین ایام نیز بر شما لازم است رضای فقر را نیز درین تصور نموده هیچ دقیقه فرو گذاشتن نه نمایند. اَلَا مَا لَا يَدَّ مِنْهُ. به والدی باجد خود سلام احقر الانام رسانند. در حصول مبلغ حاصل رقیبه توجه تمام نمایند. به محبت امین شیخ محمد یوسف سلام برسد و به سایر اهل طریق سلام رسانند. شیخ خلیل الرحمن سلام می رسانند. و فرموده اند که رساله بابت خدمت غنا تصنیف برادر موبوی

اگر تو انید فقرا در راه یاد شهر کابل در یابید - زیادہ پیہ نو سید رزقکم اللہ التَّقوی و  
 الاستِقَامَةُ وَالنُّصْرَةَ وَالْوُصُولَ اِلَى اَعْلَى الدَّرَجَاتِ . وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ  
 الْهُدٰی . اخوند حیو سلام خیر انجام موصول باد - انوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند و کن ایلت  
 بِجَمِیعِ اَهْلِ الطَّرِیقِ -

مکتوب سی و نهم - بہ احقر محمد مراد صدور یافته در بیان وصول بہ شهر کابل از سفر درگذردن  
 حَمْدُ اللّٰهِ سُبْحٰنَهُ - انوی اعزّی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ  
 نمایند - مخدوم امروز کہ روز جمعہ ششم ماہ رجب باشد - ہم ششم روز است کہ داخل شهر کابل  
 شدہ ایم - در راه انتظار کشیدیم - اکنون ہم فی الجملہ ہست لیکن در راه خیلے قصد لعیہا است  
 نمی خواہم کہ شمار بار شوید و در راه ایذا کشید - در وقت رفتن بہ ہندوستان اگر میسر شد  
 بہ کشمیر ہم عبوری نمائیم - اما چون ضعیفات ہمراہ اندخانی از تامل نیست - بارے تاچہ شود  
 فقیر تا عید رمضان درین ملک ہست - بعد از نماز عید انشاء اللہ متوجہ حضرت سرہندی شود  
 وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی - انوی محمد یوسف و سائر یاران سلام خوانند -

مکتوب سی و ششم - در بیان ایشارت مداریت و استقامت و تحریر لہ اشارہ و مناسبت شیخ  
 محمد یوسف بہ شیخ خود در امور باطن و ماینا سببہ بہ مؤلف صدور یافت -

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّلَامِ عَلٰی عِبَادَةِ الْاِنِّ بْنِ اَصْطَفٰی - اما بعد - مدتی گذر  
 کہ از ان یار سعادت آثار نامہ مفصل نہ رسید - مشتاقان را مسرت تازہ نہ رسانیدہ قریب دو  
 ماہ ہست کہ یک مکتوب مرغوب رسیدہ بود و بر بعضی اذواق و احوال ایشان اطلاع دادہ - الحمد  
 للہ والمنہ کہ بر شریعت و طریقت بحقیقت استقامت دارند و از حدوث حوادث دوران ازجا  
 نمی روند - این تعمیر از احوال خیر مال شما غافل نیست امیدار ترقیات شما لیتہ باشند و یاران طریق



شیخ محمد فرخ شاہ جو برائے مانولیا نیدہ ارسال دارند البتہ چین کنند۔

مکتوب سی و ہفتم۔ یہ مکینہ مولف در بیان مراجعت از سیر کابل و در تحریریں خدمت پدر۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اما بعد سلام شوق التیام احققر الانام بہ آن فضیلت مقام

طریقیت انتظام اعنی شیخ محمد مراد احیہ اللہ الغریزہ العلام موصول باد۔ بحمد اللہ کہ فقر اباب

اللہ مشمول عنایت الہی بہ کلبہ نامرادی رسیدند۔ و از شدائد سفر کثیر انخطر رہائی یافتند

اشتیاق در ریانت الیشان دامن گیر ماند۔ اَلْخَيْرُ فِي مَا صَنَعَ اللهُ۔ خدمت والد ماجد

را از ممدات و معدبات ترقی نمودند۔ ہمسایچا بہ ذکر الہی و بہ فکر منزل نخستین برگرم باشند

اگر ملاقات مقدر بہت حق سبحانہ سببہ خواهد برانگیخت۔ بہر تقدیر بہر حال با ہمہ کس با او باش۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ اخوی شیخ محمد یوسف تحیات خوانند۔ بہ سائر اصحاب

طریقہ سلام رسید۔ بخدمت اخوان جو سلام رسانند۔

مکتوب سی و ہفتم۔ در بیان رحلت والدہ ماجدہ خویش و ترغیب بخدمت مخدوم زاده عالی منشبت

شیخ محمد صبغۃ اللہ سلام اللہ کہ بہ کثیر قدم ہمینست لزوم فرمودہ بودند بہ مولف احققر صدر یافتہ

حَابِدُ اللهِ وَمُصَلِّياً عَلٰى اَسْعَدِ السَّعَدِ اِءِ وَّ عَلٰى اِلٰهِ النَّقِيِّ وَصَحْبِهِ اَللّٰهُمَّ

اما بعد سلام خیر انجام احققر الانام بہ اخوی تقویٰ شعار محمد مراد زاده اللہ بہ خیر اکثر اوصول باد

احوال فقر لے باب الرحمانی مجاوران روضتہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ موجب ہر انان

مخا بد الہی بہت وَالْمُسْتَوَّلُ مِنْهُ سُبْحَانَہٗ عَا فِئْتِكُمْ وَقُرْقِي دَرَجَاتِكُمْ۔ محسوسا

نَحْنُ فِي دَعْوَاتِكُمْ وَفَرَجُ مِنْكُمْ اَنْ لَا تَغْفُلُوا مِنْ دَعْوَاتِنَا رَزَقَنَا اللهُ زُرِّيَاكُمْ

رَضَاءَ الْكَامِلِ السَّامِلِ اَمِيْن۔ دیگر جناب مخدوم زاده بزرگ شیخ صبغۃ اللہ انجالت شریف

می آرند مگر بخدمت الیشان رسیدہ رضامنندی الیشان حاصل نمایند و سعادت خود در ان

دانند۔ ملا محمد یوسف و مسائراہل طریقہ سلام خوانند۔ محمد ماشتم بیع الاول حضرت اللہ  
 ماجدہ بہ دار البقار حلت نموده اند، اَقَالِدُ اللّٰهِ وَاَقَاتِ الْيَتِيْمَ رَاجِعُوْنَ۔ بہ دُعَاؤِ نَحْمِ وَاِسْتِغْفَارِ  
 مَمْدُوْمَاوَن يَاسْتَنْد۔ وَاَلْسَلَامُ عَلٰی مَن اَتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوبہ سلم در طلب احقر مع شیخ محمد یوسف بہ ارالارشاد و ترغیب سلسلہ احمدیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اما بعد مدتے مدید و عنید

برآمدہ کہ ازان اغرا کریم صحیفہ شریفہ و رود نیافتہ و مشتاق را بہجت تازہ نہ رسانیدہ مانع جز  
 اشتغال با شغال مباد۔ اَوْصِيْكُمْ وَالنَّفْسَ الْغَافِلَةَ اَوْ لَا يَتَّقُوْا اللّٰهَ وَاِلٰفْتِقَاہِ

بِاٰثِمِ اَهْلِ اللّٰهِ لِاسْمَائِ النَّسْبِيَّاتِ يٰۤاَلْعَلِيَّةِ سَيِّمًا الْاَحْمَدِيَّةِ الْقُدْسِيَّةِ

قَدَسَ اللّٰهُ اَسْمٰى اَمِّ عُمِّ التَّرْكِيَّةِ فَاَنْتَهُمْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ جَمَعُوْا بَيْنَ الطَّرِيْقَةِ وَالشَّرِيْعَةِ

وَمَرْجُوْا بِحَارِ الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ فَلَا يَبْغِيَانِ حَتّٰى تَخْرُجَتْ كُنُوْزُ اللّٰغِ لُوْا وَاَلْمَرْحٰنِ

مِن مَّعَادِنِ الْاٰيْقَانِ وَالْعُرْفَانِ فَمَنْ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِهَا وَاَطْلَعْنَا عَلٰى خَزَائِنِهَا وَا

خَبَايَاَهَا وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَيْدًا اَقَالَ اَمِيْنَا۔ امین۔ درین موسم توقع آن دانند کہ شمایا انوی

محمد یوسف بحضرت دارالارشاد خواهد رسید الخیر فی ما صنع اللّٰهُ بالجلا اشتیاق ملاقات

باتی ماند حق سبحانہ بطریق احسن میسر کناد۔ دیگر معلوم شریف باد کہ غزنی خواجہ نور اللہ نام

نواسہ ملا شاہ کشمیری پیش ازین از کمالات مآب شیخ محمد یار مبلغ ہمشردہ صدر روپیہ بطریق قرص

گرفتہ بود۔ اکنون سال می گذرد کہ یک عدد ہم ادا نہ نموده۔ شیخ مذکور برائے استیفا و دین

ملازمے اسخا فرستادہ توقع کہ آن اخ اکرم توجہ نموده آن مبلغ را حاصل کردہ ارسال آرند۔

و اگر چنانچہ درین باب آن عزیز تعذرت نمایند ازہر جا کہ تراند زود رسانیدہ کار کنند۔ استماع

یا فتمہ غزنی سے اسکیا التسمیہ عن دار مذکور بہ بزرگی، کمالات و عسوف اند و شاہ محمد فاضل نام

دارند. و صاحب صوبه به ایشان چنین نطن بهم رسانیده. و هم آن برادر را به آن بزرگ  
 معرفت و مودت بهم رسیده به ایشان گفته و تاکید نموده و از حاکم مذکور ساخته مبلغ  
 حال نمایند. با جمله توجه شانی نمایند که شیخ مذکور از چند نگاه نزد احقر تشریف دارند و عهد  
 قدیم را جدید ساخته در ایله سابق را مستحکم نموده اند. و راه لطف و لطافت را زیاده از  
 زیاده در پیش نموده **وَاللّٰهُ اَبْرَارٌ مِّنْ اَهْلِ الطَّرِيقَةِ اَعَانَتْهُمْ وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ**  
**رَحْمَةُ اللّٰهِ**. بسا اهل طریقت سلام خیر انجام موصول باد. انوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند  
 انتظار شما ماند **اَحْسَنَ اِلَیْكُمْ**. سلام فقیر را بخدمت آن عزیز رسانیده فاتحه حسن خاتمه  
 مهمل نمایند. از سایر اولاد و احباب خصوصاً ملا فتح محمد سلام و تحیه قبول باد.

مکتوب چهل و یکم - به مینه محمد مراد در نوید و اتعات و خصوصیات احمدیه صدور یافت.

**الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی**. اما بعد صیغه تشریفه  
 انوی اکرمی شیخ محمد مراد اراده الله بخیر و موصول یافته مسرور ساخت. و سرگرم دعا و توبه  
 نمود **الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ** امید است که به جمیع مزایا و خصوصیات خاندان حضرت  
 مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه مشرف خواهید شد. خاطر گرامی ازین مکرر جمع فرمایند  
 و انوی شیخ محمد یوسف نیز داخل این بشارت علیه اند **وَسَا اِذَا اصْحَابِنَا یَقْدِرُ اِلَیْكَ**  
**مَعَ مَشِیْخَتِهِمْ**. سو غایت رسیده قبول باد. زیاده برین طاقت نوشتن کم است **وَالسَّلَامُ**  
**عَلَیْكُمْ**. بخدمت حقایق آنگاه شاه محمد قاسم جیو سلمه ربه سلام خیر انجام رسانند. و  
 فاتحه حسن خاتمه طلب نمایند. اگر ضعف خون کشیدن نمی بود در قیمة مفصله می نوشتیم.  
 مکتوب چهل و دوم - در بیان آن که علم به احوال سلوک ضرورت است یا نه و تحقق مداریت  
 و سابقیت مؤلف و در بیان احوال شاه محمد فاضل و باران طریقه به احقر مؤلف صدور یافت.

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ - اما بعد اخوی انوری شیخ  
 محمد مراد از اقل العباد پرسید که علم به احوال از لوازم سلوک هست یا هیچ در کار نیست محذو  
 قول حضرت فواجه بزرگ قدس سره به قول ناظر هست آنجا که فرموده که مقصود از سیر سلوک  
 آن است که اجامی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی - و قول شیخ اکبر قدس سره بثنائی حیات قال  
 مَنَّا مِنْ عَلِيمٍ وَمِنَّا مِنْ جَهْلٍ - و آنچه از کلام تمام الهام حضرت مجدد الف ثانی و خلیفه  
 السعیدین المعصومین منع گشته آن است که علم بر دو نوع است - یکی عبارت از شناختن  
 حق و حقایق غیبیه ملکوتیه و جبروتیه است بیاطن - دوم عبارت از شناختن آن شناختن که  
 آن را علمُ العِلْمُ خوانند - و آنچه در کار است همان اول است - ثانی لازم نیست - گاه به آن  
 نوازند و گاه اکتفا بر علم بحت فرمایند ان رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ - برین تقدیر بر قولین  
 مذکورین که بحسب ظاهر تعارض و متدافع بود مندرج گشت **ذَانَّ الْمُرَادِ بِالْأَوَّلِ الْعِلْمُ  
 بِالْحَقَائِقِ وَهُوَ الْعِرْفَانُ وَهُوَ الْمَقْصُودُ بِالسَّيْرِ وَالسُّلُوكِ وَبِالثَّانِي عِلْمُ  
 الْعِلْمِ وَلَا يَجِبُ تَحْصِيلُهُ -** این جا قاعده بیان نمایم تا سراسر این دقیقه نیک منکشف  
 شود - و انکشاف حقایق مع ثبوت جهل السانک مستبعد نه نماید - بدانکه عالم صغیر که  
 عبارت از انسان باشد - چنانچه ظاهر و باطن دارد همچنین قلب که آن را عالم صغیر نامند  
 هم ظاهر و باطن دارد **ثُمَّ إِذَا وَرَدَ الْوَارِدُ فِي بَاطِنِهِ حَصَلَ الْعِلْمُ وَتَحَقَّقَ  
 الْعِرْفَانُ وَتَصِيرُ الْأَجْمَالِيُّ بِالْتَدْرِجِ تَفْصِيلِيًّا - وَالْإِسْتِدْلَالِيُّ كُشْفِيًّا وَإِذَا  
 اسْتَوَىٰ ذَٰلِكَ الْوَارِدُ عَلَىٰ ظَاهِرِ الْقَلْبِ حَصَلَ عِلْمُ الْعِلْمِ وَذَٰلِكَ مِنْ  
 الْمُحْسِنَاتِ لِأَمْرِ الشَّرَائِطِ وَهَذَا فَإِنَّهُ يَنْفَعُكَ فِي حَيْلٍ كَثِيرَةٍ مِنَ الشُّبُهَاتِ  
 بَعْضُ أَكْبَرِ فِرْمُودِهِ أَنْدَ كَ عِلْمِ الْاِحْوَالِ لَازِمٌ نِيسَت -** اما علم حصول مناصب علیه مثل طبیعت

و غوثیت و فردیت و غیرها در کار است. لیکن آنچه از زبان حضرت عالی درجات استماع یافته دلالت بر آن دارد که این نسبت به قطب ارشاد وقت است فقط و ممکن که صدها مناصب دیگر از مداریت و بدلیت و غیرها از منصب خود و قریب خود بیل صلا و لایست خود هم خبر نه داشته باشد. و نقلی که در نقحات از غوث اعظم قدس سره آورده اند مؤید این معنی است. مخدومادرباب منصب قطبیت خاص آن دیار که در حق شما احقر از دیری گفته گما صَبَقَ الْإِشَارَةَ فِي مَكْتُوبَيْنِ السَّابِقَيْنِ. و حضرت قطب الاقطابی دام ارشاده نیز درین ولا بشارت تحقق آن فرموده اند تردد نه نمایند و بشکر آن بزرگوار باشند که هر چند فقیر برزید خود اعتماد نه دارد. اما این امر موکد بکشف صحیح حضرت قطب الاقطابی گشته و جای شک نمانده انشاء العزیز. و همچنین در بشارت رسیدن حقیقه الحقایق و وصول و حقوق به مرتبه سابقیت **فَإِنَّ كَلَامَ قَدِّهَا مَكْتُوفَةٌ سَلَّمَ رَبُّهُ وَكَذَلِكَ فِي لِبْتَارَاتِ الْإِخْ الصَّاحِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ يُونُسَ مِنَ الْوَلَايَاتِ الثَّلَاثِ وَكَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَحُطُّوْلِ التَّرَقِّيِ فَوْقَهَا مَعَ شَانِ وَ عُلُوِّ النُّشَاءِ اللَّهُ الْعَلِيمُ** دیگر چند نوبت از احوال شریف سیادت پناه حقایق انگاه شاه محمد فاضل استفسار نموده اند مخدوم تقوی و استقامت و توکل ایشان دلالت بر بزرگی ایشان دارد. و ازین قلیل البضاعت احتیاج استکشاف نبود. و الله مَعَ الْمُتَّقِينَ. لیکن چون استفسار شما تکرار یافت مکرراً صفحه باطن ایشان را تصفح و تفحص نمود. چند چیز مفهوم گشت. اولاً باطن ایشان را منور و متجلی بکمالات علیّه طریقت یافت و فنا و وجود مفهوم شد. ثانیاً فتای نفس که نزد مشارخ اعتبار تمام دارد منکشف گردید. ثالثاً اعتبار حضرت غوث اعظم بلکه انتساب ظاهری نیز هویدا

گشت۔ رابعاً این بیت حسب حال ایشان یافته

گر بدستی که نعل کبیتی فارغی که مردی و گزستی

بعضی امور دیگر ہم بود اما تا وقت کتابت وفانہ کرد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ دیگر فقیر در دعوات  
ترقی ایشان است و ہم از خدمت ایشان اُمید وارد عالی حُسن خاتمه است دیگر حسب  
التماس تو چہی بجانب شیخ عبدالصبور رفت مردے بہ ذوق و شوق ظاہری شود و بہ الوار  
و حدت متجلی و با وجود این بیاطن گرفتار تنزیہ است و شہود و وحدت گویا بر ظاہر مقصود است  
وَالْغَيْبُ يَتَد۔ دلالہ شیخ بہ ذکر و فکر متلذذ ظاہری شود۔ و در محبت مشایخ کرام ریح  
دارد الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔ و در باب جمعیت محمد ہاشم میر و ملا عبدالمؤمن مشرف دعوات  
متکررہ نموده آمد امید اجابت است وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ نہ جمیع یاران  
طریق سلام برسانند از دعوات ظہر الغیب اعترہ فارغ نیست اعترہ نیز فارغ نباشند۔  
مکتوب ہیل و سوم۔ در جواب غزیرے کہ طلب اجازت ارشاد نموده کینینہ مولف صدیقا۔  
اللّٰهُمَّ مَا يَنْالُكَ الْحَمْدُ۔ اما بعد سلام خیر انجام بشوق تمام بیان برادر بجان  
برابر موصول باد۔ احوال شکستہ بال بہ کرم حق سبحانہ خیر مال است وَالْمَسْئُولُ مِنْهُ لَتَلَطَّ  
سلاستکم و ترقی در جاتکم۔ مخدوما ازان باز کہ بہ آن سمت رو آورده اید براحوال گرامی  
کما ہی آگاہی نہ بخشیدند۔ آسے پیش ازین چند گاہ مکتوب مرغوب رسیدہ بود و فی الجملہ  
از کیفیات واردہ آگاہی دادہ اند اما بار خاطر منتظر است پسر صوفی محمود سلام ایشان خبر  
عافیت شمارساند ظاہراً مکتوبے کہ مرقوم نموده بودند در راہ گم کرد۔ بالجملہ اَوْصِيْكُمْ  
بِتَقْوٰی اللّٰهِ وَاَقْتِفَاةِ اَثَارِ الْمَشَاحِجِ الْكِرَامِ۔ دیگر اجازت طریقیہ و نقشبندیہ از  
خدمت قسب الاقطابی کہ براسے آن بزرگ نموده اند موجب تعجب گردید۔ زیرا کہ اگر براسے

اسم و رسم و شہرت بہت فَبَعِيدٌ مِّنَ الطَّرِيقَةِ بَلْ مِّنَ الشَّرِيعَةِ كَذَٰمِرْحَلَةً۔ و اگر بے  
 حصول کمالات آن طریقہ بہت فَمَنَاطُهُ مَلَازِمَةُ الشَّيْخِ الْكَامِلِ وَصُوبَتُهُ بَلْ مِّنْ  
 لِإِزْمِ الْأَمْرَادَةِ وَشَرَّاءِ بِطْهَافِهَا۔ مخدوما این جانشین ثالث ہم بہت لیکن قلیل الجود  
 است و آن لبس خرقہ بہت از شیخ کامل۔ بعد دخول طریقہ و کو بوساطہ المکتوب  
 پس اگر برین شوق رضا مند شوند باید کہ مکتوب متقن بر ارادت و طلب دخول در طریقہ علیہ  
 بخدمت قطب الاقطابی ارسال دارند و آنچه لازمہ اتحاد و وداد بہت احقر هیچ گونه  
 کمی نہ کند و در حصول توہمات و طلب بشارات از خدمت حضرت خواجہ جیو دریغ  
 نہ دارد۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرٍ مِّنَ اتَّبِعِ الْهُدَىٰ وَالتَّزَمِ مُتَابَعَةَ  
 الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الْمَمْلُوتِ وَالسَّلَامَاتُ الْعُلَىٰ۔ از فقیر زادہا و سایر  
 اہل طریقہ خصوصاً ملا فتح محمد سلام خیر انجام خوانند۔ مخدوما درین شہر طاعون کثرت دارد  
 اما تا حال در محلہ حضرات چندان نیست۔ دعائے رفع آن کنند۔ و سلام فقیر بخدمت  
 بخدمت سیادت پناہی رسانند۔ اتوی محمد یوسف سلام مشتاقانہ خوانند و در دعا  
 باشند۔ و از دعائے خود غافل نہ دانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل و چہارم۔ در بیان مدح درد و غم بیاد شاہ زادی دختر بادشاہ عالمگیر صدیقا۔  
 هُوَ اللَّهُ ثُمَّ اللَّهُ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ۔ چہ نویسم و چہ گویم و چہ دانم ایچ  
 اگر از و گویم نتوانم گفت۔ و اگر از غیر او سخن را نم ہم ناروا و نادر بہت ہیہات ہیہات  
 از دے محال و از دیگرے وبال در وبال۔ لیکن از دے گفتن اگر چہ ناتمام باشد اولی تر  
 از آنکہ از غیر او بود ہر چند تمام تر باشد۔ در سلک خریدارانش باید بود ہر چند با تار  
 ریشمانی از ہوادارانش باید شد ہر چند در زندانے

چہ عیش بہت بودن گرفتاراد خوش آن مرغ کورہ بدہش برد  
 زہے گرفتاری کہ از آوان جہان گرفتاراند۔ زہے زندانی کہ گلشن گلشنیا در ہوائے آن  
 شاخ گل مرغ قفس گشت بفرغان چین تا بوضیف گل روی تو کشتودیم نفس  
 چگونہ در پئے آن بے قرار و بے آرام نباشند کہ قرار دران بے قراری بہت و آرام  
 دران بے آرامی۔ لیکن مَنی لَمَّ یَدُوقُ لَمَّ یَدُورُ م  
 یکے بہ برگ خزان گفت زرد روی ز چہ بگفت تا کہ نہ دانی بہا و معذوری  
 لیلی ز زلف مشک بو ہر کس کہ دیدہ موبہ مو  
 داند کہ زنجیر از چہ روی در گردن محسنون بود  
 از غایت قدر شناسی بہ این ترانہ مترجم اندسہ

ہر تیرہ شبے کہ با توام افتد راز ہم از طرف شام کند صبح آغاز  
 با این ہمہ گریوہن دہندم ندیم کوتاہ شبے چنین بصد عمر دراز  
 آمادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را ایضا پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را  
 گفتہ ام وی گویم و خواہم گفت کہ اگر نہ درین زندان خانہ متاع درودالم می بود و مشارق  
 و مغارب آن بہ کوسے نمی ارزید و اگر نہ تخم اشکے درین مزرعہ بدسرت آمدے سر اسر سرب  
 بے آبر و خراب بے رنگ بو بودے ع ہر کہ برودہ گنج ازین ویرانہ برد۔

ازین جاہست کہ فرمودند کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ایم الفکر و  
 متوصل الحزن م

بس کتم گراہن سخن انسترون شود خود جگر چہ بود کہ خارا خون شود  
 ع۔ تو گر شاہوی مصرعے دقت لست۔ دیگر این درد مند خود را ہیچ قدر و قیمت نمی مند



و داخل اعتداد و اعتبار نمی شمرد۔ زیرا کہ اذکبوت آءِ رِدَائِیِّ وَالْعُظْمَةُ اِزَارِی۔  
بر نفی آن گواہی می دهد۔ پس بہ کمند (لطف) عمیم نہ بمصائدِ زرو سمین آوارہ را بدست  
آوردن آخرتہ زیباہرت۔ و چنین جماعہ خیرخواہ را ازان خود ساختن و در ہواخواہی و  
دعواتِ الٰہی فوآرہ وار مرطوب اللسان دشتن مگر نہ نیکوہست

ماسبک و حان حرفیان گران عالی نیم  
ہچو بوسے گل نسیم می کند تسخیر ما  
کَلَامًا مِّنْ اَشَارَاتٍ وَ بَشَارَاتٍ عَالِی تَبَارَکَ رَفِیْعُ الْقَدْرِ اِحْقَا وَ عَرَّةَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِزَانَ  
روزے کہ رشتہ دعواتِ ترقیاتِ سبحانِ عالی را محکم گرفتہ ہرگز نہ گذاشتہ و نہ خواہد گذاشت  
اما در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید۔ و چون درین ایام عابدہ بانوا از توفیقات آن  
عالی مرتبہ را بہ این دعا کو ظاہر ساختند چہ مرقوم سازد و چہ بیان خوش وقتی نموده آید و مراتب  
دعواتِ خیرخواہی را تا کجا ترقی دارد زَادَکُمْ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ شَوْقًا وَ ذَوْقًا وَ کَمَالًا  
وَ اُدْبَهُنَّ وَ تَقِیَّاتِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ اٰمِیْنَ

تا بود گفتگو سخن ہم نا تمام بود نازم بہ خامشی کہ سخن را تمام کرد  
مکتوب ہیل و پنجم۔ در بیان ترکِ شہوتِ خفی و بیان تعینِ اولِ بر مذہبِ جدا مجد خود و ما  
یُنَاسِبُہُ بِمَوْلَفِ مَرَادِ صَدُورِ یَانْت۔

الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اما بعد رقیمہ انومی شیخ محمد مراد وصول یافتہ بر مضامین مرکزہ الباطن  
مطلع گردانید حق سبحانہ احقر و آن گرامی برادر را در مرضی خویش مستغرق داشتہ از آنچه مانع  
وصول کمال باشد محفوظ داراد۔ مرقوم نموده کہ مخدوم زادگی اسمے تعلیم کردند اگر اذن باشد  
خواندہ شود۔ مخدومانیت صادقہ بے شائبہ نفسانیت اگر دست دہد چہ مضائقہ ہست و  
اگر نہ اَلْحَدُّ مِنْ کُلِّ اَلْحَدِّ مِنْ مِّنْ طَلَبِ قُبُولِ الْخَلْقِ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اتَّقُوا الشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَقَالَ الْعَالِمُ يُجِبُ أَنْ تَجْلِسَ فِي حُلَقَتِهِ  
 وَكَذَلِكَ الْأَمْرُ فِي أَخْذِ الْأَجَانِزَةِ فِي طُرُقِ الْمُتَعَبِّدَةِ بَلْ فِي الْأَحْوَالِ وَالْأُمُورِ  
 كُلِّهَا إِنَّمَا لِكُلِّ أَمْرٍ مَّا نَوَى - وبشارتِ دخولِ در حقیقتِ الحقایقِ امریست بس بزرگ  
 بر تحقیق آن شکرِ بایاید کرد - درین نوبتِ اهدر در بارهٔ اخوی شیخ محمد یوسف در حصولِ این  
 دولتِ سعیِ بلوغِ نموده و شریکِ قوی بکار برده بجد الله که وصول به آن ذروهٔ علیا مفهوم  
 نموده و ترقی دران مقامِ عالیشان معلوم ساخته و الْغَيْبُ لِلَّهِ - مخدوما این مقامِ هفتم  
 الْأَقْدَامِ سالکانِ بهرت - چه در جمیع مقامات ظهور این حقیقتِ بهرت چه در ظلالِ دجه در  
 مرتبهٔ اصل و اصل الاصل - آنچه حضرت مجدد الفثانی رضی الله عنه به آن ممتاز گشته اند -  
 وبالآخرة منقح و مشخص نموده تعینِ حتمی است سابقا سالها موافق قوم تعین علمی را حقیقت  
 الحقایق می فرمودند - بعد از آن عمر با تعین وجودی را حقیقت الحقایق نامیدند - بعد از آن  
 چون فضل خداوندی در رسیدن و حقیقت کما بینغی واضح گردید و به الهام این مؤکد و مبشر است  
 متواتر و به اعلام صاحب حقیقت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پرده از روی کار برخواست معلوم  
 شد که حقیقت الحقایق تعین حتمی است و آنچه پیش ازین منکشف شده بود در ظلال این مقام بود -  
 بعد از آن حقایق و معالیه عظام بر آن فرمودند کَمَا لِي شَهْدُ بِهِ الْمَكَاتِيبِ الْعَلِيَّةِ - دیگر  
 دربارهٔ شما حصول این دولت چندان متعجب نیست که بگویم الله ما مورس که مشابه این کمال  
 اند بشر و متحقق هستند مع اِذْ اِهْتَمَّتْ بِلَنْدِ بَايَدِ دَاثَتْ وَهَلْ مِنْ مَزِيدٍ كُوَيَانِ تَوَجَّهَ بِفَوْقِ  
 بَايَدِ كَمَا شَتَّ مِنْ اسْتَوَى يَوْمًا فَهَوُ مَغْبُونٌ - حدیث معتبر است - اهدر در خیر طلبی  
 خود گفتور نموده خیر بهم به دعای حسن خاتمه ممد باشند و به مکاتیب گرامی یاد و شهادت دارند و  
 السَّلَامُ عَلَیْكُمْ - سلام خیر انجام به جناب سیادت مقام سید محمد فضل رسانند دیگر پوین

کہ مدتہا آن را پوشید مصحوب شیخ محمد یوسف مرسل گردیدہ شدہ قبول نمایند۔ و شیخ محمد صادق  
خیلی ترقی نموده بہ اترہ اصل ملحق گشتہ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ دیگر شمال سفید رسید قبول باد۔  
مکتوب چہل و ہفتم۔ در بیان ترغیب صحبت با اہل طریقہ بہ ملاحظت اللہ صدور یافت۔  
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اما بعد مکتوب تمام مرغوب یا سعادت آثار ملاحظت اللہ  
وصول یافت و بر مراتب و داد و اتحاد آگاہ ساخت احقر ہم ازان بار کہ در کتبیر پاشا ملاتی  
شدہ فراموش نہ ساختہ و بختہاے شما از خاطر محو و منسی نہ نموده من بعد اگر جاذبہ محبت بر آن  
آرد کہ پردہ دوری صوری را دریدہ در پے مطلوب حقیقی دویدہ برسید لَوْ اَنَّ عَلٰی لَوْ۔ و اگر  
بخدمت اخوی شیخ محمد مراد کفایت نہا ہمید ہم گنجایش دارد و موجب ترقی خواهد بود کہ  
صحبت با اہل طریقہ سیما صاحب کسب اجازت از سنن سنینہ حفرات عالی درجات  
است۔ بالجملہ دم غفلت بر خود حرام دانستہ در آنچه باعث ترقی باشد از دست نہا  
تا لوانی می تراش می تراش تا دم آخوردے فارغ مباش  
مکتوب چہل و ہفتم۔ در بیان حزن و غم بہ زیب النساء بیگم بادشاہ زادی دختر بادشاہ  
اورنگ زیب صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے خدا در و مراد در مان کن در دستدان راز بیدان کن  
خزینہ درین راہ پیچہ پیچہ تر از غم و اندوہ نیست و ایچ متاعے بالاتر از سوز و گداز نہ  
متاعے کزین رہ گذری برند لب خشک و چشمان تری برند  
در حدیث نفیس است لَوْ اَنَّ مُحَمَّدًا بَكَى فِيْ اُمَّتِهِ رَحِمَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْاُمَّةَ بِبَكَائِهِ  
وَمَنْ ارَادَهُ اللّٰهُ خَيْرًا جَعَلَ فِيْ قَلْبِهِ نَامِحَةً۔ یعنی اگر غمگینے بنالدر ائمتے البتہ

رحم کند خدا سبحانہ، آن تمام اُمت را بہ سبب نالہ او و کسے را کہ اللہ سبحانہ لطف احسان  
کند می اندازد در دل وی نوحہ گری (کسے) خوش گفت

معنی برد نوحہ گر را بسیار      فلن زخمہ و نیشتر را بسیار

ازین جا است کہ از احوال سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خبر داده اند کہ کان دایم الفکر  
و متواصل الحزن - یعنی بود پیوستہ صلی اللہ علیہ وسلم دایم در فکر و ہمیشہ در حزن . دران  
مقام پیر بزرگوار این خاکسار نکتہ بلند فرمودند کہ اگر نہ درد دنیا متاع و شراب گواراے  
اَلَمْ یَیُّوْا بِہِمْ جُؤَی نَبِیِّ اِرْزِیْد - روزے این فقیر در روضہ منورہ سرور کائنات صلی اللہ  
علیہ وسلم سر بہ مراقب بود درین ولادرتے از عالم غیب بر الزوا افتاد چون بکشد دم نوشتہ  
بودند لا تفرح ان الله لا یحب الفرحین . وَعَلَيْكَ يَا حُزْنَ يَا حُزْنَ يَا حُزْنَ يَا حُزْنَ  
کُلِّ قَلْبٍ حَزْنٍ یعنی خوش وقت مباش زیرا کہ دوست می دارد خدا سبحانہ ہر دل  
اندوگین را - با خود گفتتم شعلہ در خرمین دل سخت افتاد - من بعد عاقبت را کار نیست  
سوداے دیوانگی در سر رنجیت - اکنون ہوشیارے را بار نیست - خانہ تا عمدے آباد  
بود - الحال ویرانہ می باید شد - فرزانی تا دیرے بود بعد ازین دیوانگی باید نمود - عمرے  
در گلگشت لالہ زار عاقبت بود این زمان بادیہ پیمانی وادی محبت باید شد  
ہمسایہ افسردہ دلان چند توان بود      اے سوختگان حسانہ پر وانه کجا شد  
و بر زبان حال دد بیت گذشتہ      گذشتہ است آنکہ چون افسردہ چند  
گذشتہ است آنکہ چون افسردہ چند      کون جانم ملول ار کار ہستی است  
دلم بودہ بخواب و خورد خورد      حرلیت عشق را اغاز ہستی است  
ازان روز تا امروز درین وادی اندوہ اقامت در زیدہ ام و درین کوچہ سلامت از آن

باز وطن گرفتہ و از صحبت بے غمان و نورسندان ہر اسانم سے  
 بہ بلبلا بن چین بے غمان تو اسنجید      نولے مرغِ قفس می کتد امیر مرا  
 آسے در عشق بجز گد آن نیست این سوختن است ساختن نیست۔ درین راہ آرام در  
 بے آرامی است و کام در ناکامی۔ سازد سوز است دراز در گداز۔ راحت در جرات است  
 و غرت در مذلت۔ آزادی در گرفتاری است و وارستگی در وابستگی۔ این جا غم مایہ  
 سرور است و آن کم سرمایہ صہنور سے

غرض از عشق تو اہم چاشنی درد و غم است      در نہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است  
 بالجمہ دوست آوارگی ہی تو اہد تا توانی خواہش ادرا بر خواہش خود مقدم دار و عنان ہولے  
 خود از دست مگذار۔ بہ یک خانہ دو مہمان نہ گنجند۔ اَنْتَ الْغَامَّةُ عَلٰی شَمْسِكَ  
 دَعُ نَفْسُكَ وَ تَعَالَ۔ و اگر نہ توانی میر خود گیر و نام غاشنی را بر خود میسند۔ ع  
 نازکان را سیر عشق حرام است حرام

زیبا گفتم اند آن کہ گفتم سے  
 اگر داری دلے در سینہ تنگ      مجال غم درد فرسنگ فرسنگ  
 صلای عشق در دہ ورنہ ز نہار      میر کوسے فراغ از دست مگذار  
 بیج دانی این ہمہ سوز و گداز از تو چرا خواہند و این ہمہ درد مندی و آوارگی از تو  
 چرا طلبند۔ خواہند کہ ترا تمام از تو بستانند۔ و قبلہ توجہ را از ہر جانب گردانیدہ  
 بہ حضرت خود متوجہ سازند۔ زہے سعادت و کامرانی۔ ع

آن را کہ سلطان خود کشد دانی چہ باشد ابرو  
 مَنْ قَتَلَهُ فَاَنَادِيَتْهُ۔ اے کم خرچ بالانشین۔ اگر خواہی کہ تنعم و کامرانی کنی نفسے چند

در پے آن بے قرار باش۔ و اگر خواهی کہ قلب تو طلا بگرد زمانہ چند در بوتہ محنت آتش خوا  
 باش۔ آری جلوہ جفا سے یار بے جفاے اختیار و تماشای گلزار بے فراحمیت خار و شوار  
 است۔ حکما رگفتہ اند کہ صحت فرج بے تلخی دوا و نوش غسل بے نیش زنبور محال است و در قائلہ  
 تا ہجو حن سودہ نہ گردی بیتہ سنگ ہرگز بہ کعب پائے نگارے نہ رسی  
 تا خاک ترا کوزہ نہ سازند کلالان ہرگز بہ لب بادہ گسارے نہ رسی  
 لے عزیزہ بلو شاہان باریافتگان را وقتِ رخصت یہ خلعات نفیسہ و عطیات شریفہ ممتاز  
 می سازند۔ و بر علو ہمت و سمو قہرت دلالت می فرمایند۔ باید تفکر نمود کہ آدمی از حقرت لایست  
 درین خاکدانِ ناموت چون اول قدم ہند جز گر یہ دزاری چیزے زاد راہ نیا و رۂ باشد  
 و جز این گوہر بے بہا متاعے دیگر سرمایہ ہمراہ نہ داشتہ بود۔ خوش آن کسے کہ از اول تا آخر  
 ازین وادی پا بیرون نہ گزارد و بہ نور حضور و شادمانی جاودانی سرفراز گردد۔ قطعہ  
 یاد داری کہ وقتِ زادین تو ہمہ خندان بُند و تو گریان  
 آسپندان ز می کہ وقتِ مردین تو ہمہ گریان بوند و تو خندان  
 عزیزہ من، مشادیر این کار عقل دورانیش را نباید کرد و در راہ دیوانگی تدبیر ظاہری را  
 رفیق نہ باید ساخت۔ خوش گفت سہ

دل اندر زلفِ لیلی بند و کار از عشق مجنون کن  
 کہ عاشق رازیان دارد مقالات خرد مندی  
 راہ عقل جداست و راہ عشق و دیوانگی جدا۔ عقل گل و گلزاری می خواہد عشق آتش شعلہ بار  
 می خواہد عقل در بند ننگ نام ہمت و عشق آوارہ این مقام است۔ مثنوی سہ  
 شاد باش لے عشق خوش سودا ما لے طبیب جملہ علتہا سے ما

اے دے نخوت و ناموس ما  
 زین خرد بیگانہ می باید شدن  
 آزمودم عقل دُور اندیش را  
 عقل گوید جب و دستار کو  
 عقل ہستی می کند کین در نورست  
 عقل می گوید پریشانی مکن  
 عقل می گوید کہ این آسودگی است  
 عشق را گوی کہ در قرآن گفت  
 رَبِّ اِیْسٰی اِز زَبَانِ عَشَقِ بُود  
 عشق نبو د پیشہ ہر بوالموس

اے تو افلاطون و جالینوس ما  
 چنگ در دیوانگی باید زدن  
 بعد ازین دیوانہ سازم خویش را  
 عشق گوید حسانہ خمار کو  
 عشق مستی می کند کین در نورست  
 عشق می خندد کہ نادانی مکن  
 عشق می گوید کہ این آلودگی است  
 عشق را در رنج ما اوجی نہفت  
 بی مع اللہ از بیان عشق بود  
 عشق را ہم عاشقان دانند پس

زیادہ ازین چہ مستمعان را ملال دید و از حدیث پر ہول آسودگان را چہ بے آرام سازد

در نیابد حال بچہ پیچ خام پس سخن کوتاہ باید و السلام  
 مکتوب پہل و ششم۔ در بعضے احوال بہ حقایق آگاہ میان محمدجان بنی صدور یافت  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَرَحْمَتِهِ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اخی سعادت الطواری  
 محمدجان شرح احوال خود پر سیدہ بشوق تمام ظاہر ساختہ اند جان برادر این داردار عمل  
 و دار جزا پیشتر است۔ پیش از اتمام عمل مزد طلبیدن چہ گنجایش دارد۔ روزے کہ معاملہ  
 عمل و تلاش آخر شود محمول معمول عنایات معلوم خواہد شد گمان نطقت بہ السنۃ  
 الْحَقِّ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ۔ آسے گاہ باشد اجر بہ استماع اجرت در عمل بیفزاید کار سابق نیکوتر  
 کند۔ فقیر در علم باطن گوئی کور چشم واقع شدہ است۔ بعد ذلک بہ حسب التماس شما توہمات

Marfat.com

نموده آنچه در نظر قاصر در آمد بعد الاستخاره مرقوم می سازد **مَسِينَا لَا تُوَلِّفُنَا قَارَانُ  
لَسِينَا اَوْ اَخْطَاؤُنَا** بدانند که بعد از قطع ولایات ثلثه مصطلح حضرت مجدد الف ثانی  
رحمة الله علیه در کمالات نبوت نهاده آید و روز بروز معامله در ترقی است امیدار باشند  
فی الحال ولایت شما در نظر کشفی موسوی ظاهر شد **وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْاُمُوْرِ  
الْحَالِ** آنکه تعیین اسم مرئی خود از اسما پر سیده بودند هم ازین بشارت معلوم گردید زیرا که  
هر کس ظل اسم است که مرئی نبی متبرع آن کس است. و ازین جا متبرع عبارت از آن است که  
فیض از جناب قدس از راه آن نبی به آن کس برسد اگر چه طفیل نبی خود باشد **صَلَوَاتُ  
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِیْنِ** و خلعت پوشانیدن حضرت خازن الرحمة و انگشترت دادن  
حضرت مجدد الف ثانی در دهن و عنایات نمودن قطب الاقطابی قدس الله تعالی اسرار هم  
در وقت دواع در باب شما موجب ترقی گردید **زَادَ كُمْ اللّٰهُ حَالًا وَ كَمَالًَا** و فقیر در باب شما  
هنوز منتظر کمالات دیگر است که نسبت بحال جاهل شما **كَا السَّمَا ءِ مِنَ الْاَرْضِ** است چون نسبت  
محبت به ارباب آن کمالات درست نموده اند امیدوار حصول آن باشند **الْمَرْءُ مَعَ مَنْ  
اَحَبَّ** و آنچه از دید قصور نوشته اند مبارک است و باعث ترقی نه جلد بگله. **وَالسَّلَامُ  
مَكْتُوبٍ هَلِ نَهْمُ** در بیان منصب ارشاد در حق طالبه سید صد دریافت.

**الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الّذِیْنَ اصْطَفٰی** مدتی گذشت که از  
جانب آن سیادت مقام مکتوبی مشتمل بر کیفیات ظاهر و باطن نه رسیده. روز تحریر مکتوبی که  
مصحوب بعضی از مستغاثیان نوشته بودند به مطالعه در آمدنی جمله مخبر بعضی امور بود شوق  
مکتوب این حقیر نموده اند. مخدوما غائبانه در باب شما توجهات بلیغ مبذول می دارد و غفلت  
را بخود تجویز نمی نماید. ع فراغت از تو میسر نمی شود مارا.



بعضے چیز ہائے بلند دریا بہ شمایہ نظر در آمدہ بہت بعضے ازان مذکور شدہ بود و بعضے دیگر مذکور خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنان مفہوم شد کہ شمارا بہ منصب ارشاد آن دینر مشرف ساختند و خلعت ہم عنایت کردند۔ و انتشار الوار آفاق را در گرفت۔ تا بعضے حدود شہتہ الوار آن خدمت بہت نیز بہ نظر در آمدہ بہت لیکن احتیاط از صحبت مضر و لقمہ شہتہ آرزو ہائے بعضے بایستہائے شہتہ لازم دانند و این ہر سہ کلمہ را سرسری نہ فہمند۔ شکر عظیمہ نمودہ امیر و اہل ترقیات باشند و اللہ اعلم بالصواب۔ سَبَّانَا لَا تُؤَاخِذُنَا اِنَّ لِنَسِيْمَانَا اَوْ اَخْطَاْنَا اِهْيَا۔ اگر تو اند خود را درین سیر برسانند۔ امر و زبج برادران گرامی در ماجی دارہ فرد آمدہ۔ و فردا غالباً بجانب بھلول پور کوچ نہائیم و بجانب روپری ردیم۔ یا بجلہ سیر یک ہفتہ کم و بیش الا ماشاء اللہ خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہم۔ بہ عالی جاہ سیف خان در بیان شوریدہ حالی خویش صد دریافت۔  
 اللہ سے ہر کہ نہ گویا تو خاموش بہ ہر چہ نہ یاد تو فراموش بہ  
 آن کہ در فقر گننام بہت و در درویشان بد نام۔ مناجاتیان از در بارند۔  
 خراباتیان از در انکار۔ گدایان از در تنگ اند۔ و شاہان از دل تنگ۔ اہل فقر در  
 کار ادھیر اند۔ اہل دولت از صحبت اودامن کشتان۔ یا بجلہ از شرق تا غرب ہیج فرتہ  
 از خود نمی داند۔ و ہیج طریقہ را بخود نسبت نمی تواند لِمَ لَا یَسْتَفِی اِذَا عَدَّی مٰی بَابِدَا مٰنہ  
 باین حد بطایع را نہایتے باشد امانہ باین نہایت۔ خود را اگر بہ طرقت ستاید دروغ  
 بافتہ باشد۔ و اگر بہ حقیقت و انہاید گزافے ساختہ بود ع

بہ ہیر تم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

اما باوجود نارسائی و نارسائی اگر جو یا ست اورا جو یا ست و اگر گویا ست از گویا ست

اگر بر دل داغِ ہمت و اگر بر سینہ باغِ ہمت از دسے ہمت۔ دیدہ گریبانِ اوست سینہ  
 بریابانِ اوست۔ خانہ ویران کردہ اوست۔ عاقبت بر یاد دادہ اوست۔ بیشیدا اوست  
 رسولے اوست۔ زارِ اوست۔ بیمارِ اوست۔ حیرانِ اوست۔ پریشانِ اوست۔ مفتونِ اوست  
 مجنونِ اوست۔ بالجملہ اگر ہمت از دسے ہمت و اگر نیست از دسے ہمت۔ آن کہ چنین حالِ شوریدہ  
 دارد سلام و تحیہ بخدمت سراسر بجزبت خان و الاشان سلمہ اللہ می رساند و از بہودہ گوئی غد  
 می نماید وَالْعُدُّ مَرُّ عَيْنٍ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ تَلْكَمُ مَمْدُودِ بَاد۔

مکتوب پنجاہ و یکم۔ در بیان و غط و نصیحت بنام یکے از یاران صدور یافته ہمت۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ  
 النَّبِيِّ۔ عزیز من نصیحت می کنم بگوش ہوش بشنو۔ خدا سبحانہ حاضر و ناظر است و ہر کار و کردار ترا  
 مطلع۔ ہمیدہ بگو ہمیدہ بشنو، ہمیدہ بکن، ہمیدہ باش، ہمیدہ برو۔ بالجملہ امر و زچنان  
 کن کہ فردا شرمندہ نہ مانی۔ شبے چند بے قرار باش تا ابد بیاسائی روزے چند تراش و  
 بخراش تا دائم بہ آرام باشی۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

مکتوب پنجاہ و دوم۔ در بیان آن کہ واقعات بشرانند بہ محمد صدیق صدور یافت۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى۔ مکاتیب مرغوبہ صدیق  
 شفیق محمدؐ بتہم رسیدہ انہار مانی الضمیر مفہوم گردانید۔ واقعاتے کہ مر قوم ہنودہ  
 بودند بسیار روشن و امید بخش اند۔ شکرانہ بجا آرند و سعی نمایند کہ معنی مبطن در عرصہ ظاہر  
 جلو گر شود۔ زیرا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ کہ واقعات بشرات  
 استعداد اند۔ یعنی اگر کسی خود را بادشاہ یا قطب دیدنی الحقیقت نہ بادشاہ شدہ ہست  
 نہ قطب لیکن این قدر معلوم شد کہ این را استعداد بادشاہیت و قطبیت ہست۔ اگر سعی

نماید و مانع مدفوع شود و اثر الظم موجود گردد به یاد شاہیت و قطبیت برسد و اگر نہ برہمان  
 قدر اکتفا رود۔ ہمیں دید بروئے حجت شود امید بہت کہ آخر شمار این وقائع ظاہر شود کہ منظور  
 نظر حضرت ایشان ما بودہ اند۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و سوم۔ در بیان وعظ و نصیحت بہ سیدے صدور یاقت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سبحان اللہ۔ قطعہ ۵

آفاق روشن و مہ تابان پدید نیست      پر شور عالمی و نمکدان پدید نیست

از مہرتابہ ذرہ و از قطرہ تا محیط      چون گوے در تردد و چوگان پدید نیست

ترقیات ظاہر و باطن نصیب و حسیب۔ شرافت مرتبت نجابت منزلت نتیجہ خاندان علی رض

سلمہ اللہ تعالیٰ باد۔ احقر فقرا رہ و سیدہ اخلاق کریمہ و حسیب سیرت بزرگانہ بچند کلمہ

مصدق اوقات گرامی گشت۔ سخن سنیہ بزرگان آن کہ اگر پسند خاطر عاظر افتد مکافات

آن بہ الطاف نمودہ آید و اگر نہ صلحائے مار زیدیل کرم ستاری نمایند۔ چون این ہمہ از راہ

ہواخواہی و جگر سوزی اظہاری سازد توقع کہ بگوش ہوش اصفا نمودہ لمحہ در توجہ تفکر شناوری

نمایند تا صدق این مقدمات و ہواخواہی احقر مکونات بر ضمیر منیر منکشف گردد

تا اگر دماغ داری دل من بگیر و بگو کن      بہ زتن بچندہ باشی گل باغ آشنائی

هُوَ هَذَا۔ سرور کائنات افضل بریات علیہ الصلوٰۃ والسلام چنین فرمودہ اند هَذَا

الْمُسُوْفُونَ۔ یعنی ہلاک گشتند تاخیر کنندگان عمل نیک۔ تو گوئی فردا کہم شاید فردا نیاید

یا فردا تو فیقت نہ دہند و قوت نہ بخشند۔ پس پشیمان مانی۔ عزیز من روزے چند بے آرام باش

تا ابد الآباد بآرام باشی

تا توانی می تراش وی خراش      تا دم آخر دے فارغ مباش

آیتے چند اہل کم تا آن را بخوانی و کیفیت اعراض مقربان آفریدگار ازین دار بے مدار و  
 عالی کردن ہمت نشاء آخرت بر تو روشن گردد۔ قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا  
 اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولٰٓئِیْنَ وَالْاَبْصَارِہٖ اِنَّا اَخْلَصْنٰہُمْ بِخَالِصَةٍ  
 ذِكْرٰی الدّٰارِہٖ وَاَنفُسُہُمْ عِنْدَ نَاِمِنِ الْمُصْطَفٰیْنَ الْاَخْتِیَارِہٖ بِالْبیتِ شَعْرِیْ اَدْمٰی  
 بہ بر تو نسبت تا ہر چہ بخواید بکنند و در ہر چہ بیاید بیاید۔ مولا سے دارد۔ وہ چہ مولا سے  
 جلّ شانہ و غیر سلطانہ۔ روز محشر کہ در خود را بوسے نمودن ہمت و از حرکات و سکنات  
 و افعال و اقوال جواب دادن۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنَّكُمْ اِلٰیْنَا  
 لَا تُرْجِعُوْنَ ۚ قَتَعَالٰی اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ۗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ  
 الْکَرِیْمِ ۝ فکر بر اہل باید نمود تا کہ بر خود در رنگ مادر مہربان بیاید سچید و تا چند  
 در رنگ طفلان از ہوا ہر نفس یہ ہوز و موہیز مفتون بیاید بود

تراز کنگرہ عرش می زند عقیقہ نہ اہمت کہ درین واملکہ چہ افتادہ است

غریب من پیشینان اگر بسیار بسیار می گردند اندکے اعتبار می داشتند۔ انحال اگر اندکے  
 لعل می آرد بسیار بسیار اعتبار می دارند در سے یہ دینا کی ار تہ چہ وقت قلاطم امواج  
 بدع و ہواست و تراکم افواج ظلم و اعتلا در رنگ است کہ مبارزان ہنگامہ غلبہ عدو  
 دل را اندک تلاش اعتبار بسیار پیدا می کنند۔ و در آواہن امن و امان تر و بسیار را  
 چندان قیمت نمی ہند۔ غریب من قزع اکبر کہ اولین و آخرین از ہیبت آن در خودش اند  
 و جن و انس و وحوش و طیور از ہول آن در اضطراب اینک در رسیدہ و یوم محشر و نشر و  
 رد و قبول جلوریز آمدہ و معاملہ فرقی فی الجنۃ بقبول عنایت و فریق فی السعیر  
 یہ رد و شکایت پر تو از راحتہ۔ ہان و ہان بیدار بیاید بشد و دیدہ حق الزمین را کاربان و ہونہ

قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٍ كَرِيمِهِ - اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ  
 وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَيْفَ أَنْتُمْ بِإِذْنِ السَّاعَةِ شَيْءٌ  
 عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوُنَّهَا تُذْهِلُ كُلُّ مَرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ  
 حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ

حیف است از جو انان خردمند و پیران ہوشمند کہ پیہ غفلت از گوش ہوش بر نیارند و پرودہ  
 غور را از بھر بصیرت دور نہ سازند و شاہبازان طرقت در طلبگاری عنقاے حقیقت  
 پرواز نہ نمایند و از ہر جا کہ نشانی از ابلے نشان یا بند فدایے آن دیار و دیار نشوند الفبا یاد

در جهان دلبرے دما فارغ در قدح جرعه دما ہشیار

آوردہ اند کہ نقاب دارے در محکمہ قضا از اختیار کردن زوج او زن دیگر شکوہ نمود قاضی  
 فرمود منہش نمی رسد (گفت) اگر پردہ حیا بر روی نباشد چہرہ زیبایے خود آشکار کنم تا مردم  
 بینند کہ ہر کہ چنین زیبا طلعتے داشته باشد دے را می رسد کہ بر دے انبازے آرد؛ صاحب  
 دلے حاضر بود و نعرہ بزد و ہوش شد چون بہ ہوش آمد استکشاف حال نمودند - فرمود چون  
 بحوبہ چنین نکتہ رنگین ظاہر ساخت در بر من ندا در دادند کہ اگر نہ نقاب حکمت و حجاب عفت  
 در میان باشد پردہ جبروتی از وجہ کریم ذات مقدس خویش را بر افکنم تا مردم عیاناً ببینند و  
 انصاف دہند کہ ہر کہ چنین مولائی ذوالجلال داشته باشد دے را توجہ بغیر دے نمی ہنرد و نہ  
 گنجایش دارد کہ دے آن دیگرے باشد - قَاعَتِي بَرُّوْا يَا اُدِي الْاَبْصَارِ فَمَا سَبُّوْا قَبْلُ  
 اَنْ تَحَاسَبُوْا وَاَقَادُوْا قَبْلُ اَنْ تُوَدِّبُوْا - خوش گفت طہارت کن کہ اقامت نزدیک است  
 توبہ کن کہ قیامت نزدیک است

بائگ کردم اگر در دہ کس است

بس کنم خود زیر کان را این بس است  
 وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰى -

مکتوب پنجاب و چهارم - در بیان صحبت خاص کہ قطبی مرشدی مدظلہ العالی با عودۃ  
الوثقی داشته اند مع مابینا سیدہ بہ مولوی میان بجا دل سرہندی صدوریافت -  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی - وَالصَّلٰوۃُ وَ  
السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوْسٰی اِمَامِ التَّقِیِّ وَالتَّقِیَّ وَصَحْبِهِ بَدْرِ الدُّجٰی - اما بعد  
رقیمہ کریمہ مخدومی استاذی سلمہ اللہ مشرف ساخت - بر قدم بود کہ آنچہ از جناب امام العارفين  
قطب الاولین حضرت ایشان ما قد سنا اللہ سبحانہ بصرہ الغریزہ از جنس بشارات در باب خود  
استماع نموده باشی در منصفہ تحریر بسیار و دوستان ازان معانی آگاہ ساز - مخدوم ما چند کت این  
سوال از خدمت شریف بطور آیدہ - اما چون نقائص معایب خود را مشاهده می نمودم شرم  
می آمد کہ بہ آن بواہر نفیسہ سگ گرگین را قلاوہ بند و دوسہ راز سہو و خطا بر آن امام معصوم مطلق  
امام بحق چیزے جرأت نماید - اما اطاعت لاہل الحقوق بر خنے از عنایات آن جناب عالی  
در حیز تحریری آرد مَرَّتًا لَاتُؤَاخِذُ نَارًا اِنَّ لِسِنَانًا اَوْ اَخْطَا نَا - مخدوم در اول ایام انابت  
خَلِیْفَةُ الرَّحْمٰنِ اِنِ مَعْنٰی بِہِ خَاطِرُ فَاطِرِ خَلْجَانِ دَاشْتِ کہ چون بہ خدمت تمام سعادت انابت  
آری و قبلاً توجہ ایشان را سازی مبادا در نسبتے کہ با خازن الرحمۃ داری فتورے واقع شود  
و در معنی امعیت و صمیمیت کہ با ایشان داشتی انخطاطے و برودتے طاری گردد ازان جا ماند  
و ازان جا رانده گردی - درین دلاروزے مخدوم عالی مقام محمد نقشبند ظاہر ساختند  
کہ حضرت ایشان ترا بیشتر برائے امر بزرگ طلب می نمایند و بہ من نیز بیان فرمودہ اند اما  
اولی آن بہت کہ خود بے واسطہ از جناب عالی استماع سنائی - بعد از شنیدن این نوید بجد  
سامی شتافتیم - بعد از ذرہ لازمی و مرید پروری و تفقد بسیاری از زبان لامع الا لوار گوہر  
نشانند کہ عنقہ اولی ترا مفصل مطالعہ نمودم - چنان منکشف شد کہ با حقیر تہا ازان بالرحمۃ

نسبت معیت بر وجه تمام داری و از جمیع کمالات خاصه و مقامات ایشان نصیب به طریق  
اجمال داری. عرض کردم که امیدوارم تفصیلاً. اشاره نمودند که آنچه از خدمت خازن الرحمة  
رسید مسلم و مقرب باشد و ما از اول به طریق تفصیل میر خواهیم گنایند. و نسبت سابق به حصول  
این نسبت نقصان نه خواهد یافت. بلکه قوت و اسباب پیدا خواهد کرد. بعد از چند گاه  
این مقدمه شگرت را در غیبت فقیر به نزد مخدوم زاده عالی منزلت محمد خلیل اللہ روشن تر  
بیان فرمودند. زنگ زدند: جان این تیره روزگار زدودند فَحَمْدُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَ  
وَحُسْنُ مَلَائِكَتِهِ وَجِدْ قَا كُنْ لَكَ هَذَا وَاسْتَمِعِ الْآنَ مُفَضَّلًا وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ  
وَكَيْلٌ مخدوم مجلس اول نزه شهر جمادی الاخری ۱۲۶۴ هـ یک هزار و هفتاد و شش چون بوجه  
دلالت از حضرت ایشان مشرف گشت بعد از مراقبه و مکاشفه به زبان غیب ترجمان فرمودند  
که باطن تر بسیار فرین یا فتم و تجلیت وجود موهوبی حقانی متلبس. و همان روز در مجلس  
ثانی آرایش درینت همان خلعت بیان نمودند. و در مجلس ثالث به تزکیه نفس و ترقی  
از عالم خلق بعد از قطع تمامی از عالم امر بشارت دادند. و در مجلس رابع به اتحاد و معیت بعد از  
حقیقت قدسیه توشی خبر دادند و تصدیق کشف این درویش که پیش ازین بر دوسه این امر  
معروض داشته بود نمودند و فرمودند که کم کس از یاران به این خصوصیت ظاهری شود و بعضی  
کلمات مدحیه که هر یک از آنها این بخاک افتاده را به روح مشرف می رسانند بر لسان الهام  
بیان راندند. و در مجلس خامس و سادس به توبه کمالات نبوت بعد از تمامی دلیات شکر  
مشرف ساختند. و در مجلس سابع و ثامن به دخول در حقیقت کعبه معطره به زیب و زینت تمام  
دوم ترقی ازان به فوق بیشتر ساختند و هنوز ماه مذکور به آخر نرسیده بود. و در مجلس نهم  
و دهم به حقوق و وصول به حقیقت قرآنی بشارت دادند و تا مجلس پانزدهم به دخول در ان

حقیقت علیہ و ترقیات دران بہ زیب و زینت کذا و کذا معزز ساختند۔ و در مجلس شانزہم  
 بہ نسبت معیت بہ جناب توش و جناب غازیان الرحمۃ و ہم جناب حضرت مجدد الف ثانی  
 قدس اللہ سرہ بشارت دادند۔ و در مجلس ہفتم ماہ مبارک رمضان سنہ مذکورہ بشارت  
 دخول در حقیقت صلوة و اقتدا بہ مرتبہ وجود مفتخر ساختند۔ و در مجلس ہشتم و نوزدہم و  
 بیستم بہ ترقیات ثانیہ و حسن و آراش و قرب امام خبر دادند۔ و در مجلس ہسیت و یکم  
 فرمودند کہ کیفیت عظیم شرف ظہور فرمودہ و خلعت فاخرہ بہ کمال علو و نورانیت عنایت  
 شد کہ آفاق را از آن خلعت یا عین آن خلعت در گرفت و در مجلس ہسیت دوم تا ششم  
 بہ ترقیات و وصول بہ مقام معبودیت صرف بہ طریق ذات مہبوب با ظہور بعضی معارف  
 خاصہ آن مقام بشر ساختند۔ و در مجلس ہسیت و ہفتم و ہسیت و ہشتم بہ عروج تا بہ حقیقت  
 الحقایق ثم الانطباق و اللحوق بکذلک الحقیقتہ بفوق تامہ مشرف ساختند  
 و در مجلس ہسیت و نہم فرمودند کہ خلعت عظیم با زیب زینت و ترتیب بسیار مرحمت شد و  
 و عالمہ تو خیلے علو پیدا نمود و گویا حقیقت الامر منقلب گشت۔ و در مجلس ہی ام فرمودند کہ عنایت  
 بے حد از جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در باب تو مفہوم می شود چنانکہ خود بہ آراش  
 و زینت تو سرگرم اند۔ و آنچه در باب نزول در نقطہ عدم معروض داشتہ بودی۔ نزول در جوار  
 آن نقطہ معلوم می شود۔ فی الجملہ قیدے در میان مانده است۔ و در مجلس ہی دہم و دوم  
 بہ ترقیات معارف نادرہ اطلاع دادند۔ و در مجلس ہی و سوم سنہ ہزار و ہفتاد و ہفت  
 بہ یقین حتی بشر ساختند۔ و از عنایات خاصہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در باب این  
 احقر خبر دادند و در مجلس ہی و چہارم و پنجم بہ بالیدگی و ترقی در مقام مذکور و عنایت شد  
 خلعت خاص ممتاز ساختند و در مجلس ہی و ششم بہ وصول تا صفہ مقدمہ صفوف اربعہ



انبیا کہ در حقیقت صلوة مقرر بہت و عنایت شدن خلعت عالی از آن مقام بانوید پر امید  
 سرفراز ساختند۔ و در مجلس سی و ہفتم بشارت نزول در نقطہ عدم مطلق دادند۔ و در مجلس  
 سی و ہشتم بعد از ذکر مقامات و مقامات و در دقائق محبوبیت ذاتی وغیرہ فرمودند کہ در تعین  
 حتی ترقی بسیار نموده۔ و در مجلس سی و نہم بعد از ذکر معارف و اسرار و بشارت و ترقیات  
 بہ کمال ذرہ پروری بر زبان غیب ترجمان آوردند کہ معیت خاص با من پیدا کردہ و معاملہ  
 کہ بہ فرزندان خاص مختص بود همان معاملہ بالو متحقق گشت۔ و در مجلس ہفتم بشارت و ترقیات  
 احمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و عنایت شدن لباس محبوبیت بلکہ از بہرہ بان معنی  
 شکر و مکر و معزز ساختند۔ و در مجلس ہفتم و یکم و دوم و سوم بہ تقریر و تحقیق مقدمتین  
 نزولتین و ترقی در ان مقام خیر دادند و در مجلس ہفتم و چہارم بہ علو نسبت و عطاے خلعت  
 بزرگ کہ محیط عالم باشد بشارت فرمودند و در مجلس ہفتم و پنجم فرمودند کہ محبوبیت و غیبی  
 بہ حدی ظاہری شود کہ عین دائرہ باقی نماندہ و نصیب بہرہ از فوق تعین حتی معلومی  
 شود۔ و ہر لے کہ مناسب آن مقام بہت مہوم گردیدہ عرض نمودم کہ بر ترقی از تعین  
 حتی صوم نذر کردہ بلو دم اکنون ایفا کنم۔ فرمودند ایفا کن۔ و در مجلس ہفتم و ہشتم بہ عنایت  
 خلعت عالی و ترقی از تعین حتی کما مر بہ اطلاق بخشیدند و در مجلس ہفتم بعد از ذکر معارف  
 بسنیہ و بشارت معیت در مقامات علیہ ترقی در سیر سابق فرمودند کہ سیر تو بمقام بلند رسید  
 فی الحال بدرستی گردد کہ تا کہ دیگر ام مقام رسیدہ۔ و در مجلس ہفتم و نہم بہ حصول  
 مقام صباحت و زینت آن موطن بہرہ از مقطعات قرآنی بشارت فرمودند۔ و در مجلس  
 پنجاہم کہ آخرین مجالس بہت بعد از توجیہ مویہ و نظر ولایت شمر و ذکر ترقی فوق التعینات فرمودند  
 کہ لباس عالی و آرایش نفیس احرر صما تلیسہ النسوان مشہود می گردد۔ لیکن حکم قطعی

یہ محبوبیت ازراہ احتیاط و درہمت اگرچہ لباس لباس محبوبیت ہست، و ارایش ارایش ملا  
 هذا مما سمعت في مجالس التروية والشكوت دها انا اذ ذكر بعض ما سمعت  
 من جنابه العالی فی غیر تلک المجالس من هذا القبیل قبل الانابة و بعد  
 منها روزے قریب از حال خازن الرحمة شیخی و والدی قدس سرہ فرمودند کہ من در روزہ  
 منورہ بودم درین ولایہ خدمت ایشان التماس نمودم کہ بہ جانب فرزند ان نگاہے بکنند  
 و برائے قیام مجال طالبان عقب خویش یکے را از ایشان متعین فرمایند دیدم کہ ہبسان  
 غرق نعیم دار نعیم اند کہ ہرگز توجیہ بہ جانب دیگر نمی کنند۔ باز گفتم کہ اہتمام بہ این امر ضرورت  
 توجیہ درین باب مبذول فرمایند۔ درون روزہ مقدماتی حاضر بودی متوجیہ حال توشند  
 و مہربانی غظیم دربارہ تو نموده دستار شریف بر سر تو نہادند و سر ترا بہر دو دست در  
 کنار کشیدہ بر جبین تو بوسہ دادند۔ و این آدل بشارتے ہست کہ ازان جناب عالی  
 بہ ظہور آمدہ۔ عنہا روزے فرمودند کہ مراد معاملہ چنان نمودند کہ حضرت خازن الرحمة  
 قدسنا اللہ سبحانہ بسترہ الاقدس بر مسند عالی کہ در کمال تزیین و ارایش ہست شریف  
 دارند و برابر آن مسندے دیگر ہست مثل ذلک کیفیۃ و کمیۃ و حسنًا و جمالا  
 و بر آن مسند ترا نشانند بعد ازان فرمودند کہ مماثلت ہر دو مسند دلالت می کند بر  
 ظہور نسبت خاصہ ایشان در تو۔ عنہا روزے فرمودند کہ من در روزہ منورہ بودم  
 و تو نیز ہمراہ بودی دیدم کہ حضرت خازن الرحمة قدس سرہ ترا خلعتے بس عالی عنایت نمود  
 بعد از خطائے آن خلعت آن چنان علو حاصل شد کہ بر تو بلآسمان رسیدہ و این بشارت  
 بہ دستخط مبارک در بیاضین این حقیر رقم نموده اند۔ در ہمان ایام در مجالس مختلفہ بہ پنج  
 خلعت نفیسہ دواز خازن الرحمة قدسنا اللہ سبحانہ بسترہ الاستی۔ و دواز حضرت

مجدد البعث ثانی قدس سره کیلئے بہ طریق اجمال بیشتر ساختند۔ باید دانست کہ این بشارت  
سنیہ قبل از انابت کرامت صدور یافته بود۔ و آنچه بعد از انابت ظہور نموده آن را نیز  
در منصفہ ظہور آورده می شود۔ از انجمله آن است کہ مشب و س خازن الرحمۃ قدس سره  
التماس عرض فاتحہ کردم قبول نمودند۔ و لمحہ متوجہ شدند۔ چون بیرون روئے تشریف  
آوردند بجانب این فقیر نگاہی کردند۔ فرمودند کہ طرفہ زینتہ و آرایشہ مشب بر تو ظاہر  
می شد۔ و عجب آنے و نشانے و حسن و جمالے بر تو ہویدا بودہ۔ بالجملہ بہ چنین خلعت بلند  
فلک فرسایے کہ متلیس بودی کمتر یاد است کہ مثل آن بہ نظر در آمدہ باشد۔ از انجمله آن  
است کہ شبے در ہفتم شہر ذی قعدہ سنہ یک ہزار و ہفتاد و ہفت در خدمت ہر اسعد  
حاضر آدم۔ ناگاہ بر آن مدار بہانے خلیفۃ الرحمانی واردے ظہور نموده بس بزرگ و  
طفیل آن منظر اتم برین مسکین تیر پر تو انداخت۔ چنانچہ این مسکین نیز ازان معنی و کوئی  
انجملہ آگاہی یافتہ لیکن نہ می فهمید کہ این امر جلیل القدر چیست و بہ طین ہر عظیم اولاً  
بالذات ایشان کیست و چون این مقدمہ بہ عرض عالی رسانید استکشاف مرا این معما  
نمودہ فرمودند کہ بر ما نسبت عظیم القدر ظہور نموده بود و ترا نیز بہرہ و نصیبہ ازان مفہوم می شد  
بعد ازان بہ انبساط و ابتشاش تمام این مصرع بر زبان گوہر افشان راندند۔

گردستان گرد کہ مے کم رسد بوی رسد

آخوالاخر مخدوم مہربان صاحب الکمال و التکمیل و العرفان خواجہ محمد عبید اللہ  
از لعین آن نسبت جلیل الشان فرمودند کہ آن طلوع نسبت قومیت بود کہ احیاناً از لطن  
بطون ظہور نموده جلوہ گرمی شود۔ عرض نمودند کہ بہرہ ازان رسیدن بہ کسے بچہ معنی بود کہ  
شکرکت بر تہی تابد۔ فرمودند کہ این بہرہ و شکرکت در رنگ آن است کہ سلاطین را در امور

مملکت اعراب و انصار باشند و بیچ تقصیر و نقص در سلطنت از آنها راه نیاید۔ بعد استماع این مقدمه آن مخدوم عالی مقدار بہ والدہ ماجدہ این مسکین تہنید و ترحیب گفتند و شکر و سپاس الہی و لالت نمودند۔ از آنجملہ آن بہت کہ روزے مطالعہ نقائص و معائب خود نموده بعرض اشرف رسانیدم کہ حضرت سلامت راہ ترقی برین عاصی کشادہ بہت یانہ۔ فرمودند کہ یک چیز سے دیگر ہم ماندہ است عرض نموده کہ ہنوز قطرہ از عمان بہت باز بر زبان گوہر نشان آوردند کہ بیشتر چہ چیز ماندہ است۔ از آنجملہ آن بہت کہ شبے بعضے نوافل را بوسیلہ آن عالی جناب بہ حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہما گزرا نیدہ بودم کہ ایشان حاضر شدند بہ لباس عجیب و زینت غریب و تو نیز بہ ہمان کیفیت لباس و کمیت بلاتفاوت ظاہر شدی و ایشان بہ شفقت تمام سرور وے ترابوسہ دادند و رضا مندی بے حد ظاہر نمودند۔ از آنجملہ آن بہت کہ روزے بہ کمال دستگیری این ذرہ را از خاک برداشتہ باوج رفعت رسانیدند و فرمودند کہ ترا بمقامے بیشتر ساختہ ایم کہ تا حال ہیچ کس را از یاران بہ آن نہ رسیدہ و مَا ذَلِكْ عَلَيَّ اللّٰهِ بَعْرِزِيْ۔ از آنجملہ آن بہت کہ روزے یک مسکین معروض نمود کہ تلقین و ارشاد طالبان دستر شدان در باب فقیر مرضی است یا غیر مرضی است۔ بعد ادا استخارہ و توجہ مویجہ بر روزے مبارک بہ جانب این احقر نموده مگر فرمودند کہ ارشاد مرضی معلوم می شود وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَہُ انتہی۔ و اذان جملہ آن بہت کہ روزے بہ عرض عالی رسانیدم کہ نوافل سلی و ہناری کہ بہ خدمت حضرت گزرا نیدم لوح متوجہ شدہ فرمودند کہ اجر و ثواب و برکات آن نوافل بہ این جانب وارد می شد بعد اذان ہمان برکات بہ جانب تو متوجہ می شد اما بہ آن دشان دیگر۔ اذان جملہ آن بہت کہ روزے کتاب حصین حصین برائے صحت مرضی ایشان بہ طریق ختم خواندہ بودم و متوجہ شدہ فرمودند کہ الوارو

برکاتِ عظیم ظاہری شود و گرد بر گرد خود حصے مرتب و متمثل می یابیم لیس الحمد که اذان مرض  
صحت یافتند۔ و اذان جملہ آن است کہ روزے در روضہ منورہ بعضے عباداتِ نافله  
بہ وساطت جناب عالی بہ جناب خازن الرحمۃ گذراندم فرمودند کہ عنایاتِ عجیب از  
جناب ایشان در باب تو معلوم می شد۔ چنان کہ از مرقد منورہ بیرون آمدند دسر دروے  
ترا بوسیدند و تنگ در بر گرفتند و سواے این مَرَّةٌ بَعْدَ أُخْرَى از عنایات و لبتارات  
و خلعات از حضرت مجدد الف ثانی و از حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہما بیان می فرمودند  
کہ تفصیل آن موجب تطویل است۔ و اذان جملہ آن است کہ تقاین آگاہ قدوہ اہل اللہ  
محمدت شبنہ سلمہ اللہ فرمودند کہ روزے مارا وقت خود نوش بود و بعضے دقایق مقام ملائحت  
بر من منکشف شد۔ درین ولا مشہود گشت کہ ترا ہم اذان مقام بہرہ و حفظ عنایت نمودند۔  
و قیومیت عظیم از بارگاہِ صمدیت دربارہ تو مفہوم گشت و خلعت عالی و مرصع معلوم گردید  
دہم روزے فرمودند کہ وقتے متوجہ بہ جانبِ قدس بودم پیایے دربارہ تو ندا می رسید کہ  
وے اذان ماہست دینز این ندارا اذ آن حضرت جلّت عظمتہ دربارہ تو می رسید <sup>مقبول</sup>  
<sup>مقبول</sup> مَعْفُورٌ مَعْفُورٌ وَاللّٰهُ مَعْفُورٌ۔ در عالم مثال امرے متمثل شد کہ اظہار  
و انشاءے آن مشرّع نسبت کہ داخل متشاہمات و اسرار است۔ آخر الامر فقیر بعضے این مقدمات  
را بہ عرض اشرف حضرت ایشان رسانیدم بہ استماع این کلمات بشیاء۔ میٹش شدند و فرمودند  
کہ کَانَ هٰذَا مَكْتُوْبًا۔ و اذان جملہ آن است کہ محذوم عالی قدر خواجہ محمد عبید اللہ  
بعض عالی رسانیدند کہ من در روضہ منورہ بودم عنایت حضرت مجدد الف ثانی دربارہ  
فلائے یعنی ہذا مسکین مشہودی شد کہ دربارہ احدے مثل آن مشہود نہ شدہ دہیک مجلس  
چند کرت دے را در بر گرفتند و تقبیل نمودند۔ فرمودند بلے برمانیز در باب دے از حضرت

ایشان کذا و کذا عنایت معلوم شده و هم آن محذوم و محذوم زاده خدا آنگاه چند بشارت  
علیه که هر یک این مسکین را از خاک مذلت به اوج عزت بلکه به مقامی که اوج و عزت همه  
از آنجا در راه مانده می رسائید. از آن خلیفه الهی نقل کردند اگر گنجایش وقت و حال شد  
در منصفه ظهور تحریر خواهد آورد. از آن جمله آن است که خدمت عالی منقبت شیخ سیف الدین  
نقل می فرمودند که حضرت ایشان ترا به شدت مناسبت به مقام ارشاد یادمی فرمودند  
و بشارت شالیسته دریاب تو بیان می نمودند. محذوم از عنایات و بشارت آن مرکز  
دائرة ولایت که درین سه سال دیده و شنیده اگر دفتر املا نماید مطرے از آن نه تواند  
ظاهر نمود و شکر آن را خود اگر هزاران هزار سال به زبان اظهار کند رتبه و شمه از آن  
نه تواند ادا نمود. مکاتیب علیه که بنام این مسکین شرف صدور یافته مشحون به انواع معارف  
و حقایق از دلایات نبوت و محبت و محبوبیت و عروج و نزول و غیر ذلک *صَبَّاحٌ بِمِرْفِقِهِ  
الْعُقُولُ وَالْأَفْهَامُ* به مطالعه شرف در آمده باشد شرفاً و تبرکاً در خاتمه این مکتوب  
پیرے از آن *حُسْنًا لِلْخَاتِمَةِ* ایراد خواهد نمود. امید دارم است که آن عنایات و بشارت  
آخرین دور افتاده را دستگیری خواهد کرد و از مکاید نفس و مفاسد این پر تبلیس هانی خواهد  
بخشید و حسن نشار که بارها بر لسان حق ترجمان گذشته دهم از خامه عنبرین محرر گشته ظهور نماید  
مخدوم و حقایق و معارف که از غایت نازکی در قید تحریر و تقریر نه گنجد چندان از آن عالی  
جناب استماع نموده که گوش هوش از آن *لَا أَلِيَّ سِوَاكَ يَا إِلَهِي يَوْمَ نَاهِذًا* مملو است و خارق  
عادات و تقرقات و مکاشفات که از آن عروه و ثقی ذروه علیا مشاهده نمود تا کجا بیاید  
نماید. اگر خواست الهی است بر رخ تقرقات و کرامات را خود مشاهده نمود مرقوم ساخته  
بخدمت خواهد فرستاد. و از آن جمله آن است که در ذکر علوم و معارف علیا این مخلص را

مخاطب می ساختند و تا این حقیر حاضر می بود به طرف دیگر متوجه نمی شدند۔ و از آن جمله آن است که اکثر امور را به استصواب و استفسار دور از کار بموجب و شاورکم فی الامر در منصفه ظهور می آوردند بارها شده که امری را از امور بعضی ملازمان حضور در خدمت سر امر معرفت و لوازم مقرر نموده حضرت ایشان این حقیر را از خانه و خانقاه طلب داشته ام مذکور به لسان الهام ترجمان بیان فرمودند و در راه فقیر خلافت مقرر قوم صواب نموده و مطابق این معروض داشته حضرت ایشان همچنان کردند و ثمرات و نتائج شالیسته ظهور آمده گاه در باب ابن مسکین این کلمه می فرمودند که جَاءَ الْعَقْلُ۔ و از آن جمله آن است که گاه به کمال عنایت از احوال بعضی یاران مخصوص خود ازین مخلص پرسیدند که فلا نئے در نظر تو چه طور در آمده و تا کجا رسیده و آنچه به خاطر فاتر رسیده عرض نموده و مقبول افتاده و بسا از احوال مواجید باریافتگان و مستکفان حرم عالی نزد این سینه مجروح ساخته و از استعداد و همت آنها خبر داده و در اظهار بعضی ازان ممنوع نموده در باب بعضی اذن فرموده۔ ازان جمله آن است که عشره آخر ماه رمضان فقیر را براس امامت تراویح معین نمودند و مورد عنایت و بشارات ساختند۔ روزی به خدمت سامی معروض داشت که حقیقت قرآنی را که فوق تعینات است در رنگ دریا عظیم یا فتم و خود را داخل قلیل را از اصحاب حضرت ایشان در ان اثنادیدم علی آقاوت الدرجات به کمال عنایت فرمودند که ما را کجا یافته گفتیم فوق آن مقام یا فتم مانا که وصول مقام را به عبارت کلمه اِنَّهُ فَحْسُوسٌ فِي ذَاتِ اللَّهِ تعبیر فرمودند که ما در دَرْدِ فِي حَقِّ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ و خود را نیز به طفیل حضرت ایشان از ان مقام بهره در دیدم بلکه لصف عالی خود را در ان مقام داخل یا فتم۔ مخدوم ابه استماع این مقدمه شگفتگی تمام ظاهر ساختند و پشتمند حتی که به حقایق آگاه شیخ محمد فضل اللہ که

یکے ازان آشنایان بود۔ ازین معنی آگاہ ساختند و فرمودند کہ شمارا فلاںے بہ چنین امر  
عالی بشارت می دهد و قد حان ان یوفی الوعد ما یزاد المکتوب العالی کہ  
سابقاً مذکور آن شدہ بود۔

مکتوب پنجاہ و پنجم۔ در بیان بعضے حقایق و معارف الہی بہ لسان فارسی و عربی در جواب  
مکتوب حقایق آگاہ میان محمد رضا دہلوی قدس سرہ صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ  
اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ گرامی نامہ کہ از راہ شفقت و لطف مرسل شدہ بود درود یافت  
بہ مطالعہ آن بہرہ در گردید بابلے بود پُر از دقایق کتابے بود پُر از معارف و حقایق عبارات  
تکلیف بے غش بود و اشارات نازنینش دلکش

تکلیف ہمہ ہم رنگ چین کردہ بردنر گل مشق سخن  
جَزَاکُمْ اللّٰهُ سُبْحٰنَهُ خَیْرًا لِّجَزَاءٍ وَّ اَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرَّضَاۃِ بِمَرْقُومٍ مَّوَدَّہِ بُوَدَّ  
کہ وصول بسعادۃ ہویت ذاتیہ بہ سیریل صعب الوصول است و اِلَّا فَالْحَقُّ سُبْحٰنَهُ اَقْرَبُ  
اِلٰی الْعَبْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ قُلْتُ هٰذَا فِی الْوُجُوْدِ اَمَّا فِی الْوُجُوْدِ اِنْ فَهُوَ  
سُبْحٰنَهُ وَّ رَاۃُ الْوَسْاۃِ شَمَّ وَّ رَاۃُ الْوَسْاۃِ

برگ ہر رنگے بسازاے عند لیبے نوا کاین گلے ما برتبادار بر اکب رنگ را  
آنجا مستدیر در رنگ مستطیل در راہ است و اثبات مانند فی ازا پنجا کوتاہ سے  
لا و هو زان سرے روزی باز گشتند جیب و کیسہ تہی  
بنت مکت لا ستکم اکم کرمانہ حیون جہانہ (دوہرہ) جگہ اکین مکہ ہین زہی ملی بہر سہرمانہ  
خطار فرمودہ سے



با این همه نزدیکی جانا چه بسے دوری در عین وصا تو گشت این همه مہجوری  
مرقوم بود لا یمتہ طریقی موصوف لامامون ولا خوف و لا کین و ونہا  
قلل الجبال و دوکتھن خیوف و ثم الطریق الیہ کافین و السعی شتہ ثابت  
والاقدام فیہ و اریعة سبحن الدینی اسری بعبدہ و مرستت بدان ای  
ذاہب الی ربی اشارتے بہت یہ ان قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ عبار  
از ان بہت فقر و الی اللہ دلالت بر آن و آن دو بہت تازی کہ در ظہور نوز مطلوب و  
قصور طالب از ادراک آن مرقوم بود بغایت ذوقین ساخت اللہ در قائلہا و راقبہا  
نعتم کذلک الامر فہو کما قیل انت الخامة علی شمسک و نفسک و  
تعال۔ و آنچه در اشعار فارسی بیانت مطلوب و ہم آغوشی محبوب و رموز بود ہر ہر دل سوز  
و سینہ فروز است و مبنی از عرفان دو صل عریان بہت ہذینما لکم۔ اما باید دانست کہ این  
ہمہ از کلمات گلشن تشبیہ بہت و از شعبہ ہائے عالم شکر و مستی و مقام تنزیہ کہ اقرب  
الی حضرت دانست چنین امور را بر نتابد ع

آنجا ہمہ آن بہت کہ بر ترز بیان بہت

در آنجا جز حیرت و نکارت در دست نیست و جز بحر عن درک الحقیقت نقد وقت نہ

عنتا شکار کس نہ شود دام باز چین کا سجا ہمیشہ باد بدست بہت دام را

ما للتراب و رب الامر باب

تو از خوبی نمی گنجی بہ عالم مرا ہرگز کجا آئی در آغوش

ازینجا بہت کہ حزن و اندوہ ابدی و امنگیر پارگاہ آندویاس و حرمان سرمدی خاصہ و

خاصان درگاہ گشت۔ ففی الخبیر کان علیہ السلام دائم الحزن متواصل الفکر

دلہا ہمہ آپ گشت و جاہنا ہمہ خون  
تا چسپیت حقیقت از پس پردہ برون  
و آن دوہرہ کہ در میان دشواری این راہ  
تحریر یافتہ خیلے دل نشین است بے تکلف پیمین  
است صعوبت این طریق بیش ازین است مانا کہ مجر صادق علیہ الصلوٰۃ و السلام اشارت  
باین دشواری نموده آنجا کہ فرمودہ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَوَادًا۔ لیکن

گرموج زند عنایت او  
موران بکنند کار سپدان

فِي الْاَثَارِ اِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ بِالضَّعِيفِ مَا يَخْتَارُ فِي الْقَوِيَّ

نچاپ رہ عشق اے رفیق بسیار است  
زیبیش آہوے این دشت شتر زبر مید  
سہی کرد ہم کوئل جہان رسا و دیکھو  
(دوہرہ) کارح سہ کو تو کجیب سہی دہارو

روزان تو یو لودم و نہی داستم  
(رباعی) شب با تو عنودم و نہی داستم

ظن بود مرا کہ جملہ من بود منم  
من جملہ تو یو لودم و نہی داستم

گو رقم نموده اند نیز مجر از وصال است  
د از باب غلبہ سکر و حال و الا لیس عند ربک  
صَبَاحًا وَلَا مَسَاءً اَلَمْ يَلِدْ وَاَلَمْ يُولَدْ وَاَلَمْ يَكُنْ لَهَا  
كُفُوًا اَحَدٌ دیا چہ تو قیغ کمال اوہ

ا بر سے دوست کے شود و شکش خیال من  
کس نہ زد است این کمان تیر مراد بر بدف

وَمَا قِيلَ لِي مِنْ قَلْبِي فَقَنِيْتُ كَمَا غَنَى وَكُنَّا حَيْثُ مَا كَانُوا وَاَوَا حَيْثُ مَا كُنَّا مِنْ

ذَلِكَ الْقَبِيلِ وَاَلَا فَلَئِنْ هُنَّا لِكَ قَالِ وَاَلَا قِيلَ وَاَلَا حَيْثُ وَاَلَا كَانَ وَاَلَا

اِنَّسٌ وَاَلَا جَانَّ كَانَ اللَّهُ وَاَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ وَاَلَا اِنَّ كَمَا كَانَ كَرِيْمًا

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ وَاَلَا وَحِيًّا اَوْ مِنْ وَاَلَا حَجَابٍ لَقَدْ جِئْتُمْ سَاعًا

اِنَّسٌ وَاَلَا تَضَرُّوْا بِاللَّهِ الْاَمْثَالَ وَاَلَا تَعْلَمُوْنَ وَاَلَا تَعْلَمُوْنَ بِمَعْيَارِ جَلِيَّةٍ

علیہ عارفان نبی بینی کہ پستیوا سے محیان زخم کن تو را بنی بر دانت دمر دفتر محبوبان ندا  
 لیس لک من الامر شئی بشنید ہم بیشتر عنایت دہم بیشتر مرقوم بود کہ نوشته بودند  
 آنچه سخن حق است در گفت نیاید ظاہر ا مراد آن است کہ در گفت نہ آید یہ جہت قصور افہام  
 مستمعین از ادراک آن۔ و اگر نہ سخن لفظی است عین گفتہ است و اگر نفسی است فہم از  
 عیان الاولیاء بیان کلا بیل المراد تصور المتکلم کذا مرۃ و مراد از سخن حق  
 بیان حقیقت دانست کہ بدہیت از طاقت بشر خارج است و بہ ظن و تخمین در ان جاد مزین  
 سو ادب فان الظن لا یغنی من الحق شئیاً ہویدا است کہ آنچه در درک ممکن و  
 منہای خواهد بود فالواجب غیر المتناہی تعالی شانہ عن ذلک علواً کبیراً۔  
 حضرت خواجہ بزرگ عطر اللہ مصابغہ فرمودہ ہر چہ دیدہ شد و شنیدہ شد ہمہ غیر حق  
 است آن را بہ حقیقت کلمہ لانی باید کرد

بس بے رنگ است یار دلخواہ لے دل قانع نہ شوی بے رنگ ناگاہ لے دل  
 فالخاصل انما کان منزها عن تعلیق العلم بہ یكون منزها عن  
 التکلم عنہ بالاولی لا تدركہ الابصار و هو یدرک الابصار ای  
 لصر کان من الفکر والوہم والانتظار

چسپان نشان دہم بے نشان یکتارا گس چہ شرح دہد آشیان عنقارا  
 عزیزین آن را کہ خلعت کلام پوشانیدند و بہ لوزد رانی اصطفیتک علی الناس  
 پر سالتی و بکلامی معزز ساختند صدائے یضیق صدری و لا یطلق لسان  
 بر آورد۔ آن را کہ جوامع الکلم عنایت کردند و بتاج و معراج سابقیت و خاتمیت مکرم  
 ساختند ندائے لا اخصی ثناء علیک در داد و سبحن اللہ رب العرش

عَمَّا يَصِفُونَ - منوی سے

اے از تو گمان خلق بس دور

ہر کس کہ ز کھنہ تو سخن گفت

اسے بر تر از ان ہمہ کہ گفتند

توحید تو ہر کہ ماند در قیل

حلولے تو از پرگس دور

خود گفت و ز گفت خود بر اسفت

واہنا کہ پدید یا نہفتند

بر مورچہ زد عیساری فیل

أَمَّا قَوْلُكُمْ فَمَا مِنْ عَيَانٍ إِلَّا لَهُ بَيَانٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الرَّحْمَنُ عَلَّمَ  
الْقُرْآنَ نَعَمْ لَكِنْ مَا كَانَ عَالِيًا مِنَ الْعَيَانِ كَانَ خَالِيًا مِنَ الْبَيَانِ وَلَا  
يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ فِي قَوْلِهِمْ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ طَالَ  
لِسَانُهُ ذَلِكَ مِنْ مَرْتَبَةِ الصِّفَاتِ وَالشُّيُونِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ وَأَمَّا  
قَوْلُكُمْ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كَلَّ لِسَانُهُ فَمِنْ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ الْمُعَرَّاتِ عَنِ  
الْإِضَافَاتِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ فَإِنَّهُ فَجْهُرٌ الْكَيْفِ مُطْلَقًا قُلْتُ فَمِنْ  
الْأَوَّلِ قَوْلُهُ تَعَالَى الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ - فَإِنَّ الْقُرْآنَ صِفَةٌ مِنَ  
الصِّفَاتِ وَلِذَا صَدَرَ الْكِرْمِيَّةُ بِاسْمِ الصِّفَةِ دُونَ اسْمِ الذَّاتِ  
وَمِنَ الثَّانِي قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى حَيْثُ رَبَّهُمْ  
الْمَوْحِي بِهِ وَأَضَافَ الْعَبْدَ إِلَى هُوِيَّةِ الذَّاتِ وَكَانَتْهُ الْمَكُونُ فِي  
قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَهْبُوا مَا أَبْهَمَ اللَّهُ أَيْ لَا تَبْحَثُوا عَنِ الذَّاتِ  
تَعَالَى وَإِنَّكُمْ لَنْ تَسْتَطِيعُوا كَشْفَ الْغِطَاءِ عَنْ وَجْهِ الْكَبِيرِ يَا أَيُّهَا  
دُرُّ قَائِلٍ

چون بہ عشق ایم نخل باشم از ان

ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان

دیگر عیان را چه بیان . فکرتہ چون نماز مقرب ترین اعمال است و مورد تجلیات و مشاہدات  
 حدیث نفیس الصلوة معراج المؤمنین . و خیر معتبرا قرب ما یكون العبد من  
 الریب فی السجدة شاہد عدل برین مدعا است . بسیار است کہ سالک را درین ادا  
 آن توہم ہم آغوشی مطلوب بے حجاب و ہم دوشی محبوب بے نقاب پیدا شود و در منظر و  
 ظاہر و صورت و حقیقت از فرط تعشق و تعطش تفریق نہ نماید . بنا بران در جمیع ارکان آن حکم  
 یہ تکبیر نمودند و تسبیح مرہ بعد از خرائی امر فرمودند ائی ما خطر من الوصال یبالک  
 فاعلم ان الله ابر من ذلک و هو سبحانه منزہ عن خیالک . حافظ شیراز  
 از توہم وصول سالک کہ در ورود تجلیات و مشاہدات ناشی می شود و فی الحقیقت نہ آن

چنان است درین بیت خبر داده

عکس روے تو چو در آئینہ جام افتاد عارف از خندہ مے در طمع خام افتاد

یعنی وصول عارف کہ محل نشاط و محبت است کہ سبب ذہول نقوش ماسوا است مورد تجلی  
 ذات کہ وجہ کنایت ازان است گردد و کیفیت باطن از اول صد چندان ترقی نماید و شگفتگی

تمام و فرخندگی مالا کلام دران ظهور فرماید تا چارہ عارف در طمع وصال و وصول بہ اصل بے پردہ

ظلال افتد نہ داند کہ التجلی ائی تجلی کان لا یخلو عن شایبۃ الظلمۃ فان ظہور

الشیء فی المرتبۃ الثانیۃ و الثالثۃ

خلق را روے کے نماید در کدام آئینہ در آید

وان قبیل فاذا لا یمكن الوصول الى الذات اصلا وقد نقل عن كبار

المشایخ الوصول الیه قال بعضهم

ذات بر من زد است راہ عمقا

ذات بر من نیست جز تجلی ذات

## وَقَالَ غَيْرُهُ

حقالہ رسیدہ یکم بے ساخت از اسم و صفت گذشتہ با ذات  
 وَأَقْوَالُ الْمُشَافِعِ فِي هَذَا كَثِيرَةٌ حَيْثُ لَا يَكَادُ يَنْكُرُ مَنْطُوقَهَا قُلْنَا نَحْنُ  
 لَا نُنْكِرُ الْوُصُولَ إِلَى الذَّاتِ مُطْلَقًا بَلْ إِنَّمَا نَمْنَعُ الْوُصُولَ إِلَى كُنْهِ الذَّاتِ وَ  
 ذَلِكَ كَيْفِيَّتِهِمْ بِطَرِيقِ الْخُصُولِ. وَأَمَّا الْوُصُولُ بِلَا كَيْفٍ وَبِغَيْرِ ادْرَاكِ مِمَّا  
 بَلْ وَقَعَ وَلَهُ أَمَارَاتٌ وَبِرَاهِينٌ كَمَا تَقَرَّرَ أَرْبَابُهَا. اِذَا نَ جَمَلَهُ أَنَّ هِيَ كَلِمَةُ لِي

اہدی باد بود این وصول دامن گیری باشد و اندوہ و حزن دائمی باد بود این دولت  
 ہرگز مفارقت نمی نماید وَ ذَلِكَ الْأَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا فَضْدَانُ التَّلَوِينِ وَ التَّلَذُّذِ  
 الَّذِي كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ فِي التَّجَلِّيَاتِ الصِّفَاتِيَّةِ وَقَدْ يَأْتِي النَّسَّ الْبَاطِنُ بِهِ بَلِيًّا  
 وَ التَّائِي عَدَمُ إِحْطَاةِ السَّائِلِ ذَلِكَ الْمَقَامَ بِوَسْعَةِ الذَّاتِ مَعَ كَمَالِ  
 تَعَطُّشِهِ وَ شَوْقِهِ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ الْبَسُطُ لَبِيسُطٌ وَ لَكِنَّهُ أَوْ سَعٌ وَسِعٌ وَ كَلٌّ  
 ذَلِكَ بِلَا كَيْفٍ. درین مقام عارف حکم مستقی دارد کہ ابد الابد از ان سیر نہ گردد و نہ  
 آن مقام را اگر ان پدید آید و نہ آن را غایت و نہ این را نہایت نہ آن را انجام و نہ این  
 را سر انجام ع بمیرد تشنه مستقی و دریا همچنان باقی — شیخ عطار فرماید

نمی بینی کہ شاہے چون پیمبر نہ دیدہ فقر گل تو رنج کم بر

یعنی وصول بہ مرتبہ کہ فوق بر آن متصور نہ باشد و در خیر آنہ بیروت جوہرے کہ توان احتیاج  
 بدان برہاتی نہ ماند محال بہت وَ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ. اگر گویند آن را کہ نہ دانند  
 و نہ شناسند چگونه طلبند. و چون در پیے آن جگر کباب دیدہ پر آب کردند گوئیم دانش  
 و شناختن شرط طلب نیست. آوازہ شاہد حسن حریف عشق را بے قرار و بے آرام می سازد

و گفتگوئے جمالِ محبوبِ سوداے محب را در جوش و خروش می آرد چنین گلهها درین وادی بسیار  
 می شگند و چنین نیز نگهها درین راه چندان می تراود و این از دیوانگیهاست عشق بازان و این  
 از شگفتیهاست جانگدازان است ع و عشق چنین بود بعجبها باشد مولوی عبدالرحمن علی می فرماید  
 نه تنها عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

آرے مقصدناے ادب این است دلایق کیریائی معشوق چنین است

این عشق ز عاشقان عجب نیست معشوق شناسی از ادب نیست

ثُمَّ لِيَعْلَمَنَّ أَنَّ الذَّاتَ تَعَالَى كَمَا لَا يُعْبَرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِإِشَارَةٍ كَذَلِكَ  
 الْوَصُولُ إِلَيْهِ لَا يُعْبَرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِإِشَارَةٍ مِثْلُ السُّؤْيَةِ الْآخِرَةِ وَبِهِ  
 تَوْمَنُ بِهَا وَلَا تَشْتَغِلُ بِكَيْفِيَّتِهَا ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے

اگر گزیند پس فرق در مبتدی و منتهی چیست چه هر دو در سوز و گدازند و هر دو طالب این راز  
 و نیاز - لکن فارق فریقین یافت مقصود است پس در هر دو مفقود است و اگر خزان داند و  
 است خود در هر دو گروہ است - گویم مستدیر نایافت حقیقی است و منتهی را صورتی - گریه مبتدی  
 از راه حجابهاست و گریه منتهی از مشاهده عظمت و کبریا - او هنوز در پرده سبعین الف حجاب  
 است این در شعثان الوار قدم بے تاب - او بار هستی از دوش نینداخته این بار عظمت او  
 برداشته - او از لباس مانی و منی نذر آورده این بخلعت و بود محبوب کرم آورده - او از خیال  
 و ظلال نه دارسته - این از ظل در سل در گذشته - او پاس از آفاق و انفس نکشیده این از  
 همه آن بالا رسیده این بکاء المرید من بکاء الشیخ بالجمله در پیے که جان جهان  
 جهلے باید کند از رسم و رسم و از نام و نشان دارسته قبله توجه تنزیه مطلق و غیب صرف باید نمود  
 إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَعَارِفَ الْبِهِمِمْ ع آن لقمه که در دهان نه گنجد ظلم

وَقَعَّتِ الْكَلَامُ أَنَّ الْمَقْصُودَ هُوَ الْوُصُولُ لَا الْحُصُولُ وَالْمَطْلُوبُ هُوَ الْقَرِيبُ  
لَا الْإِدْرَاكُ — دوبرہ

مانو نخواستہ اور مارک لاکے جانو جاتی جاتی جہان کے تہلک نہ کا لونہ تھا لوسہ

گرفتم ناید این عنقا بدامم  
کے را گر چہ برگ این سرفست

تقید نہ لے در مش را غلامم  
بہ از سوداے او پیزد گرفتیت

وَلِتَعْتَمِ الْمَكْتُوبُ بِكَلَامِ الْمَجْدِ ذَاكَ ثَانِي قَدْ سَمَّا اللَّهَ سُجَّانَهُ لِسِرِّهِ  
الْإِسْمِيِّ. قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْحَمِيدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْإِمْرَانَ مِرَاةً  
لِلْوُجُوبِ وَصَيَّرَ الْعَدَمَ مُظْهِرًا لِلْوُجُودِ وَالْوُجُوبِ وَإِنْ كَانَ صِفَتِي كَسَالِي  
لَهُ سُجَّانَهُ فَهُوَ تَعَالَى وَرَأَاهُمَا بَلْ وَرَاءَ جَمِيعِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَوَرَاءَ  
جَمِيعِ الشُّيُورِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ وَوَرَاءَ الظُّهُورِ وَالْبُطُونِ وَوَرَاءَ الْبُرُوزِ وَالْكَمُورِ  
وَوَرَاءَ التَّجَلِّيَّاتِ وَالظُّهُورَاتِ وَوَرَاءَ الْمَشَاهِدَاتِ وَالْمُكَاشَفَاتِ وَوَرَاءَ  
حُسُوسٍ وَمَعْقُولٍ فَهُوَ سُجَّانَهُ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَاءِ سَه

چلویم با تو از مرغے نشانه  
که با عنقا بود ہم آشیانہ

زعنقا هست نامے پیش مردم  
ز مرغ من بود آن نام ہم گم

فَلَا يَصِلُ حَمْدُ حَامِدٍ إِلَى جَنَابِ قُدْسِ ذَاتِهِ بَلْ مُنْزَعٌ عَنْ جَمِيعِ الْمُحَادِدِ  
دُونَ سُرَاتِ عَزِيَّتِهِ فَهُوَ الَّذِي أَثْنَى عَلَيْهِ نَفْسُهُ وَحَمْدُ ذَاتِهِ بِذَاتِهِ  
فَهُوَ سُجَّانَهُ الْحَامِدُ وَالْمُحَمَدُ وَمَا سِوَاهُ عَاجِزٌ عَنْ آدَاءِ الْحَمْدِ الْمَقْصُودِ.

انتہی کلامہ القدسی۔ مہیبات قلم بولمہون در کف اندیشہ گداخت۔ ع

زنگ آخ شد و نیزنگ ز تصویر نہ شد



عنان پناها، اطالت معاوضه از راه معارضه و معاوضه نیست بلکه از راه نیم خاستی و  
 تنگ جوشی است معاف فرمایند الْعَدُوَّ رُعِنْدَ بَيْتِكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ مَقْبُولٌ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ  
 مِنْ أَتْبَعِ الْهُدَى وَاللَّزِمُ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَيْهِ الصَّلَوَاتُ وَ  
 التَّسْلِيمَاتُ الْعُلَى -

مکتوب پنجاه و هشتم - در بیان گرفتاری چون به بیچون به ترنیک اختر بادشاه مدظلله صد دریا  
 بیست و الله الرحمن الرحیم -

هر که نه گویا بتو خاموش به هر چه نه یاد تو فراموش به  
 حیران است چه نگار دو چه املا نماید اگر حرفی گوید از دگوید نتواند گفت و بجز لاف گزاف  
 نخواهد رفت - ع - اگر را با مگر تزویج کردند.

از آنها بچه آید کاشکے نام - پس با این نارسائی سخن از بارگاه کبریائی نارسائی  
 است و با وجود آن ظاهر و باطن کلمات پاکان بر زبان آوردن دوکان آرائی است شکم  
 از لقمه پُر از متبه و دل حرص اندوز حرف شیطانی و جنید و سرئی از خیره سرئی است - و اگر از غیر او  
 سخن گوید حیفت و حیف مقال - وقت غریز که نفس ترین متاع است در پیست  
 خیس ترین اشیاء صرف نمودن نازیبا است و بواهر گران قیمت را به جوز و مویز در رنگ  
 طفلان باختن نه رعنا است - حدیث نفس لمن عرف الله ثم یدکر غیره سامعه  
 افزوده باشد - بعد از این نه گفتن راه است نه مردوزن رایا را - بشنوبش نو هر چند نه  
 شایان اویم اما آخر از آن اویم هر چند نه محرم اما از طائفه آن محرم نه

گرچه در سیری نه شایان توام  
 این قدر لب کز گدایان توام  
 گرچه پیشیت کم پیام من برند  
 این قدر لب کز تو نام من برند

چہ از اگر تو انم گفت اما از دیگرے تو انم شنفت۔ اگر چہ با او نہ ہمرازم اما با دیگرے نپر دارم  
 اگر چہ او نہ از آن من باشد۔ اما من نہ از آن دیگرے باشم۔ ہر چند او در پیے من بود حاشا  
 کہ من پیے دیگرے باشم ع بر من بسے بگزیدہ تو بر تو کسے نہ گزیدہ من  
 این مشت خاک از دیار اوست خار گلزار اوست فدای اوست گدای اوست  
 مجنون اوست مفتون اوست شیدای اوست رسولای اوست دل دادہ اوست بجاک  
 افتادہ اوست غمناک اوست سینہ چاک اوست گل پژمردہ اوست شمع افسردہ اوست  
 دیدہ پڑ آب از دست جگر کباب از دست۔ اگر چہ ہست از دست اگر نسبت از دست اگر  
 خار ہست از آن اوست اگر گل ہست از بستان اوست۔ یا این کج محی ازو گویاست و  
 یا چنین تارسی و نارسانی اگر بویاست اورا بویاست۔ مثنوی

ہمیں بس گر چہ من کا سد قماٹم	کہ در سلک خریدار لنتش باشم
بلے آن را کہ چشم دورین ہست	ولے بادریغ حسرت ہم نشین ہست
بغیر از دست آراے نہ دارم	بہ خود قطعاً سرا نجامے نہ دارم

این داغ بہ از فرار باغ و ایباغ ہست و این سوز و گداز بہتر از نعمت و ناز ہست۔ اَمَّا  
 مَنْ لَمْ يَدْرِكْ لَمْ يَدْرِ ع لذت زین مے شناسی بخدا تانہ چستی۔ دُرَّ قَائِلِهِ  
 بلے بہ برگ خزان گفت زرد رو زچہ  
 وَ لَنَحْنِمْ الْمَكْتُوبِ بِالْمُنَاجَاتِ

خداوند از خم سینہ شان	بہوے از جنون دل پریشان
بہ شور انداختہ دیوانہ چند	بہ خرمن سوختہ پروانہ چند
بہ آہ بے کسان و نالہ شیب	بہ صبح صادق و بانگ یارب

کہ این گم کردہ راز راہ بنام  
 مس قلم ز عشقت گویا کن  
 ز سودای سرش افسہ عطا کن  
 سر این ذرہ را از مہر بر ساز  
 دلش را نغمہ ساز عشق گردان  
 چشم از نحت دل گوہر نشان کن  
 چو پروانہ درین دیم بگردان  
 دلے خواہم ز عشقت حیرت انگیز  
 تویی کز آئینہ صورت نمائی  
 تو گنجانی درون غنچہ صد رنگ  
 کہ آرد جز تو اے نقاشے رنگ  
 گدازارہ بہ گنج شاہ بنامے  
 برو سکہ زد داغ بے دوا کن  
 ز اشک لعل کون گوہر عطا کن  
 سرو کارش بکن از سر خدا ساز  
 زبان مضراب مبارک عشق گردان  
 مرا فارغ زیاد بکسر کان کن  
 بہ فالو بس خیالم دل مسوزان  
 چو افکار از شرر پیسانہ بریز  
 برو سے دل در عرفان کشائی  
 گذاری گنج وحدت دل تنگ  
 ز شلیخ خشکے گلہای آہنگ

مکتوب پنجاہ و ہفتم۔ جواب مکاتیب جناب آگاہ خدمت مینا محمد رضا دہلوی قدس سر العزیز  
 صد دریافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَوْجَدَنَا فَوَجَدْنَا لَهُ. وَأَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى  
 النُّورِ فَعَرَفْنَاهُ. أَرْسَلَ إِلَيْنَا بُشِيرًا وَنَذِيرًا فَتَبِعْنَاهُ. أَنْزَلَ إِلَيْنَا كِتَابًا مُبِينًا  
 فَتَلَوْنَاهُ. فَجَلَّى لَهُ بِجَلَالِهِ وَجَمَالِهِ. وَعَزَّزْنَا بِنَوَالِهِ وَوَصَالِهِ. قَهَرَ عَلَى قُلُوبِ  
 وَجُودِنَا فَجَعَلَهَا دَكَاةً كَا. ظَهَرَ عَلَى مَعَالِمِ قِيُودِنَا فَمَا أَلْقَى. صَنَا عَيْنًا وَلَا أَقْرَأَ  
 أَرْبَابَ عَظَمَتِهِ فَتَحَيَّرْنَا زَمَانًا سَقِينَا حُسْرَتَهُ فَتَمَلَّأْنَا بِهَا عِيَانًا. رَأَيْنَا بِعَيْنِ  
 الْمَكَاشِفَةِ فَعَشَقْنَا. شَاهَدْنَا بِبَصَرِ الْعَائِسَةِ فَشَعَفْنَا وَعَرَجْنَا مِنْ سِفَا

إِلَى حَضْرَةِ ذَاتِهِ وَعَامِلٍ مَعَنَا بِمَا يَحْرَى لِكَيْلَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ. ثُمَّ بِمَا لَا يُعْبَرُ  
بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِإِشَارَةٍ وَمِنْ بَعْدِ هَذَا يَدُرُّ صِفَاتُهُ وَكَلِمَةُ أَخْطَى  
لَدَيْهِ وَأَجْبَلُ هَذَا. وَأَمَّا الْعَطَشُ فَبِاقٍ. مَا لَمْ تَلْتَقِ السَّاقُ بِالسَّاقِ  
وَيَتِمُّ الْمِيثَاقُ. وَيُنْتَهِي الْمُسَاقُ فَيَوْمِئِذٍ يَنْعَدِمُ الْفِرَاقُ وَعَلَى ذَلِكَ شَدُّ  
الْوَثَاقِ إِنَّا يَا مَوْلَانَا نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَلَى مَقْرُوبِنَا ذَالِكُمْ وَعَلَى جَمِيعِ صَبْغِنَا

بِوَسِيلَتِكُمْ عِبَادَ اللَّهِ. أَمَا بَعْدُ فَقَدْ طَالَعْنَا الرَّقِيعَتَيْنِ وَتَعَزَّزْنَا بِحَقَائِقِهِمَا  
وَمَعَارِفِهِمَا وَتَشَرَّفْنَا بِإِشَارَاتِهِمَا وَإِشَارَاتِهِمَا أَكْرَمَتْهُنَا أَكْرَمَكُمْ اللَّهُ عَزَّزْتُمُنَا  
عَزَّزَكُمْ اللَّهُ وَنَحْنُ وَإِنْ كُنَّا فِي الْبَاطِنِ مَعَكُمْ وَلَكِنَّ الظَّاهِرَ يَتِمُّ ظَاهِرُكُمْ

هر چند که هست یا پرستید بدل در دیدید بدین آرزوی در گریست

وَالْمَرْجُوبُ مِنْ مَّكَارِمِكُمُ الْعَلِيَّةِ أَنْ لَنْ تَزَالُوا فِي دُعَائِنَا وَإِمْدَادِنَا وَشَفَاعَتِنَا  
فَإِنَّا نَزَلْنَا فِي عِنَايَتِهِ وَكَرَامَتِهِ مِنْهُ سُبْحَانَهُ وَفِي قُرْبِ مَكَانَتِهِ لَدَيْهِ تَعَالَى  
شَانُهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ اتَّقَى وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ اتَّبِعَ الْهُدَى. اخوی شیخ محمد خلیل اللہ  
بخدمت گرامی تذکور خواہند نمود انشاء اللہ العزیز فالمرجوب اتوجهکم فیہ شاہد الاسلام  
مع المستورات الصالحات فی حفظ اللہ سبحانہ وَاَمَانَتِهِ وَالطَّافِہِ فَقْرًا  
بعض سلام مہدع اندو امیدوار دعوات نھر الغیب اند دیگر رسالہ خیر الکلام کہ احقر الانام  
بہ تسوید آن موافق شدہ اخوی اغوی بہ خدمت گرامی خواہند رسانید بمطالعہ می مشرف فرمائید  
مکتوب پنجاہ و ہشتم۔ در بیان بشارات عالیہ بہ حقایق آگاہ میان عبدالرحیم برادر  
میان محمد رضا دہلوی قدس سرہما صدور یافت۔

سُبْحَانَ مَنْ وَجَدْنَا أَقْرَبَ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ۔ وَابْصُرْنَا بِهِ وَجُودَنَا

اَبَدٍ مِنْ كُلِّ بَعِيدٍ - شَاهِدٌ نَا فَعَشَقْنَا - عَرَفْنَا لُ فَشَغَفْنَا . تَحَلَّى لَنَا مَحْرُوفًا -  
 يَدِي لَنَا فَعَلُونَا . عَمَّجَ بِنَا فَا مَاتَنَا . وَا فُنَا نَا قَمَّ اَفَزَلْنَا فَا حَيَانَا فَا بَقَانَا .  
 ثُمَّ اَكْرَمْنَا بِالمُرَاقِبَةِ وَالمُشَاهَدَةِ وَعَزَّزْنَا بِالمُكاشِفَةِ وَالمُعَايِنَةِ لِشَرِّهَا  
 بِالمُحَبُّوبِيَّةِ وَالمُرَادِيَّةِ وَالعِرْفَانِ . وَالسَّالِقِيَّةِ وَالرَّايِحِيَّةِ وَالعُفْرَانِ  
 وَالرِّضْوَانِ - وَشَرَفْنَاهُمَا بِالمَا لَاسْمِعَتْ اذُنٌ وَلا مَرَأَتْ عَيْنٌ وَلا خَطَرَ عَلَى  
 قَلْبٍ ثُمَّ وَثَمَّ - مَكْتُوبٌ كَرَامِي مَشْتَمَلٌ الوَاعِ عُنَايَاتِ وَالتَّفَاتِ وَمتضمن اسرار وحقائق  
 ذات وصفات بود نیازمند بجان مشتاق را معزز ساخت میراث اشتیاق که بر قوم شد  
 بوزناره آرزوے دریافت تمام یافت آن جناب لایت مآب را دامن زن گردید  
 و بحر موج تشوق و لعش را در جوش آورد - احقر نیز در اوقات مخصوصه چه در روضه منوره  
 مجدد الف ثانی قدس سره و چه در امکنه متبرکه که دیگر به دعلی نظر الغیب الیشان و اللسان  
 است . و ترقیات در جهات الیشان خواهان س

يَارِ دِيكِرَا بَهْتِ آمِدِيْمَ      مَا اَزَانَ قَصْدِ بَرُونَ خُودِ كَيْ شَدِيْمَ  
 وَجَدْتُكُمْ خَائِبِيْنَ فِي بَحَارِ الوَلَايَةِ الخَاصَّةِ وَمُتَحَقِّقًا بِالمُكَمَّلَاتِ الطَّرِيْقَةِ  
 العَلِيَّةِ النَّقْشِبَنْدِيَّةِ مُحَقِّقًا بِالمُكَمَّلَاتِ السِّلْسِلَةِ العَلِيَّةِ القَادِرِيَّةِ فَكُنَّا لِكُنْهٍ  
 لِكُنْهٍ دُونَ ذَلِكَ بَلْ بَعْضِ النُّوَامِرِ الطَّرِيْقَةِ العَالِيَةِ الِاحْمَدِيَّةِ اَلَيْسَ هَذَا  
 وَالعِلْمُ لِيذِي العَلِيْمِ تَعَالَى ثُمَّ اِنِّي اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بِمُحَامَدِهِ عَلِيٍّ جَمِيْعًا مَا قُلْتُ  
 وَصَنَعْتُ وَاشْهَدُ كُمْ عَلَيَّ ذَلِكَ وَلَمْ يَزَلْ نَزِيْعُوْا مِنْ دَعْوَاتِكُمْ فِي اَوْقَاتِكُمْ  
 وَاسْرَاكُمُ اجْرِي لِيذِكُمْ - وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ - فَيُرَادُ هَا وَا مَلَا فَعَ مُحَمَّدٌ سَلَامٌ خَيْرُ النَّجَامِ  
 مِي رَسَانِدُ -

مکتوب پنجاه و نهم - در بیان منع انکار اولیاء و مواخذه بر ظاهر کلام ایشان و اثبات قطبیت حجة الله حضرت خواجه محمد تقی ثانی مد ظله العالی و در تردید محمد شریف راهبونی به غلام مصطفی صدور یافت .

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ صَلَّطَنِي  
 ابابعد صلاح و فلاح آمین شیخ غلام مصطفی نقل نمود که ملا شریف راهبونی بر مکاشفه که مردم از تو روایت دارند که مقبول او مقبول ماست و مردود او مردود ماست بحث دارد و منطوق آن را انکاری ننماید - مخدوما غم نیست زیرا که اگر این مکاشفه صادق است از نفی او منتفی نمی شود و از اثبات خود محو اثبات نمی گردد - ع چراغ مقبلان هرگز نمیرود .

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَرْيُدُونَ لِيُطْفِقُوا نُورَ اللَّهِ بِأَقْوَابِهِمْ وَاللَّهُ مَعَهُمْ نُورٌ  
 و اگر بالفرض کاذب است احتیاج تردید و تکذیب کسی نیست إِنَّ الْبَاطِنَ كَانَ مِنْهُ حُوقًا  
 عزیز من این دارد در العمل است کار باید کرد و از رد و قبول شریف و وضع نباید اندیشید  
 حقیقت معامله فردا جلوه گر خواهد گشت - صدق و کذب هر یک نزد او سبحانه هویدا خواهد گردید  
 قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَى سَبِيلًا - المنة لله  
 که بخوبی نظر ماسوی او نیست مخطور خاطر ما عدل او نه - کار با او است اسرار با او است .

مطلوب او است محبوب او است قطعه

كَيْتَكَ تَخْلُوُ وَالْحَيَاتُ مَرِيْرَةٌ  
 لَيْتَكَ تَرْضَى وَالْأَنَامُ غَضَابُ  
 كَيْتَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرُ  
 وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابُ

معلوم نیست که وجه تکذیب او از امور ثلثه کدام یک است - انکار اصل الهامات و کرات اهل الله است یا ثبوت چنین امر عالی نسبت باین عاصی یا ثبوت این مکاشفه

بعینہا درباب کسے اگر اول بہت پس قابل آن قابل جواب نیست کہ مخالف اہل سنت  
 است و موافق اہل اعتزال او در ایام صحبت فقر از عقائد اہل بدعت تبری تمام ظاہر  
 می نمود و آثار صدق ہم مفہوم نمی گشت معلوم نیست کہ باز چہ گل شکفتہ و کدام خار در پائے  
 او خلیدہ۔ و اگر ثانی بہت می تواند چہ این حقیر بہ چندین این معائب و نقائص متصف بہت  
 پس ثبوت چنان امر بہ چنین بے قدر محل تردد بود۔ لیکن اگر براہ حسن ظن می رفت و نظر بر  
 رحمت بے علت می کرد و مسلمانی را از وعید و قری الذین کذبوا علی اللہ و جوہہم  
 مسوؤدۃ مخالف می دانست اغلب کہ تا بسر حد انکار نمی افتاد و پادردادی مخالفت  
 نمی نہاد اے عزیز این قدر باید اندیشید کہ اگر این امر من اللہ بہت پس فی الحقیقت این  
 معارضہ اوست سبحانہ فیوشاک بل لا یشک ان یتکون صاحب المعارضۃ  
 مؤیرا للفقار ذوالفقار

اے زردہ بر بے خیران ذوالفقار

و اگر من اللہ نیست پس لا اقل از غیبت نمی گذرد و ہی اشد من الزنا فالخذر علی  
 کل التقدیرین فحتم مع التصوف قرق المراء روزے این درویش در منزل  
 خویش با دوستے صحبت داشت اتفاقاً بیرون منزل شخصی شکوہ عزیزے نمود بگوش این  
 درویش خواند بہ آن بہ ابرو اشارہ کردم کہ لبخند بیہمی گوید۔ آخر الامر در عالم باطن چنان  
 نمودند کہ گوئی ہر دو دست من بہ خون رنگین بہت۔ گفتم این چہ حال بہت گفتند کہ این  
 خون آن عزیز بہت کہ غیبت آن کردہ۔ گفتم بیش ازین نیست کہ بہ ابروے برائے استماع  
 قولے کہ شخصی می گفت کردہ بودم۔ گفتند آن حرف غیبت مسلمانے بود تو بہ استماع آن  
 دلالت نمودی۔ آخر الامر تہمت شد از ان عزیز استعفا نمودم۔ غرض از ایراد این نقل آن بہت

که تابدانی که یک اشاره ابرودرین باب چون متمرچین منعی باشد قیاس باید کرد که نوح  
 درین باب متمرچه چیز باشد ان السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئَلٌ  
 و اگر ثالث است هم ممنوع است زیرا که چون اصل الهام ثابت شد متمرچه بر آن متفرع بود  
 نیز ثابت باشد الا ان یتکون تخالفاً للتصویر القطعیة و لیس فلیس و  
 ان رادعیتهم ذلک فعلیکم الایزاد و علینا الجواب اگر گویند الهام متمر قطع نیست  
 پس به موجب آن حکم بر مغیبات نتوان کرد فان الحکم علی الغیب ممنوع در جواب آن  
 اولاً به طریق منع گویم ای لا نسلیم انہ لیس بمتمر یلقطع كما قال بعض العلماء  
 ثانیاً به طریق معارضه گویم که خلفاً عن سلف من هذه المطابقة العلیة  
 از راه الهام و فراست حکم نموده آمدند و بموجب آن همواره عمل فرموده و صامراً  
 هذه المعنی فیما بینهم کالخبر المتواتر فی الانام مسیره علی الاعلام  
 لا یتکرر الا عنید جاهل من العوام و لندکر ههنا من ذلک شیئاً  
 مناسباً للمقام بسلسله نواجا حضرت نواجه عبدالحق عجد و ان قدس سره فرموده  
 که بر افعال اهل الشکر انکار منما که منکر ایشان هرگز رستگاری نیابد شیخ الاسلام فرموده  
 که خداوند هرگز ابر اندازی با مادر اندازی - شیخ فریدالدین عطار قدس سره فرموده سه

باورع گو برده در عالم سبق  
 بشنود از غیر وحی جان قرا  
 خود نباشد غیر ذلت حاش  
 واجب آمد بر همه خلق ای کیا

شیخ زنجبانی دلی خاص حق  
 گفت هر گو گفته این قوم را  
 نور ایمان محو گردد از دوش  
 زانکه تصدیق کمال اولیا

مولوی فرماید که سه



منکر این قوم این دم در نظر شد مثل سرنگون اندر سقر  
 حضرت خواجہ نقشبند قدس الشہرہ فرمایند کہ بیار گاہ صمدیت عرض کردم کہ ہر چہ  
 من گویم و خواہم آن شود۔ بعد از رد و بدل خطاب شد کہ ہر چہ تو خواہی بچنان شود۔  
 حضرت مجدد الف ثانی فرمودند (ہنی الشد عنہ) الہی چسیت این کہ بہ اولیای خود کردی  
 کہ باطن ایشان زلال خضریت ہر کہ قطرہ ازان چشید حیات ابدی یافت۔ و ظاہر ایشان  
 ستم قاتل ہر کہ بہ آن نگرست بہ موت ابدی گرفتار آمد۔ ایضا فرمودہ اما شخصے کہ منکر آن  
 بزرگ است یا آن بزرگ ازو دربار است ہر چند بہ ذکر الہی تعالیٰ و تقدس مشغول است اما  
 از حقیقت و ہدایت محروم است ہمان انکار او سدا راہ اومی گردد۔ حقیقت ہدایت ازے  
 مفقود است صورت رشد است صورت بے معنی قلیل النفع است و جماعہ کہ اخلص و  
 محبت بہ آن عزیز دارند ہر چند از توجہ مذکورہ و ذکر الہی تعالیٰ شانہ خالی باشند نیز  
 ایشان را بواسطہ مجرد محبت نور رشد و ہدایت می رسد۔ ایضا فرمودہ کہ این دور  
 افتادہ را از خاک مذلت برداشتند و این ندا در سر او در دادند کہ عَفَرْتُ لَكَ  
 وَ لِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَسِيَّةٍ أَوْ بغيرِ وَسِيَّةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ بے تکرار  
 این معنی نواختند بہ حدے کہ گنجایش ریب نماند۔ ایضا فرمودہ سعادت خود در قبول پیر  
 باید دانست و شقاوت خود در رد او نعوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ رَضَاً حَقِّ سُبْحَانَهُ رَا  
 در پس پردہ رضای پیر داشتہ اند تا مرید خود را در مراہنی پیر کم نہ سازد بہ رضیات حق  
 سبحانہ نہ رسد۔ آفت مرید در آزار پیر است۔ ہر ذلتی کہ بعد ازان باشد تدارک آن ممکن  
 است۔ اما آزار پیر را بیچ تدارک نہ توان نمود۔ آزار پیر بیچ شقاوت است مرید را۔ عِيَاذًا  
 بِاللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنْ ذَلِكَ۔ خلل در معتقدات اسلامیہ و فتور در احکام شرعیہ از نتائج

و ثمرات آن است از احوال و مواجید که بیاطن تعلق دارد خود چه گوید اثری از احوال  
اگر با وجود آزار پیر باقی مانده از استدر ارج باید شمرد که آخر به خرابی خواهد کشید و غیر از  
ضرر نتیجه نخواهد داد و السلام و علی من اتبع الهدی - زبده عارفان میر محمد نعمان  
سرور النس و جهان را علیه الصلوة و السلام الا تمان و الا کمان در واقع دیده که به  
ابوبکر صدیق رضی الله عنه خطاب می فرمایند که یا ابابکر فرزندی میان محمد نعمان را بگو که  
هر که مقبول شیخ احمد است مقبول ما است - هر که مقبول ما است مقبول خدا است و هر که مردود  
شیخ احمد است مردود ما است و هر که مردود ما است مردود خدا است - بعد از آن باز فرمودند  
که مقبول تو مردود تو نیز همین حکم دارد فما هو جوابکم فی حق هو لاء فهو جوابنا  
و ما نقل عن المنکر ان هذا الحکم مخصوص بالانبياء فغیر مرضی و مردود  
الحديث بالصحيح انه قال اذا غضبت بلا لا فقد اغضبت ربك و با  
الحديث القدسي من عادی بی و لیا فقد اذنته بالحرب مانا که از رد قبول  
کفر و اسلام نمیده باشد و هذا من قصور الفهم و افة من عدم الممارسة  
یکتب هذه الطائفة العلیة ثالثا بطریق حل گویم که حکم بر غیب نمودن به طریق  
قطع ممنوع است الا من حیث الظن مثل الاحکام الفقهیة فان حلها  
ظنیة و الفقهاء یحکمون باجتهادهم حراما و حلالا من غیر تکبر و  
الانها من اولی من الاجتهاد علی ما حقیقه المحبت در رضی الله عنه اگر گویند  
که حضرت مجدد در مکتوب فرموده که در احکام الهیه احتمال خطا هست و در مابقی مواضع  
دیگر منع ریب شک می نمایند وجه تطبیق چیست گویم که خطا منافی حکم به منع شک نیست  
زیرا که شک در مساوی الطرفين است و المفروض ههنا الظن و لا ینافی

احتمال الخطاء و ان لم یکن واقعاً و لنا غیر هذ الجواب جواب حسن  
 اعضنا عن ایزاده لقصور فهم العوام۔ اسے عزیز اگر منکر این قول خازن  
 الرحمة را کہ در باره این آوارہ وارد شدہ و او ترجمہ نمود کہ نو دیت فی حقہ انہ  
 ضمن لک کما کنت انت لایک فراموش نمی ساخت شاید از استبعاد  
 این امر بازمی ماند و اگر مکتوب حضرت قطب الاقطاب را کہ بنام این گمنام شریف  
 یافتہ و حسن اختتام آن بہ این کلمہ مبشرہ واقع شدہ کہ احقر شمارا از خاصان می شمرد۔  
 و قرب شمارا بیش از بیش می نمود بنظر الفاضل مطالعہ می نمود۔ اغلب کہ در قبول آن توقع  
 نمی ورزید۔ دیگر استماع یافتہ کہ در باب قطب الربانی امام الزمانی شیخ محمد نقشبند ثانی سلمہ اللہ  
 نیز سخنان ناملاکم می گوید و بر خصائص و کمالات ایشان رنگ انکار ظاہری نماید۔ انا  
 لله و انا الیہ راجعون

ترسم آن قوم کہ بر درویشان می خندند در سرکار خرابات کنند ایمان را  
 مناقب و کمالات آن جناب در رنگ آفتاب عالم تاب ساطع دلائح است از انکار  
 منکران مستتر نہ گردد و از کوری خفاش نشان جمال با کمالش نقصان نہ پذیرد  
 خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

در بزرگی این صاحب دولت بسند است مکاتیب علیہ حضرت قطب الاقطابی کہ  
 بنام ایشان صندور یافتہ منها المکتوب۔

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى چه نویسد کہ از مطالعہ  
 رقعہ شریف کہ مشتمل بر الہامات عجیبہ و تکریمات سنیدہ کہ بہ آن ممتاز و سربلند شدہ اند  
 چه قدر خوش وقت و سربلند گردید و آنچه از اسرار خلقت و محبت و تحقق بہ آن کہ از

لوازم الاستتار بہت بہ اجمال مرقوم نموده بودند و مشاہدہ الوار و برکات این شہر مبارک و معائنہ نمودن فتح آسمانہا و ابواب جنان بہ وضوح پیوست این امور است کہ دیدہ عقل و پائے فکر در درک آن خیرہ و در راہ است جز بہ الوار النبی تا سید است نامتناہی بہ آن نہ توان پے برد احتیاج بہ تصدیق این حقیر نہ دارد و مع ذلک تصدیق در تصدیق است۔ واقعہ کہ دیدہ اند و تعبیر آن خواستہ محتاج بہ تعبیر نسبت از کمال مناسبت معنوی خبری دید تا بجای رسیدہ است کہ بہ اتحاد کشید و شرکت در معاملات پیدا شدہ و بجهت تاکید برو یا کفایت نامودہ الامام بہین معنی فرمودہ والسلام۔ اے عزیز منی دانم کہ این انکار او از کدام راہ است از راہ حسد است و لا علاج لہ فاتہ من خبت الباطن و لا ینفعہ وراء الظاہر و لیقر علیہ قولہ تعالیٰ اَمْ یَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰی مَا آتٰہُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ اٰتٰنَا اِبْرٰہِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَ اٰتٰنٰہُمْ مَّا کٰعْظِیْمًا۔ و قولہ علیہ السلام اِنَّ الْحَسَدَ یَا کُلُّ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَا کُلُّ النَّارِ الْخَطِیْبُ یا از راہ علو و بزرگی آن مقامات دفعت و عظمت آن کمالات است پس انکار آن غایت بسے استبعاد است و تخریب مرثواد مطلق راجح سبحانہ از ان بزرگ تر است کہ از قدرت او چیزی بیرون رود مَا کَانَ اللّٰهُ لَیُعْجِزَہُ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّہُ کَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا فیض روح القدس اربا ز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچه مسیحا می کرد یا از راہ آنکہ آن بزرگ را قابل این ہمہ کمالات علیہ نمی دانند بلکہ شرط کمالات باطن حسمت و شوکت ظاہری انکارند فرہذا الخس من الاول لانه مشابہة لِقَوْلِ فِرْعَوْنَ حِیْثُ قَالَ فَلَوْلَا اَلْقِیَ عَلَیْہِ السُّورَةُ اَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِکَةُ

مَدْرِيَيْنِ وَقَوْلِ قُرَيْشٍ حِينَ قَالُوا السَّيِّدُ الرَّسُولُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَامُهُ لَوْلَا قُرْآنُ هَذَا الْقُرْآنِ عَلَى سِرِّهِ لَمِنَ الْقُرَيْشِيِّينَ عَظِيمٌ - وَ  
 قَالَ تَعَالَى فِي رَدِّهِمْ أَهْمُ يُعَسِّرُونَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ  
 مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ أَوْ  
 يَقُولُ الْمُنْكَرُ إِنَّهُ لَيْسَ ذُو كَرَامَاتٍ ظَاهِرَةٌ وَهُوَ بَاطِلٌ لِأَنَّهُ يُنْقَلُ  
 مِنْهُ الثَّقَاتُ خَوَارِجًا كَثِيرَةً وَكَرَمَاتٍ عَظِيمَةً وَأَنَا سَأُتِي مِنْهُ أُمُورًا  
 عَجِيبَةً خَابِرَةٌ لِلْعَادَةِ وَرُبَّمَا أَخْبَرْنَا بِأُمُورٍ قَبْلُ وَقُوْعَهَا وَقَعَتْ كَمَا  
 أَخْبَرُوا لَوْ سَلَّمْ ظُهُورُ عَدَمِ الشَّيْءِ مِنْهَا لَا نَقْدِحُ فِي كَمَالِهِ أَصْلًا لِأَنَّ  
 أَهْلَ الْحَقِّ عَلَى عَدَمِ شَرْطِ الْكِرَامَةِ لِلْوَلِيِّ أَوْ يَقُولُ الْمُنْكَرُ لَوْ كَانَ هَذَا  
 الرَّجُلُ كَمَا يُقَالُ لَأَنكَشَفَ أَمْرُهُ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ زَمَانِهِ وَهُوَ أَيْضًا  
 بَاطِلٌ لِأَنَّهُ لَا يَشْتَرِطُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ فَمَا ظَنُّكَ بِالْوَلِيِّ عَلَى أَنَا أَنْ  
 يَقُولَ أَمْرُهُ مَا اخْتَفَى عَلَى أَصْحَابِ الْكُشْفِ الصَّحِيحِ وَالْفِرَاسَةِ  
 الْمُسْتَقِيمَةِ أَلَمْ تَرَ أَنَّ جَمْهُورَ الْأَحْمَدِيِّينَ اعْتَرَفُوا بِكَمَالِهِ وَجَلَالَةِ  
 قَدْرِهِ وَفَارُوا بِصُحْبَةِ الشَّرِيفَةِ وَاتَّبَعُوا عَلَى مَشِيخَتِهِمْ مُلَازِمَةَ الْعَبِيَّةِ  
 وَرَبِيسِ الْأَحْمَدِيَّةِ الْعَلِيَّةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمَةَ اللَّهِ يَتَنَبَّأُ عَلَيْهِ  
 وَيُصَدِّقُهُ فِي مَعَارِفِهِ وَيُرْسِلُ أَوْلَادَهُ إِلَيْهِ لِلِاسْتِشْرَافِ وَشَيْخِنَا  
 الْكَامِلِ الْمَكْتَلِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ فَرُوحِ بَعْظَمُهُ كَثِيرًا وَيَقُولُ أَنَّهُ أَمِيرُ  
 الْقَافِلَةِ الْإِلَهِيَّةِ وَلَا يَضُرُّهُ عَدَمُ إِدْرَاكِ سَائِرِ النَّاسِ مُعَامَلَتَهُ  
 بِإِلَاحِ الْمُجِدِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَيْفَ يُدْرِكُ أَهْلَ الْوِلَايَةِ الْمُعَامَلَاتِ

الَّتِي نَشَأَتْ مِنْ كَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَاقْتَبَسَتْ مِنْ أَنْوَارِ الرَّسَالَةِ فَضْلًا  
 عَنْ سَائِرِ النَّاسِ. أَوْ يَقُولُ الْمُنْكَرُ أَوْ كَانَ مِثْلُ هَذَا الْكَمَالَاتِ ثَابِتَةً  
 لَهُ لَمْ يَتَوَصَّلْ أَحَدٌ أَهْلُ الطَّلَبِ إِلَى غَيْرِهِ وَلَمْ يَشُنَّ الرَّجَالُ إِلَى مَنْ  
 سِوَاهُ مِنَ الْمُشَافِحِ ضَرْبًا أَنْ ارْتِشَادًا أَتَمَّ وَقِيضَةً أَعَمَّ فَهَذَا  
 لَيْسَ بِشَيْءٍ لِأَنَّ هَذَا فَرِغَ مَعْرِفَتِهِ وَاشْتَهَارِهِ فِي الْعَالَمِ كَمَا هُوَ  
 وَأَمَّا مَحْضُولُ الْفَيْضِ فَلَا يَتَوَقَّفُ عَلَى ذَاتِكَ وَسَيُحْتَمِلُهُ مَا ذَكَرَهُ الْمُجِدِّدُ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَبْدَعِ وَالْمَعَادِ عَلَى أَنَا لِقَوْلِ أَخِي الطَّرِيقَةِ الْعَلِيَّةِ  
 وَطَلَبَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِثْلًا أَهْلُ الرَّهْنَدِ وَالْمَعِينِ وَالْحَوْمَيْنِ  
 الشَّرِيفَيْنِ وَالرُّومِ وَالشَّلَمِ وَمَعَادِ رَأَى الْبُهْرَانِ كَثِيرَةً لَا يُحْتَسِبُ عَدَدًا  
 وَقَدْرَةً أَهْلُ اللَّهِ مَحْدُومِي شَيْخِ عَبْدِ اللَّهِ فِي زَمَانِهِ يَأْتِي دَارَهُمْ كَمَا حَضَرَتْ خَازِنُ  
 الرَّحْمَةِ وَقَطْبُ الْأَقْطَابِ قَدِيسِ بَرِيهَا وَرَنْكَ قَرَانِ السُّعُودِ دِيكِي مَوْجُودِ بُوْدُ  
 وَدَرِنَوَاتِي شَهْرِ مَرْدَمِ خُودِيَا بِهَ شَيْخِي فَرَا مَنُودَهُ بُوْدُ هَرُودِ حَضَرَتْ بِهَ الْفَاقِ اِزْ لِقْصَانِ اِو  
 جَبْرِي دَادَنْدِ عَعَ ذَلِكْ هَرَارَانِ مَرْدَمِ خَوَامِ اِزْ پَيْ شَهْرَتِ تَرْكِ اِسْتِقْبَالِ اِبْنِ قِبْلَتَيْنِ  
 مَنُودَهُ بِهَ اَنْ جَانِبِ رُوْمِي اَوْرَدَنْدِ اِلَى اَنْ يَلْغُ الْكِتَابُ اَجْلَهُ فَعَلِمْنَا اَنْ  
 كَثْرَةَ الْمُرِيدِينَ لَا تَدُلُّ عَلَى كَمَالِ الشَّيْخِ وَلَا قِلَّتَهُمْ عَلَى نَقْصِهِ اَصْلًا  
 اِي غَزِيْرِهِرْ حِينْدِ اَزْمُودِ . وَتَا مَلْمَا مَنُودَمِ اَنْ بَزْرُكْ رَاهِرْ كَزْ مَشْتَاقِ خُودِ نَمَائِي وَ مَسْنَدِ  
 اَرَائِي دِي بَرِ سِرْ كَرْمِي دَرُودِ سِي نِيَا فْتَمِ دَر رَنْكِ حَضَرَتْ مَجْدِ رَضِي الشَّدْعَنَهْ بِهَ اِنْ مَقُولَهْ لِيْرِي  
 هَسْتِ كِهْ مَارَا بَرَا سِي پِيْرِي وَ مَرِيْدِي نِيَا فَرِيْدَهْ اَنْدِ بَا وِلَايَتِ مَنِ كَارِ وِيَا رِ دِيْگِرِ اِسْتِ  
 دَرِيْنِ هَمْنِ هِرْ كِرَا مَنَاسِبَتِ بُوْدِ اِخْذِ نَبِيْضِ مَنُودِ هِرْ كِرَا مَنَاسِبَتِ نَهْ بُوْدِ مَحْرُومِ مَانْدِ اِنْكَارِ

کہ اگر این بزرگ را سرد برگ مشیخت می بود که ناحقہ بہ این معنی می پرداخت ، بیج  
 مریدے در پیش شیخ دیگر رجوع نمی آید و بیج طلبے صادق قبلہ توجہ دیگرے را  
 نمی ساخت بیک از کثرت اہل ارادت در خانہ و خانقاہ یک قدم جاغالی کسے نمی یاسہ  
 اگر آن سرد گل ہجرہ شود رشتے چمن آرا  
 شود از خون لبہل دست گلچین دامن صفا  
 چونچہ چاک گرد گل رخاں افلحت خوبی  
 بیاد وادی وحدت قدم نہ از سہمت  
 کہ ہر مرغے ازین جا عاقبت شہباز بر خیزد

وَقَوْلُ الْمُتَكِرِّمِ أَنَّهُ يَنْقُلُ مِنْهُ أَسْرَارٌ عَظِيمَةٌ فِي غَايَةِ الْكَثْرَةِ وَ  
 التَّوْفِيرِ أَنَّ مِثْلَهَا نَمُ يَنْقِلُ مِنَ الْكَبِيرِ إِلَّا بِطَرِيقِ التَّدْرِجَةِ ثَلُثُ  
 هَذَا أَيْضًا بَاطِلٌ أَنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَعَظِيمَتُهُ أَوْسَعُ مِنْهَا  
 وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ - وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ  
 الْعَظِيمِ - قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَقْلَامُ عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى يَا عِبَادِيَ  
 لَوْ أَنَّ أَدْنَىكُمْ وَأَخْرَجْتُكُمْ وَالسُّكْمُ وَجَنَّتْكُمْ كَانُوا عَلَى أَلْفِ قَلْبِ رَجُلٍ  
 وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مِلْكِ شَيْئًا يَا عِبَادِيَ لَوْ أَنَّ أَدْلَكُمْ وَأَخْرَجْتُكُمْ  
 وَالسُّكْمُ وَجَنَّتْكُمْ عَلَى أَلْفِ قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مِلْكِ  
 شَيْئًا يَا عِبَادِيَ لَوْ أَنَّ أَدْلَكُمْ وَأَخْرَجْتُكُمْ وَالسُّكْمُ وَجَنَّتْكُمْ فَمَا مَوْفِي صَعِيدٍ  
 وَاحِدٍ فَمَا سَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ السَّائِلِ مَسْئَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا  
 عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْخَيْطُ إِذَا دَخَلَ الْبَحْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - ياد دارم  
 کہ حضرت خازن الرحمة قدس الشدرہ قبل از ارتحال خود بیک روز فرمودند و

مرا میدانے بزرگ کہ از عرصہ زمین اوسح می نمود ظاہر ساختند دیدم کہ آن تمام عرصہ  
 خیمہا سے عالی نصب کردند چنانچہ جاے خالی **إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ** بہ نظر نمی در آمد  
 و ہزاران ہزار بر زمین و آرائش موجودند گفتم این جماعہ کیا نند گفتند این عسا کر  
 کہ می بینی ہر سہمہ واقعہ نگاران عبادت تو بودند اینک صلوٰۃ اینک زکوٰۃ نولیان  
 اینک سیام نولیان اینک فلان اینک فلان گفتم سبحان اللہ عبادت من معلوم  
 است این ہمہ مردم چہ چیز می نوشتند گفتند **ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ  
 يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ . أَوْ يَقُولُ الْمُنْكَرُ مَا يَتَفَقَّهُ كَثِيرًا  
 مِمَّا تَقُولُ مِنَ الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ فَعَلَّ بَعْضُ ذَلِكَ لَشَاءٍ مِنْ مَرْتَبَةِ  
 الْخَيَالِ وَإِنْ كَانَ بَعْضُهَا سَحِيحًا لَكِنْ نَظَرْتَهُ بِشُبُهَةٍ فِي الْكُلِّ قُلْتُ  
 هَذَا أَيْضًا بَاطِلٌ لِأَنَّهُ لَمَّا تَبَتَّ جَلَالَةُ قَدْرِهِ وَعُلُوُّ دَرَجَتِهِ فِي الْوَرَعِ  
 وَالتَّقْوَى وَشَيْخُهُ الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ وَصَدَقَهُ وَاشْتَى عَلَيْهِ كَمَا ذَكَرَ وَكَمَا  
 مَتَذَكَّرُهُ إِنْ دَفَعَ ذَلِكَ الْإِحْتِمَالَ لِأَنَّ مِثْلَ هَذَا الْعَارِفِ مَنزَرَةٌ وَعَنْ  
 مَرْتَبَةِ الْخَيَالِ كَمَا ذَكَرَهُ الْمُجِدِّدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبَعِيدٌ مِنَ الْإِنْفِصَالِ  
 كُلِّ الْبُعْدِ نَفِي مَا لَا يَدْرِكُ كَرَمَهُ الْإِحْتِمَالَ قُصُورِ الْفَهْمِ أَوْ أَمْرٍ آخَرَ  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى شِكَايَةَ عَنِ الْكُفَّارِ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَيَقُولُونَ  
 هَذَا آفَاتُ قَدِيمٍ . اِی عزیز قطع نظر از کمالات مذکور این بزرگ را صادق القول  
 می دانند یا نہ . اگر نمی دانند قَائِنِ الْمَفْرُوعِ عَنِ الطَّرِيقَيْنِ الْخَلَّةُ مِنْ وَسْءِهِ  
 وَتَقْوَاهُ وَتَصَدِيقُ شَيْخِهِ تَحْمِيْرًا أَوْ تَقْرِيرًا وَثَنَاءً لَهُ عَلَيْهِ عَلَي رُوسِ  
 الْأَشْهَادِ غَيْرَ مَرَّةٍ حَتَّى كَادَ هَذَا الْأَمْرُ أَنْ يَكُونَ مَتَوَاتِرًا فِي أَصْحَابِهِ**



قَدْ سَتَّ بِرِّي. وَاگر صادق می دانند پس باید که البته اقرار به منصب قیومیت او بکنند  
 زیرا که آن بزرگ در مکاتیب تشریفه نوشتن این معنی را مَقُولًا عَنْ شَيْخِهِ الْقُطَيْبِ  
 الرَّبَّانِيِّ مَعْرُوفَةً بِهِيَ كَمَا سَيَجِيءُ قَلَمًا ثَبَتَ هَذَا الْأَمْرَ ثَبَتَ سَائِرِ مَعَارِفِهِ  
 بِالضَّرُورَةِ قُلْتُ لَوْلَمْ يَثْبُتْ شَيْءٌ مِنْ فَضَائِلِهِ غَيْرَ هَذَا الْمَنْصِبِ لَعَلِّي  
 لَكُنْتُ فِي شَرْفِهِ وَعُلُوِّ شَانِهِ وَتَفَرُّدِهِ

باغِ مَرَاجِحِ حَاجَتِ سِرِّهِ وَصُنُوبِ مَسْتِ شَمْسَادِ سَايَةِ بَرِّهِ مِنْ أَرَاكِمِ مَسْتِ  
 فَالْحَدَرُ كُلُّهُ الْخَذَرُ مِنَ الْإِنكَارِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْحَرَمَانَ الْأَبَدِيَّ عَلَى  
 مَا سَبَقَ مِنْ كَلَامِ الْمُجِدِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تو آسان پندار انکار ما گران است بسیار آزار ما

گویند منصب قیومیت فرع ثبوت اصالت است و ثبوت اصالت محل تردد است  
 زیرا که آن مخالف منطوق عبارت مکتوب حضرت قطب الاقطابی است که در باب امرات  
 تحریر یافته است و آن این است که بیش از دو سه کس معلوم نیست که با این کرامت ممتاز باشند  
 گوئیم که منطوق این عبارت قلت ای باب این معنی است نه حقیقت عدد کما هو الظاهر  
 فَلَا يَدُلُّ عَلَى النَّفْيِ وَآيَةُ أَنْ لَقَطِ مَبَارَكٌ نَقَلَ كُنْتُمْ كَفَى مَا عَدَائِي خَوْفٌ فَرَمُودٌ وَبَدِيعٌ  
 تقدیر ثبوت نقل پس آن قبل از ظهور این امر در باب دیگر باید کرد فَصَارَ مَنْسُوبًا كَمَا  
 قَالَ حَلُّ الْمَعَارِفِ فِي مَكَاتِبِ الْمُجِدِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَاهِيكَ قُدْوَةٌ  
 فِي هَذَا الْأَمْرِ اثْبَاتُ شَيْخِهِ الْقُطَيْبِ الرَّبَّانِيِّ هُنَا الْمَعْنَى لِنَفْسِهِ الشَّرِيفَةِ  
 مَعَ أَنَّ الْمُجِدِّدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا لَا عَنْ غَيْرِ نَفْسِهِ الْكَرِيمَةِ لِأَنَّ نِيَادَهُ  
 لِنَفْسِهِ مَقْبُولَةٌ وَوَيْدِائِي مَعْنَى وَسَدَائِي مَعْنَى هِيَ أَيْ حَقَائِقِي أَكَا شَيْخِ مُحَمَّدٍ بَاتِرِ لَاهُورِي

نقل می کنند که چون من بعرض عالی حضرت ایشان رسانیدم که فقیر بعضی اعضائی خود را  
 به این دولت یعنی طینت اصالت مشرف می یابم فرمودند که می تواند و تنفیج آن بر وقت  
 دیگر موقوف داشتند. غفران پناه محذوفی شیخ عبید اللہ نزد جماعه که احقر یکی از آنها بود  
 نقل نمودند که حضرت قطب الاقطابی قدس سره ترمین فرمودند که آن امر را لازم الاستتار  
 که از زبان درفشان مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ استماع یافته بود و ما هرگز آن را  
 بر زبان نیاورده بودیم و بیچ یکی را از آن محرم نه ساخته بعد از چندین سال همان امر را  
 از زبان محمد نقشبند شنیدیم. و آن خلعت ارشاد که ما را از مجدد رضی اللہ عنہ رسیده بود  
 از ما به محمد نقشبند رسید. و این معنی را آن صاحب دولت در مکاتیب علیّه خود با چندین  
 شواهد بنیات و چندان معارف و اسرار از خلعت و محبوبیت و امامت مطلق ایراد نموده اند  
 اِنْ شِئْتَ تَفْصِيْلَهَا فَعَلَيْكَ بِهَا وَ تَحْنُ نُوْمِرُ دُفِي كَيْسَابِنَا عَكْرًا بِأَمْوَجِزًا  
 مِهَاتِمِّيًّا لِلْفَائِدَةِ وَ تَحْسِينًا لِلْخَاتِمَةِ. اگر گویند که از جمله ملهات آن بزرگ شاد  
 طینت اصالت است مرچندی را از اصحاب خود و آن امر است بزرگ موجب مساوات  
 است به ارباب آن دولت و فریت بر غیر ایشان از حضرات و هُوَ خِلَافُ الْمُحَقِّدِ  
 گویم کبری منوع است زیرا که اساتید با وجود آنکه قلوب است عالی رکما است متعانی. ارباب این مقام  
 فی الحقیقت انبیاء کرام اند علیهم الصلوٰة و السَّلَامَاتُ و طفیل آن بزرگواران  
 هر گرا به این دولت سرفراز و ممتاز سازند لیکن موجب فضل است نه فضیلت پس  
 می تواند که در حضرت رفیع الدرجات آن قدر مناقب و فضائل باشد که در آن ارباب  
 اصالت نه باشد پس بعضی از آن عدیل اصالت بود و بعضی از آن که آن حضرت  
 به آن مقامات ممتاز اند و بی شرکت به آن کمالات متحقق اند موجب فریت زیادتی

برآیند مثل ائمه اراشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم. وقد حَقَّقْنَا هَذَا فِي غَيْرِ  
 هَذَا الْمَوْضِعِ حَالِ كَلَامِ اَنْ تَشُدَّ كَهْ عَزِيْزِ اِنْ تَذَكَّرُ رَا بِرَحَضْرَاتِ اَنْدَرِيْنَ رَهْ كَزِرَا صِلَا  
 فَرِيْتِ لَارِمْ نِيَايِدْ - اَسْ عَزِيْزِ رَهْ لَوْ فَضْلِي الْمَا نَمَايِمِ تَا اِيْنَ شِيْمَهْ لَشْرَا شْرَا مَجُوْ وَ مَسْلَا شِيْ كَرُوْدُو  
 بَعْدَ اِزَانِ مَسْجِدِ كُوْنَهْ دَرِيْنَ يَابِ تَرُوْدُو تَمَانِدْ. يَدَانِ وَ آكَاهِ يَاتِلْ كِهْ اِيْنَ حَقِيْرَا اِزَانِ سِيْرُوْشِنْ  
 تَمِيْرُ حَالِ اِيْنَ شِيْمَهْ نُوَا سْتَهْ يُوُوْمِ وَ مَوْهَنْدْ كِهْ اَسْأَلْتِ يَرْسَهْ نُوْعِ اِهْتِ وَ سِرْ كِيْبَا رَا اِزَانِ  
 اَنْوَاعِ ثَلَاثَهْ اِحْكَامِ وَ اَنْوَاعِ عَلِيْمَهْ اِهْتِ. قِسْمِ اَوَّلِ اَنْ اِهْتِ كِهْ اَنْبِيَا رَهْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِنْ مِمَّا زَا اَنْدِ  
 دِيْكَرِهْ رَا اِدْرَا اِنْ مَدْخَلِ نَسِيْتِ وَ مِنْ اِحْكَامِ الشَّرْعِ وَ عَدَمِ حَيْوَلَهْ اَحَدِ بَيْنِ  
 صَا حِيْبَهْ وَ بَيْنِ ذَاتِ الْوَا حِيْبِ تَعَلُّيْ. ثَا نِيْ اَنْ اِهْتِ كِهْ يَلْقِيَهْ طَيْبِتِ يَكِيْ اِزَانِ  
 بَرُوْرَا اِنْ صَا حِيْبِ شَيْئَهْ رَا مَشْرُفِ سَا زَنْدِ. لَعْنِيْ عَضُوْعِ اِزَا عَضَا سَا اِنْ سَعَادَتِ  
 اِزَانِيْ رَا اِيْهْ اِنْ لَيْقِيَهْ نَقِيْبَهْ مَتَصَوَّرِ سَا زَنْدِ وَ مِنْ اَسْكَامِهْ وَ صُوْلَهْ اِلَى مَقَامِ النَّبِيِّ اَلَّذِي  
 شَرُوْفٌ يَفْضَلُ طَيْبِنَهْ الطَّيْبِيْنَهْ وَ عَدَمِ تَوْسِيْطِ اَحَدِ بَيْنَهْ وَ بَيْنِ حَضْرَاتِ  
 الذَّاتِ بِالْاَحْزَابِ. ثَا لِثْ اَنْ اِهْتِ بَهْ لَوْ سَلْتِ وَ بِيْرَهْ اِزْطَلِيْتِ يَكِيْ اِزَانِ حَضْرَاتِ  
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِنْ سَعَادَتِ مَسْنَدِ رَا مَشْرُفِ سَا زَنْدِ وَ عَضُوْعِ رَا اِزَا عَضَا سَا اِنْ  
 يَرْكَزِيْدَهْ حَقِ بَهْ اَنْ لَوْنِ مَسْرُجِ نَمَايِنْدُو مِنْ كُوَا زِمِهْ اَلْوُصُوْلُ اِلَى مَرَاتِبِ ذَلِكِ  
 النَّبِيِّ وَ يُرْجَى رَفْعُ التَّوَسِيْطِ مِنْ بَيْنِهْ وَ بَيْنِ ذَاتِ الْوَا حِيْبِ تَعَالَى بِشَرْطِ  
 اِلِسْتِقَامَهْ وَ كَيْمَالِ مُتَابِعَهْ صَا حِيْبِ اَشْرَافِيَهْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ وَ  
 اَلْحَيَّيَهْ. وَ اَعْلَمُ اَنَّ الْفَرْقَ الَّذِي ثَبِتَ بَيْنَ الْفَرْقَةِ الْاَوَّلِيْ وَ الثَّانِيَهْ  
 كَذَلِكَ الْفَرْقِ بَيْنَ الثَّانِيَهْ وَ الثَّالِثَهْ اِلَّا اَنَّ لِيْشَاءَ رَبِّيْ شَيْئًا مِثْلَ الْفَرْقَةِ  
 الْاَوَّلِيْ اَوْ الْاَوَّلِيْ وَ الْفَرْقَةِ الثَّانِيَهْ ثَا نِيًا مِثْلَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ حَظَّهُمْ عَيْنُ

الْكَافُورِ يُفَجِّرُ وَدَنَهَا تَفْجِيرًا - اذْهِبْ الْفِرْقَةَ الثَّلَاثَةَ مِثْلُ الَّذِينَ لَصِيْبِهِمْ  
 مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا - قَالَ عَمْرٌ مِنْ قَابِلٍ كَرِيْمًا - بعد از آن فرمودند که  
 بودن تفاوت در مراتب اصالت از لسان گوهر نشان حضرت ایشان در طریق حسین  
 الشریعین استماع یافته بود پس اگر با چندے را از اصحاب خود دیدیم خیر بیشتر ساخته باشیم  
 چه بجائے تردد باشند و کدام منظره مساوات با حضرت عالی درجات بود و یا این همه  
 حق سبحانه قادر است که پس ماندگان را با پیش روان هم عنان فرماید و لاحقان را به فضل  
 سابقان از سابقان گرداند وَمَا ذَلِكُ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ - اے عزیز امت امت محمدی  
 است و ملت ملت مصطفوی است اینجا از ظهور حق چنین غرائب چه عجیب در اینجا از ظهور  
 چنین کواکب کدام تعجب پیر انصار قدس الشریع فرموده -

صدفیران پیغموی مست در هر گوشه دیت اینی گوشه دیدار جوان آمده  
 قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْحَيَّةُ عَلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ  
 گویند اصالت امریت بس عالی ارباب آن باید که این ریاضات شاق و مجاهد شدید  
 باشند گویم که جواب همان کلمه حضرت خواجه بزرگ است قدس الله بنو که کما فضلیا  
 جان برادر اگر ریاضات و مجاهدات سبب چنین امور خطام می بود یا است که مستعدین اولی  
 و النسب می بودند بدان از خاندان احمدیه و سلسله رحمانیه و سخن نوری اجماعه منهم مع  
 حُصُولِ الْكَمَالَاتِ الْخَاصَّةِ وَالْبَشَارَاتِ الْمُخْتَصَّةِ بِهَذِهِ السَّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ  
 فِي تَرْوَةٍ وَعَمِّي بَلِي فِي أَمَارَةٍ وَتَوَلِيهِ وَلَا يَذْكُرُ عَلَيْهِمْ مَعَ أَنَّهُ يَذْكُرُنِي حَقِّهِمْ  
 أَمُورًا مِثْلَهُ لِلْأَصَالَةِ أَنَّ أَوْلِيَاءِي مَحْتَقَبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي - الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ

رَسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ. قَالَ خَاوِزَنُ الرَّحْمَةِ وَالْقَطْبُ الرَّبَّانِيُّ قَدْ سَسِرَ هُمَا  
هَذِهِ الْأُمُورُ مُوَهَّبَةً صُورَةً لَيْسَ فِي حُصُولِهَا سَبَبٌ مِنَ الْأَعْمَالِ الْأَنْعَامِ  
وَلَيْسَ فِي ثَبُوتِهَا مَدٌّ خَلًّا لِلْكَسْبِ وَالتَّعَمُّلِ فِي أَيِّ حَالٍ بَلْ هِيَ عِنَايَةٌ  
أَنْ لَيْتَ خَصَّهَا اللَّهُ فِي عِلْمِهِ مِنْ لَيْثَاءٍ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَجَالِ تَرْهَنِهِ قَالِ  
تَعَالَى ذَرَفُ دَرَجَاتٍ مَنْ لَشَاءٍ إِنْ رَأَيْتَ بِكَ عِلْمٌ وَحَكِيمٌ. اگر گویند آن بزرگوار  
نوشته را بر مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تفضیل می دهد و این خلاف معتقد سلسله رحمت  
است گویم این نقل موضوع و منقحی است زیرا که این احقر از ایشان استکشاف این معنی  
نموده فرمودند معاذ اللہ مَا آتَاكَ هَذَا وَهُوَ كَمَا قَالَ الْمُعَانِدُونَ فِي  
حَقِّ الْمُحِبِّ قَدْ سَسِرَ أَيْ لَيْسَ بِكَ عِلْمٌ وَحَكِيمٌ عَلَى الصِّدِّيقِ الْكَبِيرِ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِيَاذًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ وَلَيْسَ هَذَا أَوَّلُ قَارِئِ وَسْرَةٍ كَسْرَتْ  
فِي الْإِسْلَامِ. اسے عزیز بہ مجر د قول تمام و نماز جرات نمودن بر اہل اللہ بکبر بر ادتاسے  
مسلمانی از مسلمانان دور است و طعن و طرد و دواہی بلکہ عوام الناس بہ نفس گفتمہ اہل عناد از  
طریقہ صلاح و تقویٰ بید چہ بلا شدہ طریقہ حضرات عالی درجات تا حال چونہ شدہ است  
و کلمات بہرہ و اخلاق ایشانان ہنوز پرمردہ نہ گردیدہ۔ این ہمہ زاع و زغن دین کلزار  
اسرار از کلام راہ در آمدہ و این ہمہ خار و خاشاک دین حدیقہ انیقہ چگونہ پیدا گردیدہ  
عزیز من ہر گامہ بر پاداشتن و معائب اہل حقوق در رنگ حقایق و معارف مذکور ساختن  
از شریعت بہت یا از طریقت یا از مروت۔ بزرگان فرمودہ اند کہ اگر کلمہ موہمہ از زبان  
یکے ازین طائفہ سر بر زدہ باشد حتی المقدور تاویل آن باید کہ بشید و بر معانی معروف  
حمل نباید نمود نہ آن کہ آن را بر معنی غیر واقع فرود آورده اہل ان چند را در شورش آرند۔

و نسبتیاب ایشان را به زعم فاسد و ظن کاسد از اهل جہالت و عقلالت شمرند۔ اے عزیز  
 اگر این گفتگو بہ رعایت طریقہ بہت پس آداب حقوق نیز از ان جملہ بہت و اگر بہر شرعی بہت  
 پس طریقت ہمان بہت کہ حق سبحانہ بہ آن دلالت فرمودہ قال عَزَمِنُ قَائِلٌ كَرِيمًا  
 ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ  
 أَحْسَنُ۔ عجائب کار سے بہت ذلتے کہ از بزرگان سابق بہ وقوع آمدہ ہر چند ہر امر غلام  
 شرعی بہت در تاویل آن کوشش می نمایند و حسن ظن را در باب آنها لازم و واجب می  
 شمارند و اگر در مآخض فیہ ایتہام ذلتے در طریقت از تقویہ عوام کالانعام فرو گرفته باشند  
 آن را تک مجلس می سازند۔ در اہ حسن ظن را مسدود ساختہ حصائد السنہ را مطلق اعلیٰ  
 می نمایند۔ قائل یَوَائِيْ اُرْوَعُ مِنْ يَوَائِيْ مُحَمَّدٍ رَايَا جِي دَانِدُو كَالِي رَايَا سَبَبِ اَمْت  
 خلافت طریقت غیر ناجی شناسند۔ این چہ اقصا بہت۔ ع

بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ یو العجبی بہت

غیر من اگر وقوع چنین امر را بہ ایشان علی فرض الحال منسوب نمایم پیش از خطاے کشفی  
 کہ در رنگ خطاے اجتہادی معفو بہت نسبت نہ توان کرد۔ و این ہمہ کمالات را بہ سبب  
 ذلتے بر یاد نہ توان داد۔ نبی بینی کہ حضرت امیر کرم اللہ و بہہ بر حضرت ذی النورین خود را  
 رضی اللہ عنہ تفضل می دادند و هو خِلاَفُ جَمْهُورِ الْاُمَّةِ بَلْ كَا فَاةِ اَهْلِ السُّنَّةِ  
 وَالْجَمَاعَةِ يَعْتَدِرُونَ مِنْهُ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمِ۔ اَنَّ ذَلِكُ مُؤَدِّيْ اِحْتِجَابِ  
 فَلَا يَلَامُ عَلَيْهِ وَكَيْفَ يَلَامُ وَهُوَ لِعُسُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ابْنُ عَمِّ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ  
 وَهُوَ الَّذِي قَالَ اِنِّي لَا اَعْلَمُ بِطُرُقِ السَّمَاةِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِطُرُقِ الْاَرْضِ قَالِحَدْرُ  
 كُلِّ الْحَدْرِ مِنْ هَذِهِ الْجُزَاةِ فِي حَقِّ الْاَكْبَرِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ۔

اے عزیز! حقیر از سرگزشتِ خودی نولید بہ گوش ہوش استماع باید نمود۔ چون این تمہ  
کلمات آن بزرگ بر السنہ نام از خواص و عوام مذکور شد بعضی آن را صدیق و بعضی  
تکذیب نمودند و این درویش دل ریش درین معاملہ تا مل وانی و توجہ شافی بکار برد۔ رایے  
روشن بہ مطلوب یافت و آن استادِ طریقت را بہ حقیقت صادق الاقوال کامل الاحوال شنا  
خست  
اولاً ظاہر آن بزرگ را بہ احتیاط تمام ملاحظہ نمود کلیتِ شریعتِ غرا متجلی دید و در اقوال و  
احوال و اوضاع و اطوار اداہے مخالف صاحب الشریعت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و  
التحیۃ نیافت و در خلوت و جلوت و سفر و حضر بجز حرمتِ صدق و صفا و زہد و تبتل و انقطاع  
از ماسوا بر صفحہ روزگار از ہویا نہ نمود و بغیر از حکمت و موعظہ حسنہ و تحریص بر سنتِ سنیہ  
و اخوان از بدعت دنیایہ و دلالت بر علو ہمت و خلوص طوہت مشاہدہ نیفتاد۔  
ثانیاً اقوال باطن آن جناب را بہ میزان شرع شریف بسنجیدم۔ ہیچ یکے را مخالف لغویں  
قطعیہ خارج اہل حق نیافتم۔ آری علو آن معارف و بزرگی آن اسرار از ان قبل  
ظاہر شد کہ دیدہ عقل ظاہرین از ادراک آن عاجز می شد و باصرہ وہم و خیال از تصور  
آن خیرہ تیرہ می گشت جز یہ نور باطن و ذراست معنوی درک نہ توان کرد۔ کہما وقع فی  
مکتوب القطب الربانی بالجملہ آن بزرگ را مصداق قول سلطان ابو سعید الوائلی  
یافتم کہ فرمودہ سخن طریقت کسے را شاید گفتن کہ اگر ظاہر او را بر اہل زمین عرض کنی ہیچ  
یکے از اہل علم انکار نہ کند۔ و اگر باطن او را بر اہل آسمان عرض کنی ہیچ یکے انگشت عیب  
برو نہ ہند۔ قلت فی نفسہ ہن ہ امور ممکنہ اخربہا رجل صالح فی غایۃ  
الصلاح درع فی غایۃ الورع هو الذی اتی علیہ شیخہ القطب الربانی  
کتباً بحقایق عالیہ و معارف متعالیہ و تحقیقہ باسرار الخلیۃ المحبتہ

وَالْمَنَاصِبُ الْعَظِيمَةُ هُوَ كَتَبَ هُوَ قَدَسَ سِرَّهُ فِي جَوَابِهِ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى مَا  
يُصَدِّقُ كُلَّ ذَلِكَ كَمَا سَبَقَ بَعْضُهُ فِيمَا سَبَقَ فَلَا مَجَالَ لِلْإِنْكَارِ أَصْلًا فَإِنَّ  
الْإِنْكَارَ بَعْدَ ذَلِكَ يَجْرِي إِلَى الْإِنْكَارِ شَيْخِهِ الْقُطُبِ الرَّقَابِيِّ وَإِنْكَارُهُ إِلَى  
إِنْكَارِ الْمُجِدِّدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَوْ بِالْحِجَلَةِ بِوَاقِعًا بَعْدَ تَحْقِيقِ وَتَفْتِيشِ بَسِيرِ  
جَلَالَتِ قَدَرِ آن بزرگوار مثل رای العین گردید و قطبیت و قیومیت آن جناب آنگاه  
لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مِثْلُهُ بِثَبُوتِ بَيُوسَتِهِ صَحْبَتِ تَمَامِ سَعَادَتِ آن عالی منقبت  
را اختیار نمودم

دل رُبایم سخت رعنا بود و حدت در نه ما      دل به هر شوخ نمی دادیم جانے دایم شستم  
بجهد اللہ سبحانہ کہ در زمانِ قلیل فوائد کبیر حاصل روزگار این خاکسار گردید و بِمَالَا  
عَيْنُ رَأَتْ دَلَالَتُهَا سَمِعَتْ بِرُدِّهَا

گر بگویم شرح این بے حد شود      دفترم هفتاد من کاغذ شود

تنبیہ - بزرگانِ طریقت را باید کہ چون یکے از منتسیان آنها یا از طریقِ ادب بیرون  
گذارد و زبانِ طعن بر اہل اللہ دراز نماید زجرش نمایند و از ادب دلالت بہ تسلیم و  
انقیاد اربابِ طریقت فرمایند و غرغری و ذل ذلیل را در باب شریف و وضع مانع نہ شناسند  
قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَيُّنَ هَلَكَ الدِّينُ مِنْ قَبْلِهِمْ اِنَّهُمْ كَانُوا اِذَا  
سَوَّقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوْهُ وَاِذَا سَوَّقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهُسَلِمُ حضرت قطب الاقطابے در باب خواجہ شریف کہ مرشد خود  
اعنی مولانا محمد صدیق لپشاورى را نارضا مند ساختہ ارادہ آستانہ بوسی نمودہ بود مرقوم  
فرمودند از پیر کہ قطع می کنید بکہ می پیوندید مگر از خدا اجل و علی قطع می خواهید بخاطر



مریدان از پیران قطع نمی توان کرد. و بجهت رضا مخلوق از خالق نمی توان برید مشیخت  
 بر خود بستن و به طالبان صحبت داشتن درین وقت از محرمات مطلقه است عجب است که ایمان  
 به سلامت ماند اراده آمدن سر بند دارید. آمدن سر بند یعنی رضا مولانا محض عجب  
 است باز به پیشا در باید رفت و مولانا را راضی باید ساخت. و به میر منصور چنین تکرر فرمود  
 که مقبول یک مقبول همه مردم یکم بود و همه از یکجا قطع نموده بوس ترقی از خاطر شریف بدکنید هر چند  
 رواست که از راه استدراج کشایش در ترقی رو نماید اما از حقیقت و معنی آن بپره است شیطان  
 دشمن قوی است از مکر آن هیچ کس ایمن نیست **فَالْحَدُّ رُكُلٌ الْحَدُّ رُكُنٌ** در جای دیگر است که کشایش  
 در ترقی بر آن متفرع است **فَالْحَدُّ رُكُنٌ الْحَدُّ رُكُنٌ** شیخ عبداللہ القادر بدانی در تاریخ اکبری می نویسد که  
 چون شریف نام مرده در ولایت مذہب الحاد ظاهر سب بادشاهان آن جاے آن را اخراج نمودند از آنجا  
 یہ پیا پیا رسید چند گاہ ترس حال نموده روزگار بسر داد. آخر الامر چون پیشہ ناشالیتہ او بود اگشت  
 ضرر او را متعدی دید والی بجا پور نیز بکلیت تمام اتریش نمود و معترض گشتن حاجی شریف احد العین از  
 جهت محارقه او با حضرت ایشان علی مالک السید شرف الدین لاہوری مسجوع شد یا شد و مطعون  
 شدن شریف نابینا از ترک ادا ت مروجی شیخ عبید اللہ ذکر بگوشش ہوش رسید یا شد و اعتبار  
 یا اولی الا بصائر اگر سند از شریف ہی حدیث مذکور بس و اگر از طریقت نوای مکتوب مزبور بس  
 و اگر از ارباب سلطنت نوای حکایت مسطور بس و اگر از عادت نوای رایت این دو معذور بس  
 و اگر از بیخ کدام عبرت نہ گرفتی مالک لعم التثور بس۔ اے عزیز نقل از لغات بر تو بخوانم۔ تا  
 روشن تر شود کہ حسن ادب با اہل اللہ سرمایہ خیر و سعادت است و بے ادبی با این طالب اللہ  
 علیہ بیخ شقاوت است و آن چنین است کہ مولوی در احوال شیخ حماد و باس آورده کہ یکے  
 از علمائے شام عبید اللہ نام گفته است کہ در طلب علم بہ بغداد رفتم و این سفاداران وقت

رفیق من بود۔ در نظامیہ بغداد بہ عبادت مشغول بودم و زیارت صالحان می کردم و  
 در آن وقت در بغداد غریبے بودی گفتند کہ وے غوث بہت دمی گفتند کہ ہر وقت  
 می خواہد پیدا می شود و ہر گاہ می تواند بہمان می شود پس من و ابن سقا و شیخ عبدالقادر  
 و وے ہنوز جوان بود بہ زیارت غوث۔ ختم۔ ابن سقا در راہ رفت از وے مسئلہ خواہم  
 پرسید کہ جواب آن نداد۔ و من گفتم از وے مسئلہ خواہم پرسید۔ بیہیم کہ چہ می گوید۔  
 شیخ عبدالقادر گفت کہ معاذ اللہ کہ از وے چیرے پرسیم۔ من پیشروے می روم و انتظار  
 بہرکات دے می برم۔ چون بروے در آمدیم وے را بر جاے خود نہ دیدیم۔ یک  
 ساعت بودیم دیدیم کہ بر جاے خود نشسته۔ پس از بہر چشمہ بر ابن سقا نگرسیت گفت  
 دے بتو اے ابن سقا از من مسئلہ خواہی پرسید کہ جواب آن ندانم آن مسئلہ این بہت  
 و جواب آن این۔ ہر آئینہ می بینم کہ آتش کفر بر تو زبانہ می زند۔ بعد از آن بمن نگرسیت  
 و گفت اے عبدالقادر از من مسئلہ می پرسی وی بینی کہ چہ می گویم۔ آن مسئلہ این بہت  
 و جواب آن این۔ ہر آئینہ کہ فرو گیرد ترا دنیا تا بدو گوش کہ با من بی ادبی کردی۔ بعد  
 از آن بہ شیخ عبدالقادر نگرسیت و وے را بخود نزدیک نشانند و گرامی داشت و  
 گفت اے عبدالقادر خداے در رسول خداے را خوشنود ساختی از ادبے کہ نگاہ داشتی  
 گویا کہ می بینم ترا در بغداد کہ بہ منبر بر آمدہ می گویی قَدِّمِیْ هٰذِیْہِ عَلٰی رَقِیْبَةِ کُلِّ وِیِّ  
 اللہ۔ می بینم کہ اولیایے وقت ترا ہمہ گردنہاے خود را سپت کردہ اند اطال و اکرام  
 ترا۔ پس در بہمان ساعت فائب شد۔ بعد از آن وے را ہرگز نہ دیدیم۔ و ہر چہ نسبت  
 شیخ عبدالقادر گفت واقع شد۔ و ابن سقا بہ تحصیل علوم اشتغال بلیغ نمود۔ بر اقران  
 خود فائق شد۔ ملک وے را بر مسالت بہ ملک روم فرستاد۔ ملک روم علمائے سغری را

بادے بہ مناظر فرمود ہمہ را الزام و افحام کرد در نظر ملک بزرگ نمود۔ ملک دخترے  
 بود خوب بویے بہ دے مفتون ش۔ دے را از ملک خواستگاری کرد۔ گفت بہ شرط آن کہ  
 نضرانی تروی اجابت کرد و دختر بویے را د۔ پس این سقا کلام غوث را یاد کرد دست  
 کہ آنچہ بویے رسید سب دے رسید۔ و اما من چون بہ دمشق رسیدم لوزالدین شہید  
 را بر تولیت اگراہ کرد و دنیا بہ من دویے نہاد و سخنے کہ غوث در حق من گفتہ بود دست  
 شد۔ انتہی۔ وَالْمَلَكُوتُ الْمَوْجُودُ هَذَا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعْطٰى لِاَمَّا لِيْ لِمَا  
 اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰى لِمَا مَنَعْتَ۔ شبے تخری فقیر را المہم ساختند کہ قدم تو برگردن  
 یحیح ادلیا ہست۔ چون این تہنی را بہ عرض یہ دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن  
 خلعت ارشاد و تکمیل کہ از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ غیر رسیدہ بود اورا  
 تو پوشانیدند و فرمود ترا با خود مثال ردین یافتم۔ بعد ازان فقیر معروفن داشت کہ  
 خلعت کہ از حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بہ حضرت رسیدہ ہست خلعت قبولیت  
 ہست کہ مدار عالم و معاملہ تکمیل و ارشاد منوط بہ آن ہست۔ این خلعت کہ بہ این احقر  
 عنایت شدہ ہست همان ہست یا غیر آن۔ فرمودند کہ ہمان ہست۔ بعد ازان حال آن حضرت  
 فقیر آثار و علامات آن معاملہ نیز در خود احساس نمود۔ روز دوم از قصہ ارتحال بعد از نماز عصر  
 عنایات خاص از حضرت و اہم البطیات جلت آلاءہ کہ بیرون از حیطہ بیان ہست مشاہدہ  
 نمود و معاملہ قطبیت را البصابت تاب بعد طبل و نفیر در خود یافت وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ  
 سُبْحٰنَہُ۔ اِنْتَهٰی کَلَامَہُ الْقُدْسِیِّ۔ شیخ روز بہان لعلی قدس اللہ سرہ فرمودہ

آنچہ ندیدست دو چشم بہان  
 و آنچہ کہ نشنید دو گوش زمین  
 در گل مارنگ نمودست آن  
 خیزد بیا در گل ما آن بہین

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ - (مَتَّى الرَّقِيبَةُ)

مکتوب شہادت - در بیان بشارت قرب حق و رضامندی وے تعالیٰ بحولف شیخ محمد مراد  
تخریر یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - أَمَا بَعْدُ - برادر گرامی صاحب  
الکمان والرشاد شیخ محمد مراد در مراتب قرب مترقی باطن احوال فقرائے باب اللہ موجب  
محامد الہیہ است و الْمُسْتَوَّلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهِ تَوْقِيَاتٍ دَارَ جَانِكُمْ تَفْصِيلِ احوال  
تو اکثر مذکور و مسطور گردیدہ احتیاج تکرار نیست مجملاً درین توجہ رضامندی و قرب خالص  
و عنایت مخصوص در بارہ شما مفہومی شود - غ فرغت از تو میسرنی شود مارا۔

وَالسَّلَامُ عَلَى أَسْعَدِ الْأَنْبَاءِ وَإِلَيْهِ الْكِرَامِ - از فقیر زادہ اسلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔  
محمد نور الحق در عسکر است - شاید درین نزدیکی برسد - قرب سلطان در گلو افتاد - منجر بخیر باد  
مخدوم زادہ شما یکمال برسد - انوی محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند - برادران کرام شان  
نیز و سایر اہل طریق دعوات خوانند۔

مکتوب شہادت و حکم - در بیان بشارت کشفی در احوال یاران کشمیر و احقر مولف بحجر  
سطور صد دریافت

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - أَمَا بَعْدُ در حق یاران  
چنین مکتوب خاطر گردیدہ است - شیخ محمد مراد او مدار دیار خود است و کلمات خاصہ حضرت  
مجدد الف ثانی قدس سرہ ممتاز است و یہ معاملہ کہ فوق حقایق ثلاثہ یہ طریق صمیمیت متر  
و از اسرار صباحت و ملاحمت بہرہ در اطراف و اکناف از نور او مکتوب است - شیخ محمد یوسف

ابو لایاتِ ثلثہ و کمالاتِ عالیات و حقایقِ ثلثہ مشرف بہت و از ولایتِ محمدیہ علیہ السلام  
 بہرہ مند و رو بہ فوق دارد۔ محمد ولی او بہ طریقِ تبعیتِ باو الدنوش در ولایات و کمالات  
 شرکت دارد اما مقامِ او فی الحال در ولایتِ کبریٰ قربِ علیا بہت درین دلا دخول و لایات  
 علیا متوہم گردید۔ و رو بہ ترقی بہت۔ و عبد الرزاق او کثیر المناہبت بامر شدہ خود بہت  
 و در قطع دو اثر ولایتِ کبریٰ بہت بلکہ از علیا ترقی یافتہ بلکہ داخل فیہا انشاء اللہ۔  
 عبد الغفور ولایتِ صغریٰ اکثر دائرہ قطع نموده۔ ابوالفتح کذلک و رو بہ فوق دار و قربِ کبریٰ  
 رسیدہ۔ عبد الصبور او ولایتِ صغریٰ بہ فناء نفس قدم رسیدہ۔ محمد ہاشم بہ سلوک اجمال  
 مشرف و بذکر بلند زادہ اللہ حضوراً۔ محمد صالح ولایتِ صغریٰ فی الجملہ منازل آن قطع نموده  
 محمد شریف جواری ولایتِ صغریٰ امیدوار دخول آن بہت قبل داخل۔ سید اسماعیل کہ از غیر  
 یارانِ طریقہ بہت آگاہی و صفائی باطن و حصولِ منافع ذکر دارد۔ حافظ احمد غیر از یاران  
 طریقہ قطع منازل سلوک بر طریقہ متقدمین مجملاً نموده و بہرہ از ولایتِ اولیا یافتہ و حصول  
 حضور مشرف شدہ۔ شیخ عبد الرشید انشاء اللہ سبحانہ بہ کمالاتِ مختلفہ احمدیہ مشرف فرمودہ شد۔  
 بلکہ شدہ۔ ایضاً محمد عظیم ملکہ ذکر۔ عبد السلام کذلک۔ عبد الشکور کذلک قرب فناء قلب۔  
 خواجہ سودہ بزاز کذلک۔ عبد اللطیف کذلک۔ محمد اشرف در ترقی بہت۔ صادق شیخ در لذت  
 ذکر۔ ملا حسن کذلک۔ عبد العزیز قرب فناء نفس۔ عبد اللطیف کذلک۔ احمد شیخ فناء قاب  
 وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْاَنَامِ۔

مکتوبِ شہرتِ دوم۔ بہ حقیر مکتوب صدور یافت۔

اَحَدًا اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ اَبَدًا۔ اما بعد تحیہ و سلام مشتاقانہ بہ آن عزیز یگانہ اعنی ابوی  
 شیخ محمد مراد زادہ اللہ کمالاً و اکمالاً موصول باد احوال شکستہ یال موجب محابہ الہی بہت۔

وَالْمَسْئُولُ مِنْ جَنَابِ لُقْدُسٍ سَلَامَتِكُمْ وَإِسْتِقَامَتِكُمْ. چند گاه هست که ازان  
برادر گرامی اخبار و آثار نه رسیده انتظار دامن گیر هست. اولی آنکه پیغم سلسله جنبان باشند  
که اطمینان بخش اجیه هست. زیاده احسان ربانی باد. فرزند ان عزیز و سایر اهل طریق سلام  
خیر انجام خوانند. الجمعه ۹ جمادی اُخری. ازان زمان که بر خوردار کمالات آثار اعلیٰ شیخ عبدالرشید  
متوجه آن سمت شده خبری و خطی ازان جانب نه رسیده و این موجب قلق خاطر است.  
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَوَّلَامِ. از فقیر زاد با اشتیاق دعوت آمیز خوانند.

مکتوب شصت و سوم. در بعضی احوال به کمینه در ولایتان محمد مراد صدور یافت.  
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَلْعَمُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ الْأَكْرَمِ وَعَلَى آلِهِ  
الْأَعْظَمِ. مَا بَعْدُ. مکاتیب شریفه برادر گرامی خداوند معارف سامی شیخ محمد مراد  
رَزَقَهُ اللَّهُ أَعْلَى الرَّشَادِ وَصَوْلَ يَافَتْهُ كُلُّ بِيَامَانٍ آرزو و رحمت زادکم الله کمالاً  
وَإِكْمَالاً وَرُشْدًا وَرِشَادًا سَابِقًا دَرِيَابِ اِحْوَالِ يَارَانِ آن عزیز آنچه بخاطر شکسته  
آمده بود مرقوم ساخته بود معلوم شده باشد. و احقر از توجهات و دعوات غائبانه در  
باره آن محبوب القلوبی غافل نیستم و معالیه رشد و ارشاد شما در نظر ناقص منقش گردیده  
است. الهی متهمات کمالات علیه و خرائین پیغم ظهور مفاصل باد. راضی خان گاه گاه بطریق  
ندرت ملاقات می کنند و سرسری صحبت داشته می روند. هر کس مصلحت خویش نکومی داند.  
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ اِسْمُهُ وَالتَّزَمَ مَتَابِعَةَ الْمُقْتَضَى عَلَيْهِ وَعَلَى  
إِلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامَاتِ اَلْعُلَى. اخوی بر خود دار کا شیخ ولی الله سلام خیر انجام خوانند.  
برای وجه نیست رسیدن شما مناسب به نظری در آید اما بعد استقرار پادشاه در  
موضع زیاده غنایت الهی باد. فرزند پیغم و ارشد سلام و تحية خوانند و مشتاقان داند و در

دعواتِ خویش شناسند سابقاً رسید اشیاے مرسله مرقوم نموده بودند لَقَبَلَّ اللهُ سُبْحَانَ  
 مِنْكُمْ أَخُو مُحَمَّدٍ يَوْسُفَ وَسَائِرِ يَارَانِ طَرِيقِ سَلَامِ تَوَانَدُ .  
 مکتوبِ تشخصتِ چهارم - در ترغیبِ رفاقتِ مفرحین الشریفین از اکبر آباد به احمق  
 العباد صدور یافته -

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - اما بعد - تحیة و سلام اقل  
 الانام به انوی اکرمی شیخ محمد مراد رزقه اللہ الرشد الموصول باد کیفیات و اردات این حدود  
 موجب سپاس بے قیاس الہی است ہوا رہ ترقیات درجات آن برادر گرامی مطلوب است -  
 مکتوب شریف کہ خبر بر استقامت بر شریعت طریقت بود لذات معنوی ارزانی داد اللہ الحمد  
 علی ذلک احقر از دعای ظہر الغیب آن اغرا غافل نیست و متوقع آثار می باشد بلکہ مشاہد می  
 نماید زادکم اللہ دیگر مفہوم خاطر خاطر باد کہ احقر تا امروز کہ سہ شنبہ ہم رنج الاول باشد  
 در مستقر الخلافت اکبر آباد اقامت دارد غم آن دارد کہ در ماہ آیندہ از اینجا بہ بندرسورت  
 متوجہ گردد و هو اللہ میسر لیکل عسیر - اگر درین سفر رفاقت شما میسر می آید چہ نعمتے بود  
 نجبت انوی محمد یوسف ہم بسیار مقتنم بود اما کل شئی بعیندہ ہ بمقدار - والسلام علی  
 سید الانام - مخدوم زاد با ہر ہمہ کمال برسند - یاران طریقیہ سلام خیر انجام توانند - مخدوم  
 چون سفر دور و دراز است امداد دعا بر ذمہ محبت لازم گیرند و فقیر زادہ مرقوم را بہ ختم دعای  
 مغفرت یاد دارند - از ملاحظہ محمد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند از میان قریب الدعوات خوانند -  
 مکتوب تشخصت پنجم - در بیان احوال سفر حج از بندر مخ بہ احمق محمد رصداور یافته است -  
 اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ - اما بعد انوی اکرمی شیخ محمد مراد احسن اللہ الیہ فی  
 المبدع والمعاد - از احقر العباد تحفہ التحیة والسلام قبول نمایند بحسب التقدير مسکین مع

قیام تا به بندر محاکم آن طرف دریای احرار است بعد از مضمی موسوم حج بعد از تفرقه تمام رسید  
 و ناچار در آن دیار انتظار موسم کشیده نشست امید از حضرت کریم آن است که در سال حال  
 که نزدیک هزار و یک صد از هجرت معلی باشد به داعی حج مشرف شده باز به وطن مالون  
 متوجه شویم. تا امر دز که بسیت محرم الحرام باشد در بند فریور اقامت داریم به غم آنکه منتصفت  
 الربیع الاول از اینجا متوجه آن دیار پیرانوار شویم **بِسْمِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ مُخَدَّوْمًا هَرَجًا** مستقیم از  
 دعوات ترقیات شما غافل نیستیم. از شما نیز همی قسم امید داریم **وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ  
 عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الْكِرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ** از احرار زاده ابوحنیفه محمد و محمد تقی سلام خوانند.  
 از سایر یاران سیمای ملاح محمد حمیات خوانند. اخوی شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند.  
 فرزندان آن اغری در حفظ الهی باشند. سایر اهل طریقه نیز.

مکتوب تشرفت و ششم - در شکر مراجعت از زیارت حرمین الشریفین به وطن مالون خود و

ذکر رقعہ سلطان وقت مع لوازم طلبگاری به احرار مولف صدور یافته است

**الْحَمْدُ لِلّٰهِ** - اما بعد تحیة و سلام احرار الانام به اخوی اغری شیخ محمد مراد اراده الله  
 باحسن الارشاد موصول باد. اغمن امت خدای را که این مسکین بے تکمین را مشمول عنایات

ظاهر و باطن فرموده به زیارت حرمین الشریفین معزز ساخته به اطفال و عیال بجز و خوبی باز به دیار  
 مالون رسانید چون احرار به بندر سورت رسید و خواست که متوجه وطن گردد طلب سلطانی و  
 دستخط ظل الهی مع لوازم در رسید. بعد از آن ناچار بے اختیار به اردو رسیده شد  
 چنانچه مورد الطاف و عنایات منعم مجازی بسیار شده و می شود مع ذلک دل را یک برودت  
 خاص ازین امور است بهر نوع می خواهد که ازین جاز و دبر آید و به ارالار شاد برسد و نرجوا  
**مِنْكُمْ الدَّعَوَاتِ الصَّالِحَةِ فِي الْاَدْوَاتِ الْمُرْجُوَّةِ وَالسَّلَامُ عَلٰی النَّبِيِّ وَاٰلِهِ**





می نمود اما مشار الیه بیمار شد. اگر فرصت یافت انشاء اللہ می رسد و اگر نه شهادت  
 لقد وقت بہت بر متعلقان او ترجم بسیار می آید. ترقی ہم از مقام سابق نموده امیدوار  
 فوق بہت و هو سبحانہ قادر علی شفاہہ و ترقی ددجاتہ قال عمر قائلًا کبریا  
 ان علینا اللہدی و ان لنا للاخرة والاؤنی والسلام علی من اتبع الهدی  
 مخدوم زاده شہادانوی شیخ محمد یوسف و سائر اخوان الطریق سلام خوانند. در باب  
 فقیر زاده بابہ عوات ظہر الغیب معاون باشند از ملاحظہ محمد سلام خوانند نیم رمضان تحریر یافت ۱۱۰۵  
 مکتوب شخصت دہم. در بیان سیر اجمالی لطائف مستہ و مایتا سہما من درجات الولاہیات  
 و الانبیاء علیہم الصلوٰۃ و التعلیقات مع حقایق الغریبہ بہ یارے صدور یافت.  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ سَلَّمْنَا عَلٰی عِبَادِہِ الذِّیْنَ اَرْسَلْنَا  
 انسان کہ عالم صغیر عبارت اذان بہت مرکب از اجزای عشرہ بہت کہ اصول اینادہ عالم  
 کبیر بہت. و عالم کبیر عبارت از مجموع کائنات بہت چہ خلق و چہ امر. و پنج اذان از عالم  
 خلق بہت کہ نفس و عناصر اربعہ باشد. و پنج اذان از عالم امر. چنانچہ اصول عناصر  
 اربعہ در عالم خلق موجود اند چہنین لطائف خمسہ مذکورہ در عالمہ امر کہ عبارت از فوق لغز  
 بہت و لامکانیت معروف و متحقق بہت و فوق عرش مجید و تحت اصول یگر اصل قلب  
 لند قلب را بر پنج در میان عالم خاز. و امر فرمودند چہ منتہی بر عالم خلق عرش مجید بہت  
 بہ این وجہ کہ عرش مجید بہت عالم خاز و در دہے را نیز بر پنج گفتند و فوق اصل  
 قلب اصل روح بہت و فوق آن اصل نور و فوق آن اصل خفی بہت و فوق آن اصل خفی بہت  
 چون حق جل و علی خواست کہ انسان را بہ مقتضای حکمت بالغہ بہ این نوع ترکیب دید. بعد  
 از تسویہ قالب ہر یک ازین لطائف خمسہ را تعلق و تعلق بہ این خنجر جسمانی دادہ از فوق

العرش فرود آورده به مقام خاص هر یک را که به آن مقام مناسبت دارد متمکن ساخت۔  
 لطیفه قلب را درین مضمون که در تہ لپستان چپ است و قلب صنوبرش خوانند جادادہ اند۔ و  
 صنوبر لفتش برے آن گویند کہ وے مانند شمره صنوبر مقلوب است و اصل الاصل این لطیفه  
 صفت اصنافی حق است کہ عبارت از فعل تکوین است۔ کمال این لطیفه آن است کہ در  
 فعل حق جل و علی فانی و مستهلک گردد و بہمان فعل بقا یابد۔ این زمان سالک خود را مسئلو  
 لافعل خواهد یافت و افعال خود را از دست داده منسوب بہ حق جل و علی خواهد کرد و فتائے  
 قلب و تجلی فعلی کنایہ از این است و نشانه آن آنست کہ تعلق علمی و حقی بغير حق نماند۔  
 یعنی قلب مطلقاً خود را فراموش سازد بہ حدی کہ اگر سالها تکلف نماید یک لحظه یاد  
 ما سوانہ تواند کرد۔ درین هنگام چنانچہ علم اشیا از وی زائل شدہ محبت اشیا بر طریق  
 ادنی رخت بر بسته باشد و چون سالک بہ فتائے قلب مشرف شد داخل جماعہ اولیا  
 گشت۔ و این قلبی قطع تمام دائرہ امکان کہ عبارت از مرکز فرش تا فرش و از مرکز فرش  
 تا تمامی عالم امر باشد و بی قطع مراتب عشرہ کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودند صورت نہ بندد  
 و نور قلب را بر زرد بیان فرمودند و ولایت این لطیفه زیر قدم حضرت آدم است علی بنینا  
 و علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ہر کہ آدمی المشرب باشد وصول وے بہ جناب قدس از راه  
 ہمیں لطیفه خواهد بود مگر بہ کوشش بی کمال۔ و صاحب این مشرب استعداد حصول یک  
 درجہ از درجات نیگاہ ولایت است مگر بقیس من القاسی لطیفه روح را چون الطن  
 است از قلب مناسب بہ۔ استان زیادہ بود بنا بران وے را بہ جانب راست از سینہ  
 در تہ لپستان جادادہ اند و اصل الاصل این لطیفه صفات ثبوتیہ حق است و یک گام  
 بہ حضرت ذات از فعل نزدیک است۔ سالک بعد از حصول فتائے این لطیفه کہ مربوط است

به تجلی صفاتی صفات خود را از خود مسلوب خواهد یافت بلکه مشورت جناب قدس خواهد دانست  
 لوز این لطیفه لوز مخرج بیان فرمودند. ولایت این لطیفه زیر قدم حضرت ابراهیم است علی  
 نبینا و علیه الصلوٰة والسلام هر که ابراهیم المشرب باشد وصول او به جناب قدس از راه همین  
 لطیفه خواهد بود. بعد از قطع مراتب قلب و صاحب این قلب استعداد در درجه از درجات  
 پنجگانه ولایت است الا یقسر من القاسی. لطیفه بهتر که از روح الطف است و س را  
 نزدیک وسط سینه جاداده اند و اصل الاصل و شیونات ذاتیه است که گامی از صفات  
 به حضرت ذات نزدیک تر است. وصول قدام این لطیفه به تجلی شیونات ذاتیه خواهد بود  
 و لوز این لطیفه را لوز مفید بیان کرده اند و ولایت این لطیفه زیر قدم حضرت موسی علی نبینا  
 و علیه السلام. هر که موسی المشرب باشد وصول او به جناب قدس از راه همین لطیفه خواهد بود.  
 اما بعد از قطع لطائف سابق. و صاحب این مرتبه را استعداد حصول سه مرتبه است از مراتب  
 پنجگانه ولایت. و لطیفه رنجی که از سر الطف است مابین روح و وسط سینه جاداده اند و اصل  
 الاصل این لطیفه صفات سلویه تمزیه است که فوق شیونات ذاتیه اند و حصول قدام این لطیفه  
 به همان صفت است. لوز این لطیفه را لوز سیاه تعین نمودند. و ولایت این لطیفه زیر قدم  
 حضرت عیسی است علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام هر که زیر قدم حضرت عیسی است راه او  
 به جناب قدس از راه همین لطیفه خواهد بود بعد از قطع لطائف سابق الا یقسر من  
 القاسی. و صاحب این مرتبه را حصول چهار مرتبه است از مراتب پنجگانه ولایت.  
 و لطیفه رنجی که الطف و اصل الطائف عالم امر است و اقرب است به حضرت اطلاق و  
 در وسط حقیقی سینه که مرکز است و مناسب است تمام به حضرت اجمال دارد جاداده اند. و اصل  
 الاصل این لطیفه مرتبه است که کالیوزخ است میان مرتبه تنزیهی و میان احدیت مجرده

و تقاس این لطیفه مربوط به تجلی همان مرتبه مقدمه است. و وزیر این لطیفه را وزیر سبز بیافرمودند  
 و ولایت این لطیفه زیر قدم حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم و صاحب  
 این مشرب عالی را بالذات استعداد حصول تمام مراتب پنجگانه ولایت است. این سالک  
 را محمدی المشرب نامند. و چون این مراتب پنجگانه ولایت طے کند تواند که یکی از مرادان  
 باشد چه مرید را تا به این چاراه نمیت ترقی ازین چه ممکن. و چون قدم توفیق در پادیه فوق  
 الفوق نهاد و شروع در کمالات نبوت کند که منصب آن ختم است نه کمالات آن ثم یترت  
 إلى مراتب حقائق الثلاث حقيقة الصلوة و حقيقة القرآن و حقيقة الكعبة  
 ثم إلى مرتبة المحيوبة و المعبودية و الخلقة و الملاحه و الصباحة و يمكن  
 ان يترقى إلى مرتبة کمالات الرسالة و کمالات اولوالعزم بطفيل شو فيه  
 عليه و عليهم الصلوة و التسليمات ثم ياخذ الفيوض عن الاحاد رتبة  
 المجددة بالاصالة لا يتوسط بتوسط المرشد بل يأتي عليه زمان لا  
 يجد حيلولة رسوله و لا نبيه بل ياخذ من هذالك الفيوض بلا واسطة  
 چه رسول هم پیر و مرشد است و این غیر توسط نه از راه استغنا است که آن کفر است بلکه  
 از راه مناسبت و قوت باطن است به آن جناب. چه هر چه سالک می یابد و بوسه می  
 دهند از راه متابعت است. گوئی وقت توسط در میان نباشد آخر منجر به آن است  
 چنانچه بسا اوقات نائب وزیر از نزد سلطان بلا واسطه جواب سوال می گیرد و به تقاس  
 دیدار داکرام مشرف می شود و وزیر را از ان خبر نه بود. اگر چه جهت نیابت است و این مرتبه  
 بانی است اما از راه کمال مناسبت و اعتماد راه شاه بلا واسطه وزیر میسر است و چون یکی  
 از مرادان بتزکیه اجزای عالم خلق و تصفیه عالم مشرف گردد گما مراً لفا بصرفه

جذیب خویش ازان اجزای عشرہ مصطفیٰ و فرنگی این مصلحت را بیات و جدائی پیدا شود و آنچه خوب  
 بطور آید کہ ہر کدامی ازین اجزاء در صورت تنہا میسر نہ بود چنانچہ اجزائی سکنجبین در صورت  
 تنہائی اثر سے دارند و چون ترکیب یا بند ہم نامے دیگر وہم اثر سے دیگر می بخشند ہلکذا  
 قیماً لکن فیہ و بر این تقدیر بیات مصلحت بر جدائی حقائق و معارضے مترتب بہت کہ  
 کار ہر دلی نیست کہ اطلاع بر آن تواند یافت تا بغیر ولی چہ رسد۔ درین مادہ مکتوبے مفصل  
 از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات الشان ایراد یافتہ کہ سبب  
 تفصیل و تفریق است قاطب ہنک ان کنت طالبا۔  
 مکتوب ہفتادہم۔ در بیان وفات شیخ عبد الصبور عرف کون کہ در حضور پر نور رحلت نمودہ  
 بہ حق مقرر صدور یافت۔

اللہم لک الحمد۔ اما بعد۔ ازین مسکن برادر با معرفت و مکن شیخ محمد مراد زادہ  
 اللہ البر شاد و الامر شاد۔ سلام و تحیہ مطالعہ نمایند احوال شکستہ بالی موجب ہزاران  
 محامد ذی الجلال است و المستول من جانب القدر من قریبات در جانتکم۔ مخدوما  
 صلح و تقویٰ مرثت ملا عبد الصبور بہ حمت حق پیوست و انہم فرادان بہ دستان رسانید۔  
 الحمد لله کہ احوال نجیب پیدا کرد و بہ معارف خاصہ مشرف گشت۔ اما معاملہ عمر تا امید جا  
 بود۔ بہ فرزند ان او از فقیر دلا ساد ہند ہمہ این شریف بہ خبر باید چسپید اذ اللہ و اذ الیہ  
 راجعون۔ احوال شریف را ہموارہ نولسیان بودہ تسلی بخش دور افتاد ہا باشند و بے  
 حسن خاتمہ این حقرا یاد آردند و حقیر ادر دعوات ظہر الغیب خویش مشغول دانند۔ دیگر در  
 باب حصول مبلغ فقیر زادہ سعی موفوق نمودہ بر۔ ند کہ درین ایام برائے اسر ضرور فرزندے  
 بسیار محتاج اند و میعاد ہم گذشت بہت۔ والسلام علی سید الانام۔ بر خوردار

یہ کمال برسد از جمیع فقیر زادہا سلام و تحیہ خوانند۔ بہ سائر اہل طریق سلام خوانند از ملا فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و یکم۔ در بشارت بہ حقان آگاہ محمدیان تثنیٰ صدور یافت۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَوَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ اَنُوٰی حَقَّانِ اَکَاہِی شَیْخِ مُحَمَّدِیَانِ  
 وحدت سلام خیر انجام خوانند۔ اقرار از دعائے رقی الیشان غفلت نہ دارد۔ توقع ازان یار  
 عزیز بہنہین بہت۔ روزے در باب شما متوجہ بود چنین در دل رکبند کہ اِنَّہُ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّةِ  
 قَاجَ مِّنَ النَّارِ وَالْقَبْرِ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَہُ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ ابْتِغَى الْهُدٰی۔  
 مکتوب ہفتاد و دوم۔ در جواب رقمہ منقولہ بہ مرزا یوسف بیگ صدور یافت۔

سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ۔ اَمَّا بَعْدُ نَمِیْقَہُ اَنِیْقَہُ رَقِیْمَہُ کُلِّ الْجَوَاهِرِ دِیْقَہُ نَمِ کَشِیْدَہُ کَرِیْدِیْعِ

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

فرط لطفش دریافت ہر سر یافت بر آن آورد کہ امروز زیان خامہ سیدہ جامہ اظہار اتمطار قدم  
 میامن لزوم نموده کلبہ اخراں را یوسفستان گردانید و نقد قلب را بر محبت صرافان  
 دار المعانی و نقادان ممالک سجدانی عرض نہاند۔ باشد کہ بر کشتاد ذاتی خویش اطلداع  
 یافتہ از اچہ حجاب پیرہ مقصود بود و تاقہ پویان و بویان مطلب اعلیٰ و مقصد استی گردد ع  
 تابہرہ در نہ گردد ہرگز کہ بر نہ گردد

ما خود بہ گرد دامن مردے نہ می رسم شاید کہ گرد دامن مردے بہا رسد

وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ مَخْلُوْقِ اللّٰهِ ثُمَّ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ ابْتِغَى الْهُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و سوم۔ در بیان بشارت بہ حقان آگاہ مدار جہان شیخ ولید الحق صدر یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَوَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فَمَسْئَلُ کَمَالَاتِہَا

شیخ عبدالحق سلمه اللہ معلوم فرمایند کہ اس قدر از دعوات ظہر الغیب الشیطان غافل نیست از خدا  
 شریف نیز چنین توقع دارد۔ در باب ہمیشہ غریزہ والدہ فرزند ان الشیطان تو بھی رفتہ بود۔  
 در ان ضمن یک عنایت خاص از جناب قدس در بارہ شان مفہوم گشت در ان میان نظریہ  
 باطن ان برادر نیز افتاد ہم مشمول لطف خاص یافت چنانچہ در عالم مجاز سلطان وقت یک  
 خانوادہ را بہ اختصاص تمام می نوازند و از ان خود ساختہ ممتاز می سازند در باب ہر دوے  
 شما این چنین معنی از ان حضرت جل آلاہہ متصور گردید و بعضی از اخلاق شمارا نیز درین حکم  
 داخل یافت ہذا مَا بَدَا لَنَا وَالْغَيْبُ عِنْدَ الْعَالِي۔ دیگر در باب قضای صلوٰۃ

کہ بروجہ فساد ان متحقق نہ شود یا شبہ در شرایط و واجبات ان راہ نہ یافتہ  
 تامل دارند۔ بلکہ بہ گراہت رفتہ اند۔ اگر شبہ در ان ہا پیدا آید  
 آن صلوٰۃ ادا یا بد مستحسن می نماید۔ تعین ان را یہ کتبہ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

مکتوب ہفتاد و چہارم

مدظلہ العالی در

الْحَمْدُ

قطب ربانی

کہ کرم ذی

متوجہ سفر

زود آمدہ است

لئے فلان مردم کرام

بیب  
 حکیم حقیر  
 شکر و حمد و ثناء  
 و کرم در تمام دیدم  
 می دهم و ہر روز  
 مر ایک نامہ میں  
 در دین برادرا  
 ۲۹ محرم الحرام ۱۱۱۵ھ  
 بدد الف ثانی قدس سرہ صدویا  
 ارادہ خیرا کثیرا



هفت آسمان برپای استقبال بیرون آمده اند۔ و در آن زمان مفهوم می شود که سکنان سبع سموات  
 اطباق نور گرفته بر ابواب اطراف افق برآمده منتظر قدم من اند و فیض و برکات در رنگ  
 باران از افق علی بر اطراف عالم ریزان است چنان که مقربے از مقربان خاص در عالم مجاز  
 به ملازمت سلطان عظیم الشان بشناید و سلطان بهر اغزاز و اکرام او مقربان حضور را به انواع  
 لطائف و انعام به استقبال فرستد و اهتمام تمام در تعظیم و تکریم و سے فرمایند و هم در آن وقت  
 می گویم که امروز بر اے من در سے از آسمان کشوده اند که الی یومنا نذاته کشوده بودند و نام  
 آن در باب العنایت است۔ و مورد دیگر که در حقیقت مہمات این معنی باشد یہ نظر درآمده  
 چون به اوقات آمد مستعد سفر آخرت گشت لیکن مَرَّةً ثَانِيَةً چنان نمودند کہ ہنوز معاملہ  
 نمودن ازین دارد و رہت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُورِ كُلِّهَا۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا  
 اِنْ لَسَيْنَا وَاٰخِطَاْنَا۔ ثانیاً معروض خدمت عالیہ می گرداند کہ روزے بَيْنَ النَّوْمِ  
 وَالْيَقْظَةِ بودم۔ دیدم کہ من امامت می کنم و عقب من تا پیشترین ہر کہ از بنی نوع بشر است  
 در اقتدار نموده است بعد از ان کہ لمحہ بر آن گذشت مفهوم گردید و مشاہد شد کہ جن نیز مانند  
 یاقہ ارادت نموده اند۔ بعد از ان معلوم شد کہ جمادات از اشجار و امدار و احوار و غیر ہا کہ در  
 داندہ اند ہر ہمہ اقتدار نموده اند بعد از ان کہ ساعتے بر آن برآمد منکشف گردید کہ  
 ما خود بہ گرد و اسکنان سموات اند نیز اقتدار نموده۔ بعد از ان امرے دیگر کہ از جملہ مشاہدات مہم  
 وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَافِ الصَّوَابِ۔ ثالثاً معروض آنکہ شبے حضرت سرور کائنات را صلی اللہ علیہ  
 مکتوب ہفتاد و سوم پیامن بہ قریبے تمام در خدمت تمام سعادت حاضر و سلام بر آن حضرت  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ بِمُضَاے مَبَارَكِ نَبِيِّ الْمَلَمِ۔ درین دلائل آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 ت می کنند و می فرمایند کہ اقْرَأْ هٰذَا فَقِیْرٌ جِدَّ جِدَّیْ كُنْمُ ہرگز

نمی توانم خواند. زیرا که آن را بزبان هندی مرقوم نمودند. عرض نمودم که برادر کلان پاره  
 هندی آشنایست اگر حکم شود وے را شریک کنم. اجازت دادند. دیدم که برادر کلان اعسلی  
 شیخ عبید اللہ نیز حاضر آمده شریک مطالعہ شدند. اما هر چند جهد کردیم هیچ روان نہ شد.  
 گفتم برادر خورد محمد کنتی ہم درین امر وقوفے دارد اگر حکم شود اورا نیز شریک سازم اجازت  
 شد. او نیز گویا حاضر است و آمده شریک شد و هیچ کشایش نہ شد. چون از خورد و بزرگ  
 عقده کشایش نہ شد باز التفات فرموده در اواخر آن مکتوب بمن اشاره فرمودند و بر آ  
 تعین بروے خط کنتی نمودند. فقیر بہ بمن ارشاد آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام یک مصرع ہندی  
 ازان بر خواندم مضمونش آنکہ دوست سجانہ ہمراہ من چہ بیرون و چہ اندرون حضرت سلامت  
 توقع کہ ہر سہ ائمہ را تعمیر فرمایند اگر چہ بہ طریق اجمال در حصول بشارت ثلثہ خبرے فرمودند. اما  
 امیدار تفصیل بہت. مجدد ماسہ

عناہتات مارا کردگ ستاخ والسلام علی من اتبع الهدی  
 مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در طلب شیخ محمد یوسف و احقر بہ شیخ محمد یوسف کنت صدوریافتہ بود۔  
 لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اتوی صلاح این شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ اوال فقر موجب  
 حمد الہی بہت وَالْمَسْئُولُ مِنْهُ سُبْحَانَہٗ تَرَقُّیَاتٍ دَرَسًا لَّیْسَ لَکُمْ مَعْلُومٌ نَّمَا یُنَادِیْکُمْ غَرْمٌ احقر  
 این بہت کہ آواخر ماہ ربیع الاول یا اوائل ربیع الثانی از عسکر برآمدہ متوجہ حضرت سرسبز شد۔  
 اگر قصد ملاقات فقر باشد حساب نموده ہمانجا نواہید رسید و اگر تشریف آوردن برادر گرامی  
 شیخ محمد مراد شد نور علی نور و الصلوٰۃ علی النبی و آلہ والسلام۔ ۲۹ محرم الحرام ۱۱۱۱ھ  
 مکتوب ہفتاد و ششم۔ در طلب مولف بزیارت روضہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ صدویافتہ  
 اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اَقْبَلْ بَعْدُ۔ برادر سجان برابر شیخ محمد مراد ارادہ خیرا کثیرا

سلام مطالعه نمایند. ازین پیش مکرر به آن اعتراف نوشته جات رفته. اگر توانند سیکه زیارت رفته  
 علیه و آشتیانه بهمیه حضرات تشابند این مشتاق را بهره در سازند و اگر نه بر رابطه معنویه اکتفا  
 نمایند. لیکن در اخذ فیوض قریب ظهیری ادخل است. قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَيْرُ  
 كَالْمُعَايَنَةِ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبَاءِ وَإِلَيْهِ الْكِرَامُ. وَالسَّلَامُ اخوی محمد یوسف سار  
 اہل طریقہ خصوصاً پر خورداران آن برادر سلام خیر انجام خوانند و از والدہ معنویہ اخوان تحیات نمایند  
 مکتوب ہفتاد و ہفتم. در بشارات عالیہ مختصہ نادرہ در حق مولف و بیان احوال فرزندان

یاران طریقہ مع اعطای خرقة متبرکہ مصحوب شیخ محمد یوسف بہ احترام العباد صد دریافت۔  
 بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ. الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى وَاللَّزْمُ مَتَانَةً  
 الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. آمَنَّا بَعْدَ صِحْفَةِ شَرَفِيَةِ اخوی اگر می شیخ محمد مراد  
 زاده الشاد رشاد وصول یافتہ بر استقامت حال و حصول مقامات اہل کمال اطلاع بخشید  
 ولذات معنویہ از زانی دادع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

ہم برین مرصنیہ جنبہ محیہ را یاد و شاد می نموده یا شنند و آنکہ با وجود حصول مقامات سنیہ و حالات  
 علیہ از راه دید تصور نا امید را کار فرمودہ اند و بشارات حضرات را یکے مجموعہ در تشویش  
 افتادند باید کہ پلئے رجاء غالب داشته بہ ترویج طریقہ علیہ گوشتند و طلبیہ امطابق مشایخ گرام  
 تربیت فرمایند ترقی شمارا اما از اینجا مطالعه می نمایم. خاطر جمع نموده بہ طائف بندگی پردازند.  
 زیرا کہ این دارد اعمل است دار الجزاء پیشتر است مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ أَجَلَ  
 اللَّهُ لَاحِقَ لَفْظٍ قَاتِحٍ هُوَ. آری بعضے از برگزیدگان باشند کہ دنیاے آہنار احکم اخوت  
 باشد اینجا بہ آہنما معاملہ فرمایند کہ دیگران برادران جا وعدہ نموده باشد وَاللَّهُ يَخْتَصُّ  
 بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. بکرم اللہ تبعیت و وراثت بہ این

مقام بزرگ و بمقامات خاصه احمدیه علیّه مکرّم گشته مع ذلک اگر دقیقه از دقائق مانده باشد  
 راه ترقی مسدود نیست حسب رابطه معنویّه و جذبّه باطنیه امید هست که پیر فرودگذاشتن نخواهد  
 کرد. اگر چه صحبت صورتیه در تحصیل چنین امور موثرتر است. اما موانع ظاهری عذر نخواهد جماع  
 مشتاقان است لَعَلَّ اللّٰهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا حَسْبًا قَادِرٌ هَمَّتْ اَنْ يَّجْعَلَ صَوْرَتِي رَا  
 مَانِعٍ قَرِيبٍ مَعْنَوِيٍّ يَسَاوِدُ وَ يَهْرُ ظَاهِرِي رَا حَجَابٍ صَالٍ يَاطُنُّ نَهْ كَرْدَانْدُو هَدُّ كُنْزِ افْرُجُو اَمَّتْ  
 اللّٰهُ الْعَزِيزُ فِي حَقِّكُمْ و دیگر اخوی اغزی شیخ محمد یوسف درین نوبت فرمودند: ای خدا! این را  
 دبه ترقی معتبره مشرف گشته در ولایت احمدی که تحقیق الحقایق است خصله ترقی کرده آن تحقیق  
 با وجود کمزیریت و سستی بی چونی از حد زیاده دارد. آنجا امتیاز تمام پیدا کرده و از مقام  
 صباحت بلکه از ملاحات هم بهره ورگشته و از مقطعات قرآنی نیز نصیب یافته درین هر سه مقامات  
 ردیف شامان امر می شود و اللّٰهُ اعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُورِ كُلِّهَا. در باب فرزندان شما توجه  
 رفته شیخ محمد ولی را داخل ولایت صنعی و به قنای قلب معزز شناخته و شیخ عبدالرشید را قرب  
 قنای قلب دیده. اگر مقید شود امید هست که زود در آنجا سرکشد. والده ایشان بتوفیق ظاهر  
 شد و با شما معیت باطنی مفهوم می شود به کثرت کلمه طیبیه دلالتش فرمایند و بشارت قنای  
 قلب در باره محمد هاشم صحیح است همچنین در باب شیخ اسمعیل که وصول او در ولایت صنعی  
 از لطف دائره تجاوزه نموده باشد و محمد صدق داخل اهل قنای قلب مفهوم شد و صادق را  
 که هم در آن ولایت بر تقدیم راقیه کثرت نفی و اثبات تحریر نمایند وَالْغَيْبُ لِلّٰهِ سَجْمَانَهُ  
 مَا يَنَا لَانُوَا حِذْنَ نَارَانَ لَسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا. وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ و الْاِلٰه  
 الْكِرَامِ. مرتع که چندگاه رفیق احقر می بود و در آوان متبرکه که در مواضع معظمه مشرف شده  
 به شما مرسل شد پوشتند و موجب ترقی شناسند و از والده معنویّه و برادران و نور چشمان

دعواتِ تہنات خوانند۔ سو غایتاً سے شمار سمید قبول باد۔ از شیخ ضلیل الرحمن سلام خیر انجام مطالعہ  
نماید بجز یہ شوال ۱۳۱۰ھ۔ از فدوی خاک پے رحمت اللہ عرض لستیمات بدرجہ عالی قبول باد  
وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَن تَبِعَ الْهُدَىٰ.

مکتوب ہفتاد و ہتم۔ در تعارف میرزا محمد اشرف بمولف نوشتہ ہست  
هُوَ مِنْ مُحَمَّدٍ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تَحِيَّةٌ وَسَلَامٌ أَحقر الانام یہ خوبی اغوی صاحب السعادت و  
الكرامت شیخ محمد مراد اَرَادَ اللهُ كَمَا لَا وَكَمَا لَا موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب ہزاران  
سپاس از الناس ہست وَالْمَسْتُورُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِيهِ تَرْقِيَاتِ دَرَجَاتِكُمْ دَرِينِ لَا  
اقبال منزلت میرزا محمد اشرف کہ از قدیم ہم طریقہ این مسکین اندو بہ اخلاص تمام موصوف اند۔  
آن جامی رسند۔ باید کہ طرح موصیلت در میان آرند۔ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَالسَّلَامُ  
اغوی شیخ محمد یوسف مع اخوان صغار و سائر اہل سلسلہ علیہ سلام خیر انجام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و ہتم۔ در وعظ و نصیحت یہ مرید زاد ہا محمد ولی اللہ و عبد الرشید نوشتہ ہست۔  
هُوَ۔ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ مکتوب مرغوب بر خورداران جان پیوند شیخ محمد ولی اللہ و  
شیخ عبد الرشید وصول یافتہ مسرت تازہ ارزانی داد و زادکم اللہ سبحانہ شوقاً و ذوقاً  
و رُشْدًا و اَرشَادًا اَعْرَ مِنْ جَوَانِي عَنِيَّتِ هَيْتَ تَاوَانِدَا و قَاتِ غَزِيْرًا بِه غَزِيْرِيْنِ اَشِيَا  
صوت نمایند و جواہر نقیسیہ در رنگ طفلان یہ جوز و مویر را گان نہ دہند۔ ارض استعداد شما  
بسیار عالی ظاہری شود مبادا معطل دارند یا تخم فاسد اندازند و ذلک اَشَدُّ مَضْرُوْبًا مِنْ  
الْاَوَّلِ۔ اَرْشَدَكُمْ اِلَى الْبِرِّ شَادٍ وَاَوْصَلَكُمْ اَمْرًا اَلْمُرَادِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
عَلَى سَيِّدِ الْاَنَامِ۔ و از فقیر زاد ہا سلام۔

مکتوب ہشتاد و ہتم۔ در بیان بعضی احوال بہ مولف صدور یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ - أَمَا بَعْدُ - تَحِيَّةٌ وَسَلَامٌ حَقِيرٌ لِأَنَامٍ بَارِعٍ أَفْرَاكُمُ شَيْخُ مُحَمَّدٍ رَادِ أَدَاةَ اللَّهِ  
 بِهِ الْخَيْرَ الْأَعْلَى وَالْمَعَامَاتِ الْأَسْتَى بِمَوْصُولٍ بَادِ أحوالِ تَشَكُّتِهِ بِأَلْ خَيْرٍ مِنْوَالِ اسْتِ -  
 وَلَسْنَا اللَّهُ تَرْتِي دَرَجَاتِكُمْ . وَاسْتِقَامَتِكُمْ وَحُصُولِ تَمَجُّعِ سَائِرِكُمْ - جَوَابِ  
 مَكْتُوبِ رَامِي خَوَاسْتِ - أَمَا حَالِ رَقِيمِهِ لَسْبِيَارِ مُسْتَعْمَلِ بُوْدِ - النِّشَارِ الشَّدِّ عِنْ قَرِيبِ خَوَاطِرِ سَيْدِ - وَ  
 السَّلَامُ عَلَيَّ سَيِّدِ الْأَنَامِ - نَوْرِ شَيْخِ مُحَمَّدِ وَوَالِي الشَّدِّ سَلَامِ خَيْرِ النَّجَامِ جَوَابِ فَكْتُوبِكُمْ - اَنُوِي  
 مُحَمَّدِ يُوْسُفِ سَلَامِ خَوَانِدِ وَيَارَانِ طَرِيقَةِ كَلِمَةِ أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اَمِينٌ - جَنَابِ  
 خَلِيلِ الرَّحْمَانِ سَلَامِ مِي رَسَانِدِ - وَالسَّلَامُ -

مکتوب ہشتاد و نهم - یکمیت مولف صد دریافت

الْمُحَمَّدُ كَمَا لِلَّهِ بِرَادِ رِجَالِ بَرَابَرِ شَيْخِ مُحَمَّدٍ رَادِ أَدَاةَ اللَّهِ كَمَا لِأَنَّ الْكَمَالَ أَرَبِ  
 حَسْبِكُمْ سَلَامِ خَيْرِ النَّجَامِ مَطَالَعِ نَمَانِدِ آه صَدَّ آه اَنْسِي نَهَاتِي اَيْنَ رَاهِ بِرَحَالِ اِقْتَانِ وَ  
 خَيْرَانِ دَرِينِ بَادِيهِ بَا وَجُودِ رَمَقِ سَاعَتِي بَا يَدِ بُوْدِ - زِيَادَةُ زِيَادَةُ هَسْتِ - دِيكَرِ جَوَابِ مَكَاتِبِ  
 گرامی و فرزند می خواست که بنویسد اما حال رقیمه شیخ عزیز الله که از بهرستان  
 خاص خانداں حضرات است و امیدوار لطف اعانت بزرگان مستعمل بود اکتفا بفرین قدر  
 افتاد. وَالسَّلَامُ عَلَيَّ سَيِّدِ الْأَنَامِ - فَرَزْدَانِ گرامی و دوستان سامی شیخ محمد یوسف  
 و غیره سلام خوانند از فقیر البصیفه و محمد تقی و از میان محمد ہادی جیونیز سلام خوانند - از  
 فردی خاص رحمۃ اللہ عرض سلام و تحیہ تمام قبول نمایند -

مکتوب ہشتاد و دوم - در حضور طلبی بہ فرزند می عبد الرشید صد دریافت -

بَعْدُ الْمِنَّةُ لِلَّهِ الْعَمْدُ - أَمَا بَعْدُ . مَكْتُوبِ مَرْغُوبِ بِرُخُورِ دَارِ حَسَنِ الْأَطْوَارِ كَمَالَاتِ  
 شَعَارِ مُحَمَّدِ رَشِيدِ أَرْضِ شَدِّهِ اللَّهُ وَصُولِ يَافِةٍ بِرِمْطَالِبِ كَاهِ سَاخْتِ عِنْدِنَا سَيْدِ نَوْشِ

به این دیار مرقوم نموده بودند مفهوم شد. احترام مشتیاق لقای شماست اما اختیار بدست  
 کردگار است الهی به طریق حسن میسر باد و اجرتکم الله العزیز فی مصیبتکم و زادکم  
 رشدًا و از شداد من بعد اگر توانند غم این جانب نمایند قطع باقی مراتب درجات  
 اهدیه علیه نمایند ششم السلام علی سید الانام از والده معنویه اخوان اخوات  
 دعوات برسد از سایر اهل طریقه دعوات خوانند ازین جا به الهداجد خویش سلام شتیاق  
 انجام رسانند به اخوان ارباب طریق سلام رسانند.

مکتوب شستاد و سوم. در دعوات به احترام مولف صدور یافت.

لله الواحد لا . اما بعد اخوی اغوی شیخ محمد مراد اراده الله ما اسراد  
 للمقرین الیکبار سلام خیر انجام خوانند احوال شکسته بال خیر مال است. المکتوب  
 من جناب قد سیه کراعتکم و استقامتکم و قره عینکم فی شان اولادکم  
 و احفادکم و اصحابکم و الصلوة علی سید الانام و الیه السلام از فقیر زاد با  
 مع والده شان دعوات خوانند اغوی شیخ دلی الشرح برادر و اهل ارادت و منتسبان  
 فی امان الله اغوی شیخ محمد یوسف و همه ارباب طریقه سلام خیر انجام خوانند از طراحت الله  
 شتیاق تمام. بتاریخ ۱۲ شهر شوال ۱۱۱۲ هـ.

مکتوب شستاد و چهارم. الصنابه مولف صدور یافت.

الحمد لله. اما بعد تحیه و سلام احترام الانام بانح اعز اکرم شیخ محمد مراد اراده الله  
 به الخیر الالی و المقامات الاستنی موصول با د احوال شکسته بال خیر منوال است  
 و تسأل الله ترقی در جانتکم و استقامتکم و حصول جمیع ما یریدکم. جواب مکتوب  
 رای خواستم. اما حال رقبه بسیار مستعجل بود الشار الله عنقریب خواهد رسید و السلام علی سید الانام

نور چشمی محمد ولی الله سلام خیر انجام جواب مکتوبکم انومی محمد یوسف سلام خوانند و یاران  
 طرفه کلمه حسن الله الیهم جمعین امین جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند - ۳۰ ذی قعد  
 مکتوب مشتاد و محکم - در جواب سوالات به میان شیخ محمد بلوی صدور یافت -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - حَٰمِدٌ لِلّٰهِ وَ مُصَلِّیًّا عَلٰی حَبِیْبِهِ وَ اٰلِهِ  
 اَمَّا بَعْدُ - از تقریر عبد الاحد هَذَا اَلَا الصَّمَدُ به میان شیخ محمد ارشده الله الارشده استفسار  
 نمودند که اول ارادت از کجا جنید آخر به کجا رسید - گوینده کن کیست و شنونده خطاب  
 الی آخره - الجواب اول ارادت از حضرت لاهوت که آن را مرتبه ذات خوانند از خانه  
 کمون بعرصه بیروز ظهور فرمود و آخر به مرتبه ناموت که آن را مرتبه تقیدات نامند کشید  
 کن عبارت از همین مراتب است - و مخاطب این امر طویل القدر صور اشیاء است که در مرتبه  
 علم مندرج بودند و آن صور علمیه بحمت تعلق از عدم مطلق تمیز یافته قابل خطاب گشتند  
 اے عزیز در حقیقت چنان که گوینده کن اوست شنونده این خطاب هم اوست بخرد  
 مدغیر از تنبیه پیش نیست -

جائی معاد و میدا و حد است و پس مادر میان کثرت موهوم و اسلام  
 روشن تر بشنواصل کائنات صفات حقیقت الهیه است و مرتبه امکان با سر یا دبر برابر  
 فلال مرتبه و جوی است - تعالی آنچه در اینجا نمود است از شیخ و مثال آن عالم اسرار است  
 و هر خیر و کمال که درین نشاء موجود است مستعار و مستفاد از ملک دود است - ممکن  
 بے چاره غیر از تحمل امانت کاره دیگر نه کرده است و خیر آئینه داری جمال واجب  
 امره از دبه ظهور نیامده - درین صورت اگر او را مردم خوانیم شاید و اگر موجود دریم  
 هم تواند - و اگر همه دست گویم جاد دارد و اگر همه از دست گنجایش دارد و هو الالونی



وَالْأَنْسَبُ لِأَنَّ الْوَحْدَةَ حَقِيقَةٌ وَالذُّرَّةُ مُجَازٌ بِنَفْيِ. اے عزیز تاکس از مستجاب  
خود صاف و پاک بیرون بر نیاید به حقیقت این معامله ہے نبرد و از گرداب بعد به ساحل  
قرب سمرتہ بر آرد۔ بہ بیان این ماجرا بہ طریق تمثیل درین چند بیت آورده شده است  
ابیات ۔ ۵۔

خدا گردد خدا گردد هویدا!	کس از خود چون الف بیرون نهد پا
که آن الحاد باشد نزد وانا	حلول و اتحاد آن جانہ دانی
تعالی اللہ تعالی اللہ تعالی	کجا چون را ببے چون راه باشد
بیانا سرکنم زان ستر افشا	درینجا ای جوان تر نسبت فاض
بہ انگشت کنایت سازم ایما	و لے در پرده گویم راز پنهانی
وگرنہ در حقیقت هست یکتا	الف از لفظہ این جہا الف بنمود
الف را اندر انجانیت ماوا	تعدد در لفظ یا سبت وگرنہ
ز لفظہ نسبت نامی اندران جا	الف اصل لفظ باشد اگر سبت
نہ گردد بر زنج کثرت هویدا	الف از وحدت خود بر نیاید
تعین را دران جہا نسبت ماوا	ز کثرت اندر و نام و نشان نسبت
بہد آئین الف بنمود آنجا	ولیکن لفظہ شد آئینہ دارش
ہزار اندر ہزاران آشکارا	دران آئینہ منکر گشتہ زان یک
کہ او خود از الف گردید برپا	نہ گونی لفظہ صفر خالی آمد
در درنگ الف گشتہ هویدا	چو گردیدہ تہی از خویش لفظہ
و لے رہ نسبت آن جا رنگہارا	اگر چه اصل ہر رنگ است آن رنگ

بجز بے رنگی آن جازنگ نبود  
 شد این نیز نگماز آئینه پیدا  
 ز آئینه شد این اشکال الوان  
 طویل و ناقص و خضرا و حمرا  
 درین دفتر بجز از یک الف نیست  
 کتم بر تو عیان زین سر و الا  
 اگر با یا بود تا یا بود تا  
 همان خط الف باشد به هر نوع  
 مقوس گر گنی زاید از ان لون  
 مقوس یا مقوس یا مقوس  
 مدور گر گنی زاید از ان لون  
 الف زین شکل و خط آمد معرا  
 اگر چه بے الف یک شکل و خط نیست  
 از ان یک حرف زیبا اندرین لوح  
 بے کوه و حدت از کثرت گذرن  
 ز تن تن زن گویا از جان جهانها

فصل بالخیر۔ این جا کوه اندیشی خطا نہ کند و کثرت را محض محوت خیال تصور نہ کند  
 و ازین تخمیل پا از ورطہ شرعیست کشیده بہ ہلاکت خسارت سرمدی مبتلا نہ گردد زیرا کہ  
 مجازی بودن این مرتبہ نسبت بہ مرتبہ وجوب است و مہوم بودن او بمقابلہ آنجناب  
 مقدس است۔ وَالْأَفْقَايِقُ الْأَشْيَاءِ وَمُعَامَلَةُ الْأَخْرُويَّةِ مِنَ الْإِلْعَامِ  
 الْأَبْدِيَّ وَالْإِيلَامِ السَّمَوِيِّ عَلَيْهَا مَنْوُطَةٌ حضرت مجدد الف ثانی قدسنا  
 اللہ لبسہ السامی فرمودہ اند کہ مہوم بودن عالم نہ بآن معنی است کہ وجود نمود این در  
 وہم و خیال است و بس بلکہ بآن معنی است کہ خلق این عالم در مرتبہ وہم شدہ وہم دران  
 عالم تقریر و ثبات پیدا کردہ است بکشتی کہ از ارتقاع وہم و اہمان مرتفع نہ شود۔ و  
 از انتقاع تخمیل متخیلان منتفی نہ گردد۔ زیرا کہ ارادہ فاعل حقیقی و حکم مطلق بآن تعلق  
 گرفتہ است۔ و آن نیست محض را بہ قدرت کاملہ است محض ساختہ و آثار و لوازم وجود

وجود مطلق بر دس جاری ساخته و معامله بدی از ثواب عقاب بر دمنوط فرموده است  
صُنِعَ اللَّهُ الَّذِي أَتَقَنَ كُلَّ شَيْءٍ . وَلَكِنَّ هَذَا آخِرُ الْمَكْتُوبِ . وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

مکتوب هشتم در بیان حقایق و معارف الهی که از قبیل مالا عین  
رَأَتْ وَلَا أُذِنُ لَهَا مَعَتْ غالباً بخدمت حق الهی نرسد میان محمد رضا دهلوی مرسل بود.

[در نسخه خطی در سر تیتر سطور شماره آغاز مکتوب ابتدای مضمون این چنین خجالی  
گذاشته شده است از سیاق بیانی وافر محذوف معلوم می شود. چونکه مکتوب بدست  
بر حقایق و اسرار غامضه است. شاید حصه محذوفه از توفیق فتنه قابل استناده  
شد. یا بمطابق متن عَرَفَتْ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ در بیان آوردن گنجایش  
نداشت. وَاللَّهُ أَعْلَمُ. (عبداللہ جان)]

..... بر آن متصور نباشد محال است فَمَا تُؤْذِنُ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ رَبِّ  
زِدْنِي عِلْمًا وَمِنْ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّكُمْ لَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَخْلُبُوا هَذَا  
الَّذِي قَوْلُكُمْ فِي سَيْرِ الصِّقَاتِ . وَأَمَّا بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَى حَضْرَتِ الثَّلَاثِ  
تَقْصِيرُ الْفُوقِ مَحَالٌ ثَلَاثُ الْوُصُولِ إِلَى حَضْرَةِ الذَّاتِ بَعْدَ الْفِطَاعِ سَيْرِ الصِّقَاتِ  
بِالْإِحْمَالِ فَمَنْ بَلَّ دَاغِ مُحَمَّدٍ اللَّهُ سُبْحَانَهُ قَالَ تَرَقَى مِنْهُ إِلَى الْفُوقِ مَحَالٌ  
عَقْلًا وَنَفْسًا فَمَاذَا بَعْدَ الْحَيِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَأَمَّا الْإِحْطَاءُ نَكْتَةٌ فَكَذَلِكَ  
مَحَالٌ فَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَ الْبَسِيطُ مِنْ كُلِّ بَسِيطٍ أَوْ سَعٍ مِنْ كُلِّ دَسِيعٍ بَلَّ غَيْرَ  
مَنْهَا فَالسَّيْرُ الْوَاقِعُ فِيهِ الْمَشَى عِنْدَ الْمُحَقِّقِينَ بِالسَّيْرِ فِي اللَّهِ الْيَضَاءُ غَيْرُ مَنَاهُ وَالْفِطَاعَةُ  
عَرَبِيَّةٌ أَحَبُّ كَمَا سَأَلْتَنِي كَمَا سَأَلْتَنِي فَهَذَا لَقَدْ الشَّرَابُ وَمَا رَوَيْتُ

Marfat.com

ع۔ بمیر و تشنہ مستسقی و دریا ہچکان باقی

قَالَ صَاحِبُ التَّعْوِيفِ وَالْقَوْلُ بِالْأَصْلِحِ يُوجِبُ ذِهَابَ الْقُدْرَةِ وَتَقْدِيرَ  
 فِي الْخَوَائِنِ وَتَجْهِرُ اللَّهُ بِعَلِّ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ إِذَا فَعَلَ بِهِمْ غَايَةَ الصَّلَاحِ  
 فَلَيْسَ دَرَاءَ غَايَةَ شَيْءٍ فَلَوْ أَرَادَ أَنْ تَزِيدَ هُمْ عَلَى ذَلِكَ صَلَاحًا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ  
 وَلَمْ يُجِدِ الَّذِي بَعْدَ اعْطَا بِهِمْ مَا يُعْطِيهِمْ فَمَا يُصْلِحُ لَهُمْ تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ  
 عُلُوًّا كَبِيرًا. إِنْتَهَى. وَلَيَعْلَمَنَّ أَنَّ التَّرْتِيقَ فِي الْمَقَامِ شَيْءٌ آخَرٌ وَمَا نَحْنُ بِصَادِقِيهِ  
 مَمْنُوعٌ وَفِي رَافِعٍ فُلُوكَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ الْوَاصِلِينَ إِلَى الذَّاتِ تَفَاوُثًا وَكَانُوا  
 مُتَسَاوِينَ فِي الْقُرْبِ وَكَانُوا مُحْبُوسِينَ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ وَكُلُّ ذَلِكَ بَاطِلٌ  
 فَإِنْ قِيلَ لَا نُسَلِّمُ أَنَّ التَّفَاوُثَ بَيْنَهُمْ بِهَذَا الْوَجْهِ بَلْ يُوَجِّهُ اخْتِرَافًا بَدَلِ  
 التَّسْلِيمِ فَذَلِكَ جَوَابُنَا فِي مَنَعِ تَصَوُّرِ الْفُوقِ أَيُّهَا الْعَامِرُ بِاللَّهِ لَيْسَ  
 التَّرْتِيقُ وَالتَّفَوُّثُ مِنَ الْعَبَثِ إِلَى الْبَيْتِ وَمِنْهُ إِلَى السَّطْحِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِهَا  
 لَسِيرٌ وَالسُّلُوكُ الْحُرُوكَةُ الْأَيْتِيَّةُ بَلْ شَيْءٌ وَجِدَانِي غَيْرُ مَبْنِيٍّ مَنْ لَمْ يَذُقْ  
 لَمْ يَدْرِ دَرَقُوبٌ مَا يُقَالُ فِي رِسْمِهِ أَنَّهُ حُرُوكَةُ كَيْفِيَّةٌ وَاتِّقَالَ عَلِيُّ بْنُ  
 حَقِيقَةَ إِلَى حَقِيقَةَ هَذَا بِالنَّظَرِ إِلَى مَرْتَبَةِ الصِّغَاتِ وَأَمَّا بِالنَّظَرِ إِلَى  
 مَرْتَبَةِ الذَّاتِ فَهِيَ عِيَارَةٌ عَنْ زُرِّيَادِ الْمَعْرِفَةِ وَالْإِنْفِشَاتِ وَفُوقِ النَّظَرِ  
 إِلَى الْبَطْنِ الْبَطُونِ كَمَا لَيْشُهُنَّ بِهِ الْكُشْفُ الصَّحِيحُ هَذَا حَقِيقَةَ الْأَمْرِ  
 عِنْدَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ تَعَالَى قَوْلُنَا مِثْلَ الرَّوِيَةِ الْآخِرُ وَبِهِ تَوْمِنٌ  
 بِهَا وَلَا تَشْتَغَلُ بِكَيْفِيَّتِهَا. قَوْلُكُمْ هَذَا صَرِيحٌ فِي الْكَيْفِيَّةِ لِلرَّوِيَةِ وَلَيْسَ لَكُمْ  
 الْمُنْتَبَهَ لِلْوَسْوَاحِ وَكَلَاهَا بِمَا كَيْفَ تَلْتَابِلُ مَصْرُوحٌ بَعْدَ الْكَيْفِيَّةِ وَكَثِيرًا مِمَّا

يَقَعُ مِثْلَ هَذَا التَّسَامُحِ فِي الْعِبَارَاتِ وَالسِّيَاقِ شَاهِدٌ عَدْلٍ  
 لِلْمَدَارِيِّ قَالَ لِبَعْضِ الْكِبَرَاءِ عَنِ حَقِّ ذَاتِهِ تَعَالَى أَنَّهُ مَجْهُولُ الْكَيْفِيَّةِ أَيْ  
 لَا كَيْفِيَّةَ لَهَا ثُمَّ التَّنْبِيهُ فِي بَعْضِ الْأُمُورِ لَا يَسْتَلْزِمُ الْمِثْلِيَّةَ كَمَا بَيَّنَّا  
 فِي الْبَيَانِ وَبَعْدَ التَّسْلِيمِ فَكُونَ أَمْرَيْنِ غَيْرِ مُتَكَيِّفَيْنِ هُمَا ثَلَاثِينَ غَيْرِ مُسْتَلْزِمِينَ  
 لِلْكَيْفِيَّةِ كَمَا فِي جَمِيعِ صِفَاتِهِ تَعَالَى قَوْلُنَا إِذَا سَمَّوْا رَسْمٌ بَلَدٌ شَتَّى قَبْلَهُ تَوْجِهٌ تَنْزِيهِ  
 مَطْلَقٌ وَغَيْبٌ صَرَفٌ يَأْبَى سَأَلَ أَنَّ اللَّهَ يُجْرِبُ مَعَالِي الْمُهْمِ قَوْلَكُمْ التَّوَجُّهَ  
 لِنِسْبَةِ بَيْنِ الْمَتْرُوبِ وَالْمَتَّوَجِّهِ إِلَيْهِ فَلَفْظُ التَّوَجُّهِ إِسْمٌ وَذَاتُ الْمَتَّوَجِّهِ  
 رَسْمٌ قَلَامِيٌّ التَّوَجُّهُ مُطْلَقًا قَلْنَا إِنْ أَلَّ اللَّهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَيْهَا  
 الْعَارِفَاتُ فَإِذَا السُّدَّ بَابُ الْمَعْرِفَةِ وَالْوِلَايَةِ وَانْتَهَى لِأَنَّهَا لَا تَحْصُلُ إِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ  
 وَالنِّسْيَانِ عَنْ جَمِيعِ مَا نَسِيَ بِمَا سِوَاهُ فَلَوْلَا ذَلِكَ لَمَا حَصَلَتِ الْمَعْرِفَةُ وَلَهَا تَسْتَرْ  
 الْوُصُولُ إِلَى الْحَقِيقَةِ كَمَا نَطَقَتْ بِهِ السُّنَّةُ الْقَوْمُ الْكَافَّةُ سَه

بسیج کس یا تانہ گردو او فنا نیستاره در بارگاه کبریا  
 وَلَا يَغْرَتُكُمْ قَوْلُ صَاحِبِ التَّرْجَمَةِ س  
 گویند عذراں خود چه تابی  
 گم شو که چو گم شوی بیابانی  
 چون گم شوم آن گم چه یابم  
 از گم شدنم پس او چه می خواست  
 این نکتہ نمود نا صوابم  
 یا بنده اگر کسے دگر خاست

قَالَ هَذَا مِنْ جَنْسِ تَدْقِيقَاتِ الْقَلَّاسِقَةِ وَلَيْسَ مِنَ الْمَعَارِفِ فِي شَيْءٍ  
 وَلَا يَنْبَغِي لِلسَّالِكِ أَنْ يَقُولَ بِهِ وَلَوْ تَرَى أَنَّ الْمُحَقِّقِينَ كَيْفَ أَخَذُوا  
 وَكَيْفَ طَعَنُوا وَرَدُّوا عَلَيْهِ وَأَجَابُوهُ بِأَجْرِيَّةٍ شَارِفِيَّةٍ كَافِيَةٍ مَعَ

كَوْنِ الْكَلَامِ بَعْدَ التَّكْلِيفِ قَابِلًا لِلتَّارُوقِ وَتَمَحُّنٍ بِمَعْرِزٍ عَنِ الْمَفْصِيلِ وَلَكِنْ  
 نَذِيرٌ مِنْ كَلَامٍ قُدْوَةِ الْمُعَارِفِ الْكَامِلِ خُورِجِ احْرَارِ نُورِ اللَّهِ مُرْقَدٍ مَا  
 يُفِيدُ فِي هَذَا الْمَقَامِ قَالَ قَدَسَ سِرُّهُ وَبَعْدَ تَحَقُّقِ فَنَاءِ ذَاتِ السَّالِكِ وَصِفَا  
 أَنْ رَقَاهُ اللَّهُ بِسُحَّانِهِ وَأَوْصَلَهُ إِلَى الْبَقَاءِ يَهْبُ لَه نُورًا مِنْ عِنْدِهِ فَيُشَاهِدُ  
 بِهِ فَإِنَّهُ لَا مُشَاهَدَةَ لَهُ غَيْرُهُ تَعَالَى شَانُهُ ثُمَّ لِيَعْلَمَ أَنَّ خِلَافَ الْإِصْطِقَاتِ  
 وَالْإِعْتِبَارَاتِ الثَّابِتَةِ لِلذَّاتِ لَا يَزِمُ لِمُنْتَوِجِهِ الذَّاتِ تَعَالَى كَمَا لَقُرَّرَ وَأَنْتُمْ  
 الْيُنَا قُرْتُمْ إِلَى ذَلِكَ تَكَلِّفَ حَذَتْ اسْمُهُ وَرَمَمَهُ وَحَذَتْ إِعْتِبَارَاتِ نَفْسِهِ  
 قَوْلَكُمْ التَّنْزِيهِ وَإِنْ كَانَ أَقْرَبُ الْمَقَامَاتِ إِلَى الذَّاتِ فَهُوَ مَقَامٌ وَرَيْسٌ فِي  
 الْحَقِيقَةِ مُقِيمٌ وَلَا مَقَامٌ قُلْنَا لَعَلَّ الْمُرَادَ بِالْحَقِيقَةِ هُنَا مَرْتَبَةُ الذَّاتِ الْبَحْتِ  
 وَلَا مَعْنَى لِنَفْسِهِ عَنْهُ سُبْحَانَهُ فَهَذَا الطُّفُّ وَعِنَايَةُ الْيُنَا دَرْجُوعِ الْبِقَاتِ  
 بِالْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِنَا بَلْ إِلَى قَوْلِ الْمُحَقِّقِينَ كَافَّةً وَهُوَ أَنَّ كُنْهُ الذَّاتِ  
 بِرَيْسٍ عَنِ الْإِدْرَاكِ وَمَعْرِضٍ عَنِ الْإِصْطِقَاتِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ فَلَا يُشَارِبُ بِإِشَارَةٍ  
 وَلَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ

در افکنده دت این آوازه از دوست      کرد بر دست دت کوبان بود پوست

قَالَ أَصْدَقُ الصَّادِقِينَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا تَخَالِطُهُ الظُّنُونُ وَلَا  
 يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ قَالَ ذُو النُّونِ أَلْتَفَكَّرْتُ فِي ذَاتِ اللَّهِ جَهْلًا وَالْإِشَارَةَ  
 إِلَيْهِ شُكًّا وَحَقِيقَةَ الْمَعْرِفَةِ حَيْرَةً .      قطعه سه

آفاق روشن و مبرتابان پدید نیست      پر شور عالی و نمکدان پدید نیست  
 از مهر تابنده و از قطره تا محیط      چون گوی در تردد و چون پدید نیست

قَالَ حُسَيْنُ ابْنُ مَنْصُورٍ قَدَّسَ سِرُّهُ لَمْ يَسْبِقْهُ قَبْلُ وَلَا يَقْطَعُهُ بَعْدُ وَلَا يُصَادِرُهُ مِنْ وَلَا يُوَافِقُهُ عَنَّا وَلَا يَلَاصِقُهُ إِلَى وَلَا يَجِلُّهُ فِي وَلَا يُؤَامِرُهُ أَنْ وَلَا يَظِلُّهُ فَوْقَ وَلَا يَقْلَهُ تَحْتَهُ وَلَا يُعَايِلُهُ حَذَاءً وَلَا يُزَاحِمُهُ عِنْدَهُ وَلَا يَأْخُذُهُ خَلْفَهُ وَلَا يَجِدُّهُ أَمَامَهُ وَلَا يُظْهِرُهُ قَبْلَهُ وَلَا يُفْنِيهِ بَعْدَهُ وَلَا يَجْمَعُهُ كُلُّ وَلَا يُؤَجِدُّهُ كَانَ وَلَا يُفْقِدُهُ لَيْسَ لِقَدَّمَ الْحَادِثِ قَدَمٌ وَلَا لِعَدَمِ وَجُودِهِ لَيْسَ لِذَاتِهِ تَلَيُّفٌ وَلَا يَفْعَلُهُ تَكَلُّفٌ وَقَالَ الْكَلَابَادِيُّ عَن بَعْضِ الْأَكَابِرِ عَرَفَتِ الْخَلْقُ بِاللَّهِ أَشَدُّ هُمْ تَحَدُّرًا فِيهِ قَالَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ قَدَّسَ سِرُّهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْتَجِيبُ بِحَمِيدِهِ أَنَّ الضَّهِيرَ رَاجِعٌ إِلَى الشَّيْءِ بَاطِنٌ تَسْبِيحٌ أَحَدٌ لَا يَصِلُ إِلَى جَنَابِ قُدْسِهِ تَعَالَى وَقَالَ الْمُؤَلَّوِيُّ قَدَّسَ سِرُّهُ أَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ إِهْلَاقِهِ وَلَا يُصْلِحُ أَنْ تَحْكُمَ عَلَيْهِ أَوْ لِعُرْوَةٍ يَوْصِفُ أَوْ يُضَافُ إِلَيْهِ بِإِضَافَةٍ قَالَ الْمُؤَلَّوِيُّ قَدَّسَ سِرُّهُ

تو چہ می جفتی بہر اسم اسے غلام  
چون عشق آیم نخل باشم از ان

حق منترہ ہست از ہر اسم و نام  
ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان  
قَالَ صَاحِبُ كَلَشِينِ سِرِّهِ

مجال محض دان تحصیل حاصل

بُود اندیشہ اندر ذات باطل

قَالَ الْمُجِيدُ الْأَلْفِ الثَّانِي قَدَّسَنَا اللَّهُ بِسِرِّهِ الْأَسْنَى - هِرْكَزَنَ بِرِسْمِ خَدَكَيْهِ رَاكَةً دَرِ حَيْطَةِ شَهْوَدٍ رَايِدًا تَحْمِيلًا وَتَوَهُّمًا كَرْدِ عِ آن لَقَمَةٍ كِه دَر دِهَانِ نَه كَنْجِ طَلِيمِ فَمِهِمْ مَنْ فَمِهِمْ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ التَّحْقِيقِ فِي قَوْلِ مُوسَى حِينَ أَجَابَ فِرْعَوْنَ وَقَدْ سَأَلَهُ عَنِ مَا هِيَ الْحَقِّ بِقَوْلِهِ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا هَذَا مِنْ يَابِ اسْلُوبِ الْحِكْمِ حَيْثُ سَأَلَ عَنْ مَاهِيَةِ  
الْحَقِّ الْمُتَّبَعِ بَيَانُهُ وَاجَابَ عَنْ ثَابِرَةِ الدَّالَةِ عَلَى صِدْقِهَا

جاپا ہر آب گشت و لما ہر خون  
تا صیبت حقیقت از پس پرده برون

لِلَّهِ دَرَجَةٌ حَيْثُ قَالَ صَبِيتْ وَلَمْ يَقُلْ كَيْسَتْ قَوْلُنَا الْمَقْصُودُ هُوَ الْوُصُولُ  
لِلْأَحْصُولِ قَوْلُكُمْ لَعَلَّاهُمْ مِنْ قَوْلِي صَعِبَ الْحُصُولُ قُلْنَا بَلْ مِنْ  
قَوْلِهِ سُبْحَانَہُ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عَلِمًا قَوْلُكُمْ لَا يَجُوزُ إِطْلَاقُ الْكَلَامِ  
الْقُدْسِيِّ عَلَى كَلَامِ نَبِيِّهِ فَلَيْفَ وَلِيَّہُ قُلْنَا إِنْ كَانَ فِيہِ أَقْرَبُ صَبِيتْ وَخَيْرٌ  
مُعْتَبَرٌ فَعَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ وَالْإِفْلَاحِ يَحْكُمُ بِالْحُرْمَةِ فِي شَيْءٍ فَإِنَّ الْأَصْلَ  
فِي الْأَشْيَاءِ الْأَبَاحَةُ عَلَى مَا قَالُوا لَعَلَّاهُمْ قَسَمُوا الْحَدِيثَ إِلَى قُدْسِيٍّ وَ  
غَيْرِ قُدْسِيٍّ وَلَا يَجُوزُ فِي الْأَحَادِيثِ إِطْلَاقُ هَذَا عَلَى ذَلِكَ لِلِاسْتِبَاحَةِ وَ  
حَيْثُ لَا اسْتِبَاحَةَ لِأَبَسَ تَمَّ لَمَّا كَانَتْ الْأَرْضُ مِنْ مَقْدَسَةٍ وَالْبَيْدَةُ قُدْسِيَّةً  
كَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ وَالْوَلِيِّ مَقْدَسًا وَقُدْسِيًّا بِالْأُولَى فَإِنْ قِيلَ الْقُدْسُ مِنْ أَسْمَاءِ  
اللَّهِ تَعَالَى فَهَلْ يَجُوزُ إِطْلَاقُهُ عَلَى غَيْرِهِ قُلْنَا لَيْسَ مِنَ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى  
لَهُ تَعَالَى حَتَّى لَا يَجُوزُ ذَلِكَ وَلَوْ سَلَّمَ فَهَذَا مِنْ قَبِيلِ قَوْلِهِمْ الْأَسْرَارُ  
بَلِيَّاتُ الْإِلَهِيَّاتِ فَحِينَئِذٍ لَا تَحْذَرُ أَصْلًا أَيُّهَا الْعَارِفُ بِاللَّهِ إِطَالَةَ  
الْمَقَالِ وَكَثْرَةَ الْقَبِيلِ وَالسُّوَالِ لَا يَزِدَادُ إِلَّا وَحُشَّةً لَا تُورِثُ إِلَّا نَفْرَةً  
فَالْتَقْلِيلُ أَحْرَى مِنَ التَّطْوِيلِ وَالْإِيْمَانُ أَقْرَبُ مِنَ الْإِعْجَابِ

خمشي فیض دیگر می دید دیوانہ مارا  
چراغ کشته روشن می کند دیرانہ مارا

وَنَحْنُ نَرْجُوا مِنْ جَنَابِكُمْ الْأَدْعَاةَ صَالِحَةً فِي أَدْوَابِ مَرْجُوَّةٍ وَهَذَا لِسَانُ حَالِنَا



ما خود به گردان مرد نمی رسم شاید که گردان مرد بیمار شد  
 ثُمَّ كُنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْتُبَ لِعَبْسِ أَشْعَارِ فَأَحْسَنَ لِيَشْرُفَ بِمَطَالِعَتِكُمْ لَكِنَّ أَعْرَضْنَا  
 عَنْهُ خَوْفًا مِنَ الْمَلَالِ وَالتَّفِينَا عَلَى هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ

کجا مردزه دارد تا بن بے مجالش را  
 که پیش چشم خورشید شبنم آفتابش را  
 نه گنج نشاء وحدت درین خمیانه کثرت  
 ازین نه شیشه سردن با فقم موج تراشش را

در خانه ما جلوه گر آن رشک چمن شد هر خار و خس گلشن ما برگ سمن شد  
 عمر لسیه که در حلقه زلف تو اسیریم مجنون ترا خانه زنجیر وطن شد  
 سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 مکتوب هشتاد و نهم - در بیان تحقیق اشارات و انتقال منصب قیومیت به قطبی  
 و مرشدی مد ظله العالی و بایناسبه به مولف صدور یافت -

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى أَمَا بَعْدُ صَحِيفَةٌ شَرِيفَةٌ  
 برادر بجان برابر صاحب الرشید و الارشاد شیخ محمد مراد زاده الله کمال الاصول یافته  
 موجب شگفتگی گردید ع ای وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی -

این سلسله را همواره برپا دارند فَاِنَّ الْكِتَابَ كَالْحِطَابِ دِیگر مروج الشریعت  
 قاضی محمد حیدر اخلاق کریمانه موجب حسن ظن به این مسکین بکاری برند زاده کرامت  
 در استقامت دیگر بر حصول اشارات علیه شما احقر را کالیقین است اگر در احاطه علم  
 چیزه انان آید فیها و الا نعم نیست که اصل مقصود حاصل است و دیگر داشت کمالات

خاصہ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہ امرے بہت معنوی ہر یکے از یاران بہ خود منسوب می مانند  
 تاحی بجانب کیست۔ و دوستان فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را و حق  
 متائل بہت و بیج حکم نمی تواند کرد زیرا کہ خود را اصلاً و قطعاً لائق آن امور عظام نمی  
 داند اگر چه اشارات و بشارات آن جناب عظیم و مصلحتی کالئض بہت بر این  
 معنی گہما گہما استغفہم من نقل البشارات و العلم عند اللہ العزیز الخکیم  
 دیگر روز و ہوال سبحان قد ست نفسہ روز جمعہ سلخ محرم الحرام بودہ ۱۵۰۰  
 و شرح منور الیشان متصل باغ فتح بہ جانب مسجد و خانقاہ حضرت شاہ جیو واقع شدہ  
 و مرصن الیشان بیش از ہفتہ نبود اما زبان از بس ضعف ممنوع التکلم بود چنانچہ نماز  
 در روز دیگر بہ اشارہ ادا می یافت۔ این امر موجب از یاد غم و ماتم و اندوہ شدہ بود۔  
 ليقضى الله أمراً كان مفعولاً و ذلك مثل أمر الخلاقه حين دفاة  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ دیگر چون عوام از حقیقت سلسلہ رحمانیہ احمدیہ  
 چندان آگاہ نیستند ناچار استفسار از انہا نمودہ می آمد و ہر طریقہ را کہ انہا طلب می  
 نمایند فاتحہ بہ سلسلہ انہا چنانچہ حضرت خواجہ بزرگ یا حضرت غوث خواندہ تلقین می نمایند  
 و الا فالسلسلۃ الاحمدیۃ ام السلاسل کلہا و متضمنۃ لمعارف طرق  
 المشائخ جملہا مع ما اودع فیہا ما لا عین رأت و لا اذن سمعت الا ما شاء  
 اللہ۔ دیگر چون طالب در سلسلہ مشائخ رشد یافت اندک اندک ازین سلسلہ علیہ آشنا  
 باید کرد۔ بعضی قطعہ تاریخ حجۃ اللہ محمد ثانی قدس سرہ۔

نائب خواجہ زمین و زمین      دارت تخت گاہ و عدد و عدید  
 زین گذر چون نسیم پاک گذشت      زین چین چون بہار دامن چید

جست دعت، مگر پوسال وصال  
بار دیگر نذازعالم غیب  
از فلک "خواجہ نقشبند" شنید  
عاشق دے خدایے بود "رسید  
"شیخ رہ" را بہ گوش ہوش شنید  
ثالثاً باز آرحصرہ قدس

لوزدیدہ ہاے ایشان مع ضعیفات در حفظ الہی باشند و از فقیر زادہا مع والدہ شان  
دعوات خوانند۔ انوی اغوی محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ الہی جمعیت ظاہر  
دباطن ارزانی باد قاضی محمد ہاشم سلام و تحیہ خوانند اللہم ارزقہم بالجمعیت  
الصوریۃ و المعنویۃ امین روز ارتحال مروج الشریعت میان حضرت اعلیٰ  
شیخ عبید اللہ بن صغیرت عروۃ الوثقی قدس سرہا لوزدہم ماہ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ  
مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ کمیۃ مؤلف سدور یافت۔

لہ الوحیدۃ۔ اما بعد، برادر عزیز صاحب کمالات شیخ محمد مراد شرف اللہ  
یا علی الرشد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند صحیفہ تشریفہ کہ متضمن وارد عالی بودہ و شعر  
استقامت فوق الکرامت خوردند ساختن ع سے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔  
اگر حق سبحانہ خواستہ بعد تامل، ہیچ آن مرقوم خواہد نمود۔ دیگر سعادت ہر شت بر خورداری  
حاجی رحمت اللہ دوشالہ سادہ بمبلغ دو از دہ عدد روپیہ طلب داشتہ کرم نمودہ خرید  
کردہ زود ارسال دارند و السلام علی سید الانام نور چشمان ہر ہمہ من الذکور  
ذالقات یہ کمالات ظاہر و باطن و جمعیت صوری و معنوی مستحلی باشند محمد یوسف کذا لک  
فردا کہ پیشینہ پنجم جمادی ثانیہ باشند التشار اللہ از دار الخلافہ بدار الارشاد سرہند  
متوجہ می شویم۔ لیسر اللہ۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ در بیان تحقیق و تصدیق بشارت سابقہ بہ حق محمد سرور یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. أَمَا بَعْدُ مَكَاتِبِ مُتَعَدِّدَةٍ  
 برادر گرامی صاحب کمالات سامی شیخ محمد مراد اراده الله الرشد والانس شاد  
 وصول یافت در باب خویش مؤکداً بشارت طلبیدند مخدومادین باره شما جناب حجت  
 الله قدس سره عیون صریحه بشارت علیه فرمودند گنجایش تردد نیست. لیکن چون مکرراً این  
 سوال از شما به طور آمد صغیر احوال شما به طریق تمیق نظر باز ملاحظه نمود حصول ولایات ثلثه  
 و کمالات عالیات و حقان سگانه به نظر در آمد بلکه بهره از فوق حقیقت صلوٰة نیز مفهوم  
 گردید و حصول مقامات کمالات خلقت و محبوبیت و مرادیت هم متصور گشت و حطی از  
 معاملات سابقان معلوم گردید و خدمت معهوده یعنی مداریت آن نواحی ثابت یافت  
 شد. و از راه شما بهره ازان به ولد شما مخدومی متوهم می شود بشرط الاستقامت نسبت  
 قوت پیدا خواهد کرد و گنّ احمد رشید به استعداد حسن در باقی متعلقان شما نیز نورانیته  
 بسبب شما معلوم می شود موافق استقامت ضعفاً و قوه و بر اصحاب شما هم کنفیه نورانیته  
 خاص از راه شما در ضمن شما ظاهر می گردد تفصیل آن امید هست که از باطن خود خواهد دریا  
 و اگر گذشته در احوال یار سے خواهد ماند باز مرقوم خواهد نمود. اگر حق سبحانه به طفیل حبیب  
 خود علیه علی آله الصلوٰة و التسلیمات معلوم خواهد گننا نید در تحریر خواهد آورد انشاء الله  
 الغریز المتعال زیاده ترقی درجات نشاتین باد و السلام علی سید الانام الی یوم التناد  
 دیگر چند گاه مسکین. رشاه جهان آباد هست بعد ذی حجه متوجه وطن خواهد شد انشاء الله  
 الغریز. و دیگر در باره خود و آن برادر عزیز برای تفصیل علم باطن ملتی است لیسر الله سبحانه  
 به هر نوع آداب بندگی بجای باید آورد و رشتہ امید هیچ گونه از دست  
 نه باید داد و لعل الله یحیی ذلک امرأاً و السلام بر ذمی تعدد السلام

مکتوب نودم - به احقر مؤلف نوشته اند

لِلَّهِ الْحَمْدُ - اخوی اغوی حقیقت آگاهی شیخ محمد مراد سلام و تحیة مشتاقانه خوانند -  
 احوال شکسته بال موجب سپاس به قیاس حضرت ذی الجلال است و الْمَسْئُولُ مِنْهُ سُبْحَانَهُ  
 سَلَامًا مَتَّكُمُ وَتَرْقِي دَرَجَاتِكُمْ چندان گاه است که نامه نامی نه رسید انتظار و انگیز است  
 كَانَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مَعَكُمْ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجْمِ  
 وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَكْرَمِ فرزندان گرامی در حفظ الهی باشند اخوی محمد یوسف سلام خوانند  
 سایر اهل طریقه در یاد حق سبحانه باشند و سلام خوانند -

مکتوب نود و یکم - در ذکر عنایات به محراب احقر صدور یافت -

الْوَحْدَانُ لِلَّهِ - اما بعد تحیة و سلام به اخ اعز اکرم اعنی شیخ محمد مراد زاد الله  
 کمالاً و اکمالاً موصول باد احوال اقل الانام خیر منوال است و الْمَسْئُولُ مِنَ اللَّهِ  
 سُبْحَانَهُ تَرْقِي دَرَجَاتِكُمْ اعز اکرم اگر حق سبحانه، خواسته در جواب اتحاد نامه شما مفصل  
 مرقوم خواهد شد - اکنون به همین قدر اکتفا افتاد با جمله ادرعای خیر الشیخان هرگز غافل نیست  
 وَذَلِكَ الْمُرْجُو مِنْكُمْ وَالسَّلَامُ عَلَى السَّعْدِ الْأَنَامِ - از جناب خلیل الرحمانی انوار سلام  
 و تحیة و از فقیر زادها گذراند ازین جانب به مخدوم زادها و سایر ارباب طریقه محمد یوسف  
 و غیره سلام اشتیاق انجام موصول باد ارسال شمال و جوار و زعفران سابق امرین و موصول  
 یافتہ لَقَبَيْلَ اللَّهِ مِنْكُمْ - ۲۰ محرم ۱۸۱۸

مکتوب نود و دوم - در دعوات و خیر و حشت اثر ویرانی حضرت سرسبز به محراب صدور یافت -  
 أَحَدُ الْحَمْدِ لِلَّهِ أَمَا بَعْدُ تحیة و سلام خیر انجام اعز الانام به اخوی صاحب  
 الکمالات العلیة شیخ محمد مراد اغره الدثر فی النشائین موصول باد گرامی نامجات آن عزیز

رسید گل بدامان رنجتہ اَلْمِنَّةُ لِلّٰہِ عَلٰی اِسْتِیْقَا مَتِکُمْ باقی احوال موجب ہمدردی الجلال  
 است۔ آنچه از دست کفرہ بردار الارشاد گذشتہ شروع شدہ باشد از دعوات نور الغیب  
 ہمد معاون و این مسکین را اصلاً از یاد خویش و دعائے خویش غافل نہ شمرند قاصد بغایت  
 استعمال داشت بدین قدر اکتفا افتاد۔ ازین جانب سائر ارحبہ خصوصاً بہ فرزند ان ایشان  
 دعوات اشتیاق اندوز برسد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَقَامِ وَالِیْہِ الْکِرَامِ اتحاد مرتبت  
 محمد رشید اخبار حضرت آثار البتہ نویسان باشند۔ نوزدہم ربیع الثانی  
 مکتوب نود و سوم۔ در طلب احترام العباد محمد مراد صدور یافت۔

اَحَدُ الْحَمْدِ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اِنَّا بَعْدَ تَحِیَّہِ و سلام  
 احقر العباد پہ صاحب رشد و ارشاد برادر بجان برابر شیخ محمد مراد موصول باد۔ احوال  
 شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الہی بہت تعالیٰ شانہ استقامت و کرامت آن  
 ہا اگر م مطلوب بہت بعد از مدتی مکتوب گرانی رسید و سرگرم دعا و توجیہ نمود۔ امید کہ  
 بہم بہ اخبار و خندہ آثار یاد و شاد دارند۔ اگر ملاقات یک دیگر میسر می شد بہا و نعمت  
 و اِلَانۃ رَابِیۃ قَلْبِی و اتحاد معنوی ہم علمے بہت۔ احقر در اوقات مرچوہ از دعوات ایشا  
 فارغ نیست و الْمَرْجُو مِنْکُمْ کَذٰلِکَ و عذر نارسیدن انوی شیخ عبد الرشید مفہوم  
 شد۔ اما خاطر بسیار بجانب آن بر خوردار متعلق بہت کان اللہ مَعَهُ اَیْمَا کَانَ و السَّلَامُ  
 عَلٰی اَسْعَدِ الْاَقَامِ سائر فرزندان اغریہ کمال برسد از فقیر زاد ہا ہر ہمہ سلام اشتیاق آمیز  
 مطالعہ نمایند و قَعِ الْخَبْرِ ۲۳ رَمَضَانَ الْمُبَارَکِ

مکتوب نود و چہارم۔ در بشارت بر خوردارم عبد الرشید بمولف کمینہ صدور یافت۔  
 اَحَدُ الْحَمْدِ لِلّٰہِ وَالْمِنَّةُ لِلّٰہِ۔ اِنَّا بَعْدَ تَحِیَّہِ و سلام احقر الانام بہ انوی کنالہ

پناهی شیخ محمد مراد اراده الله کمالاً بعد کمالٍ موصول باد. احوال شکسته بال موجب محامد  
 ذی الجلال هست و الْمَسْئُولُ مِنْهُ يُبَيِّنُ لَكُمْ وَيُتَّقِي دَرَجَاتِكُمْ مَعْلُومٌ آن  
 برادر گرامی باد که بر خوردار کونین اعنی شیخ عبد الرشید در طے مقامات سلوک طریقه علیہ احمدیہ  
 سرگرم هست و ببقای این سلسلہ سینه مشرف شدہ. انشاء اللہ العزیز در اندک مدت امور  
 عظام حاصل نموده انجامی رسد و از صحبت کثیر البهجت ایشان بهره ور می شود انشاء تعالی  
 قَرِيبٌ مُّجِيبٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنْامِ وَالِیْهِ الْعِظَامُ از حضرت اغرا کرم خلیل  
 الرحمانی و اولاد فقیر سلام خیر انجام و اشتیاق تمام مطالعه نمایند از فقیر بنور چشمی ولی اللہ  
 سلام خوانند از فقیر زاده ابو حنیف سلام خیر انجام مطالعه فرمایند. از فقیر ابو حنیف معلوم  
 نمایند که اخوی شیخ عبد الرشید در خدمات شما به نیابت شما از عالم غیب مشرف شده  
 باشند بعد از آن معامله نشان به اصالت کشد از محمد نور الحق و از محمد تقی سلام خیر انجام  
 خوانند. بتاریخ بیست و نهم شهر صفر ۱۲۲۰ هجری یافت.

مکتوب نود و نهم - به مؤلف صدور یافت -

اَحَدًا اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ اَبَدًا اَبَدًا سلام و تحیة احقر البیریہ به اخوی اگر می صاحب الکمال  
 و ارشاد شیخ محمد مراد اراده الله به کمالاً فوق کمالٍ و ارشاداً فوق ارشادٍ موصول باد -  
 کیفیات این جانی موجب از دید انواع محامد الهی هست و الْمَسْئُولُ مِنْ جَنَابِہِ الْاَقْدَسِ  
 ترقی در جاتکم - نور چشمی شیخ عبد الرشید و اکثر اصحاب طریقه احمدیہ اخذ نموده هست اما هنوز  
 ترقی نواہ هست - احقر نظر بر جدائی آن برادر گرامی نموده می خواهد که درین نزدیکی شخص  
 نماید اگر حق سبحانہ خواسته هست ادائیل شهر شعبان متوجه آن دیار شود - این مسکین بدعا  
 حسن خاتمه امدادی نموده باشند - زیادہ عنایت الهی باد - وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنْامِ

وَالِهَ الْكِرَامِ وَأَصْحَابِهِ الْعِظَامِ - ازین مسکین بسائر نورچشمیان و سایر ارباب طریقه  
شیخ محمد یوسف و غیرہم سلام خیر انجام برسانند۔  
مکتوب نود و ششم - در بیان رخصت بعد از کسب کمالات معنوی یہ وطن مالوت بحر  
سطور صد دریاقت۔

أَلِمْتُ لِلَّهِ الصَّمَدِ - اما بعد سلام و تحیہ احترام الیریہ برادر بجان بر ابرصا حب کمالات السنیہ  
والمقامات العلیہ شیخ محمد مراد اغرہ اللہ فی الدارین موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب  
سیاسی بے قیاس الہی ہست تعالیٰ وَالْمُسْتَوَلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهِ سُبْحَانَهُ سَلَامَتَكُمْ  
وَأَسْتِقَامَتَكُمْ۔ گرامی نامجبات شما پیہمی رسد و تسلی بخش در افتادہا می گردد جزاکم اللہ  
درین دلا بر فور دار نشأتین شیخ عبدالرشید احسن اللہ الیہ بحقائق و معارف حضرات  
عالی درجات قدس اللہ سرارہم لبریز گشتہ متوجتہ وطن مالوت و حصولی مرضیات ایشان  
گشتہ اَوْصَلَهُ اللَّهُ سَالِمًا وَأَعَانًا بِمَا نُوَيْدُ كَمَا أَنْ فَرَزْنَا مِنْ مَسْكِينٍ بِرَأْسِهِ قَدَرٌ رَضَانًا  
داشته و حسیان خدمات این جاے را بہ حسن تدبیر بجا آورده بے آنکہ اظہار نماید انجام کار  
می نمود ع تو سخن نہ گفتہ باشی بہ سخن رسیدہ باشی۔

گوئیادریاب این مرد واقع شدہ بشکر آن را لازم دانستہ فرید آن را از کریم مطلق خواہند۔  
لَنْ شُكْرُكُمْ لَا زَيْدٌ لَكُمْ لَفْظِ قَاطِعِ هِمَّتِ بِمَشَارِئِهِ دَرَبَابِ لِبَشَارَاتِ اصْحَابِ  
الیشان پر کجید باشد و از جانب ایشان نیز موگدا ابرام نمود با وجود عدم لیاقت این  
معنی اَدْخَالًا مِنَ السُّرُورِ عَلَى الْقَلْبِ الْمُؤْمِنِ مُتَوَكِّلًا عَلَى الْعَزِيزِ الْعَلَامِ۔  
حرفے چند بر اساسی آنها نوشتہ مفہوم نواید گشت رَبَّنَا اَعِنَّا وَلَا تَعِنِ عَلَيْنَا رَبَّنَا  
لَا تَوَاخِذُنَا اِنْ لَسْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ وَالِهَ الْكِرَامِ



از فقیر زادها هر همه مع والده آنها دعوات و تحیات خوانند این مسکین و این جماعه را  
در اوقات خاصه به دعای حسن خاتمه یاد آرند. از فقیر صوفی جان محمد عرض سلام سلامت  
انجام قبول فرمایند و مشتاق اتوی نمایند.

مکتوب نود و هشتم. در دعوات بکینه مولف صد دریاقت.

يَا أَحَدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْمِنَّةُ. اما بعد برادر صاحب کمالات شیخ محمد مراد ذیاده

البر شاد سلام خیر انجام مطالعه نمایند. احوال فکسته بال موجب سپاس بی قیاس الهی  
است تعالی و المستول منه سبحانه قرنی در جاتکم زیاده عنایت الهی باد.  
و السلام علی سید العباد از مقام کوت کبوه که بر دو منزل از حضرت دارالارشاد  
دوم ذی حجه تحریر یافت مخدوم زادها فی حفظ الله کتب الی العسکر ملتکم

مکتوب نود و هشتم. در جواب رقیه بخدمت حقایق آگاه میان محمد رضا بلوی صدریاد.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْعَلِيمِ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ أَوْلِيَاءِ  
اللَّهِ الْكِرَامِ هُوَ الْإِحْدُ مِنْهُ الْمُبْدِءُ وَالْيَهُ الْأَمْدُ عُنَايَتِ نَامَه شفقته شامه سید  
را بطه مصادقت و یکتائی شما است حکام پذیرفت بجز انکم الله تعالی یا کرامکم و  
أَوْصَلَكُمْ سُبْحَانَهُ إِلَى مَرَامِكُمْ مَرْقُومُ بُوْدُ كَه

كَيْفَ الْوُصُولُ إِلَى سَعَادَةٍ وَدُونَتِهَا قُلُّ الْجِبَالِ وَدُونَ خِيَوَاتِ  
وَالرَّجُلُ خَافَةٌ وَمَا لِي مَرَكَبٌ وَالذُّفُّ صِغْرٌ وَالطَّرِيقُ مَخْرُوفٌ

الحق که وصول به سعادت هویت ذاتیه مطلقه به اطلاق حقیقی به سر مستطیل که منی بر عبور شو این حال  
اعتباراً فحقه و اعناقات و همیه صرفه عالم خلق و امر هست همچنین صعب الحصول است زیرا که  
سالک حقیقت خود را مخوف گردانیده و مشاعر و مدارک خویش را بدان منبع ساخته. و الا

فَالْحَقُّ سُبْحَانَهُ فِي الْحَقِيقَةِ مِنَ الرَّجْهِ الْخَاصِ أَقْرَبُ إِلَى الْعَبِيدِ مِنْ حَبْلِ  
الْوَرِيدِ. الْمُتَقَدِّسُ عَنِ الْوَصْلِ وَالْمُنْتَزَهُ عَنِ الْفُصْلِ وَالْإِلَهِ طَرِيقُ مَوْصُوفٍ  
لَا مَأْمُونٌ وَلَا مَخْرُوفٌ وَلَا يَسْعُ رَجُلٌ حَافَهُ وَلَا مَرْكَبٌ وَلَا كَفْتُ حَافِيَهُ

کسری کھر سکل ہے جہاں سلسلے سل . و کب مانو پیل کی لو لو کول لاوے پیل

فَسُبْحَانَكَ يَا سُبْحَانَكَ يَا سُبْحَانَكَ يَا سُبْحَانَكَ يَا سُبْحَانَكَ يَا سُبْحَانَكَ يَا سُبْحَانَكَ

منہانی از ہمہ عالم ز بسکہ پیدائی

حجاب روے تو ہم روے توست در ہمہ حال

وَأَنَّ لَنَا فِي الْبَيْتِ مَا نَمْنَعُ اللَّهُمَّ

تو ہمست قدما آن دلیے ترفعت

أَنَّ عَلَيْنِي كَأَنَّ مِنْ حَيْثُهَا أَعْمَى

فَلَا حَتَّ فَلَا وَاللَّهِ مَا نَمْنَعُ مَالِجٍ سَوِيٍّ

سیراں گنج را بدم سر پوش

گل این باغ را بدم فنجی

دوست بادوست کرد در آغوش

پردہ برخاست تا بہ خود دیدم

کہ ازین بادہ کردہ باشد نوش

آن شناسد حدیث این دل مست

وَكُنَّا حَيْثُ مَا كُنَّا وَكَانُوا حَيْثُ مَا كُنَّا

دَعَى مَتَى قَلْبِي فَغَنَيْتُ كَمَا غَنَى

شب با تو غنودم و نمی دانستم

روزان تو بودم و نمی دانستم

من جملہ تو بودم و نمی دانستم

ظن بودم را کہ جملہ من بود منم

نوشته بودند کہ آن چه سخن حق است در گفت نیاید . ظاہر مراد آن است کہ در گفت نیاید

بہ ہمت تصور افہام مستمعین از ادراک آن و اگر نہ سخن اگر لفظی است فَمَا مِنْ عَيَانٍ إِلَّا

وَلَهُ بَيَانٌ . قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَلَمْ نَخْلُقْ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ

الْبَيَانَ وَفِي التَّفْسِيرِ الْبَيَانُ هُوَ التَّعْيِيرُ عَمَّا فِي الضَّمِيرِ مِنْ تَعْرِفَاتِ الْحَقِّ

وَمُلَقَى الْوَحْيِ . سَلَّمَ اللَّهُ وَأَتَقَلَّكُمْ .

مکتوب نودونہم - بہ احقر مولف صدور یافت۔

أَحَدُ لِلَّهِ التَّحْمُدُ أَبَدًا سَرْمَدًا. أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ الْكِتَابُ مِنْ  
أَحْسَنِ الْأَحْبَابِ أَعْنَى الْأَخِ الصَّالِحِ صَاحِبِ الْعُرْفَانِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ ذَرَقَهُ  
اللَّهُ كَمَالَ الرَّشْدِ وَالْإِمْرَانِ شَادٍ وَأَخْبِرُنَا مِنْ أَخْبَارِ الصُّورِيَّةِ الْمَعْنَوِيَّةِ وَ  
الصُّورِيَّةِ فَخَوَّنَ بِكَرَمِ اللَّهِ الْعَزِيزِ فِي عَاقِبَةِ رَأْسِهَا مَمَّةً وَتَرَجُّوْا أَنْ تَكُونُوا  
أَنْتُمْ كُنْزَ لِكُمْ ثُمَّ إِنَّا تَبَيَّنَا فِي حَقِّ أَوْلَادِكُمْ ثَابِتًا إِلَى قَاضِي الْقَضَاةِ مُؤَكَّدًا  
لِيَسْوَأَ اللَّهُ أَمْرَكُمْ وَإِنَّا كَتَبْنَا فِي حَقِّ حَامِلِ مَكْتُوبِكُمْ الشَّيْخِ عَبْدِ السَّلَامِ إِلَى  
القَاضِي كَذَلِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى وَالْتَّرَمُّ  
مَتَابَعَةُ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ الْعُلَى.

مکتوب صدم - در رسیدن فرزندی عبدالرشید و احوال استعداد آن بہ تحریر نوشتہ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَسْعَدِ خَلْقِهِ وَالْإِلَهِ وَأَصْحَابِهِ وَتَبِعِهِ  
أَمَّا بَعْدُ مَكْتُوبِ تَمَامِ مَرْغُوبِ خَوِي الْغَرِي شَيْخِ مُحَمَّدِ الرَّزْمِيِّ اللَّهُ رَسِيدَ ابْتِهَاجِ تَمَامِ  
رَسَائِدِ رُولِ وَرِشْتِي عَبْدِ الرَّشِيدِ أَرْشَدَكَ اللَّهُ أَمْدَهُ مَسْرُورِ مَسَاحَتِ الشَّاءِ اللّٰهُ الْعَزِيزِ  
دِرَانْدَكِ فِرْصَتِ اِحوَالِ سِنِّيَّةِ هَاجِلِ خَوَابِدِ مَنُودِ كِه صَاحِبِ اسْتِعْدَادِ مَسْتِ دِيرِ شَرَعِيَّتِ وَطَرَقِيَّتِ  
سَتَقِيمِ مَسْتِ. اِگر چه حَسْبِ ظَاهِرِ اِذْنِ شَمَانِه دَاشْتِه دِر حَقِيقَتِ اِذْنِ شَمَانِيَّتِ بُوْدِ خَاطِرِ اَز جَانِبِ  
آن فِرْزَنْدِ جَمْعِ دَارَنْدِ وَاوَرَا وَاوَرَا بِعَنَانِيَّتِ اِلٰهِي سَيَارَنْدِ مَعَامَلِه اَش يُوَايُوْنَا وِه تَرْتِي مَسْتِ  
اَمِيْدِ كِه عِنْقَرِيْبِ مَتَحَقِّقِ بِه كَمَالَاتِ اِحْمَدِيَّةِ عَلَيْهِ خَوَابِدِ گِشْتِ. اِنَّهٗ تَعَالَى قَرِيْبٌ مَجِيْبٌ  
مَعَ بَذَا اِلْيَانِ هَرْ گَاهِ اِجَازَتِ طَلِبِنْدِ اَز بِنِيَا رَحْمَتِ مَنُودِه شُوْدِ وَالسَّلَامُ عَلَى اَسْعَدِ  
الْمَخْلُوقِ وَ اِلَيْهِ اَز بِنِ جَانِبِ يِه سَائِرِ اِهْلِ طَرِيقِه خُصُوصِي اَوْلَادِ شَرِيفِيَّةِ وَاخُوِي مُحَمَّدِ يُوْسُفِ سَلَامِ

خیر انجام رسانند. تحریر ۱۲ اردی قعدہ از فدوی خاکسار حاجی رحمت اللہ عرض تسلیمات قبول فرمایند و بہ خدمت مخدوم زادہ مہربان شیخ ولی حبیب و مشفق مہربان قدردان شیخ محمد یوسف عرض سلام قبول باد۔

مکتوب صد و یکم۔ در طلب اقرار العباد و استعذار از فرزندی بہ مؤلف صدر یافت۔  
 أَحَدُ الْحَدِّ لِلَّهِ الْمِنَّةُ لِلَّهِ۔ اَمَّا بَعْدُ مکتوب گرامی برادر حقایق شریف  
 شیخ محمد مراد وصول یافته بہت لاج نام رسانید و کُلُّ تازہ درد امن تمنار خیت آنچہ از شوق دریافت و عذرتا رسیدن مرقوم بود ہر دو امر واضح گردید آری استیاق جانبین قطعی بہت لیکن معاملہ از ارادہ ما و شمار تر بہت ذالک لَقِّنِي بِرِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔ این دارالابتلا بہت بہر حال شکیبائی لازم بہت خوب گفتہ ع  
 گردر نمینی چو بامنی پیش منی

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ اگر معیت ظاہری بدست آید بہا و نعمت و الاربابہ  
 معنوی ہم عالمی بہت۔ دیگر بر خوردار صاحب الاحوال شیخ عبد الرشید اگر چہ حسب بشریت مصدر بعض امور گردیدہ و صورت مخالفت مرضیات شما گشتہ اما مقولہ  
 ارشاد بخش حضرت خضر علیہ السلام عذر آن می نماید آن این بہت بہر معاملہ مجور بہ اصل نیست باید کہ شما ہم از ہر تقصیرات او بگذرند و بہ عفو و التفات تدارک  
 نمایند قَاتِلُ نَوْمٍ هَدَى قَتْلِكُمْ وَ نَوْمٌ هَدَى لِقَتْلِكُمْ۔ و چون متوجہ دریافت فقرائے باب اللہ گردیدہ امیدوار از دیادِ کرم و لطف گشتہ سہ  
 و لکم غلام تو شد من غلام تو باشم سرم بہ گرد تو گردید گرد سر کردم  
 دیگر احقر چشم آن دارم کہ او از شاہراہ بر نیامدہ بہت و در طراز طریقیہ احمدیہ

قَدْ نَسَتْ أَرْوَاحَهُمْ أَصْلًا انحراف نه ورزیده لیکن به مقتضای استنباط مجتهد میخطی و  
 یصیب اگر ذلتی واقع شود امکان دارد باین همه فقیر دلالیت به مترضای شما نموده -  
 بلکه به مترضای سائر اهل حقوق مهاکن موکداً امر کرده - وَالسَّلَامُ عَلَیَّ اَسْعَدِ الْاَنْامِ  
 وَآلِهِ الْکَرَامِ - وَقَعَ التَّحْرِیرُ رَایح ذی الحِجَّه ۱۲۲۳ هـ - از والده معنویه خوانان اخوان  
 تحیات خیر انجام خوانند و شمال رسید قبول باد - از فقیر به سعادت آمین شیخ محمد یوسف و  
 سائر اهل طریقه ائمه سلام خیر انجام رسانند و ملا عبد اللطیف خادم این جا رسید اغلب که  
 به قنای قلب رسیده است یاران دیگر شیخ عبد اللطیف و آغره باقی امید دار ترقی باشند  
 اگر حق سبحانه خواست از فرزندی استنساخ نموده از احوال آنها نیز مرقوم خواهد ساخت  
 کَانَ اللهُ مَعَكُمْ اَیْمَانًا كُنْتُمْ وَحَیْثُمَا كُنْتُمْ فِرْزَنِي ارجبندی شیخ ولی الله مع سائر  
 نور چشمان و ائمهاتهم فی حفظ الله العزیز -

مکتوب صد و دوم - در جواب عریضه محترم صد و دو یافت -

بِحَمْدِ الْحَمْدِ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَی رَسُوْلِ اللَّهِ - اما بعد مکتوب گرامی اخوی اغوی  
 ارشاد پناهی شیخ محترم ادا داد الله العزیزیه کمال البرشاد و صواب یافته است تمام  
 از زانی داد آنچه از ظهور عیال القدس ثم جماله مرقوم بود مفهوم شد دل تنگی را اصلاح راه  
 نه دهند قبض و بسط لازم ادبای السلوک است و معامله باطن آن برادر اغرد نظر این امر خطی  
 باطراوت و ابتشاش ظاهری شود و امیدواری هلی من مزید است و بشارت و اگر است  
 سابقه هر همه الشاء الله سبحانه هم قرین - دیگر فرزند عزیز اعنی شیخ عبدالرشید یوما فیوما  
 مترقی و متصاعد است - قدم بر قدم شما است - اوقات خاصه در یاد شما تذکیر نزد این  
 فقیر تقصیر نه دارد - الشاء الله سبحانه بهر ارضای شما به وطن مالوت می رسد خاطر از جانب او

خوش و خرم دارند. اگر چند روز در خدمت احقر الفقرا هم باشند موجب نفع او و نفع آن  
برادر است انشاء الله سبحانه و اجزیه دیگر امید است که از پی همه خواهد رسید و السلام  
قَالَ السَّعْدُ الْاَقَامُ ازین جانب به فرزندان اغذوات رسانند كَانَ اللهُ مَعَهُمْ  
اجْمَعِينَ اریاب طریقہ ہر تہ ازین جانب سلام خوانند۔ ۷ ذی الحجہ تحریر است۔

مکتوب صد و سوم۔ در بیان اطمینان و نصیحت بنام فرزندی محمد ولی مدد ریافت۔  
اَحَدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَمَّا بَعْدُ رَقِیْمَہ کریمہ بر نور زار سعادت آئین شیخ محمد ولی وصول

یافتہ بہتاج تازہ ارزانی داد ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچه از عمر ضیق معیشت و حدوث بعض امور ضرور مرقوم بود مفہوم شد دعا و توجیہ آنچه

لازمہ مؤزت بہت دریغ نہ خواهد شد سُبْحٰنَ اللّٰهِ بَعْدَ عُسْرِ لَیْسَ اِذْ اَقَاتَ رَا بَدْرَ الْهٰی

معمور داشته امیدار ترقی ظاہر و باطن باشد و این مسکین را در دعای ظہر الغیب ناقص نہ

شنا سید ان الله معكم ائما كنتم ثم السلام على سيد الاقوام واليه واصحابه۔

مکتوب صد و چہارم۔ بہ نواجہ محمد عظیم کہ از یاران احقر است صد و ریافت۔

اَحَدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَمَّا بَعْدُ سَعَادَتٌ لَوْ فِیْ اَیْنِ

محمد عظیم در یاد مولا حقیقی بودہ از ہر چہ مسہم بہ داغ ما سوا است معرین باشند اخلص شما استماع

نمودہ احقر فقرایہ دعای ظہر الغیب مدعا ل شما گردید زَادَ كُمْ اللّٰهُ رُشْدًا وَاَرشَادًا وَاَدْرٰی

توجیہ آگاہی و نورانیت باطن شما احساس نمودہ عجیب نیست کہ دائرہ ولایت ظلی اکثر قطع

نمودہ باشند امیدار بودہ متوجیہ فوق الفوق باشند مِّنْ اَسْتَوٰی یَوْمَآءٍ فَهُوَ مَعْبُوْنٌ

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَقَامِ وَاِلَیْهِ الْکِرَامِ۔ حیرن رسید الہی قبول باد۔

مکتوب صد و پنجم۔ در بیان ترقی بعض یاران بہ احقر مؤلف صد و ریافت۔

أَحَدُ أُمَّتِنَا لِلَّهِ الصَّهْدِ. أَمَا بَعْدُ أَرَيْنَ حَقِيرَ بِيَارِ بِي لَطِيفِ عَنِّي سَاحِبِ الْكِمَالَاتِ  
 اَشْخِ مُحَمَّدٍ أَرَادَهُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا كَثِيرًا سَلَامٌ خَيْرًا نَجَامٌ بِشْتِيَاقٍ مَالِ الْكَلَامِ مَطَالُوعًا يَمِينُ  
 احوال شکسته بال موجب سپاس بے قیاس الہی بہت تعالیٰ وَالْمُسْتَوْوَلُ مِنْ جَنَابِ  
 قَدْ سَبَّهِ اسْتِقَامَتُكُمْ وَكَيْسَ اُمَّتُكُمْ شَيْخُ عَبْدِ اللطيف اخذ بمرہ معقول نمود از کمالات  
 طریقیہ مِنَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَالصُّغْرَى وَالْكِبْرَى النشأ اللہ مرخص شدہ و فرزندى  
 اغزى عبد الرشيد در قطع منازل خاصہ غزہ احمدیہ بر گرم بہت امید بہت کہ عنقریب او ہم  
 بخدمت شہاب برسد و اجوبہ بعضی سوالات آن برادر گرامی بیارد و السلام علی سید  
 الکفالم و آلہ الکرام ازین جانب لوزدیدگی شیخ ولی اللہ دعوات برسد و جمع ارباب  
 اتحاد فی امان اللہ۔ التحریر ۲۶ محرم۔

مکتوب صد و ششم۔ بہ جلالت نشان بن پرور شاہ فرخ میر صدور یاقت۔  
 هُوَ أَحَدٌ رَأَى أُمَّتِنَا لِلَّهِ الْكَرِيمِ۔ أَمَا بَعْدُ خَا كَسَارِ بِي مَقْدَارِ مَعْرُوضِ مِی دَارِدُ كَمَا نَحْنُ  
 لازمہ خیر اندیشی بہت بہت والامی رساند اگر بہ مرتبہ قبول برسد زہے شرف۔ در ملازمت  
 ثانیہ مراقبہ کہ موجب نورانیت باطن و شرح صدر و طول بقائے عالی قدر دانستہ ایفا نمود  
 بود۔ فرمودہ بود کہ این را ضبط بہ سوئے حقیقت اظهار خواہم کرد۔ مسکین بے تمکین ازان باز  
 منتظر نوید پُر امید بہت۔ اگر بہ حضور خاص تو اب آن را بخط خاص رقم فرمائید دور از این کم  
 و سنت اسلاف کرام نباشد۔ و مراتب دعا گوئی مضاعف گردد آفتاب سلطنت ہوارہ  
 تباہان باد و السلام علی سید العباد۔

مکتوب صد و ہفتم۔ در بیان فضیلت صدقہ بہ محقر مکرر نوشتہ اند۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ

أَمَّا بَعْدُ رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيلُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَامَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَجَبَّ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِهَا الْجِبَالَ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيدُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ رِبْنُ آدَمَ لَصَدَقَ صِدْقًا تَعْبِيئِيًّا يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ. یعنی

این عمل نبی آدم شد است از باد که بر اشیا مذکوره غالب است. این جا چند وجه و جبهه بخاطری رسد یکی از آنها آنکه زیانیه بهم شد است صدقه سران را بنشانند. چنانچه منطوق اخبار معتبره است پس لاجرم اشد باشد. دیگر آنکه یاد یا همه پنهانی آثار قویه از وی ظاهری شود مردم آن را غیبتا مشاهده می نمایند و آثار صدقه سر فی الحال از نظر مردم اغلب پوشیده است پس در حقیقت از ریح اشد باشد لایق است که کس فییه هذا قصاص معلوماً دیگر آن که باد هر چند قوی است اما شیاطین انس و جن در وی آویزند و صدقه سر قلعه محکم می گردد که جنود ابلیس در آن نمی توانند داخل گردند و صاحبان را از باد نمی توانند انداختند گمانت که به الا قاسم فیکون اشد و دیگر آنکه آوی بر بخل و قبض و تنگ دستی مجبول شده است. بخلاف الریح فانها مخلوقه علی الکرم والبسط و کاسه که به خلایف جیکه ظهور آید لفتین است که از همه اشد خواهد بود. دیگر آنکه آدمی در صدقه سر نایب پروردگار خود و متخلق به اخلاق او می گردد و هو



اقوی من کل شیء - دیگر آن که صدقه بر غضب جبار را تعالی فرود می نشاند فای شیء  
 اسد و البر من ذلك قال صلی الله علیه وسلم ان صدقة السر تطفي غضب  
 الرب رواه الترمذی فان قيل صفة المخلوق کیف یغلب علی صفة الخالق  
 قلت لما كان هذه الصفة مظهر الصفة الخالق ففي الحقيقة غلبت ملك  
 الصفة علی هذه الصفة وهو العفو علی الغضب و صفة المخلوق نسبة  
 الامحركة و مظهره لصفة الخالق ولا یحذو در فی ذلك وخبر ان رخصتی  
 سبقت علی غضبی ینادی یا علی تجلوت علی ذلك وجه دیگر زیان اهل طریقه شنو  
 آرمی مرکب از عناصر اربعه است که اصول آنها در عالم ناسوت مبسوط است و هر عنصری کثافت  
 و خبثت متصف است این همه به نفسیه و تزکیه مظهر نمودن و منقاد احکام الهیه ساختن و  
 از مقتضای طبائع اصلیه بر آوردن و مرآت انوار قدسیه گردانیدن اشده اوقاس  
 باشد و لیس صدقة السر الاعیازة عن ایصال الخیر خفیة و امی خیر  
 فوق التصفیة و التزکیة المتممة المعرفة الرب تبارک و تعالی و  
 کونه سرا بدی بهی ثم نفسه احق من غیرها لا یصال الخیر قطعا وجه  
 دیگر به لسان ارباب حقیقت و کمال اصحاب معرفت استماع کن انسان کامل چو بر نفس  
 فرعون منش خود که از لیس شرارت ذاتی و خبث جلی سر از اطاعت الهی و پا از دایره بندگی  
 بر آورده و به ندای افانر یکم الاعلی و بان کشاده قهر نماید و به دستگیری عنایت ربانی  
 ظفر بر او یابد و عین و اثر او بر باد دهد و جمیع مایه سی با سواه را فراموشش گرداند هر آینه  
 و س را شایان مرتبه خلافت و نژاد اریه حمل امانت که سموات و اراضی آن را متولستند  
 برداشت سازد - درین و لا صدقه از وسه به ظهور آمد و ایصال خیر به پائی این همنگام

Marfat.com

متحقق خواهد گردید ازین جا تا دلیل کریمه اِقَاعَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ  
وَالْجِبَالِ قَابِلِينَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَسْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ  
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ه نیز معلوم گردید زیرا که ظلم عبارت از قهر او بر نفس است و جهل او کنایه  
از نسیان اوست از ما سوا و هُوَ فِي الْحَقِيْقَةِ مَدْحٌ يُشَبِّهُ الذَّمَّ ه

آسمان یا امانت نتوانست کشید قرعه قال بنام من دیوانه زدند

قَاتِبُهُمْ قَانَ كَلَامًا مُّزَوَّجًا وَاِسْمًا مُّزَوَّجًا كُنُوْرٌ وَّلِبْسَارَاتٌ معلوم شریف  
یاد که فرزند می عبد الرشید بکرم اللہ بکمالات خاصه خاندان مجدد الف ثانی رضی اللہ  
عنه مشرف شده و در حضور این مجبور به وضع مرضی گذرانیده بجله خادم خادم بود و بجای  
مصاحب مصاحب. با بجله فقرا را نوشود داشته باید که شما هم از وی رضامند باشند  
بالفرض اگر چندے مقصر شما شده باشد معاف فرموده مشمول عنایت نمایند. دیگر این  
مسکین از دعوات ظہر الغیب آن برادر گرامی و سایر متعلقان ایشان سیمابرنوردار محمد ولی  
اللہ فافل نیست و امیدوار دعالی ایشان درباره نوشی است جمع یاران طریق سیماب  
انوی محمد یوسف و محمد حاجی و محمد اعظم سلام تیر انجام خوانند. ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ  
الْاَقْبَامِ وَاٰلِهٖ الْاَكْرَامِ مَا دَامَتِ الْكُفَّةُ وَالْحَطِيْمُ وَالْمَقَامُ.

مکتوب صدر هشتم - در بیان حصول مطالب به خواجہ محمد اعظم صدر یافت.

اَخَذُ الْاَلٰهَ الْمُحَامِدُ كُلِّهَا. اَمَا لِعَدُّ مَكْتُوبِ مَرْغُوبِ سَلَامٍ وَسَعَادَاتِ اٰمِنٍ

شیخ محمد اعظم رسیده خورسند ساخت ع اے وقت تو خوشی که وقت ما خوش کردی.

ازین مسکین استمداد حصول مطالب کونین نموده اند تو جهات متعدده و امداد هائے متنوعه  
نموده آمد الشار اللہ العزیز انار آن ظهور خواهد فرمود اِنَّهٗ لَعَالٰی قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ وَاَلَسَلَامُ

عَلَى اسْعَدِ الْاَنَامِ وَالِىهِ الْكِرَامِ - اگر این پنج کلمه مبارک را بعد هر نماز پنجگانه در لیفته ادباً  
 و حضوراً هفتاد بار در نماز انشاء اللہ مطالب کونین ارزانی شود در آخر ده بار صلوة  
 بر آن سرور البتہ بخوانند این بہت کلمہ ہا يَاَ اللّٰهُ يَاَ رَحْمَتُ يَاَ رَحِيْمُ يَاَ قَوِيُّ يَاَ قَادِرُ  
 مکتوب صد و نہم - در بیان بعضی نصائح و اشغال معمولات بہ حاجی عبد اللطیف صدریاست  
 اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى - اما بعد معلوم عادت  
 و توفیق آثار شیخ عبد اللطیف باد کہ چون اخذ طریقہ علیہ احمدیہ نمودہ و بہرہ از معارف ...  
 ..... و خصائص حضرات قَدَّ سَدَّتْ اَسْوَادُهُمْ از فنا و بقا و قربیت و معیت بیکہ ارتقا  
 اقربیت کہ از ثمرات دلالت صلی بہت انشاء اللہ انگریز حضرت بر گرفتند پس باید کہ اوقات  
 معمور بہ ذکر و فکر دارند و مہما مکن عمل بر سنت و غمیت نمایند و لہو و لغو را تا توانند راہ  
 نہ دہند کہ بہ کرم اللہ طریقہ احمدیہ متضمن این امور اند چون رعایت آداب این طریق این  
 خواهند نمود و استقامت بر اطوار و اسرار این بزرگان خواهند در زید از خلل و ذلل  
 یقینی مامون خواهند ماند و ترقی بعد ترقی ارزانی خواهد شد بیشتر اوقات را بہ تکرار نفی و اثبات  
 معمور دارند و بہ مراقبہ اقربیت نیز اشتغال دارند و بہ نماز صبحی و آدابین و تہجد مقید باشند  
 و حتی المقدور نماز پنجگانه را بہ جماعت و حضور حسن ادا نمایند و کم گوئی و کم خورئی و کم  
 خوابی را عادت گیرند و اگر طالبہ صادق رجوع نماید سفارت در طریقہ علیہ نقشبندیہ  
 و سلسلہ سننیہ قادریہ داخل نمایند و توبہ و استغفار فرمودہ بر استقامت دلالت نمایند  
 و از کار معمودہ تلقین سازند و بہ ترتیب معلوم ارشاد بخشند و در وقت تلقین نسبت را  
 تصحیح نمایند و بہ ارواح کرام رجوع کنند و مدد خواهند - وَالسَّلَامُ عَلٰى اسْعَدِ الْاَنَامِ  
 وَالِىهِ الْكِرَامِ - كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ اِلَى اللّٰهِ الصَّمِيْدِ عَبْدُ الْاَحَدِ ابْنِ خَارِزِمِ الرَّحْمَةِ

السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ سَعِيدٌ قَدْ مَسَّ سِرُّهُ الْمَجِيدُ .

مکتوب صد و دہم۔ در بیان اجازت خواندن پنج کلمات مبارک بہ شیخ محمد ولی اللہ صدیقی۔  
أَحَدُ الْمَنَّةِ لِلَّهِ الصَّمَدِ . أَمَا بَعْدُ . بِرُخْوَةِ سَعَادَاتِ آمِنٍ أَعْنَى شَيْخِ مُحَمَّدٍ وَوَلِيِّ لَدُنْهِ

ترقیات درجات این نشاء و آن نشاء ممتاز باشند۔ الحمد للہ کہ یہ غیبت اہل اللہ کہ مہر الکمال  
والاقبال بہت لبریزید و ہموارہ امداد و استعانت از فقرے باب اللہ الکریم می جوئید۔

احقر در اوقات مریوۃ الاجابت بدعوات لہر الغیب آن فرزند ارجمند اشتغال دارد گان  
اللَّهُ مَعَكُمْ أَيُّهَا كُنْتُمْ آمِيدُكُمْ كَمَا أَن يَوْمًا فَيَوْمًا لَهْرُ فَرَايِدِ إِنَّهُ تَعَالَى قَرِيبٌ  
جُجِبُ بِرُخْوَةِ دَارِمْ أَيْنَ بِنَجْ كَلِمَةِ مَبَارَكِ بِرَكِ حَصُولِ مَطَالِبِ كَوْنِ أَرْمُوهُ شَدَّ هِرْ رُوزِ

بلکہ بعد ہر نماز فریضہ آن را در دماغ نمایند آثار نیک خواہد بخشید انشاء اللہ سبحانہ و ہر کرا  
خواہید آن را تعلیم نمائید وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ اِنِ هِيَ اَنَّ كَلِمَاتِ مَبَارَكِ  
يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا قَوِيُّ يَا قَادِرُ هُنَّ مَرْتَبَةٌ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَتَوَانِدُ  
و ختم بدہ بار در دبر پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہ والسلام والحقیقہ نمایند۔

مکتوب صد و یازدہم۔ در ارشاد نامہ فرزند عمید الرشید صد و ریافت۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

أَمَا بَعْدُ . لَمَّا صَحِبْنَا الْأَخَّ الصَّالِحَ الشَّيْخَ عَبْدِ الرَّشِيدِ مِثْلَ وَالِدِ الْمَاجِدِ  
الشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ الْكَشْمِيرِيِّ صَاحِبِ الْكَمَالَاتِ الْعَلِيَّةِ عَامًا وَقَالَ حَظًّا  
وَافِرًا مِنَ الْمَعَارِفِ الْأَحْمَدِيَّةِ وَالْحَقَائِقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَقَطَعَ مَنَازِلَ الْوَلَايَاتِ  
الثَّلَاثَةِ وَكَمَالَاتِ النَّبُوَّةِ بِطَرِيقِ الْوَرَاثَةِ عَلَى أَرْبَابِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
وَالْيُنَا وَصَلَ إِلَى الْحَقَائِقِ الثَّلَاثَةِ انْشَاءً لِلَّهِ سُبْحَانَهُ أَجْرًا فَاهُ تَعْلِيمِ الطَّرِيقَةِ



من بعد یہ خدمتِ ایشان می رسد انشاء اللہ و در مضمونی ہاے اہل حقوق لبسری بُرد  
فقیر حصولِ این دولت یعنی رضا مندی ایشان دلالت کرده بہت و آن برخوردار  
بہ حسن عقیدت قبول نموده جائے تردد نیست انشاء اللہ سبحانہ آخرتہ نتیجہ شہادت  
ازوے جز نیکی توقع نیست۔ ع

شاخِ گل ہر جا کہ می روید گل بہت

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْآلَامِ وَالرَّاهِ الْكِرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ ۳ ذِي الْقَعْدِ  
تحریر گشت ۲۶ م۔ اہل و متعلقانِ ایشان در حفظِ الہی باشند۔ از والدہ معنوی  
و اخوان دعوات و تحیات خیر انجام مطالعہ نمایند۔ انوی شیخ محمد یوسف دعوات مشتاقانہ  
خوانند۔

أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ وَأَيُّمَا كُنْتُمْ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

لا إله إلا الله  
الله أكبر  
لا شريك له  
لا اله الا الله  
الله اعظم  
لا شريك له

کوفی بنائی متوسط

دار آواز محمد رسول اللہ  
بطور متعکس و است  
درب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

## تمت مکتوبات

مکتوب صد و نینزدہم - در بیان حکایت مخالفان طریقہ عالیہ از حضرت  
محمد فرخ شاہ برادر کلان قطبی و مرشدی مدظلہما بہ احقر مؤلف صد و ریافت -  
مُحَمَّدٌ ؑ وَ نَصَلِّیْ وَ نَسَلِیْمْ حضرت سبحانہ آن برادر ذوالفضل و الکمال را از  
بلیات دوہبانی عافیت ارزانی داشتہ بہ حصول مرادات دارین مشرف گرداناد بچند  
وَعَوْنِہِ مجاری امور مشکور بہت وَالْمُسْتَوْلُ مِنْہُ سُبْحٰنَہُ اسْتَقَامَتْکُمْ عَلٰی  
جَادَۃِ مِلَّةِ الْبَیْضَاءِ صحیفہ شریفہ رسید سرت افزود - امید کہ این دور از کار را  
در اوقات مرحوبہ بہ دعای سلامت خاتمہ استقامت یاد نموده باشند - چه نویسید  
کہ چندے از او باشند در دار جہان مدار جمع شدہ بر مکتوبات حضرت ایشان ہنگام  
برپا نمودہ اند و بسیارے از سادہ لوحان را منحرف ساختند حتی کہ خلیفہ وقت  
مذللہ العالی نیز بہ لون آہنا مثلون گشتہ گونہ انحرافے بہم رساندہ بود - اما یک چندے  
است کہ فتنہ چندان شرربار نسبت حق تعالی مارا و سائر ملتہجان این طریق را از شران  
دواہی مامون ہما دارد - در جواب آہنا چند کلمہ خام تا تمام بہ تحریر آمدہ بہت محمد سعید  
کشمیری این جاہست شاید کہ وے نقل برداشتہ آنجا بہم رساند - اگر مسلمانان

بہ نظر انصاف مطالعہ نمایند بحتمیل کہ تشفی بہ اسی حاصل شود وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ  
 بِحَقَائِقِ الْاُمُوْمِرِ كُلِّهَا۔ در خدمت شریف فقاہت دستگاہی حضرت اخوند  
 سلام خیر انجام رسانند۔ از استماع قصہ ہائیکہ در حال مرحومی برادر خورد شہما چہ بیان  
 دہانے دوستان کیاب شدہ حضرت اخوند دانا اند چہ حاجت کہ چیزے از قبیل  
 تسلیم و رضا بہ خدمت الشیخان نگاشتہ آید حق تعالیٰ در بدل این بھصیت اجر ہائے  
 خیر دل در ہر دو جہان ارزانی دارد۔

مکتوب صد و چہار دہم۔ در بیان احوال سفر حج قطبی و مرشدی از علامہ عصر  
 حضرت محمد فرخ شاہ مدظلہما بہ بحر سطور صد و دریافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْہٗ وَنُسَلِّمُ۔ صحیفہ شریفیہ غرور و دانداختہ مسرت افروز حق تعالیٰ  
 در ہمہ وقت و در ہمہ حال ناصر و معین آن گرامی برادر ذوالفضل و الکمال باد بپر دستگیر  
 شما و سائر اغرہ این جہاے در موسمی رحلت گزین سفر مبارک شدہ بودند۔ اگر باد موافقت  
 می کرد تا حال حج کردہ بہ سہر سہندر رسیدہ کہنہ می شدند۔ لیکن جہاز الشیخان در تباہی  
 شد یک چندے بہ بنادر گردید آخر بانجر و العافیہ بہ بندر محتہ رسید از انجام کاتب  
 اغرہ بہ فقیر رسید کہ ما بہ سلامت در اینجا رسیدیم قصد ہنصت بجانب مکہ معظمہ داریم  
 امید داریم کہ از برکات و ثمرات این حج متمتع گشتہ در تحویل اسدی یا سنبلہ مراجعت  
 بہ این صوب نمایند۔ حق سبحانہ آہنارا بہرہ مند و سلامت بیاراد بجز مَعَةِ النَّبِیِّ  
 وَ اِلَیْہِ الْاَفْجَادِ زیادہ چہ نوشتہ آید۔ این فقیر ساقط الاعضا و القوی گشتہ مثل  
 دہم ماندہ بہ دعائے خیر خویش یاد فرمائید۔ ایام بکام باد۔  
 وَالسَّلَامُ۔



مکتوب صدر و پانزدہم۔ در بیان بشارات کشفی حضرت محمد زاده کلان میان  
ابوحنیفہ مدظلہ کہ در احوال یاران کشمیر بہ تحریر آورده اند۔

نقل بشارات نامہ کہ بہ التجاے این احقر از جناب حضرت حقان و معارف  
آگاہ کمالات دستگاہ ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن  
ولی اللہ اعنی حضرت شیخ ابوحنیفہ سلمہ اللہ تعالیٰ صادر گشت در روز دوشنبہ  
بسیت و ہتم ربيع الاول ۱۲۸۵ھ از دستخط مبارک برآمد۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَلْعَمَّ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْأَكْرَمِ  
أَمَّا بَعْدُ۔ صاحب مدار شیخ محمد مراد کہ بہ فوق حقیقت صلوة بشریت الی ہذا  
در باب اخوی مذکور چنان بہ خاطر القاشدہ حَبْلُ الْمَتِينِ وَهُوَ مَعْصُورٌ وَ  
مِنْ انْتَسَابِ بِہ و در آخرت در اعطای آب حوض کوثر مدخل بہ طریق پیر خود  
عنایت شود وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ شیخ محمد یوسف در باب اخوی مذکور رضا مندی از  
جناب قدس بسیار ظاہر شد مع مغفرت با وجود از کمال مدار مذکور بہ اخوی بہرہ  
تام ظاہری شود وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ محمد ولی اخوی مذکور منور باطن ظاہری شود مع  
مغفرت و استعداد خوب دارد بر سلوک مقید شوند وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ عبد الغفور  
باب اخوی مذکور قبولیت از جناب قدس ظاہری شود مع مغفرت سلوک مشار الیہ  
قریب کمالات ظاہری شود تا حال ولایات متممات دارند وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ ابوالفتح  
در باب اخوی مذکور از جناب قدس عنایت ظاہری شود از ولایت ہم بہرہ دارند  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ عبد الرزاق اخوی مذکور از کمالات نبوت بہرہ تام دارند بلکہ فوق پارہ  
ظاہری شود۔ یوم حشر قابل این کلمہ کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ

ظاہری شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح انوی مذکور در امور مطلوبہ سعی موفور دارند رَزَقَهُ  
 اللّٰهُ مِمَّا لَمْ يَخْلُقْ مَعَهُ مَغْفِرَةً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد شریف انوی مذکور صاحب فنا و بقا  
 ظاہری شود مع استعداد خوب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبدالرشید پر خور داری کنندہ کار حکم و  
 جذبہ کئی پیدا کرده باید دید معاملہ مشارک الیہ تا کجا کشد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ سید اسمعیل  
 از یاران رسمی غیر طریقہ تصفیہ باطن خوب دارند کمالات احمدیہ چیرے دیگر اند۔ و  
 اللّٰهُ اَعْلَمُ۔ حافظ احمد از یاران رسمی غیر طریقہ است انوی مذکور پارہ از ہم جنس خود بلند  
 تربی نظری در آید وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ و در توجہ دوم چنین فرمودند شیخ محمد مراد بکرم اللہ تعالیٰ  
 بامسئمی ظاہری شوند یعنی از دائرہ مریدین برآمده در دائرہ مرادین داخل شدہ و تمام آن  
 بقعہ از وجود پر فیض آن برادر منور و مفاضل بہ نظری در آید۔ و از ہمہ کمال حضرات  
 موافق استعداد خود لبریزند خصوصاً خلت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔ محمد یوسف  
 از کمالات حضرات متحقق اند هُوَ مَقْبُولٌ عِنْدِي هُوَ مَوْضِعِي در باب این دو  
 وقت نوشتن ملهم شدم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد ولی بہ استعداد بلند ظاہری شود اگر چند روز  
 مقید شود بہ طریق صمتیت شہادۃ ولایت را قطع نموده وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبدالغفور منامہ  
 مشارک الیہ از ولایت بیشتر گذشتہ نصیبی از کمالات بہ نظری در آید و ترقی در سلوک ہم می  
 شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح اسم بامسئمی است منور الباطن در سلوک سعی تمام دارند وَاللّٰهُ  
 اَعْلَمُ۔ محمد شریف ضمن پیر خود ظاہری شود و بر سلوک خود ہم کاری کند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبدالصبور  
 فنا بیشتر ظاہری شود از دیگر کمال ہم خالی نیستند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد ہاشم منور الباطن تلاش  
 این عزیز خالی نمی گذارد عنقریب حصول بہت۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ شیخ اسمعیل کسی این عزیز دیگر  
 طریقہ ظاہری شود ازین طریقہ ہم بہرہ بہت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد اعظم محبت فقرا بسیار دارد۔

بجای خواهد رسانید تدریجاً۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد سلام موافق اشتیاق بهره از طریقہ  
 خواهند گرفت مقید بسیار شوند بہ متمنی خواهند رسید وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبدالشکور  
 صحبت درویشان بسیار غنیمت شمرند و مقید شدہ استعداد را در کار آردند۔  
 مقتدرے وقت شوند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔ خواجہ سود خوب متمنی دارند رفتہ  
 رفتہ سہ انجام کار خواهند کرد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبداللطیف بز از سلوک این غیر کاری  
 کند لیکن سہ این از سعی دروغ نہ دارند بسیار ترقی کنند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔  
 محمد اشرف بر سلوک مقید شوند بسیار ترقی کنند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ صادق شیخ  
 باطن این غیر رفتہ رفتہ بر ظاہر غالب شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ملا محسن منور الباطن  
 و ترویج طریقہ رفتہ رفتہ ظاہری شود۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔ غزیر میر  
 بہ طریقہ بسیار مقید شوند نفع کلی خواهند شد۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبداللطیف  
 مقتدر شود اگر خوب مقید شوند۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ شیخ احمد منور الباطن و صاحب  
 کمال ظاہری شود۔ تدریجاً و مروج طریقہ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ برخوردار کونین  
 عبدالرشید ارشد رشید بہت بشارات بہ قراری سلوک راہ حاصل نمودہ پا  
 در زوائد گذاشتہ چنانچہ قبولیت و قطع دائرہ رضا بلکہ وصول بہ مرکز ضمیمت  
 کل چہ از حضرت ایشان سلمہ ربہ و چہ از حضرات ثلاثہ و چہ از فقیر و چہ از شما و نیابت  
 شما در خدمت شما مع رہاے اصالت تا کجا قلم رانی نماید۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔  
 مکتوب صد و شانزدهم۔ در بشارات بعضی مقامات مخدوم زادہ حضرت  
 شیخ ابو حنیفہ بہ مولف نوشتہ اند۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد احوال این شکستہ بال

مجور اصل و معامله همین ایزد متعال تا این مدت که نهم ربیع الثانی ۱۳۸۸ هـ روز  
 سه شنبه من محرّم مقرون است عاقبت و ترقیات کونین مع وصول ذات بخت  
 مطلوب و مرغوب است. امید از دعوات طهر الغیب بزرگان است سه  
 ما خود به گردد این مرتبه نمی رهم شاید که گردد این مرد به ما رسد  
 آنچه خیالات روز و شب می گذرد و خودش اهل حقیقت چه اظهار سازد که شرم می آید  
 و احوال خود را به آن کمالات مستبعد می شناسد لیکن نظریه آن نموده سه  
 فیض روح القدس اریازد در فرماید دیگران هم بکنند آنچه مسیحا می کرد  
 و یازد وقتی که رحمت بگوش می آید مثل مطر است بر گلخن هم می بارد و ما ذالک  
 علی الله یعزیز. نوردیده عهد شدید انوی شیخ عبدالرشید سلمه رب العرش  
 المجد ازین خلعت نار شدید سلام خیر انجام به شوق تمام مطالعه فرمایند نوردید صاحب  
 معالی بایاخواجہ محمد مقصود پیش احقر التاس از حسن ظن خود چند گاه است که است  
 لیکن فتافی اشخ را بدرجه کمال رسانیده و از مراعات آداب هیچ دقیقه نگذاشته  
 امید که امروز و فردا به کمالات خاصه مجددیه رضی اللہ تعالی عنہ برسد و بسیار  
 بسیار لیریز شکر شما است همه اهل طریقه را سلام رسانند. در اثنا نوشتن کتابت  
 مقام عالی شگرت ظاهر شد. شما هر دو را بیرون آن مقام دید بعد توجه هر دو پیر  
 و سپر را داخل نموده شد لیکن در وصول هر دو عموم و خصوص من وجه ظاهر شد مکن  
 در شما بیشتر یافته شد و در بعضی جزئیات وصول بیشتر در سپر شما یافته شد بعد از  
 تا مل معلوم نموده شد که آن مقام خاصه مجدد بود که ایشان و چندت دیگر ممت از  
 شدند. آن مقام نخلصیت بود و الله اعلم از فقیر زاده محمد زکی و برهان اللہ

و محمد بن محمد بن سلام خوانند بالخصوص محمد رشید مطالعه نمایند -  
مکتوب صد و هفتاد و نهم - در بیان بشارات و بعضی حالات مخدوم زاده  
حضرت محمد تقی به مؤلف نوشته است -

أَحَدُ الْاَحْمَدِيِّينَ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى جَامِعِ كَمَالَاتِ  
احمدی و احمدی حق رسیده و حق رسان ارشاد و هدایت مرتبت برادر دینی اغز  
و اکیم صاحب معنی اسرار احاد محبوبی شیخ محمد مراد سلمه اللہ ازین بیچ کاره سلام  
شوق مطالعه فرمایند مکتوب محبت اسلوب به مصحوب صلاح آئین میان عبد الشکور  
در حسن ازمنه رسید دوستان ارشاد گردانید - ع

اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

اکثر اوقات دل خزن منزل نگران این معنی باشد توقع که آئنده بر همین دستور مسرور  
می کرده باشید ہمیشہ با مع سائر اولاد خصوص فقیر زاو با محمد اظہر و محمد ظہور اللہ مع  
سائر ہمیشہ ہائے خود دعوات می رسانند اہل خانہ آن ملاذ صغار و کبار در حفظ الہی  
باشید - برادران عزیز داغولی محمد و رحل الرشید سلام خوانند - رحل الرشید  
حضرت الیشان را قدس سرہ بہ مرتبہ رضا مند داشتہ کہ بر عکس احسانہائے آن عزیز  
بر احترامت و ہمیشہ شکر گزار و خدمت گزار آن مقبول در گاہ ہم - و آنچه بہ این عاصی  
از مقدمہ بشارات قلمی بود بمصدق - رنگریز بہ ریش خود گرفتار است - مع ہذا  
الیشان را از مقبولان خاص الہی می دانیم - در عین نوشتن معلوم شد کہ محمد مراد  
مراد احد و احمد است وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالرِّشَادِ - قبل ازین چند خط مرسل شدہ  
اغلب در راه غائب شدند معلوم میان رحل الرشید آنکہ عرضی شما از مدت

منظور شده برآمده بود حواله میان عبد اللطیف نموده شد خدا آن عزیز را توفیق دهد  
 و هر آنچه مقدور فقیر بود بجا آورد و بشیر سعی مشار الیه فرماید. وَالسَّلَامُ عَلٰی  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ -  
 مکتوب صد و بیست و نهم. در بیان تشریح واقعه مخدوم زاده حضرت محمد تقی  
 به کمبینه مؤلف نوشته است -

أَحَدٌ - حقایق و معارف آگاه خلاصه خلفای احمدی و احدی ازین دریش  
 وحدت کیش سلام شوق مطالعه فرمایند. مکتوب محبوب به معرفت خواجه مومن  
 که در جواب این عاصی نوشته بودند رسید مسرور ساخت. توقع که بهین دستور  
 گاه گاهی این دور از کار را خوش وقت می کرده باشند دیگر آنچه مقدمه  
 بشارات که درباره ایشان پیر و مرشد فرموده ظاهر شد در حق مرادان هر عامی  
 که از عالم قدس ظاهر شود عین بجا است. هر چند مثل فقیر به آن می ماند که زنگریز  
 بر لیش خود در مانده است. بهر کیفیت در عین تحریر این کلمه ظاهر شد که هُوَ صِنِّي وَلا هِنَةُ  
 و آن که مراد اوست مراد است. وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ آنچه بقدر تم  
 انشاء الله ظاهر خواهد شد بقید علم خواهد آمد. و یک روز مکتوبی به احوال خود نیز  
 محسوس می گردد. وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ. فضائل مرتبت مقبول احد در خلاص  
 و حیدر رحل رشید به شوق تمام سلام خوانند و فضائل مرتبت منظور نظر اهل الله  
 در مرتبت رفیع علی محمد ولی مع والده و همشیرها و جمیع متعلقان و اهل طریق سلام خوانند  
 و از فقیر زاده محمد اظهر و محمد ظهور الله سلام رساننده اند خصوص به رحل الرشید. و دیگر معلوم  
 رحل رشید باد که در قتی شما که دستخط شده بود قریب یک سال است که حواله و کبیل شما

کردہ ایم الحال ہر تاکید سے کہ باید یہ کسب کنند اندکے درکار شائقانے دار و اسلام  
و انشاء اللہ درکار خواجہ مومن موافق مقدور در بیع نہ فراید داشت .  
مکتوب صد و نوزدهم - در بیان ارشاد تاملہ طریقہ حقیقتہ و کبرویہ و سہروردیہ  
از ولایت پناہ ارشاد دستگاہ شاہ علی رضا مدظلہ العالی ابن محمد فرخ شاہ یہ سخط  
خاص ایشان نزد احقر العباد محمد مراد موجود است .

حق حق حق . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی  
عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی . اَمَّا بَعْدُ . فَاِنَّ الْاَخَ الصَّاحِبَ الْاَعَزَّ الْاَكْرَمَ  
الْمُهْتَدٰی بِطَرِیْقِ الْاَلْحَبْدِ الْاَقْوَمِ سَالِكُ مَسَالِكِ الطَّرِیْقِ عَارِفُ مَعَارِ  
الْحَقِیْقَةِ الْجَامِعُ بَيْنَ الشَّرِیْعَةِ وَالْمَعْرِفَةِ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ الْمُرَادُ الْكَشْمِرِيُّ  
دَامَ حُبُّهُ فِي اللّٰهِ وَزَيْدٌ عِرْقَانُهُ بِاللّٰهِ لِمَا صَحَّ صِحْبَتُهُ ارَادَةٌ وَشَوْقًا  
مَعَ اُسُوَّةِ اَهْلِ الْعِرْقَانِ وَقَبْلَةَ زُمْرَةٍ اَوْجَدَانِ قُطْبُ فَلَکِ الْهُدٰی  
وَعَوْتُ سَبِیْلِ اَنْدِرَاجِ الرَّهْمٰیَةِ فِي الْبِدَایَةِ فَحُبُّوْبِ حَضْرَةِ الصِّدِّ  
عَمِّ الْعَظَمٰی الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ السَّرْهَنْدِيِّ سَلَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَابْقَاهُ وَبَلَّغْ  
بِتَوْجِیْهِتِهِ وَعِنَايَاتِهِ مَبْلَغَ الرَّجَالِ وَحَصَّلْ مِنْ جَنَابِهِ خِلَافَةَ الْكَمَالِ  
فِي طَرِیْقِ الْعَلِیَّةِ النَّقْشِبَنْدِیَّةِ وَطَرِیْقِ الْعَالِیَّةِ الْقَادِرِیَّةِ فَاجْزِنَالَهُ  
الْیُنٰی فِي الطَّرِیْقِ السَّنِیَّةِ الْمَجْشِیَّةِ الْعِشْقِیَّةِ وَالطَّرِیْقَةِ الْجَلِیْلَةِ الْاَلْبُرُوْیَّةِ  
وَالطَّرِیْقَةِ الْعَظِیْمَةِ السُّهْرُوْرْدِیَّةِ كَمَا اَجَازَ لَنَا سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا وَمُرْسِدُنَا  
وَقَبْلَتُنَا اِلَى اللّٰهِ قُطْبُ الْاَبْدَالِ وَالْاَدْوَانِ وَفَرْدُ الْاَفْرَادِ الْمُسْتَعْرِقُ فِي  
نُورِ الْقَدِیْمِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ اِبْرَاهِیْمِ الْمُرَادِ اَبَادِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَأَرْضَاهُ وَجَعَلَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ وَالْمُسْتَوْدِلُ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَ  
 وَتَعَالَى أَنْ يَرُزِقَهُ تَجَلِّيَاتِ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ وَيَجْعَلَهُ صَاحِبِ الْعِلْمِ  
 بِالْمُكَاشَفَاتِ وَيَجْعَلَهُ صَاحِبِ آيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَالْكَرَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ  
 وَأَنْ يُحِبَّهُ إِلَى الْمَخْلُوقَاتِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ السَّادَاتِ بَيْتِهِ مُحَمَّدٍ  
 أَفْضَلُ الْبَرِّيَّاتِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالْكَمَلُ  
 الْخَيَّاتِ أَجَارَهُ أَحَقُّ عِبَادِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ وَعَلَى رِضَا ابْنِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ  
 شَيْخِ مُحَمَّدٍ فَرَسِ السُّوَهْتِدِيِّ عَنِّي عَنْهُمَا - لَبَّيْهِ بِمَخْطِهِ يَوْمَ السَّبْتِ  
 خَامِسِ سَوَالِ سَنَةِ ١٣٠٣ هـ فِي بَلَدَةِ الْمُبَارَكَةِ الْكَثِيمِ مُحَمَّدِ اللَّهِ سُبْحَانَ  
 وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى.

لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمْدُ وَالسَّلَامُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى



## تاریخ طبع اللہ کنایت قطعتیہ از عبد جاسر لہری

محو انتظار گلشن وحدت	اے طلبگار گلشن وحدت
رہزہ اسرار گلشن وحدت	طبع شد این حدیقہ عرفان
عشق دلدار گلشن وحدت	مئے خلقت در آن ہی پوشد
گشت اطہار گلشن وحدت	رشیہ فیض عاروت باللہ
بود سالار گلشن وحدت	قطب قیوم آن امام ہدا
زبدہ احرار گلشن وحدت	منظر علم و فضل و بود و کرم

سال طبعش چہنن ندا آمد

بجانب شہوار گلشن وحدت

۵ ۸ ۳ ۱ م

## تعلقات

### حضرت وحدت گلشن - ولی گجراتی

جامع مکتوبات شیخ محمد مراد نے مجموعے آخر میں بطور تتمہ چند اور مکتوبات بھی درج کیے ہیں جو انہیں دوسرے بزرگوں نے بھیجے تھے۔ ان بزرگوں میں حضرت وحدت کے دو فرزند ابو حنیفہ اور شیخ محمد تقی بھی ہیں۔ حضرت وحدت کے چار صاحبزادے تھے :-  
 شیخ ابو حنیفہ، شیخ محمد تقی، شیخ محمد جواد اور نور الحق۔ شیخ محمد جواد کی شادی کا ذکر مکتوب ۱۴ میں آچکا ہے۔ اسی تتمہ میں حضرت وحدت کے بڑے بھائی علامہ فرخ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۴ شوال ۱۱۱۵ھ) کے بھی دو مکتوبات درج ہیں (اصل مجموعے میں پہلا مکتوب انہی کے نام ہے) اور بالکل آخر میں ان کے صاحبزادے شیخ علی رضا (م ۱۳۳۳ھ) کا ۱۱۳۳ھ کا اجازت نامہ بھی درج ہے جو شیخ محمد مراد کو چشتیہ، کبرویہ اور سہروردیہ طریقوں کے لیے اُن سے حاصل ہوا تھا۔ روضۃ القیومیہ (۱/۲۹۵) میں شیخ علی رضا کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ حضرت علامہ فرخ شاہ (ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ) کے صاحبزادے ہونے کے باوجود، علوم سیمیا، کیمیا، ریاضی وغیرہ اور نغمہ و سماع سے بھی تعلق رکھتے تھے اور جنات بھی ان کی تسخیر میں تھے۔ لیکن بعد میں وہ پھر اپنے والد صاحب سے رجوع ہو گئے تھے۔ نیز یہ کہ وہ گجرات چلے گئے تھے اور وہیں ان کے پانچ صاحبزادے بھی قیام پذیر تھے۔ یہی وہ بزرگ ہیں جن سے اردو کے مشہور شاعر ولی گجراتی (م ۱۱۱۵ھ) سبقت ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے شیخ کے متعلق کہا ہے :-

بعد شاہ نجف، ولی اللہ پیر کابل علی رضا پایا

یعنی اے ولی اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد علی رضا جیسا پیر کابل حاصل ہوا ہے۔ اس شعر سے ظاہر ہے کہ ولی گجراتی نے ان سے نقشبندیہ سلسلے میں بیعت نہیں کی تھی جس کی ابتدا حضرت علیؑ کے بجائے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ہوئی تھی۔ یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے کہ ولی گجراتی نے ۱۱۱۳ھ میں گجرات سے دہلی کا سفر کیا تھا اور وہاں حضرت سعد اللہ گلشن کے مشورے سے اپنی دکنی شاعری کو فارسی کے شعرائے متاخرین کے انداز پر لکھنا شروع کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گلشن نے ولی کو بطور نمونہ ایک غزل لکھ کر دی تھی جس کا مطلع یہ ہے :-

خوبی اعجازِ حسنِ یار اگر انشا کروں بے تکلف صفحہ کاغذِ بھینا کروں

اسی تقلید کی وجہ سے ولی کو اپنی شاعری پر ناز ہے :-

دکنی زبان میں شعر سب گان کہے ہیں لے ولی لیکن نہیں بولا ہر کسی یک شعر خوش ترزین نہط  
ولی نے اپنے فارسی رسالہ نور المعرفت میں خود کو شاہ گلشن کا شاگرد کہا ہے۔ لکھتے ہیں :-  
مُصنّف این عبارت کہ یہ پیمین ثنا پر دایہ بزرگان، بہ خطابِ ولی سرفراز است از شاگردان  
زبدۃ العارفین حضرت شاہ گلشن ممتاز۔۔۔۔۔ اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے  
کہ ولی نے کسی بزرگوں کی مدح میں قصیدے لکھے ہوں گے جن میں سے اب دو تین ہی  
باقی رہ گئے ہیں۔

۱۱۱۴ھ میں ولی نے دہلی کا سفر کیا تھا۔ بہت ممکن ہے کہ وہیں سے وہ کشمیر بھی

۱۔ ملاحظہ ہو طبقات الشعراء مولفہ قدیث اللہ مراد آبادی۔ بحوالہ کلیات ولی مرتبہ حسن  
مارہروی صمبیرہ ۲ صفحہ ۸۷ ج۔ ۱۔ شاگرد کے معنی مرید کے بھی ہو سکتے ہیں۔

گئے ہوں، جہاں اس مجموعے کے جامع یعنی شیخ محمد مراد رہتے تھے۔ دلی کے اس شعر سے ان کا کشمیر جانا استنباط کیا جاسکتا ہے، گو کہ یقینی نہیں :-

دلی کے دل کو یوں ہوتی ہر راحت تجھ گئی بھینتر کہ جیوں ہوتی ہر خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے  
اگر واقعی وہ کشمیر بھی گئے تھے تو پھر ان کے ایک ممدوح شیخ محمد مراد کا گجراتی ہونے کے بجائے کشمیری ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ دلی کا ایک شعر ہے :-

مقصودِ دل ہر اس کا خیال لے لے دلی مجھے جو مجھ زبان کا ورد محمد مراد ہے  
یعنی اس مجموعے کے جامع محمد مراد سے یہاں مراد ہوگی۔ لے

روضۃ القیومیہ (مجموعہ) میں شاہ گلشن کو حضرت وحدت "المعروف" شاہ گل کا خلیفہ کہا گیا ہے اور مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے سروآزاد میں شاہ گلشن کو خواجہ عبدالاحد وحدت "شاہ گل" کا شاگرد کہا ہے۔ تذکرہ نشتر عشق میں ہے کہ شاہ گلشن نے اپنا تخلص حضرت بیدل کی تجویز پر اختیار کیا تھا اور بیدل بھی نقشبندی مجددی سلسلے سے وابستہ تھے اب شاعری میں یہ سلسلہ یوں ہوا کہ شاہ گل کے شاگرد شاہ گلشن اور شاہ گلشن کے شاگرد عنزیب (اور دلی گجراتی بھی) اور ان کے صاحبزادے خواجہ میر درد اور ان کے سب ایک ہی سلسلے اور ایک ہی مشرب سے تعلق رکھتے تھے۔

ہر گل کا پتا چاک ہووے درد سوں میرے  
گلشن کی طرف بھیجوں گراہِ سحری کوں (دلی)

لے اسی سرمنہدی تعلق کی وجہ سے دلی نے اپنے ہم عصر ناصر علی سرمنہدی کا ذکر کیا ہے :-  
پڑے سن کرا چھل جیوں مصرعِ برقی اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں  
ملاحظہ ہو ملفوظات اقبال، مرتبہ محمود نظامی، لاہور، صفحہ ۱۲۲۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## ملفوظات حضرات کرام نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف

محبوب احمد بھٹی



حضرات کرام موسیٰ زئی شریف کے حالات زندگی ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی جلد ششم میں آچکے ہیں۔ یہاں آپ کے ملفوظات پیش ہیں۔ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کلام مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشائخ کے ملفوظات سننا توفیق (زیادتی، شوق) کا موجب، قلب کی رقت کا سبب، ماسوا اللہ سے نفرت دلانے کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

مشائخ عظام کے ملفوظات کا مطالعہ ظاہری و باطنی ترقی کا موجب ہے البتہ یہ مطالعہ حضور قلب کے ساتھ ہو۔

ملفوظات حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری:

ولادت: ۱۲۱۶ھ، قندھار

وصال: ۱۲۸۴ھ، موسیٰ زئی شریف

فرمایا:

۱..... صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے اور صد ہزار اخلاص سے ایک ذرہ عشق کا بہتر ہے اور صد ہزار شوق و عشق سے ایک ذرہ درد کا بہتر ہے۔ پھر آخر میں یہ آیات پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ . حَسْبِنَا اللّٰهُ وَنَعْمَ الْوَكِیْلُ .  
۲..... فرمایا، ان ابیات کو روزانہ پڑھا کرو، جو ان اشعار و ابیات کو روزانہ صدق دل سے پڑھا کرے گا تو

بے حد تاثیر ملاحظہ فرمائے گا۔

بے لطفِ تو من قرار نتوانم کرد  
احسانِ ترا شمار نتوانم کرد  
گر بر تنم زبان شود ہر موئی  
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد  
(ترجمہ) آپ کی عنایت کے بغیر مجھے کوئی سکون نہیں۔ آپ کے  
احسان شمار سے بالاتر ہیں۔

اگر میرے جسم کے تمام بالوں کو زبان مل جائے تب بھی ہزاروں میں  
ایک کا بھی شکر ادا نہ کر سکوں۔

۳..... فرمایا حضرت شاہ غلام علی شاہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص ختم ”یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا  
ارحم الراحمین . وصلى الله على خير خلقه محمد . کا وظیفہ کرے گا اس کو دولت ظاہری اور  
باطنی دونوں نصیب ہوں گی۔

۴..... فرمایا ترک دنیا یہ نہیں کہ برہنہ ہو کر لنگوٹی باندھ لے اور لنگوٹی باندھ کر دھونی رچالے بلکہ ترک دنیا یہ  
ہے کہ کپڑے اچھے پہنے اور کھانا اچھا کھائے اور جو کچھ اللہ کریم کی جانب سے بغیر کسب و وصول ہو وہ لوگوں کو  
کھلائے اور جمع نہ کرے اور ساتھ ہی ماسوا اللہ کے ہر چیز سے منہ موڑ لے۔

۵..... فرمایا اس طریقہ عالیہ کا مجاز اور خلیفہ جب تو جہات نہیں دیتا اور حلقہ نہیں کرتا اور طریقہ کے  
اعمال و افعال کو عملاً جاری نہیں کرتا تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اجازت یافتہ کو لازم ہے کہ اشاعت  
سلسلہ عالیہ میں کوشاں ہو جائے۔

۶..... فرمایا، شیخ الاسلام (حضرت عبداللہ انصاری شیخ ہرات علیہ الرحمۃ) نے فرمایا ہے کہ ایک کرامات فروش  
ہوتا ہے اور ایک کرامات خر (یعنی خریدنے والا) کرامات فروش وہ ہے جو لوگوں پر اپنی کرامات کے ذریعے  
پنی پیری جتوائے اور منوائے اور کرامات دکھانے پر زور لگائے یہ پیر مغرور ہے۔ کرامات خروہ ہے جو کرامات  
کو لوگوں پر ظاہر کرنے کی خواہش رکھتا ہے یا اس سے کرامتوں کی طلب کی جاتی ہو۔ یہ کتا ہے۔

لہذا کرامات فروش اور کرامات خردونوں فقر سے عاری ہیں۔ کیونکہ فقر کی حقیقت و اصلیت کرامات

نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کرامات کی طلب رکھنا فرعونی کا دعویٰ کرنے کی خواہش ہے اور کشف کی طلب کرنا خدائی کا دعویٰ کرنے کی خواہش ہے۔ یعنی پہلی حالت لوگوں میں زور اور رعونت سے بزرگی منوانے کے مترادف ہے اور دوسری حالت لوگوں میں اپنے علم اور غیب دانی سے لوگوں کو مرعوب اور مرغوب کرنے کے مترادف ہے۔

۷..... طریقہ نقشبندیہ عالیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طریقہ عالیہ میں فقر و قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلا جذبہ ہے جو خاص عطیہ الہی جل شانہ ہے اور یہ اختیاری نہیں ہے۔ دوسرا سلوک ہے اور یہ عمل سے عبارت ہے۔ یہ بھی توفیق الہی جل شانہ سے ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول ہے کہ طالبان حق کو پہلے پہل اپنی توجہات شدیدہ سے سلوک طے کراتے ہیں۔ جن مریدان کو جذبہ طاری ہو جاتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص عنایت ہے۔ جو پیر اس جذبہ کو اپنی طرف سے سمجھے تو وہ مشرک ہے اور علماء سوء کے زمرہ میں شمار کیا جائے گا جو شیطان سے بھی برا ہے اور جن مریدان کو عمل اور مجاہدہ سے ترقی اور درجات قرب حاصل ہوتا ہے تو یہ بھی دراصل وہی معاملہ ہے مگر پیر کا سینہ باب رحمت ہے اور پیر کی توجہ قلبی سے مرید کا کام انجام کو پہنچتا ہے۔ اس لیے پیر منشاء حق تعالیٰ اور مقصود سببی کی حیثیت سے نعمت عظیم ہے۔

۸..... فرمایا شیخ کی محبت خدمت، آداب ظاہری اور باطنی کی بجا آوری کامیابی کی راہ ہے۔ ظاہری اور باطنی بے ادبی محرومی اور ناکامی کا ذریعہ ہے۔

۹..... فرمایا انسان عبارت انس سے ہے۔ محبت اور انس جس میں نہیں وہ حیوان ہے۔ چونکہ انسان میں محبت اور انس فطرتاً و بیعت کی گئی ہیں۔ اسی لیے تو اس کو انسان کہتے ہیں بمعنی انس کرنے والا۔

۱۰..... فرمایا، اگر شیخ اول سے جذبات تو یہ اور احوال معتبرہ کا اکتساب کر لیا ہے تو دوسرے شیخ پکڑنے کی ضرورت نہیں اگر شیخ سے یہ احوال حاصل نہیں ہوئے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر دوسرے شیخ کے پاس جو شیخ اول سے زیادہ توجہات کامل رکھتا ہو اور اس ملکہ کا مالک ہو تو ضرور اس شیخ کے پاس چلا جائے اور اس سے اکتساب فیض کرے کیونکہ غرض تو شیخ پکڑنے سے فیضان کا حصول ہے یہ منکرین بیعت ثانیہ اس مقدس صوفیہ علیہ کے احوال و مقامات اور معارف سے ناواقف ہیں۔

۱۱..... فرمایا طریقت میں کتاب خوانی کی ضرورت نہیں، یہ محض فضل ربی جل شانہ ہے۔ کتاب خوانی سے تو محض بزرگوں کے حالات اور مقامات سے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ علم طریقت وہ لطف ربانی ہے



جو کہ سینہ بسینہ اپنے حضرات کرام سے منتقل ہوتا چلا آتا ہے۔

۱۲..... حصول نسبت اور فیض میں اصل بنیاد اپنے شیخ سے رابطہ پر ہے۔ ذکر اذکار اور نوافل وغیرہ اور دیگر عبادات حصول نسبت کے مضبوط ذریعے ہیں اور بس۔

۱۳..... فرمایا، امی (ناخواندہ) شخص طریقہ شریفہ کو خوب حاصل کر لیتا ہے کیونکہ اس کا دماغ علمی اور عقلی دلائل کا حامل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اسے کوئی شک اور شبہہ پیدا نہیں ہو سکتا برخلاف ایک عالم کے کہ اس کو خطرے اور وسوسے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۴..... فرمایا، معرفت نام ہے حق تعالیٰ کو معبود جاننے کا اور اپنے آپ کو معدوم محض جاننے کا، علماء اس کو دلائل سے جانتے ہیں اور عالم لوگ ایک دوسرے سے سن کر سمجھتے ہیں اور فقراء حق تعالیٰ کو وحدہ لا شریک یقین قلب سے جانتے ہیں اور اپنے آپ کو معدوم محض گردانتے ہیں۔

۱۵..... فرمایا اہل طریقت ماسوا اللہ کے خیال کو آنا گناہ سمجھتے ہیں اور اس کو شرکِ خفی کہتے ہیں۔

۱۶..... فرمایا انسان کو ہمیشہ غمناک رہنا چاہیے کیونکہ غم ناک کی میں جمعیت قلب نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدام دائم الفکر اور متواصل الحزن رہا کرتے تھے۔

۱۷..... فرمایا کبرائے دین اور روندہ راہ یقین سب طریقوں کے خواہ طریقہ نقشبندیہ ہو یا قادریہ یا چشتیہ ہو خواہ سہروردیہ اور اسی طرح دیگر چار طریقوں کے امام خواہ شطاریہ ہو خواہ مداریہ ہو یا کبرویہ یا قلندریہ ہو سب اس بات پر متفق ہیں اور ساتھ ہی چاروں مذاہبِ خفی، مالکی، شافعی، حنبلی بھی متفق ہیں کہ اس راہ سلوک میں کشفیات اور تصرفات اور خرق عادات کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ پانی پر چلنا تو مچھلیوں کا کام ہے اور ہوا میں اڑنا پرندوں کا اور غیبی خبریں دینا کاہنوں اور جادوگروں کا اور ایک ہی لمحہ میں مشرق سے مغرب تک پہنچنا شیطان کا کام ہے۔ یہ سب کام کچھ بھی نہیں اور ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

حقیقت میں کرامت بزرگان دین کے نزدیک یہ ہے کہ انسان کا ظاہر شریعت اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور متابعت سے آراستہ ہو اور باطن حق تعالیٰ کے حضور میں مستغرق ہو اور دل غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور مراقبہ میں اس طرح محو ہو کہ اس کو اپنے اور کل کائنات کے افعال و صفات کلی و جزئی نظر نہ آئیں اصل بات یہ ہے اور باقی سب لغو اور ہیچ ہے۔ اللہ اکبر

۱۸..... محمد جان اخوندزادہ صاحب کو فرمایا: بھائی جان اپنی ساری ہمت اللہ کی طلب و جستجو اور اس کی یاد میں

صرف کریں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کی یاد میں ایک لمحہ اور ایک لحظہ بھی غفلت نہ آنے پائے اور ہمیشہ متوجہ بخدا رہیں۔

۱۹..... فرمایا جو شخص آسمانوں اور زمین کی سیر اور پرواز کر جانے کا علم حاصل کرنے اور کشف و کرامات و خوارق عادات کے حصول کے لیے عبادت و ذکر کرتا ہے تو وہ ان چیزوں کی عبادت کرنے والا شمار ہوگا نہ کہ حق تعالیٰ کا پس اس طرح وہ اپنی عمر کو ضائع کر رہا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم ناسوت اور اس کی سیر کرنا اور اس میں تصرف کرنا کوئی معتبر نہیں۔

۲۰..... فرمایا سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو عدم محض خیال کرے اور اپنے کمالات کو اس کے اصل سے جانے اور اپنے حسنات کو قابل قبول نہ سمجھے اور اپنے گناہوں کو ایک بڑے پہاڑ کی مانند جانے جو اس کے سر پر کھڑا ہے۔ نیز غیر کی برائیوں میں ہمیشہ نیک تاویل کرے اور روزمرہ کے واقعات کو حق تعالیٰ کے ارادہ سے جانے پس اہل معرفت رحمۃ اللہ علیہم کا یہی طریقہ ہے۔

۲۱..... فرمایا اپنے قیمتی اوقات کو طاعت اور ظاہری و باطنی عبادات سے معمور رکھیں کیونکہ اعمال شرعیہ اور احوال طریقت و حقیقت سے اصلی مقصود پاکی نفس اور صفائی دل ہے۔ جب تک کہ نفس کو پاکی اور دل کو سلامتی حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک ایمان حقیقی کا حاصل ہونا محال ہے۔ پس دل کی سلامتی اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب بندہ کے دل میں اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کا دخل نہ ہو اگر کسی پر ہزار سال گزر جائیں اور اس مدت میں اس کے دل میں غیر کا خیال نہ گزرا ہو یہاں تک کہ ماسوا اللہ اس سے بالکل فراموش ہو جائیں اور یاد دلانے پر بھی ماسوا اس کو یاد نہ آئیں تو اس مقام کو ہمارے بزرگان طریقت مقام فنا سے تعبیر کرتے ہیں اور یہی راہ سلوک میں پہلا قدم ہے۔ فرمایا طالب حق کو چاہیے کہ وہ اس حد تک کوشش کرے کہ اس کا سانس حضور حق سے خالی نہ جائے اور نہ ہی غیر کا اس کے دل میں کچھ دخل آنے پائے۔

۲۲..... فرمایا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں کے لیے کشفیات وغیرہ کے اظہار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ طالب خدا کے لیے اعتقاد کا درست رکھنا احکام شرعیہ کو پورا پورا بجالانا اور ہمیشہ جناب حق جل شانہ کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے۔ دولت عظمیٰ اگر ہے تو یہی ہے باقی سب بیچ ہے۔

۲۳..... فرمایا اکابرین طریقت عالیہ نقشبندیہ نے واقعات و کشفیات اور خوارق عادات کو کوئی وقعت نہیں دی

ہے۔ اسی واسطے انہوں نے دوام حضوری ہی کو دولت کبریٰ جانا ہے یہی وجہ ہے کہ ان پر ماسوا اللہ کا نسیان ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ حضرت شیخ یحییٰ منیری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

”دنیا میں بت پرستی بہت ہے اور عارفین کے گروہ کا بت ان کی کرامات ہیں اگر کرامت سے ان کو تسکین قلب ہوتی ہے تو یہ سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں اور اگر کرامات کے اظہار سے پرہیز کریں اور اسے مقصود نہ جانیں تو ذات واحد عز اسمہ تک ان کی رسائی ہو جائے گی“

اگر کوئی اللہ کا ولی، اللہ کے سوا باقی چیزوں سے قطع تعلق کر لے تو وہ حقیقت میں صاحب ولایت ہے، پس ہر وہ سالک جس نے کرامت پر ہی تکیہ کیا ہو اور اس کو اپنے لیے کامیابی کا ذریعہ اور مقصد جانا ہو تو وہ حقیقت میں اپنے اصلی مقصد سے کوسوں دور بھاگا۔ کیونکہ یہ کلیہ قوم کے ہاں مقرر ہے کہ محبت کا تحقق اس صورت میں نہیں ہو سکتا جس میں دوست سے اعراض اور غیر کے ساتھ میل کرنا دونوں جمع ہوں۔

من شفلک عن اللہ فهو صنمک (حدیث شریف)  
جس نے تمہیں اللہ سے غافل کر دیا تو وہی تمہارا خدا ہے۔

ہمارے اس مدعا پر دلیل صریح ہے۔ چونکہ آدمی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس کو اپنی اصل کا تابع ہونا چاہیے یعنی خاکسار ہونا چاہیے اور غرور اور خود بینی سے پرہیز کرنا چاہیے نہ ہی اپنے گزشتہ بزرگوں پر فخر کرنا چاہیے بلکہ اسے چاہیے کہ عجز و نیاز اور خاکساری کو اپنا طریقہ بنائے اور اپنے آپ کو ساری دنیا سے کم تر جانے اور ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

۲۴..... ملا میر واعظ اخوند کو تحریر فرمایا، بھائی آج کل فرقہ وہابیہ پیدا ہو گیا ہے، یہ فرقہ خود کو اہل حدیث کے نام سے پکارتا ہے، خباث باطن اور فساد عقیدہ سے یہ لوگ ہمارے امام اعظم نعمان ثابت الکونی جو در حقیقت مفسرین اور محدثین کے امام ہیں، زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فرقہ وہابیہ اگلے پچھلے مجتہدین کے اجتہاد کا انکار کر کے مذاہب اربعہ کی تقلید کا انکار کرتا ہے حالانکہ اس پر سلف صالحین کا اتفاق ہے اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

۲۵..... خان ملا خان صاحب کو تحریر فرمایا، چونکہ علماء اور خاص و عام دینی اور دنیاوی کاموں میں آپ سے

رجوع کرتے ہیں اس لیے آپ کو تحریر کیا جا رہا ہے کہ آپ برائے خدا فرقہ و ہابیہ کی مخالفت میں تبلیغ کی کوشش فرمائیں اور اہل سنت و جماعت کے عقائد کو پھیلائیں ان شاء اللہ سعادت کو نین و برکات دارین آپ کو نصیب ہوں گی۔

۲۶..... فرمایا، طالب حق جل شانہ کو چاہیے کہ وہ علم لدنی کی طلب اور نسبت صوفیہ کرام کے حصول کے لیے پوری کوشش کرے ان کا حاصل کرنا نعمت کبریٰ ہے اور صاحب دل شخص نوحیہ کامل مکمل ڈھونڈنا نہایت ضروری ہے۔ اگر اس قسم کا عزیز اس کو میسر آجائے کہ جس کی صحبت مبارک میں نسبت جذبی حاصل ہوتی ہو اور اس کی صحبت شریف میں آکر لوگ فیض و برکات سے مالا مال ہو کر جا رہے ہوں اور اس کی صحبت مبارک میں بیٹھنے سے نسبت حضور آگاہی ملکہء دل بن جائے تو ایسی شخصیت عظیم کو جان سے بھی زیادہ عزیز اور قیمتی سمجھیں۔

۲۷..... مولوی عبد اللہ صاحب کو تحریر فرمایا، بھائی جان فقیر نے سنا ہے کہ مولوی غیاث الدین مسائل فرقہ و ہابیہ کے معتقد ہیں اور لوگوں کو بھی مسائل بیان کرتے ہیں۔ لہذا لکھا جاتا ہے کہ انھیں سمجھائیں کہ آپ فرقہ و ہابیہ سے پرہیز کریں بلکہ دل ہی سے اعتقاد گروہ اسماعیلیہ (گروہ اسماعیلیہ سے مراد مولوی اسماعیل دہلوی کا گروہ اور ان کے معتقدین ہیں) سے بیزار ہو جائیں اور صحت اعتقاد اور اعمال کے لیے کتب ہائے سلف صالحین اہل سنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے) ہمارے لیے کافی ہیں۔ ان کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں، فرقہ و ہابیہ اور ان کے رسائل و اعتقاد سے بجان و دل بیزار ہو جائیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے باطن میں پیران عظام رضی اللہ عنہم کا اثر قوی دیکھوں تو آپ کے لیے لازم ہے کہ جملہ اعتقادی اور عملی مسائل میں اور اپنے ظاہر و باطن میں اپنے پیران عظام کی متابعت اختیار کریں۔ ان شاء اللہ آپ حقیقت معرفت پر سرفراز ہوں گے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی نقشبندی:

ولادت: ۱۲۴۴ھ قصبہ لونی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۱۴ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ارشاد فرمایا:

۱..... دین و دنیا کے اکثر جھگڑے حب جاہ اور برتری کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ حب الدنیا رأس کل خطیئة (دنیا کی محبت ہر گناہ کی اساس اور بنیاد ہے) چنانچہ اہل سنت اور لاندہوں کا جھگڑا اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں اسی قبیل سے ہے۔ اہل اسلام میں کون ایسا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو بالذات نافع اور ضرر رساں جانتا ہے۔ اگر ضرر و نافع ہیں تو سبب ہیں اور ان حضرات کی سببیت کا انکار کرنا محض عناد اور اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی ہے۔ عیاذ باللہ سنت اللہ سب کاموں میں جاری ہے کہ مسبب سبب سے ہوتا ہے۔

۲..... مولوی حسین علی واں پھر وی نے عرض کی کہ تعلیم و تدریس سے دل میں قساوت (سختی) پیدا ہوتی ہے۔ آپ قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ نیت میں فتور ہوتا ہے ورنہ تعلیم تو ہماری نسبت (نقشبند یہ مجددیہ) میں ذریعہ ترقی ہے۔

۳..... فرمایا، ہمارے مرشد و مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد قدھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے، انسان کو چاہیے کہ یہاں تک ذکر کرے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے۔

۴..... فرمایا، خوشحالی اور فقر و فاقہ ہر حال میں اللہ اللہ کا ورد کر، وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور دیگر اوقات میں نہیں ہر عبادت کے لیے وقت مقرر ہے۔ لیکن ذکر کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہر وقت ذکر کا وقت ہے ذکر ہمیشہ کرنا چاہیے۔

۵..... فرمایا، اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدق نیت سے توبہ کرے اور عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لیے درخواست پیش کرے خدائے پاک اس کی مشکل آسان فرمائے گا۔

۶..... فرمایا، بے شک حبیب خدا (ﷺ) کی اتباع کے بغیر کوئی فیض نصیب نہیں ہوتا لیکن اس زمانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہت مشکل ہو گئی ہے۔ تصوف و طریقت کی تمام کتابوں سے عوام الناس کو دس مقامات جو توبہ، انابت، زہد، قناعت، تقویٰ، صبر، شکر، توکل، تسلیم اور رضا ہیں حاصل کرنے چاہئیں اور حالات کے اسرار، جو اسرار الہی خاصان (درگاہ) کو نصیب ہوتے ہیں۔ (ان کا حصول) اس زمانے میں بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوگا جس کے ازلی نصیب میں یہ نعمت عظمیٰ لکھی ہوتی ہے۔ انہیں یہ حاصل ہوتے ہیں۔

۷..... فرمایا، فنا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نہ دنیا کی خوشی پر خوش ہوتا ہے اور نہ دنیاوی غم پر غمگین ہوتا ہے۔ وہ تمام اعمال افعال اپنی ذات کو اور تمام ممکنات کو ہیچ سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزوں کو نیست و نابود

خیال کرتا ہے۔ سواس طرح کی فنا کا حاصل ہو جانا ہی معرفت الہی کا کمال ہے۔  
 ۸..... فرمایا، بے چارے انسان نے اپنی حقیقت کو بھلا کر انانیت (غرور) کی پوشاک پہن لی ہے۔ اگر وہ  
 اپنی اصلیت کو یاد رکھتا تو اسے عجز و انکساری کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا اور وہ شکستگی اور نیستی کو اپنا شعار بناتا۔  
 ۹..... فرمایا، مولانا روم اسی چیز سے آگاہ کرتے اور اسی مطلب کو بیان کرتے ہیں:

مولوی گشتی و آگاہ نیستی  
 از کجا و ز کجا و کیستی  
 از خودی آگاہ نئی اے بے شعور  
 برچنیں علمت نباید شد غرور  
 یعنی تو مولوی تو بن گیا ہے اور نہیں جانتا کہ تو کہاں اور کس سے ہے  
 اور تو کون ہے۔ اے بے عقل تو خودی سے آگاہ نہیں ہے۔ تجھے اپنے  
 ایسے علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیے۔

۱۰..... فرمایا، اس فتنے کے زمانے اور ابتلاء و غم کے وقت میں نقشبند یہ مجددیہ نسبت کو محفوظ رکھنے کی مثال ایسی  
 ہے جیسے ایک آدمی تیلوں (تیل بنانے والے) کے گھر میں رہتا ہو اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھے۔  
 ۱۱..... فرمایا میری مثال ایسی ہے گویا قبرستان کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں (اور پھر) بعض احباب کو  
 اکثر یہ شعر سناتے:

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان  
 گرما نرسیدیم تو شاید برسی  
 یعنی ہم نے تجھے گنج مقصود کا پتا بتا دیا ہے، اگر ہم اس تک نہیں پہنچ سکے  
 تو شاید تو اس تک پہنچ جائے۔

۱۲..... فرمایا، رابطہ تعلق (مرشد) اس لیے موصل تر (ملانے والا) ہے کہ پیر پر فیض کا نالہ (ندی) جاری ہے  
 جس وقت بھی مرید رابطہ پکڑتا ہے تو لازمی طور پر وہ نالہ (ندی) فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔  
 ۱۳..... فرمایا، سوال جلی سے سوال خفی بدتر ہے۔ کیونکہ سوال جلی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوال خفی میں نفس

بدستور فخر و غرور میں مبتلا رہتا ہے۔ بلکہ الٹا مسئول عنہ (جس سے سوال کیا جائے) پر احسان جتلاتا ہے۔ چنانچہ اس زمانے کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔

۱۴..... فرمایا، خانقاہ ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعہ کتاب کی جگہ، مطالعہ کتاب گھر کرنا چاہیے البتہ کتاب کا تعلق اس معاملہ ذکر کے ساتھ ہو تو پھر اسے مطالعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، ذکر بہت زیادہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔

۱۵..... فرمایا، جس شیخ کے دل میں کسی زمیندار یا مالدار کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہو کہ یہ امیر آدمی میرا مرید ہو جائے تو وہ شیخ کافر (یعنی کافر طریقت) ہو جاتا ہے۔

۱۶..... چاہیے کہ زبان کو حلق کے ساتھ چپکا کر دلی توجہ کے ساتھ پہلے قلب پر ذکر کریں اور اپنے پیر کی صورت اپنے روبرو تصور کریں اس کے بعد لطیفہ، روح پھر لطیفہ سر پھر لطیفہ خفی پھر لطیفہ اہی پھر لطیفہ نفس اور پھر لطیفہ قلب پر توجہ کریں۔ تاکہ بال بال ذکر کرنے لگے اسے سلطان الاذکار کہتے ہیں پھر اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات الہی کی طرف کریں اسے وقوف قلبی کہتے ہیں۔

۱۷..... فرمایا، مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید (ہوتا) ہے۔

۱۸..... پیر میں شک مرید کے لیے بہت بڑی آفت ہے۔ درویش کا سرمایہ جمعیت قلب ہے۔ یعنی کوئی ایسا کام نہ کرو جو پراگندگی خاطر (کا ذریعہ) ہو اور (جس سے) جمعیت و طمانیت کو نقصان و خرابی لاحق ہو۔

۱۹..... فرمایا، خطرات یعنی وسوسوں کے ہجوم سے دل تنگ نہ ہوں ذکر کے ساتھ مشغول رکھیں اور خطرات کے دفعیہ کے لیے استغفار کریں۔ فرمایا، واعمل واستغفر یعنی عمل کرو اور استغفار بھی۔

۲۰..... فرمایا، ہر ایک مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے باطن کی ترقی کے لیے سچ بولنا، حلال کھانا اور حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اتباع اور شریعت مطہرہ کی کمال پابندی کرے یہاں تک کہ اٹھتے بیٹھتے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا پورا پابند رہے۔

یہ یاد رہے کہ شریعت کے اتباع کے بغیر اگر مختلف قسم کے احوال مشاہدے میں آتے ہوں تو بزرگوں کے نزدیک ان کا کچھ اعتبار نہیں وہ احوال سب کے سب بے سود ہیں۔ سالک کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بھی بدل نہیں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں صرف کرے اور دن رات یہی کوشش کرتا رہے۔ اصلی مقصد یہی ہے باقی سب بیچ فقط اللہ بس۔

۲۱..... فرمایا، پس جملہ منسلکین و مریدین سلسلہ عالیہ کو تین چیزوں کی پابندی کرنا واجب ہے۔

☆..... وقوف قلبی: یعنی توجہ طالب بسوئے قلب اور توجہ قلب بسوئے خدا

☆..... رابطہ شیخ مقتدا: یعنی مدام یہ سمجھے کہ میرے قلب پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بطفیل قلوب شریفہ میرے پیران عظام کے فیض کا پرنا لہ جاری و ساری ہے۔

☆..... جملہ طاعات و عبادات اور فرائض و سنن اور مستحبات پر کامل پابندی اور ریاضت و مجاہدہ۔

۲۲..... فرمایا، آفات و بلیات، سحر و جادو کے دفعیہ کی خاطر اول درود شریف ۳ بار سورہ فاتحہ ۷ بار آیت الکرسی ۷ بار اور سات بار چاروں قل پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں ان شاء اللہ سحر و جادو کی آفت رفع دفع ہو جائے گی۔

۲۳..... فرمایا، مجھے پیری اور بزرگی کا دعویٰ نہیں ہے میں تو اپنے مرشد کے مزار پر انوار کا جاروب کش اور زائرین کا خدمت گار ہوں۔

۲۴..... فرمایا، حقیقی محبت کرنے والا مرید اپنے شیخ سے دور نہیں ہوتا۔ اپنی محبت کے معیار کے مطابق وہ دور سے ہی اپنے شیخ سے فیض حاصل کرتا رہتا ہے۔

۲۵..... فرمایا، دل سے خطرات و وساوس شیطانی کا دفع کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن اللہ والوں کی توجہ سے یہ سب خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔

۲۶..... مولوی حسین علی واں پھروی کو فرمایا، اے مولوی! تم اپنے گھر جاؤ جب تم واپس آؤ گے جو حالات و معاملات تم کو پیش آئیں گے مجھ سے پوچھو ان شاء اللہ تعالیٰ تمام حالات میں ایک ایک کر کے تفصیل کے ساتھ تم کو بتا دوں گا اور ایک بات میں بھی تم غلطی نہیں پاؤ گے۔

۲۷..... مولوی حسین علی اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق شک و شبہہ میں مبتلا تھے۔ اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق پوچھے گئے سوال کے متعلق مولوی صاحب نے کہا کہ علم غیب خدا تعالیٰ جل شانہ کی خصوصیت ہے، مگر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں (بطریق الہام و کشف) ڈال دیتا ہے تو وہ ولی وہی بات جان لیتا ہے۔

۲۸..... مولوی حسین علی یہ جواب دینے کے بعد متردد رہے کہ آیا اولیاء کرام کو جو علم ہوتا ہے وہ کس طرح کا ہوتا ہے۔ آیا وہ بعض چیزوں کو جانتے ہیں یا اکثر کو مخفی توجہ و خیال کے بعد جانتے ہیں یا ان کو یہ علم کتنا ہوتا



ہے۔ مولوی حسین علی اسی خیال میں کھوئے ہوئے وہاں سے اٹھے اور تسبیح خانہ شریف میں گئے وہاں حضرت قبلہ (خواجہ عثمان دامانی) پٹھانوں کے ساتھ پشتو زبان میں کسی کام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے جو نہی مولوی صاحب بیٹھے تو حضرت قبلہ نے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فارسی زبان میں فرمایا مولوی صاحب!

”اولیاء ہمہ می دانند و لکن مامور با ظہار نیستند“

اولیاء سب کچھ جانتے ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنے کا حکم نہیں۔

پس صرف یہ بات کہہ کر پھر حسب سابق پٹھانوں کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی:

ولادت: ۱۲۹۷ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۳۳ھ موسیٰ زئی شریف

۱..... فرمایا، اگر مرید کو اپنے پیر کا کوئی کام خلاف شریعت نظر آئے تو وہ پیر پر ہرگز اعتراض نہ کرے بلکہ اس کام اور کلام کی تاویل کرے اگر اس کا فعل حالت سکر پر مبنی ہو اور وہ کام گناہ کا ہو تو مرید کو چاہیے کہ اس کے فعل، اس کے کام پر عمل نہ کرے مگر اس کی ولایت کا ہرگز انکار نہ کرے۔

۲..... فرمایا جس پیر کا کام ہی بدکاری کرنا ہو اور فسق اور گناہوں میں شرابور ہو وہ ولی ہو ہی نہیں سکتا تو ایسے پیر کا کلام کی تاویل کے قابل بھی نہیں اور نہ وہ پیر پیری کے قابل ہے۔

۳..... رابطہء کامل وہ ہے کہ پیر کو اپنی ذات، اپنی بیوی، اپنے فرزند اور ہر چیز سے زیادہ محبوب جانیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ”کوئی شخص ہرگز ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں“ اس درجہ سے جو کچھ بھی کم ہو رابطہ ناقص ہے۔

۴..... فرمایا، وساوس اور خطرات کو دور کرنے کے لیے ہمیشہ ذکر قلبی میں مشغول رہیں۔ حضرات کرام کے اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں یعنی تمام بدن کو قلب کی طرف متوجہ کریں تاکہ اس میں کوئی خطرہ اور وسوسہ باقی نہ رہے۔ پھر قلب کو ذات واحد قدوس کی طرف متوجہ کریں۔ ان شاء اللہ العزیز اس طرح پر ذکر کرنے سے ہر قسم کے خطرات و وساوس کا دفعیہ ہو جائے گا۔

۵..... فرمایا، انسان کے پاس یہ عمر عزیز ایک عارضی امانت ہے۔ یہ حقیقت میں بے بہا گوہر ہے۔ جس کی

قیمت دنیا و مافیہا سے بالاتر ہے۔ پس اس قیمتی عمر کو ناشائستہ کاموں میں برباد نہ کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے حرص و ہوس کے غبار سے آلودہ کرنا چاہیے۔ ہر حال میں اسے پاک و صاف رکھا جائے تاکہ جب مالک حقیقی کے دربار میں حاضر ہو تو تو انعام و اکرام کا مستحق قرار دیا جائے ورنہ تو تباہی و بربادی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور حشر کے روز خسارہ، رسوائی اور شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

۶..... فرمایا، مقامات کی بشارت بڑے غور و خوض کے بعد دینا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ بطور انعکاس پیر کے باطن سے مرید کے باطن میں اگلے مقامات کے حالات درخشاں ہونے لگتے ہیں اور مرید اپنے آپ کو ان حالات سے متصف پاتا ہے۔ کیونکہ ہمارا طریقہ انعکاسی ہے۔ غرض کہ جس طرح بھی ہو مقامات کی بشارت دینے میں بڑے تامل سے کام لیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اس راہ سلوک میں بال سے بھی زیادہ باریک لا تعداد نکلتے ہیں یہ نہیں  
سمجھ لینا چاہیے کہ ہر کس و ناکس بال منڈا کر قلندر بن جاتا ہے۔

۷..... فرمایا، حضرت خواجہ خواجگان شاہ غلام علی صاحب مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ”جو مشغول ہے وہ مقبول ہے اور جو غافل ہے وہ مقبول کیسے ہو سکتا ہے آپ نے یہ شعر فرمایا ہے:

ہر آنکہ غافل از حق یک زمانست  
در آندم کافر است اما نہانست  
یعنی جو دم غافل سو دم کافر

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی  
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی  
(عرصہ تیس سال کی ریاضت سے خاقانی کو اس بات کی تحقیق ہو گئی  
ہے کہ اللہ کی یاد ایک لمحہ سلیمانی بادشاہت سے کہیں بہتر ہے)

۸..... فرمایا، حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے جس کو دنیاوی چیزوں سے زیادہ رغبت نہیں ہوگی اس کو حساب آخرت میں سہولت ہوگی۔

۹..... فرمایا، جو صاحب درد نہیں وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ اس پر آپ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا

عبدالاحد نے عرض کیا حضور یہ اختیاری امر تو نہیں۔ یہ سن کر آپ جوش میں آگئے اور فرمایا:  
 ”مولانا جیسے دنیا کے حصول کے لیے وسائل اور حیلے تلاش کرتے ہو  
 اسی طرح حصول درد کے لیے بھی وسائل اور ذرائع تلاش کرو۔ اگر  
 کوئی آدمی خلوص نیت سے دیوان حافظ اور مثنوی شریف کا مطالعہ  
 کرے گا اور شیخ کامل کے ساتھ رابطہ بھی رکھے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ  
 ان کے (باطنی و حقیقی) فیوضات و برکات سے ہرگز محروم نہیں رہے  
 گا“

۱۰..... فرمایا، مرید کا اصل مقصد طلب طریقت ہے اور طلب طریقت واجب ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی  
 رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے:

”جاننا چاہیے کہ طلب طریقتہ اور کمالات باطنیہ کی تحصیل میں کوشش  
 کرنا واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 ”اتقوا اللہ حق تقاتہ“ اے مسلمانو اللہ تعالیٰ کا پورا پورا تقویٰ  
 اختیار کرو پس یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ کمال تقویٰ حاصل کرنا  
 ضروری ہے اور ولایت کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تقویٰ کے  
 حصول کا حکم امر سے ہے یعنی ”اتقوا“ اور مطلق امر و جوب کے لیے  
 ہوتا ہے پس تحصیل تقویٰ واجب ٹھہرا اور تقویٰ کا حصول بجز ولایت  
 کے ہو نہیں سکتا اور حصول ولایت اختیار اور وسعت بشری میں نہیں  
 بلکہ یہ امر و ہمی ہے اور توفیق مالا یطاق غیر واقع ہے۔ جیسا کہ خداوند  
 کریم فرماتا ہے ”لا یكلف اللہ نفسا الا وسعہا“ اللہ تعالیٰ  
 کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ نیز ”فاتقوا اللہ  
 ما استطعتم“ اللہ پاک سے اپنی طاقت کے مطابق ڈرو۔ پس معلوم  
 ہوا کہ تحصیل ولایت تو واجب نہیں بلکہ طلب ولایت واجب ہے“

☆.....☆.....☆

## کتابیات:

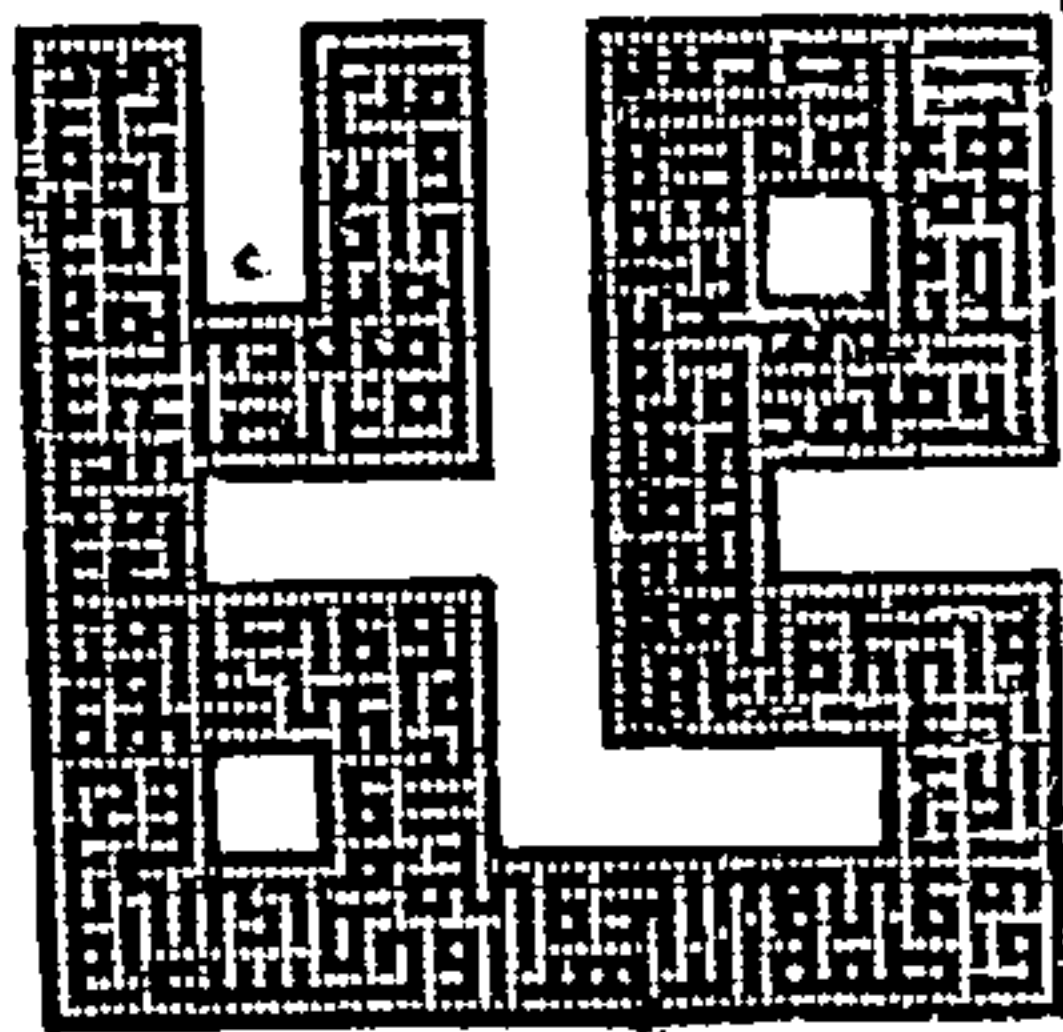
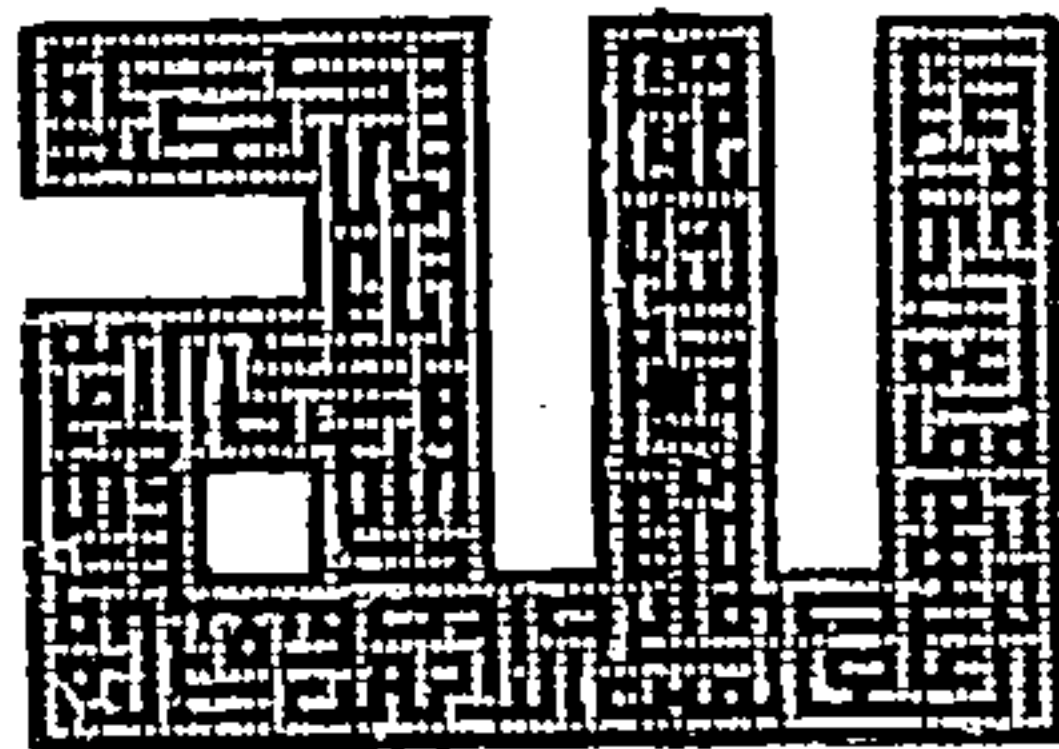
- ۱..... تجلیات دوستیہ از حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، ناشر مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء
- ۲..... تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری مترجم صوفی محمد احمد، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء
- ۳..... مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۳ھ
- ۴..... کمالات عثمانیہ، خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء
- ۵..... مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی)، سید اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۲ھ
- ۶..... تحفہ زاہدیہ، مترجم صوفی محمد احمد نقشبندی، مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۸ء
- ۷..... مجموعہ فوائد عثمانیہ، مترجم محمد نذیر انجھا، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء
- ۸..... فیوضات حسنیہ، از صاحبزادہ احمد حسن الحسنی، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف شریف، ضلع ایسر ۱۹۹۹ء
- ۹..... جواہر نقشبندیہ، محمد یوسف مجددی، مطبوعہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء
- ۱۰..... حیات صدریہ، قاضی عبدالدائم، ناشر خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور ۲۰۰۶ء
- ۱۱..... مقامات سراجیہ، حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۹ء
- ۱۲..... تحفہ سعدیہ، مولانا محبوب الہی، خانقاہ سراجیہ کنڈیاں، میانوالی ۱۹۷۹ء
- ۱۳..... تاریخ تذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف، محمد نذیر انجھا، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۵ء
- ۱۴..... ماہنامہ نور اسلام، اولیائے نقشبندیہ، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

☆.....☆.....☆

بیتہ خلافت

مکتبہ تحت ظللال استیون

۱۷۶۲

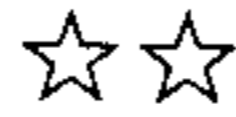


۱۷۶۲

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## نقشبندی اہم مخطوطات

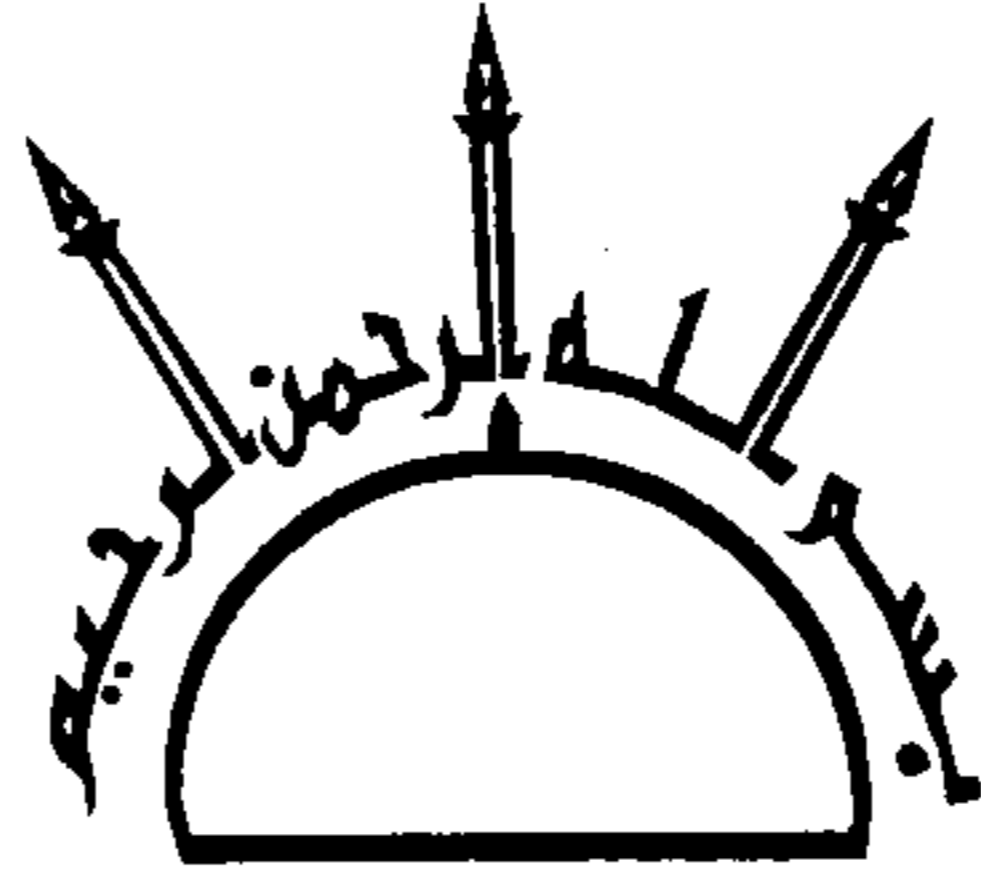
پروفیسر محمد اقبال مجددی



نقشبندی سلسلہ کے مندرجہ ذیل مخطوطات جن کی اہمیت مسلمہ ہے۔ ان مخطوطات کی اشاعت ناگزیر ہے سلسلے کے حضرات متوجہ ہوں اور شائع کریں۔

- ۱۔ خلاصۃ المعارف مؤلفہ شیخ آدم بنوری خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ
- ۲۔ نکات الاسرار مؤلفہ شیخ آدم بنوری
- ۳۔ نتائج الحرمین (در حالات شیخ آدم بنوری) مؤلف شیخ محمد امین بدخشی
- ۴۔ ظواہر (در حالات شیخ سعدی لاہوری خلیفہ شیخ آدم بنوری) مؤلف میاں محمد عمر چمکنی
- ۵۔ طبقات حسامیہ (حالات خواجہ حسام الدین احمد خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ)
- ۶۔ سنوات الاتقیاء مؤلف شیخ بدر الدین سرہندی مؤلف حضرات القدس
- ۷۔ اسرار یہ (حالات مشائخ خصوصاً وابستہ حوزہ حضرت خواجہ باقی باللہ) مؤلف کمال الدین واسطی
- ۸۔ تحفۃ الفقراء (حالات معاصرین شیخ محمد مراد تنگ کشمیری نقشبندی) مؤلف شیخ محمد مراد کشمیری
- ۹۔ حسنات المقربین (حالات مشائخ مجددیہ) مؤلف شیخ محمد مراد تنگ کشمیری
- ۱۰۔ روضۃ السلام (حالات شیخ اخوند عبدالسلام حسنی کشمیری نقشبندی) از شرف الدین محمد زگیر کشمیری
- ۱۱۔ مبلغ الرجال (حالات بے دینان عالم اسلام و ہندوستان) از خواجہ کلاں بن خواجہ باقی باللہ
- ۱۲۔ کمالات مجددیہ از عبدالحی احراری
- ۱۳۔ فیض مراد (حالات شیخ محمد مراد تنگ کشمیری) از محمد اعظم دیدہ مری
- ۱۴۔ اصطلاحات الصوفیہ مؤلف شیخ علامہ محمد فرخ مجددی سرہندی
- ۱۵۔ سلسلۃ العارفین (احوال حضرت خواجہ عبید اللہ احرار) از مولانا محمد قاضی
- ۱۶۔ ہجۃ النظاری فی براۃ الابرار (دفاع حضرت مجدد الف ثانی) از ملا معین ٹھٹھوی





# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم..... باب سوم







بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## روداد

# امام ربانی کانفرنس، کراچی

(منعقدہ ۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء، پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری



حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی علمی اور روحانی شخصیت عالم گیر ہے، ان کا علمی اور روحانی مقام بہت بلند ہے اور یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیاء دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد الف ثانی عالم اسلام کے محسن ہیں، یوں تو آپ کی تعلیمات اور اسرار و معارف سے دنیا کے کئی حصے متعارف تھے مگر ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی بارہ جلدوں کی اشاعت کے بعد ساری دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کی عظیم آفاقی اور روحانی شخصیت کا چرچا ہو رہا ہے.....

ان خیالات کا اظہار خانوادہ مجددیہ کے چشم و چراغ حضرت پیر فضل الرحمن آغا مجددی (کراچی) نے امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے زیر اہتمام ۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء کو کراچی میں ہونے والی سالانہ ”امام ربانی کانفرنس“ میں خطبہء صدارت پیش کرتے ہوئے کیا..... یہ کانفرنس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال کی مناسبت سے ہر سال ماہ صفر المظفر میں مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی اور ادارہ مسعودیہ کراچی کے اشتراک سے کراچی میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں ممتاز علماء و مشائخ اور معروف دانشور و اسکالرز حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات و خدمات اور عالمگیر افکار کے حوالے سے تحقیقی مقالات پیش کرتے ہیں، جنہیں آئندہ برس ”مجلہ یادگار مجدد“ میں شائع کیا جاتا ہے۔

کانفرنس کا آغاز قرآن خوانی و ختم درود شریف سے ہوا، پھر صاحبزادہ قاری محمد ظفر احمد اور قاری محمد سلیمان اعوان نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی اور متعدد نعت خواں حضرات نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی کی سعادت حاصل کی جبکہ نظامت کے فرائض حسب سابق مولانا جاوید اقبال مظہری نے ادا کیے.....

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد (چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی) نے ”ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے سلاطین کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت و عقیدت“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ان ممالک کے سلاطین کی حضرات نقشبندیہ سے عقیدت کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ کون کون سے حکمران سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں ارادت رکھتے تھے.....

علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی مسعودی (ناظم تعلیمات نضرة العلوم، کراچی) نے ”تعارف جہان امام ربانی“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ”جہان امام ربانی“ کا بھرپور موضوعاتی تعارف پیش کیا.....

علامہ صاحبزادہ سید محمد علیم الدین الازہری نے ”مجدد الف ثانی کا شان تقویٰ“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے آپ کا اتباع سنت اور کمال احتیاط کا ذکر کیا.....

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی (شکر گڑھ، نارووال) نے ”حضرت مجدد الف ثانی کے علم الکلام میں اجتہادات“ کے عنوان سے تفصیلی مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی اجتہاد کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے.....

مولانا جاوید اقبال مظہری (بانی امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی) نے خطبہء استقبالیہ کے علاوہ ”آئینہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ طریقہء عالیہ نقشبندیہ کے روشن آفتاب امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں، ان کی رگ رگ فاروقی خون سے منور ہے، ان کی حیات طیبہ میں ان کے جد امجد حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کے فضائل و کمالات کا عکس اور نمونہ نظر آتا ہے..... انھوں نے خطبہء استقبالیہ میں آنے والے تمام علماء و مشائخ اور شرکاء کو خوش آمدید کہا اور شکر یہ ادا کرتے ہوئے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی.....

پروفیسر محمد عامر بیگ مسعودی (استاد، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن، کراچی) نے ”پاکستان میں نفاذ شریعت مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ علماء حق اور مشائخ عظام پاکستان میں جو نفاذ شریعت کے قیام کے خواہاں ہیں ان کے پاس وہی راستہ ہے جو حضرت مجدد الف ثانی نے اختیار کیا یعنی بااثر ارکان پارلیمنٹ اور وزراء مملکت سے تعلقات استوار کر کے انھیں حکومت وقت کو نیک مشورے دینے پر آمادہ کیا جائے.....

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے ”حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدیہ حضرت مجدد کی نظر میں“ مولانا فضل اللہ حسینی رحمانی نقشبندی نے ”النفس و آفاق حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں“ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے ”فتاویٰ رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی“، صوفی محمد عبدالستار طاہر (لاہور) نے ”لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ“ اور پروفیسر قاری محمد رفیق نقشبندی مسعودی (لاہور) نے ”مستحقین کے لیے اعیان مملکت کے نام حضرت مجدد الف ثانی کی سفارشات مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں“ کے عنوانات سے کانفرنس کے لیے مقالات پیش کیے.....

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر (چیئر مین سیرت اکادمی کوئٹہ) نے ”حضرت مجدد الف ثانی، چند اہم پہلو“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ محمد اقبال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اسلامی خدمات اور علمی و روحانی کمالات کے پیش نظر انھیں ”ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان“ قرار دیتے ہیں، جبکہ دوسری جگہ ”عرفان و سلوک کا مجتہد اعظم“ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”انھوں نے اپنے زمانے کے تصوف کا تجزیہ جس بے باکی اور تنقید و تحقیق سے کیا اس سے سلوک و عرفان کا ایک نیا طریقہ وضع ہوا.....

امام ربانی کانفرنس کے نام درج ذیل علماء و مشائخ اور اسکالررز کے پیغامات بھی موصول ہوئے جنہیں دوران محفل وقتاً فوقتاً پڑھ کر سنایا گیا.....

☆..... میاں جمیل احمد شریقی پوری نقشبندی مجددی

(زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی، شریقی پور شریف)

☆..... پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر

(چیئر مین سیرت اکادمی، بلوچستان، کوئٹہ)

☆..... صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆..... ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ رکنویہ محمودیہ، حیدرآباد سندھ)

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(صدر شعبہء تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج، لاہور)

☆..... پیزادہ اقبال احمد فاروقی

(نگراں، مرکزی مجلس رضا، لاہور)

☆..... جناب شمس الحق

(سکریٹری کراچی یونیورسٹی، کراچی)

☆..... خواجہ محمد نعیم صدیق

☆..... محمد خالد حسن مجددی قادری

☆..... منیر حسین مسعودی (برمنگھم)

صدر محفل حضرت پیر فضل الرحمن آغا مجددی نے خطبہء صدارت ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں سب سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوں کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کو ۱۲ جلدوں کی صورت میں پائے تکمیل تک پہنچایا، اتنے عظیم رہبر و رہنما اور وحید عصر کے حالات زندگی اور اسرار و معارف پر ہزاروں صفحات پر مشتمل ”جہان امام ربانی“ کی تدوین اور اشاعت بڑی سعادت کی بات ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس عظیم و جلیل القدر خدمات کے لیے مجدد مائة حاضرہ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور ان کے معاونین (صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری) کا انتخاب فرمایا..... انھوں نے کہا کہ آج کی یہ ”محفل تشکر“ جہان امام ربانی کے منصوبہ کی تکمیل پر اظہار تشکر کے بطور منعقد کی گئی ہے، جہان امام ربانی کا پاکستان میں شائع ہونا باعث مسرت ہے کیونکہ یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیائے دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے محسن ہیں..... انھوں نے حضرت مسعود ملت، مرتبین جہان امام ربانی،

ادارہ مسعودیہ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے تمام معاونین اور اراکین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا.....

امام ربانی فاؤنڈیشن کی مجلس شوریٰ کے رکن ڈاکٹر صفی الدین صدیقی مسعودی نے سرپرست فاؤنڈیشن حضرت مسعود ملت کی طرف سے، صدر محفل، علماء و مشائخ، مہمانان گرامی، ممتاز مقالہ نگار حضرات، نعت خواں اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا.....

اختتام پر صلوة و سلام اور دعائے خیر کے بعد تمام شرکاء کو طعام کے ساتھ ”مجلہ المنظرہ کا امام ربانی نمبر“ اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کیا گیا جبکہ مستحقین زکوٰۃ علماء و طلبہ کو زکوٰۃ کی مدد سے ”جہان امام ربانی“ کے سیٹ مفت تقسیم کیے گئے..... کانفرنس میں جہان امام ربانی اور دیگر کتب کے نمائشی اسٹال بھی لگائے گئے تھے جبکہ شرکاء محفل کو ان کے گھروں تک واپسی کے لیے مفت ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا.....





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## روداد جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

(منعقدہ ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سینٹر لٹن روڈ، لاہور)

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)



حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں ان کا دائرہ اثر بڑا وسیع تھا۔ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب ممالک، روس و چین، امریکہ و یورپ بھی اس دائرہ میں شامل ہیں۔ عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر طریقت شیخ تاج الدین سنبھلی سے ہوئی اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت شیخ آدم بنوری، خواجہ محمد معصوم سرہندی، شیخ محمد مراد منزوی، شیخ خالد کردی علیہم الرحمۃ وغیرہ سے ہوئی۔ حرین شریفین میں تعلیمات مجددیہ کو جو اہمیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ مکتوبات امام ربانی کے مکہ معظمہ سے تین جلدوں میں عربی ترجمہ کی اشاعت سے ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد جگر گوشہ، مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقدہ زیر اہتمام اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی و شیر ربانی اسلامک سینٹر ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سینٹر، لاہور میں صدارتی خطبہ کے دوران کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر کام کا آغاز خود آپ کے عہد مبارک میں ہوا۔ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمیری کی ”زبدۃ المقامات“ اور خواجہ بدر الدین سرہندی کی ”حضرات القدس“ اور ”مجمع الاولیا“ آپ کے سوانح میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ کی بین الاقوامی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان، ہندوستان، ترکی، انگلستان، امریکہ، ہالینڈ، نیوزی لینڈ اور کینیڈا وغیرہ دس ملکوں میں آپ کے حالات و افکار پر بارہ محققین پی۔ ایچ۔ ڈی



کر چکے ہیں۔ اس وقت نیوزی لینڈ میں ایک بین الاقوامی ریسرچ اسکالر ڈاکٹر آر تھر بیولر مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے انتخاب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں جو سال رواں میں مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پوتے خواجہ عبدالاحد بن خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ کے نادر مخطوطہ ”الجنات الثمانيہ“ پر یونیورسٹی آف گلاسکو، اسکاٹ لینڈ، یو۔ کے میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں اور اسی مخطوطہ پر دارالعلوم سلطانیہ جہلم میں بدرالاسلام صدیقی کام کر رہے ہیں۔ الغرض حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر پوری دنیا میں کام ہو رہا ہے۔ آپ کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک مینارہ نور ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا میں محترم و مکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی اور ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر اور اراکین و معاونین کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالے سے یہ کامیاب اور منفرد کانفرنس منعقد کی اور مہمانان گرامی اور حاضرین محفل کا دل کی گہرائیوں سے شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس محفل کو رونق بخشی۔

مولانا جاوید، قبائل مظہری بانی (امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی) نے اپنا مقالہ ”آئینہ فاروق اعظم“ کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ”یا اللہ اسلام کو عمر سے قوت بخش“ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسلام کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے قوت فرمائی۔ آپ کے عہد خلافت میں دنیا کے بہترین ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ جہاں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین کا مشرق و مغرب میں بول بالا ہو گیا۔ اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دین کو قوت عطا فرمائی۔ آپ نے دو جاہر بادشاہوں کے سامنے کلمہ حق بلند فرمایا اور شہنشاہ اکبر کے نام نہاد دین الہی کی بگہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن فرمایا اور توحید کے پرچم کی سر بلندی کی خاطر گوالیار کے قلعہ میں قید ہو کر سنت یوسفی کی تکمیل فرمائی اور اپنے نور باطن سے طائین کے قلوب کو عرش رحمن بنایا۔

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے ”حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نظام تبلیغ“ کے عنوان پر اپنا پُر مغز مقالہ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روشن شریعت تمام سابقہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے

تقاضوں کو پورا کرنا۔ تمام شریعتوں کو بجالانا ہے۔ چونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی و صفاتی کمالات کے جامع ہیں اور اعتدال کے طریقہ پر اللہ تعالیٰ کے ان کمالات کے مظہر ہیں۔ اس لیے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی وہ تمام آسمانی کتب کا خلاصہ ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ نیز جو شریعت آپ کو عطا ہوئی وہ گزشتہ تمام شریعتوں کا خلاصہ ہے اور جو اعمال اس شریعت کے تقاضوں کے مطابق کیے جائیں وہ پہلی شریعتوں کے اعمال کا انتخاب ہیں بلکہ ملائکہ کے اعمال سے بھی اعلیٰ ہیں۔ کیونکہ بعض فرشتوں کو صرف رکوع کا، بعض کو صرف سجدہ کا اور بعض کو صرف قیام کا حکم ہے اس طرح پہلی امتوں میں سے بعض کو صرف صبح اور بعض کو دوسری نمازوں کا حکم تھا۔ لیکن اس شریعت میں پہلی امتوں، مقررین فرشتوں کے اعمال کے خلاصے کا انتخاب کیا۔ لہذا اس شریعت کی اتباع اور اس کے مطابق اعمال کی بجا آوری درحقیقت تمام شریعتوں کی تصدیق اور ان شریعتوں کے مطابق اعمال کا بجالانا ہے۔ اس لیے اس شریعت کی تصدیق کرنے والے یقیناً تمام امتوں سے بہتر ہوئے۔ اسی طرح اس شریعت کو جھٹلانا اس کے مطابق عمل نہ کرنا گزشتہ شریعتوں کو جھٹلانا اور ان کے مطابق عمل نہ کرنا ہے۔ اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی و صفاتی کمالات کا جامع ہیں اور آپ کی تصدیق ان سب کی تصدیق ہے۔ لہذا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر اور آپ کی شریعت کو جھٹلانے والا تمام امتوں کا بدترین انسان ہے۔

جناب پروفیسر محمد الحق قریشی (وائس چانسلر انڈیپینڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد) نے ”امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر“ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے شرک و کفر، الحاد، منکرین نبوت، دین الہی، خام صوفیہ، بھگتی تحریک، صحابہ کرام اور اہل بیت کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی مجاہدانہ قوت و کاوش سے اکبری فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

پروفیسر محمد اقبال مجددی (صدر شعبہء تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائسنز، لاہور) نے ”حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے باہمی روابط“ پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حسن خان افغان نے حضرت امام ربانی کے مکتوبات کو تحریف کر کے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو پیش کیا اور اس طرح حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے درمیان خلیج حائل کرنے کی کوشش کی، لیکن

حضرت امام ربانی نے اپنے دست مبارک سے اصل مکتوبات تحریر فرما کر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کر کے ان کی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا تو حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے حلقہء ارادت سے منسلک تھے، ان کے درمیان اخلاقی و روحانی، علمی و ادبی روابط مستحکم ہو گئے اور اس بنا پر معاندین اپنی سازش میں ناکام ہوئے۔

پروفیسر قاری مشتاق احمد (صدر شیر ربانی اسلامک سینٹر و جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی سمن آباد لاہور) نے ”حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور دو قومی نظریہ“ کے موضوع پر قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے پُر مغز مقالہ پیش کیا۔ جس میں حضرت امام ربانی کے مکتوب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت احکام اسلامیہ کی بجائے آوری اور رسوم کفر کے دور کرنے میں ہے۔ کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کا باعث ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ کو فرماتا ہے: اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری اور ذلت میں ہے۔ جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا، عزت دینے سے مراد یہ نہیں کہ ان کی خواہ مخواہ کی تعظیم کی جائے اور انہیں اونچی جگہ بٹھایا جائے بلکہ انہیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان سے گفتگو کرنا بھی ان کے اعزاز میں شامل ہے۔ انہیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اگر کوئی دنیاوی غرض اور کام ان سے متعلق ہو اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے تو انہیں بے قدر جانتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیے اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ دنیاوی غرض کے لیے بھی ان سے رابطہ قائم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں کفار کو اپنا اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دشمن قرار دیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں سے میل جول اور انس و محبت بڑی تقصیروں میں شامل ہے۔ ان دشمنوں سے دوستی کا کم از کم ضرر و نقصان یہ ہے کہ احکام شرعی کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی اور ان سے تعلق دوستی کا حیا اس میں مانع ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا ضرر و نقصان ہے۔ دشمنان خدا عز و جل سے

دوستی و الفت اللہ کے ساتھ دشمنی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور اللہ و رسول کی تصدیق پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکل مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی (شیخ الحدیث جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، لاہور) نے ”حضرت امام ربانی اور سرمایہ ملت کی نگہبانی“ کے عنوان پر خطاب فرماتے ہوئے کہا، ایمان اور عقیدہ کی دولت سب سے بڑی دولت ہے۔ اس کے بعد عمل صالح مومن کے لیے متاع گراں مایہ ہے۔ نفس کی خواہشات اور شہوات کو کچلنا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ غلبہ اسلام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد مومن کی بہت بڑی پونجی ہے۔ خود نیک بننے کے ساتھ اوروں تک نیکی کا پیغام حکیمانہ طریق سے پہنچانا انسان کا قیمتی اثاثہ ہے۔ فرزند ان ملت کی اس پونجی کی نگہبانی بہت بڑا کام ہے۔ عملی اور اعتقادی فسق سے معاشرے کو محفوظ کرنے کے لیے عملی اور فکری محاذ پر پہرہ دینا ملت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ابنائے ملت کے آپس کے تعلق اور اپنے خالق و مالک کے ساتھ تعلق کی کجی سے بچانا ملت کی بہت بڑی حفاظت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ان تمام حدود پر بھر پور پہرہ دے کر ملت کی نگہبانی کی ہے۔

پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرات) نے ”حضرت امام ربانی کا جرگہ ممدان دولت اسلام“ کے عنوان پر سیر حاصل اور پُر مغز گفتگو فرمائی۔

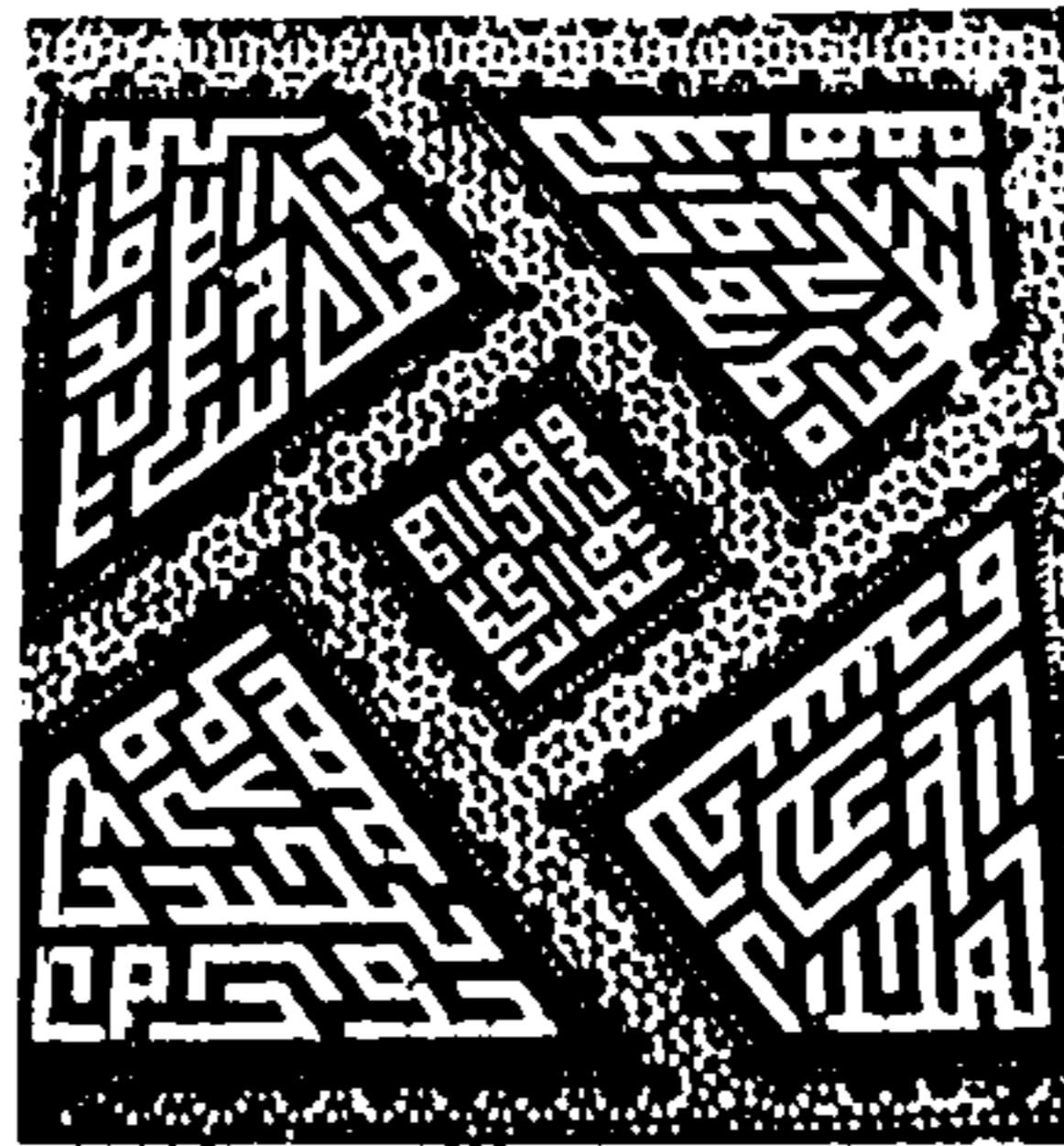
حضرت صاحبزادہ نوید الحسن مشہدی نے ”اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد“ پر مقالہ پیش کرتے ہوئے فرمایا حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ اس نوژ علی نور گھرانے کے افراد نے اسے اپنا مقصد حیات بنائے رکھا۔ جن خطوط پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے کام کیا انہیں کو تادم زیست رہنما اصول بنائے رکھا۔ خانوادہ مجددیہ کے اصحاب نے مسلک اہل سنت کے لیے مختلف طریقوں سے کاوشیں کیں۔ اپنی علمی، روحانی، عملی، اخلاقی قدروں اور حکیمانہ طریقہ تبلیغ اور مکتوبات سے بادشاہوں، علماء کرام، وزراء اور صاحب علم و دانش تک رسائی حاصل کر کے مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں گراں قدر خدمات

انجام دیں۔ ان میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی، حضرت خواجہ صبغۃ اللہ، حضرت خواجہ محمد نقشبند اور خواجہ محمد زبیر علیہم الرحمۃ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

جہان امام ربانی کانفرنس کا آغاز قاری ظہیر احمد نقشبندی نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا۔ قاری نصیر احمد نقشبندی نے بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ نعت اور جناب اصغر علی نقشبندی نے بحضور امام ربانی کلام اقبال پیش کیا۔ ڈاکٹر سید شجاع الحسن (پرنسپل حسن میموریل سائنس اکیڈمی، سمن آباد لاہور) اور جناب شیخ محمد ناظم بشیر نقشبندی نے اسٹیج سکریٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ ممتاز صحافی و دانشور جمیل اطہر سرہندی چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت و تجارت (سکرٹری جنرل مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور) نے افتتاحی کلمات میں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور مرتبین حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری کو مبارکباد پیش کی اور کراچی سے آئے ہوئے ادارہ مسعودیہ کے صدر حاجی معراج الدین مسعودی اور دیگر مسعودی برادران کا شکریہ ادا کیا، آپ نے کہا فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیر سرپرستی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کی تعلیمات و عقائد و نظریات، کارہائے نمایاں اور دینی و ملی خدمات کو عام کرنے کا سلسلہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہوا اور ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا مجدد الف ثانی نمبر جو کہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی آٹھ سالہ شب و روز محنت و کاوش سے منصفہ شہود پر آیا۔ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کا اولین محرک ثابت ہوا۔ انھوں نے کہا وہ عرصہ تقریباً انتیس سال تک حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ سے حضرت امام ربانی پر ایک علمی تحقیقی جامع سوانح حیات جو کہ ان کی علمی ادبی خدمات، عقائد و نظریات، کارہائے نمایاں پر مشتمل عظیم شاہکار ہو مرتب کرنے کی التجا کرتے رہے۔ بالآخر حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ نے آج سے تقریباً پانچ برس قبل اس عظیم منصوبہ پر کام شروع کیا اور سات جلدوں کی تکمیل اپریل ۲۰۰۵ء کو ہوئی۔ اس ضمن میں اراکین حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور اور اراکین شیر ربانی اسلامک سینٹر، لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس“ ایوان اقبال، لاہور میں ۲۲/۲۳ اپریل ۲۰۰۵ء کو منعقد کرنے کا انھیں شرف حاصل ہوا اور اس عظیم انسائیکلو پیڈیا کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر اظہار تشکر

کے لیے ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس“ ہمدرد سینٹر، لاہور میں ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء کو منعقد کرنے کی بھی انھیں سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ ان کی نظر میں برصغیر پاک و ہند میں حضرت مسعود ملت کے علاوہ حضرت امام ربانی پر کام کرنے والی علمی اور تحقیقی شخصیت اور کوئی نہیں تھی۔

صوفی غلام سرور نقشبندی نے حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور آپ نے حضرت مسعود ملت مدظلہ کی اس کرم فرمائی پر ان کا شکریہ ادا کیا اور اس کا نامہ کو بحسن خوبی انجام دینے پر مبارکباد اور خراج تحسین پیش کیا حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد سرور احمد چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری بانی امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ریسرچ اسکالر امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی اور دیگر مسعودی برادران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صوفی غلام سرور نقشبندی نے اس کانفرنس کے معاونین و اراکین، جملہ احباب، مقررین و حاضرین کے لیے دعا فرمائی اور آپ کی دعا کے بعد یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام کو پہنچی۔





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی

(منعقدہ ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ / ۲۰ مارچ ۲۰۰۷ء،

جیون بخش ہال، مسجد فتحپوری دہلی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری



حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمت اور نعمت تھے، اس دور میں ان جیسا عزیمت و عظمت والا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، شہنشاہوں سے ٹکر لے کر ان کی اصلاح فرمانے والے اکیلے امام ربانی ہیں جنہوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں روحانی اور مذہبی انقلاب برپا کر دیا..... ان خیالات کا اظہار شیخ طریقت ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری دہلی) نے ”مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی“ سے صدارتی خطاب کے دوران کیا جو کہ الحمد داکٹری دہلی اور نصرت الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی، دہلی کے اشتراک سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال اور ان پر شائع ہونے والی عظیم کتاب ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے حوالے سے ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ / ۲۰ مارچ ۲۰۰۷ء کو جیون بخش ہال مسجد فتحپوری، دہلی میں منعقد کی گئی..... موصولہ دعوت نامہ اور اشتہار کے مطابق یہ دوسری مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس صاحبزادہ ابوالنصر محمد انس فاروقی (سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) اور صاحبزادہ سید محمد صادق رضا (سجادہ نشین درگاہ مجددیہ، سرہند شریف) کے زیر سرپرستی علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی..... مہمانان خصوصی میں مرزا نواب حکیم



فرید الدین بیگ، حضرت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی (سجادہ نشین خانقاہ نذر محمدی، اندور)..... حضرت عبد  
 الجبید مجددی (سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ، رام پور)..... صوفی محمد عمر فریدی (متولی درگاہ شاہ عبدالسلام،  
 دہلی)..... ڈاکٹر محمد مجیب احمد (سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ باقی باللہ، دہلی)..... پیر طریقت عبدالرحمن  
 نقشبندی (احمد آباد) پیر طریقت بھائی اقبال نقشبندی مجددی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ عثمانیہ،  
 احمد آباد)..... مولانا آفاق احمد مجددی (بانی الجامعۃ الاحمدیہ قنوج)..... پروفیسر ضیاء الدین شمش تہرانی  
 (خطیب عید گاہ، ٹونک) اور صوفی قیام الدین نقشبندی مظہری (علی گڑھ) شامل ہیں جبکہ درج ذیل  
 علماء و مشائخ اور اسکالرز نے مقالات پیش کر کے حضرت امام ربانی کو خراج تحسین پیش کیا.....

☆..... مولانا مفتی محمد معظم احمد

(صدر المجدد اکیڈمی و نائب امام فچپوری مسجد، دہلی)

☆..... علامہ مفتی محمد شعیب رضاعیمی

(خلیفہ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری، بریلی شریف)

☆..... ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی

(صدر شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی)

☆..... علامہ محمد اشتیاق قادری

(پرنسپل جامعہ امام احمد رضا، مہرولی)

☆..... علامہ محبوب المرسلین نقشبندی (احمد آباد)

☆..... مولانا محمد انس احمد نقشبندی مجددی

اس محفل مبارک سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے کہا کہ حضرت مجدد  
 الف ثانی علیہ الرحمۃ تو سرہند شریف میں آرام فرما ہیں مگر ان کے افکار پر ساری دنیا میں کام ہو رہا ہے،

عقیدت مند جوق در جوق بارگاہ مجددیہ میں فیض پانے کے لیے حاضر ہو رہے ہیں..... مجدد العصر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان کے زیر سایہ امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی (پاکستان) نے ۲۰۰۵ء میں ”جہان امام ربانی“ کی سات جلدیں شائع کیں اور اب مزید پانچ جلدیں شائع کی ہیں، وہ اور ان کے رفقاء اس عظیم کام پر مبارکباد کے مستحق ہیں انھوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کے نقشبندی مراکز مجدد العصر یا امام ربانی فاؤنڈیشن پاکستان سے رابطہ قائم کریں تو سلسلہ کا عظیم الشان کام ہوگا کیوں کہ الحمد داکیڈمی بھی جہان امام ربانی اور حضرت مجدد العصر کا فیضان ہے.....

کانفرنس کی نظامت کی سعادت مولانا محمد انس نقشبندی مسعودی اور جناب قیصر خالد نے حاصل کی..... تلاوت قرآن کریم سے شروع ہونے والی اس کانفرنس کا اختتام صلوة وسلام اور دعائے خیر پر ہوا..... شرکاء میں درج ذیل رسائل بطور تحفہ پیش کیے گئے.....

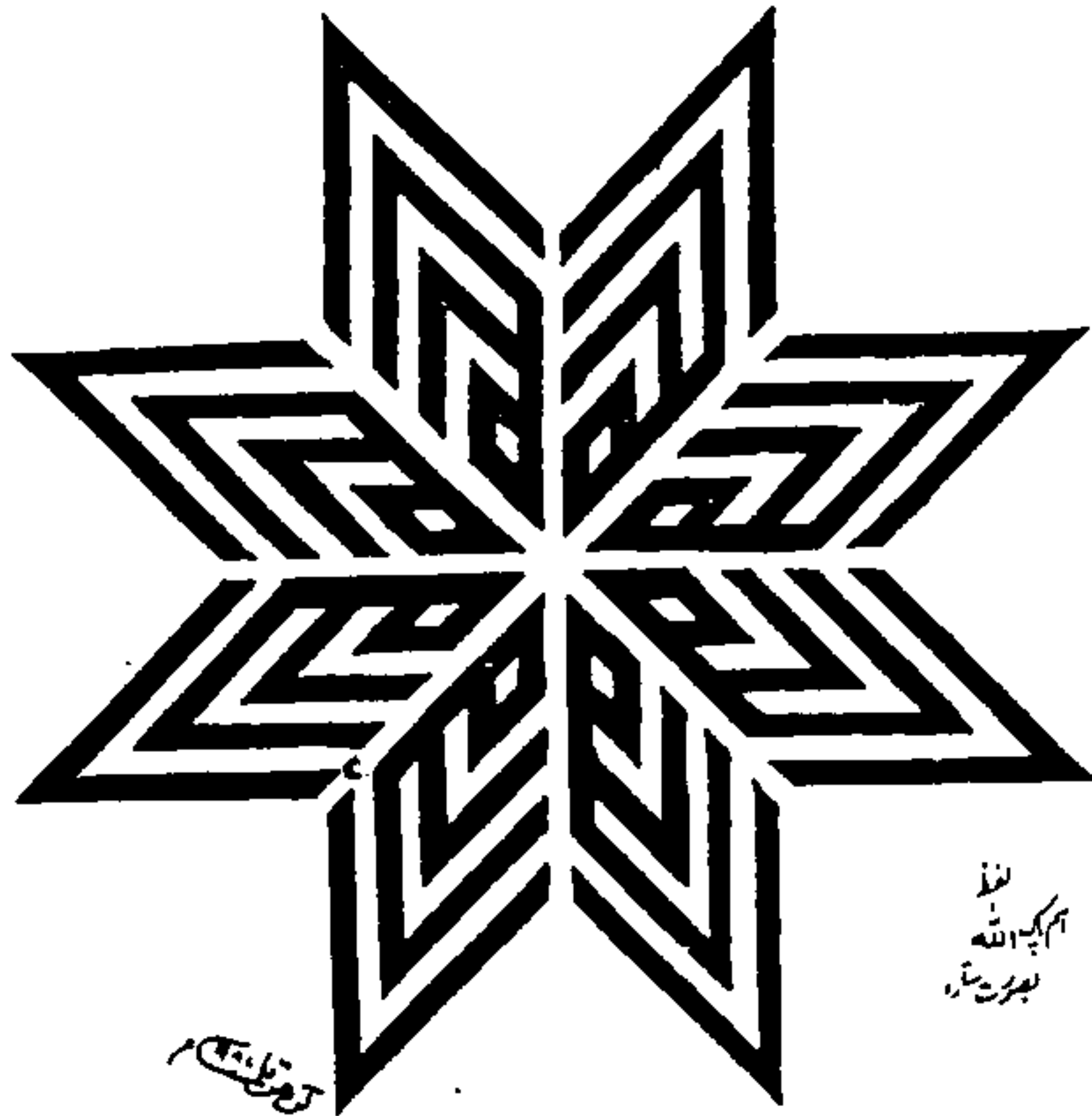
☆..... مجدد اعظم (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

☆..... مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت و عقیدت

(صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد)

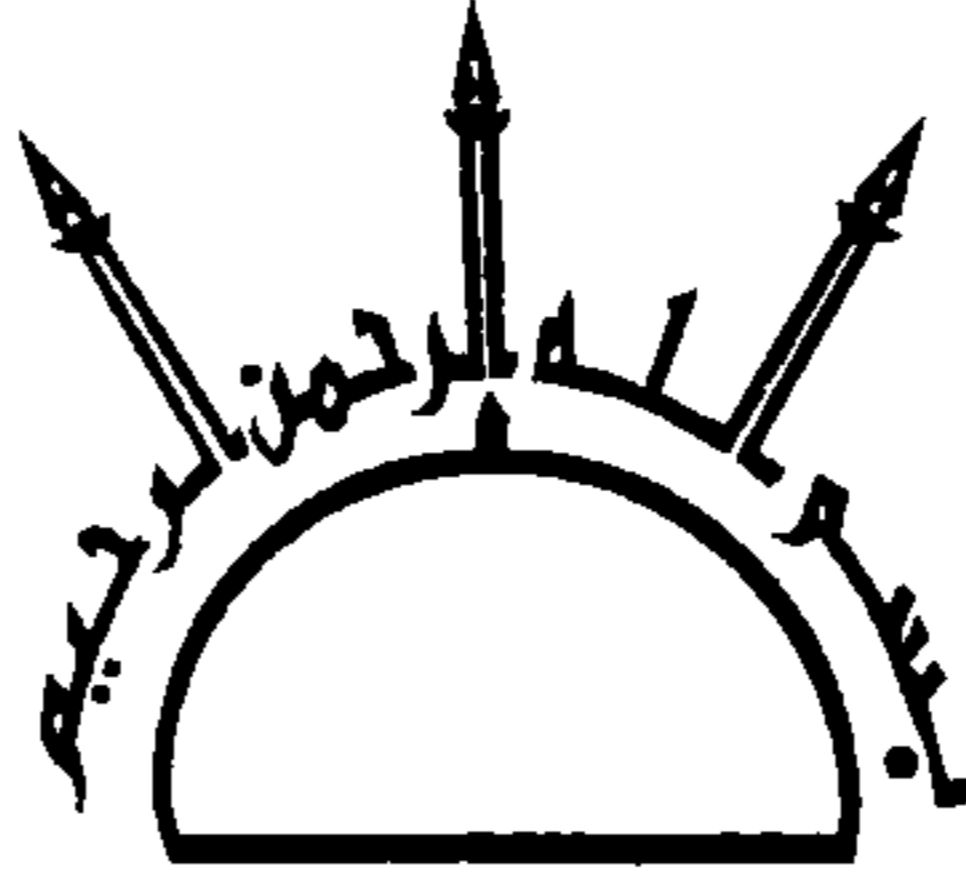
☆..... ماہنامہ امان الہند دہلی کا حضرت مجدد الف ثانی نمبر

☆.....☆.....☆



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Handwritten signature or name



# باقیاتِ جهانِ امام ربانی

جلد سوم..... باب چهارم





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا  
والذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی کا

# موضوعاتی اشاریہ

مرتبہ

صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

## آئینہ خانہ

نمبر شمار	عنوان
۱	ابتدائیہ — محمد عبدالستار طاہر مسعودی
۲	باب ۱ — انتسابات
۳	باب ۲ — حمد و نعت
۴	باب ۳ — ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ
۵	باب ۴ — مناقب
۶	باب ۵ — مناجات
۷	باب ۶ — تاثرات
۸	باب ۷ — اکابر نقشبندیہ
۹	باب ۸ — حضرت مجدد الف ثانی — حالات و خدمات
۱۰	باب ۹ — حضرت مجدد الف ثانی، امتیازات و تفرّدات
۱۱	باب ۱۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور تفسیر
۱۲	باب ۱۱ — حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ
۱۳	باب ۱۲ — تخریج احادیث از مکتوبات شریف
۱۴	باب ۱۳ — حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات
۱۵	باب ۱۴ — حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف
۱۶	باب ۱۵ — حضرت غوث اعظم، امام اعظم اور
	حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۱۷	باب ۱۶ — حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

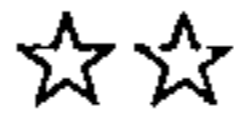
نمبر شمار	عنوان
۱۸	باب ۱۷ — مکتوبات شریف اور عربی زبان و ادب
۱۹	باب ۱۸ — مکتوبات شریف اور فارسی زبان و ادب
۲۰	باب ۱۹ — تفہیم مکتوبات شریف
۲۱	باب ۲۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور مفرقات
۲۲	باب ۲۱ — مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
۲۳	باب ۲۲ — نگار خانہ (تعارف مقالہ نگاران)
۲۴	باب ۲۳ — جہان امام ربانی کے مبصرین (جامِ جم)
۲۵	باب ۲۴ — رونداد محافل تشکر
۲۶	باب ۲۵ — مخطوطات
۲۷	باب ۲۶ — مرقعات علمی (علمی نوادر)
۲۸	باب ۲۷ — مرقعات عمومی (مزارات و عمارات)
۲۹	باب ۲۸ — کتابیات
۳۰	باب ۲۹ — اشاریات
۳۱	باب ۳۰ — نظائر خوشنویسی





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## ابتدائیہ



”جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے پہلے محرک حضرت علامہ رضوان احمد نقشبندی مجددی ہیں انہوں نے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں نبہانی العصر، مجدد عصر حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز پر تحقیقی مقالات کو یکجا کر کے شائع کرنے کی تحریک و ترغیب دلائی۔

اس اثناء میں مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب کو خواب میں حضرت مجدد پر کام کرنے کیلئے اشارہ ملا، چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ مسعود ملت زید لطفہ سے ذکر کیا۔ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کا ۲۰۰۲ء میں قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرست اعلیٰ، حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ہیں جبکہ چیئرمین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کو منتخب کیا گیا اور مولانا جاوید اقبال مظہری بانی اور ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے معاملات چلانے کے لیے ایک انتظامی بورڈ مقرر کیا گیا۔



امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام سے قبل حضرت مجدد قدس سرہ العزیز کے حوالے سے کام کے لیے ۱۹۹۲ء میں حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی ”ادارہ معارف مجدد الف ثانی“ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرستوں میں پیر محمد ابراہیم جان سرہندی علیہ الرحمۃ اور پیر عبدالوحید جان سرہندی تھے۔ اس ادارے کے صدر حضرت پیر فضل الرحمن آغا مجددی ہیں اور نائب صدر حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر اور مفتی محمد جان نعیمی اور مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب سکریٹری جنرل ہیں۔ اس ادارے نے چند کتابیں شائع کیں، لیکن فعال نہ رہا۔ چنانچہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر کام کے

لیے امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام ناگزیر ہو گیا۔



ماہ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء میں ”جہان امام ربانی“ پر کام کا آغاز ہوا۔ حضرت قبلہ مسعود ملت اس کی جلد اول کے افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

”ابتدا میں خیال تھا کہ یہ کام ایک جلد میں سمٹ جائے گا۔ پھر کام بڑھا تو خیال آیا کہ شاید دو جلدوں میں سمٹ جائے، پھر بڑھتے بڑھتے، بڑھتا ہی چلا گیا، اور سمیٹا تو برسوں کا کام مہینوں میں، مہینوں کا کام ہفتوں میں، ہفتوں کا کام دنوں میں، دنوں کا کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا کام لمحوں میں سمٹتا چلا گیا۔۔۔ اور ایک نہ دو، مکمل سات ضخیم جلدوں میں کام سمٹا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و نصرت، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ خاص اور اکابر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور آباء و اجداد کرام علیہم الرحمۃ کی توجہات عالیہ کے طفیل برق رفتاری سے یہ کام انجام پایا۔۔۔ حوصلہ بڑھتا گیا، وہ کام ہوتے رہے جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔“

۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۵ء تک تین سال مسلسل جدوجہد کر کے پہلی چھ جلدیں ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۵ء میں منظر عام پر آئیں جو ایک سو ملکی و غیر ملکی فضلاء و محققین کے علمی و تحقیقی مقالات سے آراستہ ہیں۔ ایک اضافی جلد ”نور علی نور“ کے عنوان سے شائع ہوئی جو جہان امام ربانی کے مختلف مرقعات پر مشتمل ہے اس میں مقدس و تاریخی یادگار عمارات اور مزارات کی ۱۰۸ رنگین تصاویر آرٹ پیپر پر شائع کی گئی ہیں۔ جہان امام ربانی کی گیارہ جلدوں میں ہر جلد میں پانچ ابواب ہیں۔۔۔ ہر جلد کو ”قلیم“ سے تعبیر کیا گیا ہے اور باب کو ”کشور“ سے۔۔۔ ہر جلد میں نعت، منقبت اور تاثرات ہیں۔۔۔ ہر جلد میں ابتدا سے بھی ہے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حالات میں ایک مقالہ بھی شامل کیا گیا ہے۔



پہلی چھ جلدوں کی اشاعت کے بعد مزید مقالات اور نگارشات دستیاب ہوتے رہے، اور یوں مزید

پانچ جلدوں کا مواد جمع ہو گیا۔ پھر یہ خبر ملی کہ ”باقیات جہانِ امام ربانی“ کے عنوان سے تین اور جلدیں مرتب ہوں گی۔



”جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی گیارہویں جلد کتابیات، اشاریہ کتب و رسائل، اشاریہ اماکن، اشاریہ اسماء الرجال پر مشتمل ہے۔ ”جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے تعارف اور سرسری موضوعاتی جائزہ پڑھنی ”جہاں نما“ برادر ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری نے مرتب کیا تھا جو مزید اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اب حضرت قبلہ مسعود ملت نے احقر کے نام ایک کرم نامے میں تحریر فرمایا کہ:

”محققین کی سہولت کے لیے یہ خیال آیا کہ مقالات کا ایک (تفصیلی)

موضوعاتی اشاریہ مدون کیا جائے۔“

چنانچہ تعمیل ارشاد میں زیر نظر اشاریہ مرتب کیا گیا۔ اُمید ہے کہ اہل علم و فضل اور محققین اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں گے۔ برادر پروفسر قاری محمد رفیق مسعودی مدظلہ العالی نے اپنی گونا گوں مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر احقر کی رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح برادر ملک محمد سعید مسعودی نے شبانہ روز محنت شاقہ سے قارئین کے ذوق کا سامان کیا، پھر تمام تیاری کے بعد برادر ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری مدظلہ العالی نے اس پر نظر ثانی فرما کر بعض اضافات اور ترامیم فرما کر نوازا، احقر ان حضرات کا تہ دل سے ممنون ہے۔ مولائے کریم تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو مقبول و منظور فرمائے، اور ہم سب کو حسن عاقبت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

اللہم ربنا آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

احقر

محمد عبدالستار طاہر مسعودی



علی پور دہلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

## باب .....۱ انتسابات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب..... انتسابات

نمبر شمار	بنام	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قافلہ سالار خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام	اول	۷
۲	شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے نام	دوم	۵
۳	محقق اہل سنت حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمۃ (درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) کے نام	سوم	۵
۴	محمی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے نام	چہارم	۵
۵	برصغیر کے اُس مرد کامل کے نام جس نے چودہویں صدی ہجری میں تعلیمات مجددیہ کو فروغ دیا اور اس کی موثر ترجمانی فرمائی۔	پنجم	۵
۶	چراغ دہلی فقیہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ششم	۵
۷	محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ہفتم	۵
۸	شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے نام	ہشتم	۵
۹	حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ کے نام	نہم	۵
۱۰	محدث علی پوری حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ کے نام	دہم	۵
۱۱	حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے نام	یازدہم	۵
۱۲	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ (امام و خطیب مسجد جامع فتح پوری، دہلی) کے نام	نوز علی نور	۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بَاب.....٢

حَمْدٌ وَنَعْتٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب.....۲ — حمد و نعت

نمبر شمار	مرطع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱	ذہن میں عالم تنویر کہاں سے لاؤں	کیف بناری	اول	۱۲۰
۲	حرف میں نور کی تصویر کہاں سے لاؤں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	اول	۱۲۱
۳	وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دوم	۱۱
۴	یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	سوم	۱۱
۵	زمین وزماں تمہارے لیے، مکیں و مکان تمہارے لیے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	چہارم	۱۳
۶	چنین و چنان تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۱۱
۷	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ششم	۱۳
۸	مرادل بھی چمکا دے چمکانے والے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہفتم	۱۱
۹	کس کے جلوہ کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہشتم	۱۱
۱۰	ہر طرف دیدہ حیرت زدہ، تکتا کیا ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی		
۱۱	سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی			
۱۲	سب سے بالا و والا ہمارا نبی			
۱۳	کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ			
۱۴	قرض لیتی ہے گناہ، پرہیزگاری، واہ واہ			
۱۵	لَمْ یَأْتِ نَظِیْرُکَ فِی نَظَرٍ، مِثْلِ تُوْنِہُ شُدْ پیداجانا			
۱۶	جگ راج کوتاج تورے سرسو، ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا			
۱۷	زہے عزت و اعتلائے محمد			
۱۸	کہ ہے عرش حق، زیر پائے محمد			

صفحہ	جلد	نعت نگار	مرطلع	نمبر شمار
			وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں	۱۰
۱۱	نہم	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	تیرے دن، اے بہار پھرتے ہیں بھینی سہانی صبح میں، ٹھنڈک جگر کی ہے	۱۱
۱۳	دہم	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	کلیاں کھلیں دلوں کی، ہو ایہ کدھر کی ہے؟	
۱۳	یازدہم	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں	۱۲

اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اللہ اکبر



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
 وَجَعَلَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ  
 فِی الْکِتٰبِ الْحَقِیْقِی  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
 وَجَعَلَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ  
 فِی الْکِتٰبِ الْحَقِیْقِی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

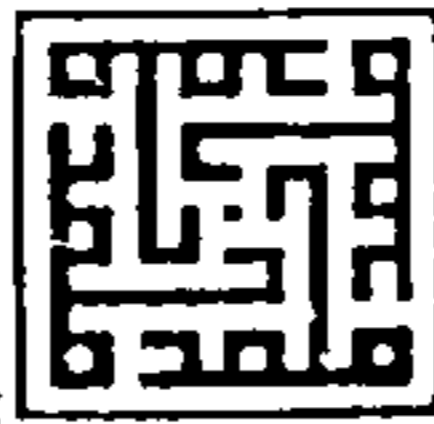
باب.....۳

ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۳ — ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

نمبر شمار	ابتدائیہ/افتتاحیہ	لکھنے والے	جلد	صفحہ
۱	تقدیم	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	اول	۵۸۳۳۱
۲	ابتدائیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	اول	۶۸۳۵۹
۳	افتتاحیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۱۱۵۳۶۹
۴	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دوم	۲۰۳۱۹
۵	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	سوم	۲۰۳۱۹
۶	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	چہارم	۲۶۳۲۵
۷	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	پنجم	۲۵۳۲۳
۸	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ششم	۲۳۳۳۱
۹	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ہفتم	۲۶۳۲۳
۱۰	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ہشتم	۲۲۳۱۹
۱۱	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	نہم	۲۲۳۱۹
۱۲	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دہم	۳۳۳۲۹
۱۳	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	یازدہم	۲۹
۱۴	اختتامیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۹۰۳
۱۵	حرف آغاز	مولانا جاوید اقبال مظہری	نوز علی نور	۱۳۳۱۱



نور علی نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب .....۲  
مناقب

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
باب ۲ — مناقب

شمار	مرطع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سرعشِ روح سیلانی	عابد حسین عابد سہوانی	اول	۱۲۳
۲	امام زماں قطبِ اقطابِ عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبداللہ بن خواجہ باقی باللہ	اول	۱۲۵
۳	ذبابے را تمنائے شکر شد بدین سودا سوائے ہر بام و در شد	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اول	۱۳۵
۴	(مثنوی شریف در شان حضرت مجدد الف ثانی) سراپا نسخہ اخلاقِ فاروق بزہر منقصد تریاقِ فاروق	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اول	۱۳۴
۵	نقشبندیہ عجب طائفہ پرکاراند کہ چو پرکار درین دائرہ سربرکاراند	شیخ محمد شعیب	اول	۲۰۱
۶	(قصیدہ در مدح خواجہای نقشبندیہ) مرکز نور و بجلی ہے دیار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اول	۳۸۹
۷	واہ کیا شان ہے کیا عز و وقار سرہند مرکز نور و بجلی ہے دیار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اول	۳۹۲
۸	واہ کیا شان ہے کیا عز و وقار سرہند کیا نہاد شکستہ دیں کو آ کے پھر استوار تونے	سید فیض الحسن شاہ	دوم	۱۴
۹	خزاں رسیدہ چمن کو پھر کر دیا سراپا بہار تونے اے خاکِ پاکِ روضہِ عمیری و عنبری کہ اہل جہاں زبوںے تو مدہوش گشتہ اند	شاہ عبدالغنی محدث دہلوی	دوم	۱۶

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر			
	وہ خاک کہ زیر فلک مطلع انوار	ڈاکٹر محمد اقبال	دوم	۱۸
۱۱	خلاق دو عالم ہے نگہ دار مجدد			
	ہیں سرور کونین بھی دلدار مجدد	قمریزدانی	سوم	۱۳
۱۲	پلا دے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا			
	کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	سوم	۱۳
۱۳	خود آشنا بھی رہا اور خدا آگاہ بھی تھا			
	وہ ایک مرد قلندر جو بادشاہ بھی تھا	کلیم عثمانی	سوم	۱۵
۱۴	تم سا ہے مجدد کون ولی سلطان عالم ہندی			
	ہے شان تہاری لبیلی سلطان عالم ہندی	اعزاز الدین احمد صدیقی	سوم	۱۶
۱۵	صاحب تجدید دین احمد مختار ہے			
	اس لیے تو شیخ سربند سے ہم کو پیار ہے	عبدالکلیم خاں اختر شاہ جہانپوری	سوم	۱۷
۱۶	مجدد نامہ (منظوم سوانح)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	سوم	۳۵
۱۷	ای شہنشاہ ہدیٰ محبوب درگاہ احد			
	مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سربندی	چہارم	۱۷
۱۸	بگو داستان ز احمد نقشبند			
	کہ داری دل از داغ مہر ش سپند	خواجہ عبدالاحد وحدت	چہارم	۲۱
۱۹	دکھادے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی کا			
	کہ ہول مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	چہارم	۲۲
۲۰	اے عالم اسلام کی شخصیت خود دار			
	اللہ نے بخشی ہے تجھے دولت کردار	قمریزدانی	چہارم	۲۳

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۲۱	آفتاب شرف (قصیدہ)	محمد ابوالشرف مجددی معصومی	چہارم	۳۴
۲۲	محی دین شیخ احمد بے گماں	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۰
۲۳	طبق حال عہد خود کردہ بیباں چوں دگر فرسود رنگ اسلام را داد شرکت با خدا اصنام را	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۲
۲۴	(مثنوی صمدانی) اشک ریزاں بنشتم سر ہر وہ گزرے ہر کہ از ہر طرف آید ز تو پیر سم خبرے	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۲
۲۵	(اشک باری و دل فگاری) سر ہند کی وہ پاک زمیں خطہ جنت آرام جہاں کرتا ہے اک محرم اسرار	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۲۶	تیرے انوار تاباں یا مجدد گلستاں در گلستاں یا مجدد (مقام رفیع)	تاج الدین تاج	پنجم	۱۴
۲۷	یہ کچھ اشعار بے جاں یا مجدد کہاں ہیں تیرے شایاں یا مجدد (خلق کریم)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۱۶
۲۸	صدر بزم عارفاں ہیں تاجدار سر ہند رہنمائے سالکاں ہیں تاجدار سر ہند	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	چہارم	۱۸
۲۹	سرمہ ہے مری آنکھ کا یہ خاک گہر بار خوابیدہ ہے اس خاک میں وہ بندہ بیدار	ابوالارشد محمد حفیظ نقشبندی	پنجم	۳۶۹
		سید انیس احمد نقشبندی	ششم	۱۵

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۰	رخ توحید کے زیور مجدد الف ثانی ہیں نوید ظن پیغمبر مجدد الف ثانی ہیں	بشیر حسین ناظم	ششم	۱۸
۳۱	عظیم المرتبت ذی شاہ مجدد الف ثانی ہیں ظہور جلوہ یزداں مجدد الف ثانی ہیں	ابوالطاہر فردا حسین فردا	ششم	۱۹
۳۲	دہر را مژدہ کہ وضع دگرے پیدا شد ز شب تیرہ مبارک سحرے پیدا شد	محمد سلیم جان سلیم مجددی	ہشتم	۱۶
۳۳	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سر عرش روح سیلانی	عابد حسین عابد سہوانی	نوز علی نور	۲۷
۳۴	(کدام شاہ مجدد) تعالی اللہ کے یارا ہے آں حضرت کی مدحت کا ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	ہفتم	۱۵
۳۵	(قصیدہ در شان مجدد الف ثانی) اے مجدد! لاج رکھ لی تھی ہماری آپ نے کر کے تجھ کو وفا کی تاجداری آپ نے	ڈاکٹر اقبال سرہندی	ہفتم	۱۶
۳۶	چراغ نقشبنداں خواجہ معصوم ملاذ مستنداں خواجہ معصوم	مولانا محمد حسن نوحانی زکوڑی	ہفتم	۱۷
۳۷	(قصیدہ در مدح حضرت خواجہ معصوم) سرور افزا سزا سرہندی کی معلوم ہوتی ہے یہاں کی زندگی میں زندگی معلوم ہوتی ہے	حمید صدیقی لکھنوی	ہفتم	۱۹
	(در بار عالیہ مجددیہ سرہند شریف)			



شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۸	جو آنکھیں ہیں تو پڑھ شیخ مجدد کی وہ تحریریں تہاں ہیں جن کے ہر نقطے میں دین و دل کی تفسیریں (شانِ مجدد)	فیض لدھیانوی	ہفتم	۲۱
۳۹	امام زماں قطبِ اقطابِ عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن فخر الکرام و قدوة لفقنا مهم	خواجہ عبداللہ ابن خواجہ باقی باللہ	ہشتم	۱۳
۴۰	زین الخلیقہ مقتدی دین الہدی مکاتیب آن شاہ عالی نسب کہ در الف ثانی ست امام ہمام (قطعات تاریخ طبع مکتوبات امام ربانی)	محمد جان العمری البحری آبادی	ہشتم	۱۳
۴۱	امر ترایدیشن ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۶ء یا الہی! اپنی ذات کبریا کے واسطے رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے	محمد عبداللہ نقشبندی مجددی	ہشتم	۱۷۷
۴۲	(حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ) مرے دل میں محبت ہے مجدد الف ثانی کی	مرزا غلام جیلانی پشاور می متخلص بہ صحیح سالم	ہشتم	۳۶۱
۴۳	مرا تو شہ عقیدت ہے مجدد الف ثانی کی شمع رہ عرفاں ہیں مجدد الف ثانی	علامہ عبدالکلیم خاں اختر شاہ جہانپوری	نہم	۱۵
۴۴	ایماں کے نگہباں ہیں مجدد الف ثانی سپیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سر عرش روح سیلانی	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار قادری نوری	نہم	۱۷
۴۵	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی تھی تجھے دولت کردار	عابد حسین عابد سہوانی	دہم	۱۹
۴۶		قمریزدانی	دہم	۲۲

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۴۷	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات			
۴۸	تیرے درکار راستہ ہے بالیقین راہ نجات نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۴۹	نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام عصر نو میں دین حق کا ترجمان جاتا رہا	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۵۰	مسک حب نبی کا پاسباں جاتا رہا سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی	ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری	دہم	۵۱۳
۵۱	علم کشید سر عرش روح سیلانی اے عالم اسلام کی شخصیت خود دار	عابد حسین عابد سہوانی قمریزدانی	دہم	۱۹
۵۲	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات			
۵۳	تیرے درکار راستہ ہے بالیقین راہ نجات نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۵۴	نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام کتابوں میں لکھا ہے آپ نے بھی پڑھا ہوگا	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۵۵	مجدد الف ثانی کے بارے میں سنا ہوگا اس کا جاہ و مرتبہ اس کا حشم	سید یونس جمشید پوری	یازدہم	۲۰
۵۶	انقلاب وقت سے ہو گا نہ کم ولایت کے وہ میر کارواں ہیں	طارق سلطان پوری	یازدہم	۲۲
۵۷	مجدد و صر حق کے پاسباں ہیں صاحب تجدید دین احمد مختار آپ	محمد حفیظ نقشبندی	یازدہم	۲۳
	ماحی دین الہی، ناہی اشرا آپ	سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم	۲۵

صفحہ	جلد	منقبت نگار	مطلع	شمار
۴۴	یازدہم	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	دل و جاں میں جلوہ نما شیخ مجدد ہیں بحمد اللہ! میرا آسرا شیخ مجدد ہیں	۵۸
۷۷۵	یازدہم	پروفیسر محمد حسین آسی	رہے زباں پہ شان امام ربانی سنا اے کلک بیان امام ربانی	۵۹
۷۷۸	یازدہم	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	عجب رنگ پر ہے جہان مجدد فروغ قمر ہے جہان مجدد	۶۰
۸۶۲	یازدہم	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	اٹھایا جس نے دین حق کا پرچم بنا جو غازیان ہند کا ضیغ	۶۱
۹۰۲	یازدہم	شاہ عبدالغنی مہاجر کی	اے خاک پاک روضہ عیسری و عنبری کہ اہل جہان زبوںے تو مدہوش گشتہ ارز	۶۲
۹۲۴	یازدہم	پروفیسر محمد حسین آسی	آج تک ہے گونج کس کے نعرہ تکبیر کی	۶۳

فَلْيَسِّرْ لِي الْخَيْرَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بَاب.....٥

مَنَاجَات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب ۵ — مناجات

شمار	مطلع	شاعر	جلد	صفحہ
۱	جفاہر سو ہے رقصاں یا مجدد یہ امت ہے پریشان یا مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۲۰
۲	حضرت احمد مجدد المدد الف ثانی راضیای اول	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود، ص ۳۸۵)	پنجم	۳۳۰
۳	لا پھر ایک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی	ڈاکٹر محمد اقبال	پنجم	۵۰۷
۴	میں ہوں اور موج بلا خیز ہے شیالہ شاہ سرہند، ہوا تیز ہے شیالہ	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۱۷
۵	یا مجدد الف ثانی اے شہہ عالی جناب مقتداے شرق و غرب و بلجائے شیخ و شباب	عبداللہ جان عرف شاہ آغا سوم	ششم	۲۰۸
۶	خداوند بحق اسم اعظم بنور سید اولاد آدم	مولانا خالد کردی شامی نقشبندی	ششم	۸۵۸
۷	المدد چشم و چراغ قادری می سزد در خواجگان تو جاگی (ہشت لواے غوث اعظم علیہ الرحمۃ)	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود)	ہشتم	۳۷۰
۸	یا مجدد الف ثانی پیر غمخوارم مدد ای شہنشاہ ہدی محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	نہم	۱۳
۹	خداوند انجمن بے مثال بمراستی کہ مے تابد جمالت	مولوی وکیل احمد سکندر پوری	یازدہم	۹۸۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

## باب ..... ٦ تاثرات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
باب ۲ — تاثرات

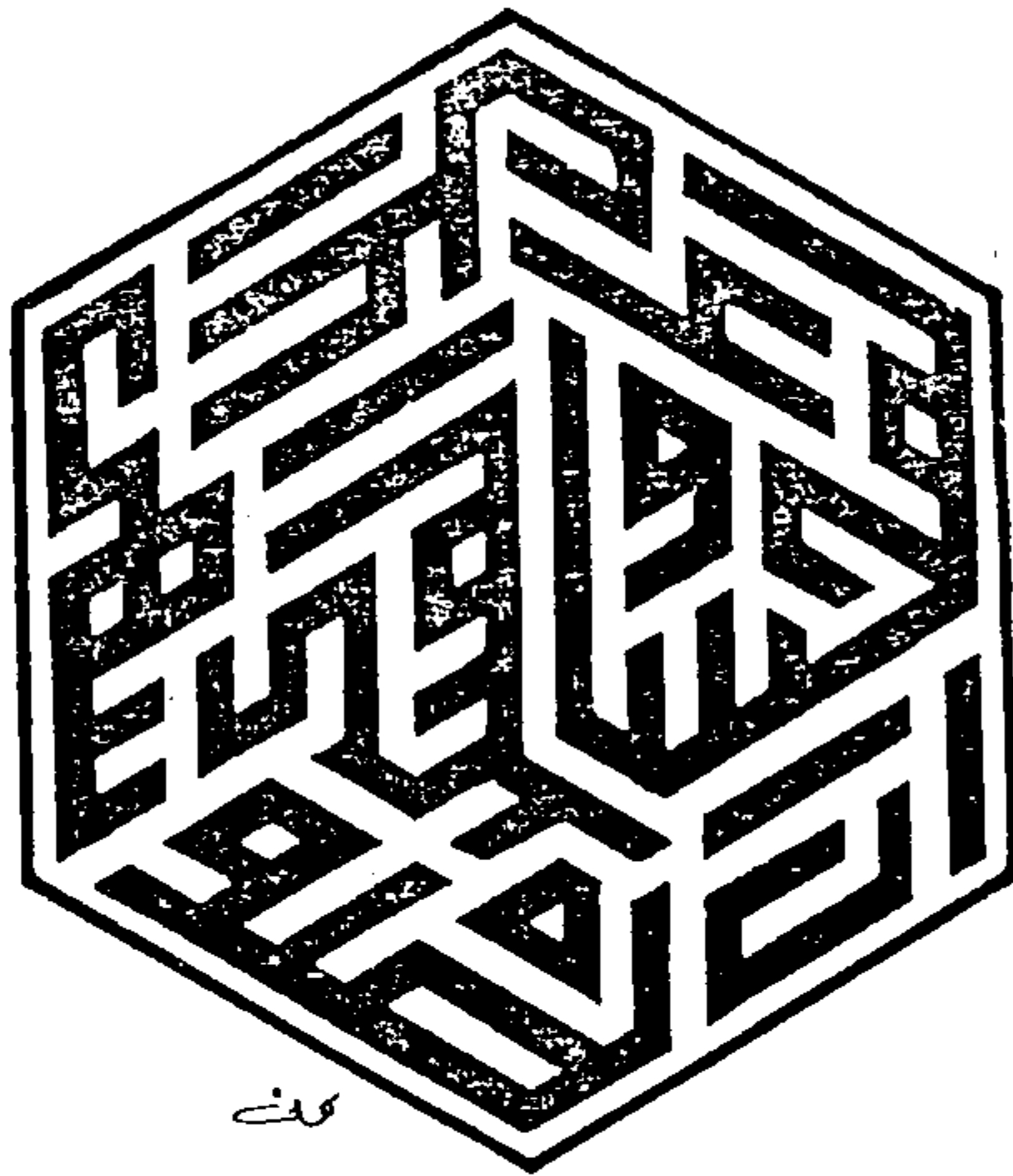
شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱	خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	”زبدۃ المقامات“ مطبوعہ کانپور	اول	۱۲۹
۲	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	مکتوب بنام خواجہ معصوم، دفتر دوم، مکتوب ۶	اول	۱۳۲
۳	حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	”جواہر مجددیہ“ از خواجہ احمد حسین خان	اول	۱۴۰
۴	حضرت شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ	”حضرات القدس“ جلد دوم	اول	۱۴۰
۵	حضرت خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ	”حضرات القدس“ جلد دوم	اول	۱۴۱
۶	شیخ عبداللہ قطب علیہ الرحمۃ	مکتوبات شیخ عبداللہ قطب (قلمی)	اول	۱۴۱
۷	شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۸	شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۹	شیخ نظام نانول علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۱۰	شیخ عبداللہ سہروردی علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۱۱	ارکان سلطنت اکبری	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۳
۱۲	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	”مرج البحرین“	اول	۱۴۵
۱۳	شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی	”تمتہ اخبار الاخیار“	اول	۱۴۶
۱۴	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	”نفائس السانحات فی تزییل الباقیات الصالحات“	اول	۱۴۷
۱۵	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی	”مکتوبات امام احمد رضا بریلوی“	اول	۱۴۷
۱۶	مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ	بروایت شیخ محمد عارف ضیاء مدنی	اول	۱۴۸
۱۷	نواب صدیق حسن خان	”تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار“	دوم	۲۱
۱۸	ابوالحسن علی ندوی	”تاریخ دعوت و عزیمت“ جلد چہارم	دوم	۲۲

شمار	تأثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	شیخ محمد اکرام	”رودِ کوثر“	دوم	۲۳
۲۰	رشید احمد گنگوہی	قلمی بیاض علامہ محمد ہاشم جان سرہندی	دوم	۲۴
۲۱	ڈاکٹر محمد اقبال	مکتوب پروفیسر یوسف سلیم چشتی	سوم	۲۱
۲۲	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	”شیخ سرہند“	سوم	۲۲
۲۳	ڈاکٹر حفیظ ملک	مسلم نیشنل ازم ان انڈیا & پاکستان	سوم	۲۲
۲۴	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی	ہسٹری آف دم فریڈم موومنٹ	سوم	۲۲
۲۵	ڈاکٹر زبید احمد	دی کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربک لٹریچر	سوم	۲۲
۲۶	پروفیسر عزیز احمد	اسٹڈیز ان اسلامک کلچر	چہارم	۲۸
۲۷	پروفیسر سید خورشید حسین بخاری	ماہنامہ نور اسلام ”مجدد الف ثانی نمبر“	چہارم	۲۸
۲۸	پروفیسر محمد عارف اظہر	ماہنامہ نور اسلام ”مجدد الف ثانی نمبر“	چہارم	۲۸
۲۹	پروفیسر محمد اسلم	دین الہی اور اس کا پس منظر	چہارم	۲۹
۳۰	پروفیسر محمد رضا خان	تاریخ مسلمانان عالم	چہارم	۲۹
۳۱	ابوالکلام آزاد	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۲۶
۳۲	ابوالاعلیٰ مودودی	مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۲۶
۳۳	مولانا محمد سعید احمد مجددی	”البیان“	پنجم	۲۷
۳۴	شاہ حسین گردیزی	ماہنامہ نور اسلام ”مجدد الف ثانی نمبر“	پنجم	۲۷
۳۵	مولوی داؤد غزنوی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۶	عبداللہ روپڑی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۷	عبدالجید سالک	مسلم ثقافت ہندوستان میں	ششم	۲۴
۳۸	جمیل اطہر سرہندی	شیخ سرہند	ششم	۲۴
۳۹	اکبر شاہ خان نجیب آبادی	”قول حق“	ششم	۲۵



شمار	تأثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۴۰	سید انور علی ایڈووکیٹ	شیخ سرہند	ششم	۲۵
۴۱	سید انور علی ایڈووکیٹ	ریئل اچیومنٹ آف ہیومن لائف	ششم	۲۶
۴۲	انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا	سید قاسم محمود	ششم	۲۶
۴۳	شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا		ششم	۲۶
۴۴	اردو دائرہ معارف اسلامیہ	انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد دوم	ششم	۲۶
۴۵	ڈاکٹر محمود الحسن عارف		ششم	۲۹۲
۴۶	جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری		ہفتم	۲۷
۴۷	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	ہفتم	۲۸
۴۸	ڈاکٹر مفتی محمد مکرّم احمد		ہفتم	۲۸
۴۹	پیر سید عاشق حسین مجددی سرہندی		ہفتم	۲۸
۵۰	محمد خالد مجددی		ہفتم	۲۸
۵۱	منیر حسین مسعودی	بر مگھم (یو۔ کے)	ہفتم	۲۸
۵۲	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	نہم	۲۳
۵۳	علامہ یسین اختر مصباحی	بانی و صدر ”دار القلم“، ڈاکٹر نگر، دہلی	نہم	۲۳
۵۴	مولانا شیر محمد خان رضوی	دارالعلوم اسحاقیہ، جودھ پور راجستھان	نہم	۲۴
۵۵	حاجی معراج الدین مسعودی	صدر ادارہ مسعودیہ، کراچی	نہم	۲۵
۵۶	حضرت ابو حفص عمر الحمجدی	سجادہ نشین خانقاہ شاہ ابوالخیر، کوئٹہ	ہشتم	۲۳
۵۷	علامہ محمد علیم الدین نقشبندی	شیخ الحدیث دارالعلوم سلطانیہ، جہلم	ہشتم	۲۵
۵۸	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق ابرو	پرنسپل پبلک اسکول، حیدرآباد سندھ	ہشتم	۲۵
۵۹	سید ذوالفقار شاہ مسعودی	ٹورنٹو، کینیڈا	ہشتم	۲۶
۶۰	ڈاکٹر مفتی محمد مکرّم احمد	شاہی امام و خطیب مسجد جامع فتحپوری، دہلی	دہم	۳۵

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۶۱	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور	دہم	۳۶
۶۲	مفتی محمد جان نعیمی	مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیہ کراچی	دہم	۳۷
۶۳	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	استاد گورنمنٹ ایم۔ اے۔ او، کالج لاہور	دہم	۳۸
۶۴	ڈاکٹر سید محمد عارف	اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور	یازدہم	۳۷
۶۵	ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی	علی گڑھ مسلم یونیورسٹی	یازدہم	
۶۶	عبدالحی لکھنوی		یازدہم	۳۷
۶۷	محمد عظیم نقشبندی		یازدہم	۳۷
۶۸	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر		یازدہم	۶۱۶



کتاب



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۷

اکابر نقشبندیہ مجددیہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۷ — اکابر نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق <small>رضی اللہ عنہ</small>	صاحبزادہ محمد محبت اللہ نوری	اول	۲۰۴
۲	حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	اول	۲۲۳
۳	خواجگان نقشبندیہ اور تبلیغ اسلام	پروفیسر عبدالحکیم مراد		
		مترجم: ڈاکٹر علی سرفراز مسعودی	اول	۲۵۸
۴	خواجہ محمد عبدالباقی کابلی (حیات، مناقب و کرامات)	مولانا محمد صادق کابلی		
		مترجم: مولانا سید محمد دہلوی	اول	۲۶۹
۵	حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	اول	۲۹۳
۶	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ (مختصر حالات زندگی)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	اول	۳۱۶
۷	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ (ایک تعارف)	محمد عبدالحجید یزدانی	اول	۳۶۵
۸	حضرت مجدد کے سلسلہ عالیہ کے حضرات قدسیہ	خواجہ بدرالدین سرہندی		
		مترجم: اعزاز الدین احمد	چہارم	۳۵۴
۹	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی	چہارم	۳۶۷
۱۰	خواجہ محمد معصوم، مقامات آدمیہ کی روشنی میں	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	چہارم	۳۸۷
۱۱	تذکرہ خلفائے مجدد الف ثانی	مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی	چہارم	۴۷۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۸

حضرت مجدد الف ثانی — حالات و خدمات

(جلد ۱ تا ۱۱)

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۸ — حضرت مجدد الف ثانی — حالات و خدمات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات زندگی	ڈاکٹر سراج احمد خاں	اول	۴۰۵
۲	حضرت مجدد الف ثانی، لباس اور چلیہ شریف	محمد احسان مجددی سرہندی	اول	۴۴۱
۳	خانقاہ مجددی کا علمی ماحول	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی	اول	۴۴۲
۴	ماہ و سال (سیرت مجدد الف ثانی)	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	دوم	۲۷
۵	حضرت مجدد الف ثانی کے معمولات	سید زوار حسین شاہ	دوم	۴۰۷
۶	معمولات حضرت امام ربانی	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	دوم	۴۲۵
۷	امام ربانی کا لقب ”مجدد الف ثانی“	علامہ محمد فیض احمد اویسی	دوم	۶۱۷
۸	”مجدد الف ثانی“ ایک تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	دوم	۶۳۳
۹	شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ وسید نذیر نیازی	سوم	۲۵
۱۰	کرامات امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۵۷۲
۱۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	چہارم	۵۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی	کوثر نیازی	چہارم	۵۸
۱۳	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی	چہارم	۶۳
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی کا سفر آخرت	خواجہ بدرالدین سرہندی	چہارم	۳۳۹
۱۵	اشک باری و دل فگاری	مترجم: اعزاز الدین احمد	چہارم	۳۳۹
۱۶	تاریخ ہائے وصال حضرت مجدد	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۱۷	تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۳
۱۸	حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۱
		شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق دہلوی	ششم	۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۹	امام ربانی مجدد الف ثانی	محمد صادق قصوری	ہشتم	۲۹
۲۰	امام ربانی کا سلسلہ نسب	سید زوار حسین شاہ	ہشتم	۳۵۷
۲۱	شیخ احمد سرہندی (سوانحی خاکہ)	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۲۹
۲۲	احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دکٹر جمال الدین الشیال		
		اردو ترجمہ: ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	نہم	۵۱
۲۳	حضرت مجدد لاہور میں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	نہم	۶۵
۲۴	لاہور سے امام ربانی کی نسبت	ابوالسرور محمد مسرور احمد	نہم	۷۳
۲۵	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۴۱
۲۶	مفکر اسلام شیخ احمد سرہندی	پروفیسر محمد وکیل احمد	دہم	۴۹
۲۷	شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر ابوالعجاز رستم	دہم	۹۱
۲۸	خواجہ محمد معصوم حرین شریفین میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۱۷۱
۲۹	شاہ جہان و اورنگزیب کے مرشد کریم	ڈاکٹر محمد ادریس	دہم	۱۸۱
۳۰	تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۴۵
۳۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی	یازدہم	۶۵
۳۲	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی		
		مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	یازدہم	۹۹
۳۳	ایک مرد آگاہ	ڈاکٹر عبدالوارث خاں	یازدہم	۱۰۹



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
 وَجَعَلَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ  
 فِی الْکِتٰبِ الْحَقِیْقِیْنَ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
 وَجَعَلَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ  
 فِی الْکِتٰبِ الْحَقِیْقِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب..... ۹

# حضرت مجدد الف ثانی انتیازات و تفردات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۹ — حضرت مجدد الف ثانی — امتیازات و تفردات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور	اول	۳۶۵
۲	مقام حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر سید محمد کبیر مظہر	اول	۳۷۷
۳	امام ربانی کا منصب قیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	اول	۶۷۲
۴	امام ربانی مجدد الف ثانی کی شان قیومیت	علامہ محمد فیض احمد اویسی	اول	۶۹۰
۵	امتیازات امام ربانی مجدد الف ثانی	علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی	اول	۴۳۵
۶	مقامات مجدد	مولانا محمد عبدالاحد	سوم	۱۱۱
۷	مقام مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	سوم	۱۲۱
۸	حضرت مجدد الف ثانی کا مقام تجدید	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۱۴۲
۹	حضرت مجدد الف ثانی کے مقامات روحانی کی چند جھلکیاں	ڈاکٹر الف۔د۔ نسیم	سوم	۱۵۳
۱۰	حضرت مجدد دانشوروں کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۳۲۰
۱۱	شیخ احمد سرہندی اور مستشرقین	ڈاکٹر محمد سلطان شاہ	ہشتم	۳۹۳
۱۲	مجدد الف ثانی کی علم پروری اور علماء نوازی	صاحبزادہ بدرالاسلام صدیقی	نہم	۱۹۳
۱۳	امام احمد رضا پر حضرت مجدد کے اثرات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۲۰۷
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے ناقدین	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	نہم	۲۳۳
۱۵	خاندان مجددیہ سے قائد اعظم	سید صابر حسین شاہ بخاری	نہم	۵۷۴
۱۶	مقام مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	دہم	۱۰۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۱۰

# حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

## باب ۱۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

صفحہ	جلد	تخریج	عنوان	شمار
۲۵۱	ہفتم	علامہ مفتی محمد جان نعیمی	تفسیر مظہری میں معارف و اذکار امام ربانی افکار مجدد الف ثانی اور	۱
۲۷۷	ہفتم	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی	تفسیر روح المعانی	۲



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۱۱

# حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب ۱۱ — حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد کی فقہی خدمات	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	اول	۱۸۳
۲	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	اول	۳۵۷
۳	امام ربانی کا نظریہ قیومیت اور لفظ	مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی	اول	۶۵۱
۴	”قیوم“ پر امام احمد رضا کے فتوے کی فقیہانہ تحقیق	پیر عبداللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۵
۵	سنت حضرت مجدد کی نظر میں	پیر عبداللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۹
۶	بدعت کیا ہے؟	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	دوم	۳۵۷
۷	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۸	نبوت و رسالت کا اثبات	مولانا بدرالاسلام صدیقی	سوم	۴۳۰
۹	نماز کا جائزہ (مکتوبات و معمولات)	مولانا بدرالاسلام صدیقی	سوم	۴۴۶
۱۰	امام ربانی کی روشنی میں	علامہ محمد صدیق ہزاروی	ہشتم	۱۳۹
	حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ نماز			
	حضرت مجدد بحیثیت فقیہ اسلام			



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

بَاب.....۱۲

# تخریج احادیث از مکتوبات



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب ۱۲ — تخریج احادیث از مکتوبات

شمار	عنوان مقاله	مقاله نگار	جلد	صفحه
۱	تخریج احادیث (مکتوبات مجدد الف ثانی، جلد سوم)	پروفیسر ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	دوم	۳۲
۲	تخریج احادیث در مکتوبات (فارسی)	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ہفتم	۲۹۷
۳	تخریج احادیث مکتوبات امام ربانی	ابو کلیم محمد صدیق فانی	ہفتم	۳۳۹

کتابخانه جامعہ اسلامیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۱۳

حضرت مجدد الف ثانی  
اور عقائد و نظریات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۳ — حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت	علامہ غلام مرتضی ساقی مجددی	اول	۳۷۵
۲	شیخ احمد سرہندی کی اصلاحی و تجدیدی تحریک	ڈاکٹر اے۔ ایف۔ ایم ابو بکر صدیق		
	کامرکز و محور نبوت محمدی (ﷺ) پر ایمان	مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	سوم	۲۳۷
۳	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	سوم	۲۴۰
۴	وسیلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر عبدالباری فرنگی محلی	سوم	۳۰۴
۵	ردِ روافض	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۳۰۹
۶	حضرت مجدد الف ثانی اور تقلیدائتہ مجتہدین	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۳۲۹
۷	امام ربانی اور رفع سبابہ	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سوم	۳۳۹
۸	مکتوبات امام ربانی در طریق ایصال ثواب و وسیلہ	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۳۵۵
۹	بعض عقائد و معمولات اہل سنت (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	سوم	۳۵۷
۱۰	عقائد و تعلیمات حضرت مجدد الف ثانی	قاضی غلام محمود ہزاروی	سوم	۴۰۰
۱۱	مسلک مجدد الف ثانی	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرفپوری	سوم	۴۱۲
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی کے تعلیمی افکار	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	سوم	۵۰۷
۱۳	مسئلہ اشارہ سبابہ	مولوی سید احمد علی نقشبندی	ہشتم	۱۴۷
۱۴	طالبان علم کے لیے مینارہ نور	صاحبزادہ محمد بدرالاسلام صدیقی	ہشتم	۴۴۹
۱۵	احمد بن عبدالاحد کے نزدیک عقائد اہل سنت	دکتور محمود احمد غازی		
	مجدد الف ثانی کا پیغام	مترجم: پروفیسر عبدالرسول	ہشتم	۳۳۱
۱۶	مجدد الف ثانی کا پیغام	مفتی علی احمد سندیلوی	ہشتم	۴۷۷
۱۷	فکر مجدد الف ثانی میں خلفاء راشدین کا مقام و مرتبہ	محمد یاسین مظہر صدیقی	نہم	۸۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۱۴

# حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۲ — حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تصوف اور اس کی بنیاد	صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی	اول	۱۵۱
۲	روح اسلام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۱۶۷
۳	مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد باقی باللہ	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ	اول	۳۵۳
۴	بنام حضرت مجدد الف ثانی	شیخ الحدیث ابن الصدیق محمد ہادی بخش	اول	۴۳۱
۵	امام ربانی اور علم لدنی	ڈاکٹر محمد اقبال	اول	۵۵۳
۶	امام ربانی اور علم النفسیات	مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۵۵۸
۷	امام ربانی اور علم الکائنات	میاں فضل احمد جیبی	اول	۲۹۵
۸	دعوت الی اللہ میں مجدد الف ثانی کا کارنامہ	ڈاکٹر خالد علوی	دوم	۳۹۳
۹	ذکر الہی کی اہمیت	مولانا نور الحسن تنویر چشتی	دوم	۲۵۲
۱۰	(حضرت مجدد کے مکتوبات کی روشنی میں)	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دوم	۵۰۰
۱۱	جذب و سلوک	صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمن	دوم	۵۱۰
۱۲	امام ربانی کی تعلیمات تصوف	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دوم	۵۱۹
۱۳	عہد اکبری کے صوفیہ کی اصلاح میں	پروفیسر عبدالباری فرنگی محلی	دوم	۵۳۵
۱۴	مکتوبات امام ربانی کا کردار	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	دوم	۷۱۵
۱۵	حضرت مجدد الف ثانی، تزکیہ نفس اور اخلاص	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	دوم	۷۴۰
	صحو و سکر مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں	ڈاکٹر سراج احمد خاں	دوم	
	امام ربانی، عرفان کے مجتہد اعظم			
	حضرت مجدد الف ثانی اور وحدۃ الشہود			

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۶	ابن عربی اور امام ربانی کے بعض نظریات (ایک تقابلی جائزہ)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	دوم	۷۵۳
۱۷	وحدة الوجود	علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی	دوم	۷۵۸
۱۸	نبوت و رسالت کا اثبات	حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۱۹	حضرت مجدد کا انداز تعلیم و تبلیغ اور اُس کے اثرات و نتائج	پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی	سوم	۲۵۳
۲۰	چالیس ارشادات امام ربانی	علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری	سوم	۵۱۳
۲۱	حضرت مجدد کے اوراد	مولانا بدرالاسلام صدیقی	سوم	۵۲۳
۲۲	راہ ہدایت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	سوم	۵۳۸
۲۳	ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری	سوم	۵۲۶
۲۴	مقدمہ شرح مکتوبات امام ربانی	مولوی نصر اللہ ہوتکی	پنجم	۱۸۷
۲۵	فلسفہ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۲۱۹
۲۶	تاریخ مکتوبات امام ربانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	ہشتم	۱۷۹
۲۷	جواہر مکتوبات مقدسہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۱۹۷
۲۸	نرمی و آسانی (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۲۸۵
۲۹	مسلک اہل سنت اور مکتوبات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	ہشتم	۳۰۹
۳۰	نقشبندیہ سلسلہ تصوف	محمد حنیف رامے	دہم	۱۹۳
۳۱	مرزا مظہر جان جاناں اور تصوف، ادیان و مذاہب کے درمیان وسیلہ	ڈاکٹر محمد تعظیم	دہم	۲۳۷
۳۲	ارشادات سید امام علی شاہ مکان شریفی	سید شعیب افتخار مسعودی	دہم	۲۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۳	ملفوظاتِ مرزا مظہر جانِ جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۲۵۱
۳۴	شجرہ مصافحہ		یازدہم	۱۳۲
۳۵	حقیقت محمدیہ، حقیقت احمدیہ اور حقیقت کعبہ، مکتوبات کی روشنی میں	صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	یازدہم	۱۳۳



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۱۵

حضرت غوث الاعظم، امام اعظم

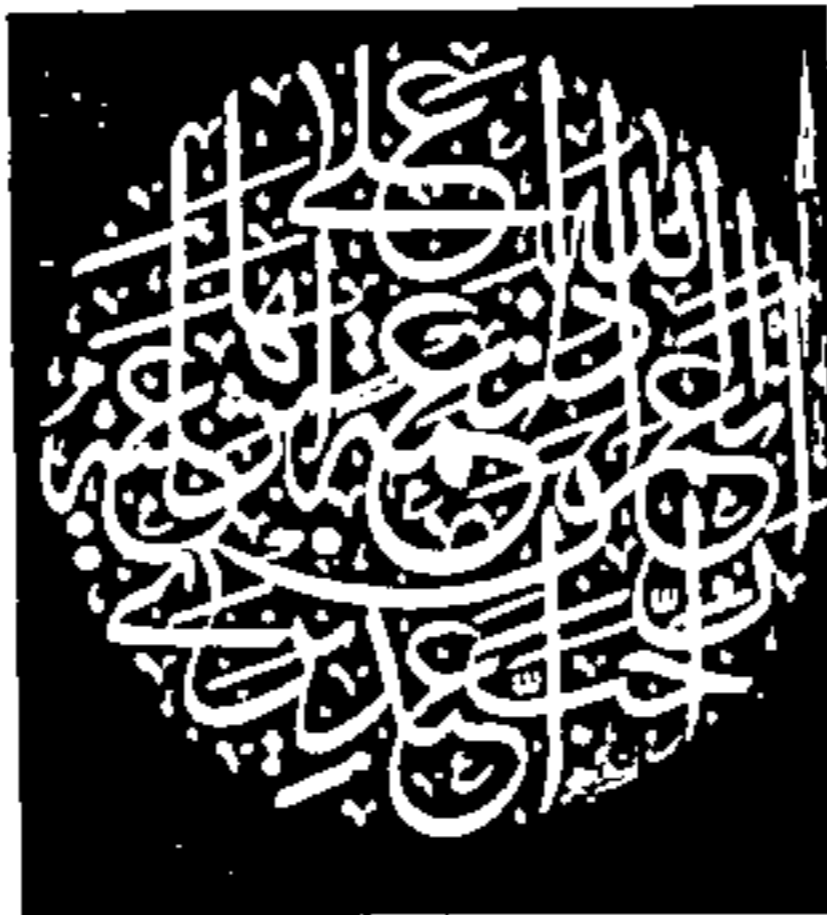
اور مجدد الف ثانی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب ۱۵..... حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت غوث اعظم، حضرت مجدد کی نظر میں	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۵۲۶
۲	حضرت غوث اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی	مرزا مظہر جان جاناں	پنجم	۵۵۰
۳	حضرت غوث اعظم، شاہ نقشبند اور حضرت مجدد	صوفی محمد صدیق ضیاء انجینئر	پنجم	۵۵۶
۴	حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت غوث الاعظم	مولانا محمد اقبال سعیدی	پنجم	۵۶۷
●	حضرت امام اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی			
شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہ جہانپوری	پنجم	۵۲۱



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۱۶

حضرت مجدد الف ثانی اور

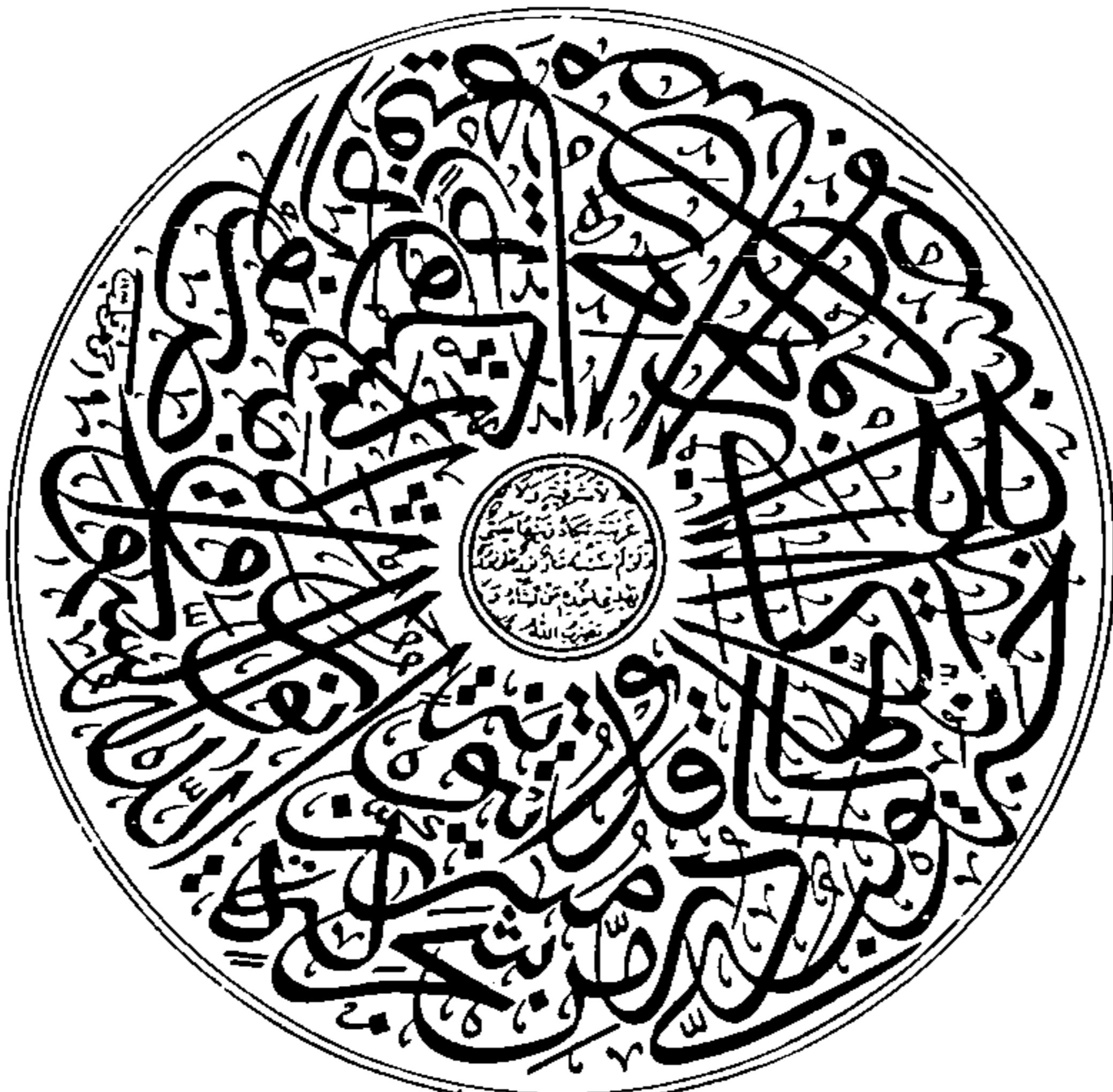
تاریخ و سیاست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب ۲۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مرکز نور و تجلی ہے دیار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اول	۳۸۹
۲	شان سرہند بزبان مجدد سرہند	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	اول	۳۹۱
۳	دیار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اول	۳۹۲
۴	اللہ والوں کی سرزمین	جمیل اطہر سرہندی	اول	۳۹۳
۵	سرہند شریف ایک نظر میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین مجددی	اول	۴۰۳
۶	حضرت مجدد الف ثانی کی ملی وینی خدمات	پروفیسر محمد عارف اطہر	سوم	۱۷۶
۷	حضرت مجدد مرطع تاریخ پر	آبادشاہ پوری	چہارم	۶۵
۸	اکبر و جہانگیر اور مجدد الف ثانی	قاضی ظہور احمد اختر	چہارم	۱۰۱
۹	برصغیر میں حق و باطل کے معرکے	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۵۷
۱۰	دوقومی نظریہ اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۷۲
۱۱	حضرت مجدد الف ثانی اور دوقومی نظریہ	پروفیسر محمد اسلم	چہارم	۱۸۴
۱۲	برصغیر میں دوقومی نظریہ کی بنیاد			
	اور تحریک مجدد الف ثانی	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۱۹۱
۱۳	خاندان مجدد کا زریں کردار	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۲۸۵
۱۴	شیخ احمد سرہندی، سلسلہ مجددیہ کا نقطہ آغاز اور سلطنت مغلیہ پر اس کے اثرات	پروفیسر ڈاکٹر آر تھر بیولر سالم عبداللہ		
		مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	چہارم	۳۰۶
۱۵	حضرت مجدد اور محمد علی جناح	مولانا محمد بخش مسلم	چہارم	۳۱۴
۱۶	سرمایہ ملت کا نگہبان	ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	چہارم	۳۱۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۷	وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	چہارم	۳۷۹
۱۸	مکتوباتِ معصومیہ، شاہ اورنگزیب عالمگیر کے نام — اور مکتوباتِ سیفیہ شاہ اورنگزیب عالمگیر، شہزادہ محمد معظم اور شہزادی روشن آراء کے نام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۴۰۱
۱۹	حضرت مجدد اور علماء عصر	ڈاکٹر سراج احمد خاں	چہارم	۵۰۹
۲۰	حضرت مجدد کے معاصر علماء و مشائخ سے اختلافات کا تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر محمد انصار خاں نقشبندی	چہارم	۵۵۰
۲۱	شاہانِ کابل و افغانستان سرہند شریف میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین شاہ	ششم	۲۲۱
۲۲	حضرت مجدد کا کارنامہ	صاحبزادہ محمد عبدالسلام	ہشتم	۴۴۹
۲۳	(علماء سوء کے کردار و عمل کے حوالے سے) شیخ احمد سرہندی اور اہل حکومت میں شریعت کی ترویج	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۹۷
۲۴	شیخ احمد سرہندی، اصلاحی و تجدیدی خدمات کی روشنی میں	محمد شمیم اختر قاسمی	نہم	۱۲۹
۲۵	مجدد الف ثانی کی عربی نگارشات اور کار تجدید میں ان کی اہمیت	جمشید احمد ندوی	نہم	۱۷۵
۲۶	شیخ احمد سرہندی کی تحریک احیاء دین	پروفیسر محمد اقبال مجددی	دہم	۱۱۵
۲۷	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت و عقیدت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	یازدہم	۲۰۱
۲۸	مکتوب خواجہ محمد سعید بنام والی یمن	خواجہ محمد سعید	یازدہم	۲۰۵
۲۹	امام اسماعیل توضیحات	پروفیسر سید کبیر احمد مظہر	یازدہم	۲۳۷



أَلَمْ تَسْأَلِ لِلنَّاسِ وَأَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٤٥٢﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۱۷

مکتوبات شریف

اور عربی زبان و ادب

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۷۱ — مکتوبات شریف اور عربی زبان و ادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت شیخ احمد سرہندی کی عربی زبان و ادب میں خدمات	ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی	اول	۲۵۸
۲	مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ	عبدالحق انصاری	پنجم	۱۳۵
۳	اعلیٰ عربی زبان و ادب کی مثال، مکتوبات امام ربانی	اورنگزیب اعظمی	دہم	۱۲۵



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۱۸

مکتوبات شریف

اور فارسی زبان و ادب



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب ۱۸ — مکتوبات شریف اور فارسی زبان و ادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	خاندان مجددیہ اور فارسی ادب	ڈاکٹر ادیس احمد	نہم	۲۷۵
۲	مکتوبات خواجہ ہاشم کشمی بنام حضرت مجدد الف ثانی (فارسی، قلمی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	دہم	۱۳۹

سنو کونین لای زورینہ  
بلوغ الیٰ بحالہ  
کشمیہ الیٰ بحالہ  
حسندت معضالہ  
مکتوبات  
مکتوبات شریف  
مکتوبات شریف  
مکتوبات شریف  
مکتوبات شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

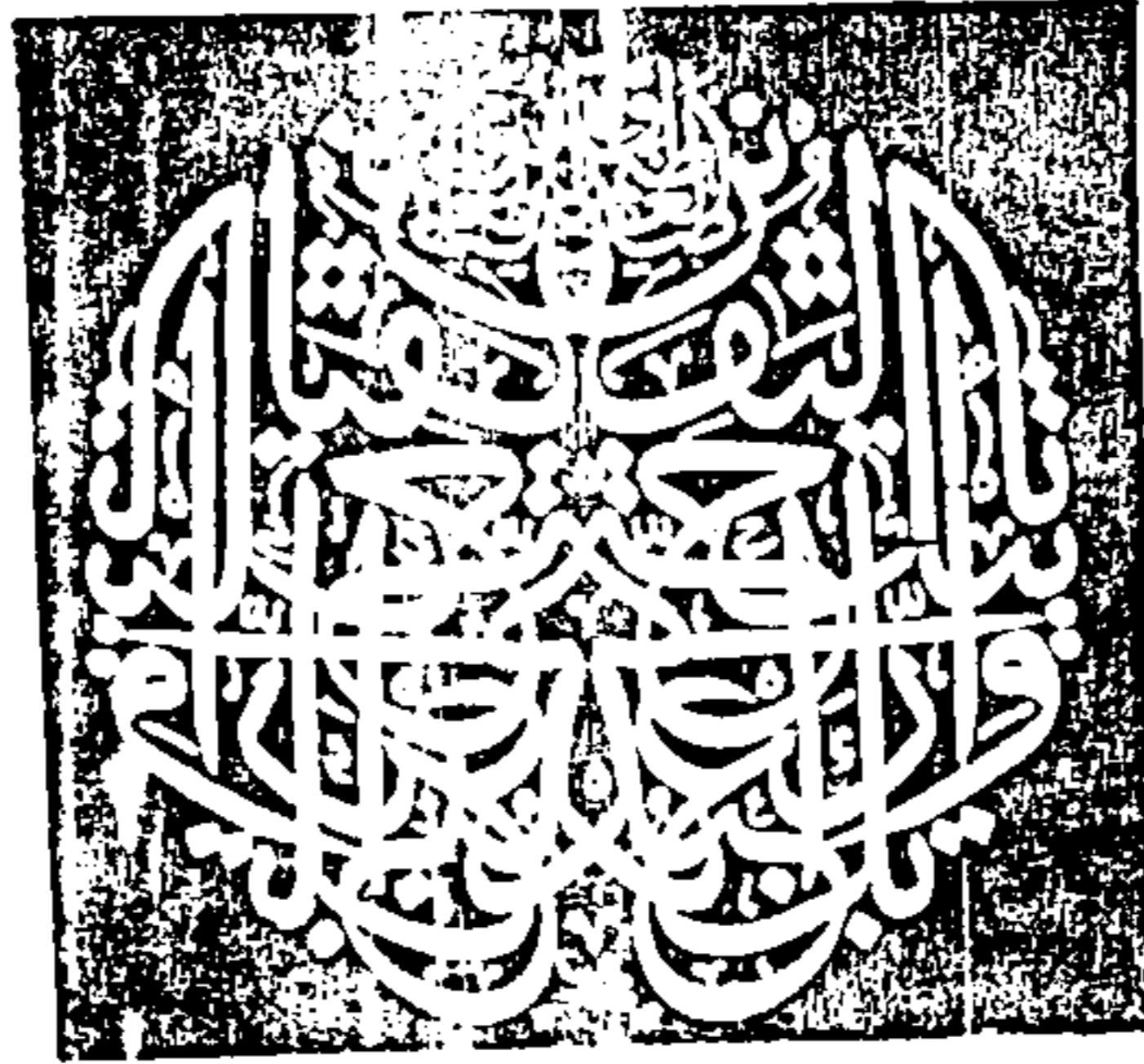
باب.....۱۹

تَفْہِیْمِ مَکْتُوْبَاتِ شَرِیْفِ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۹ — تفہیم مکتوبات شریف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مکتوبات امام ربانی — ایک تحقیقی جائزہ	حکیم محمد موسیٰ امرتسری	پنجم	۱۰۳
۲	مکتوبات کی فہم و تفہیم میں حضرات مجددیہ کی کوششیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۱۳۱



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۲۰

# حضرت مجدد الف ثانی اور متفرقات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۰ — حضرت مجدد الف ثانی متفرقات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	علم اور علماء حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	سوم	۲۶۳
۲	تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۶۳
۳	تکملاً: تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی جائزہ	میاں محمد عالم مختار حق	پنجم	۹۸
۴	مکتوبات امام ربانی حضرت ضیاء المشائخ کی نظر میں	ضیاء المشائخ محمد ابراہیم مجددی	پنجم	۱۷۷
۵	”زبدۃ المقامات“ اور	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۲۰۷
۶	”حضرات القدس“ کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر امین وثیرہ	پنجم	۲۲۹
۷	سلسلہ مجددیہ کا ایک ترک مصنف	ڈاکٹر جمال محمد صدیقی	پنجم	۲۳۹
۸	حضرت مجدد الف ثانی اور مارکسی مورخین	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۲۶۷
۹	حضرت مجددی کے اقوال پر مبنی دو تصانیف: ”تعلیمات مجددیہ“ اور ”ارشادات مجددیہ“	وقار انبالوی	پنجم	۲۹۱
۱۰	حضرت مجدد مغرب میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۲۹۹
۱۱	حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	پنجم	۳۲۳
۱۲	حضرت امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	پنجم	۳۷۰
۱۳	امام ربانی اور امام اہل سنت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	پنجم	۳۸۷

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۹۴
۱۵	تصانیف اقبال میں ذکر مجدد	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۹۱
۱۶	فلسفہ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۱۷	دور حاضر میں درپیش چیلنجز اور ان کا مقابلہ (حضرت مجدد کی دعوت حق اور طرز تبلیغ و ارشاد کی روشنی میں)	پروفیسر محمد عامر بیگ	ہشتم	۴۳۱
۱۸	حضرت مجدد پر اعتراضات اور جوابات	ابوالرضا مفتی محمد نیر مجددی	ہشتم	۲۲۱
۱۹	عہد حاضر اور حضرت مجدد الف ثانی (کام کی رفتار کا سرسری جائزہ)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۴۲۱
۲۰	حضرت مجدد اور ذرائع ابلاغ	صوفی غلام سرور نقشبندی	ہشتم	۴۴۳
۲۱	حضرت مجدد کا حسن ادب	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ہشتم	۴۷۱
۲۲	سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات کی اشاعت میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی خدمات	ڈاکٹر مسرور احمد زئی	دہم	۵۱۵
۲۳	علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۱۵۱
۲۴	جام جم (جہان تبریک و تشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷۷
۲۵	فہارس جہان امام ربانی (اقلیم اول تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مَجْلَدِ اَقْبَالَہِ  
مَجْلَدِ اَقْبَالَہِ  
مَجْلَدِ اَقْبَالَہِ



الكتاب من الأبيات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۲۱

# مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

(جلد ۴ تا ۱۱)



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۱ — مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

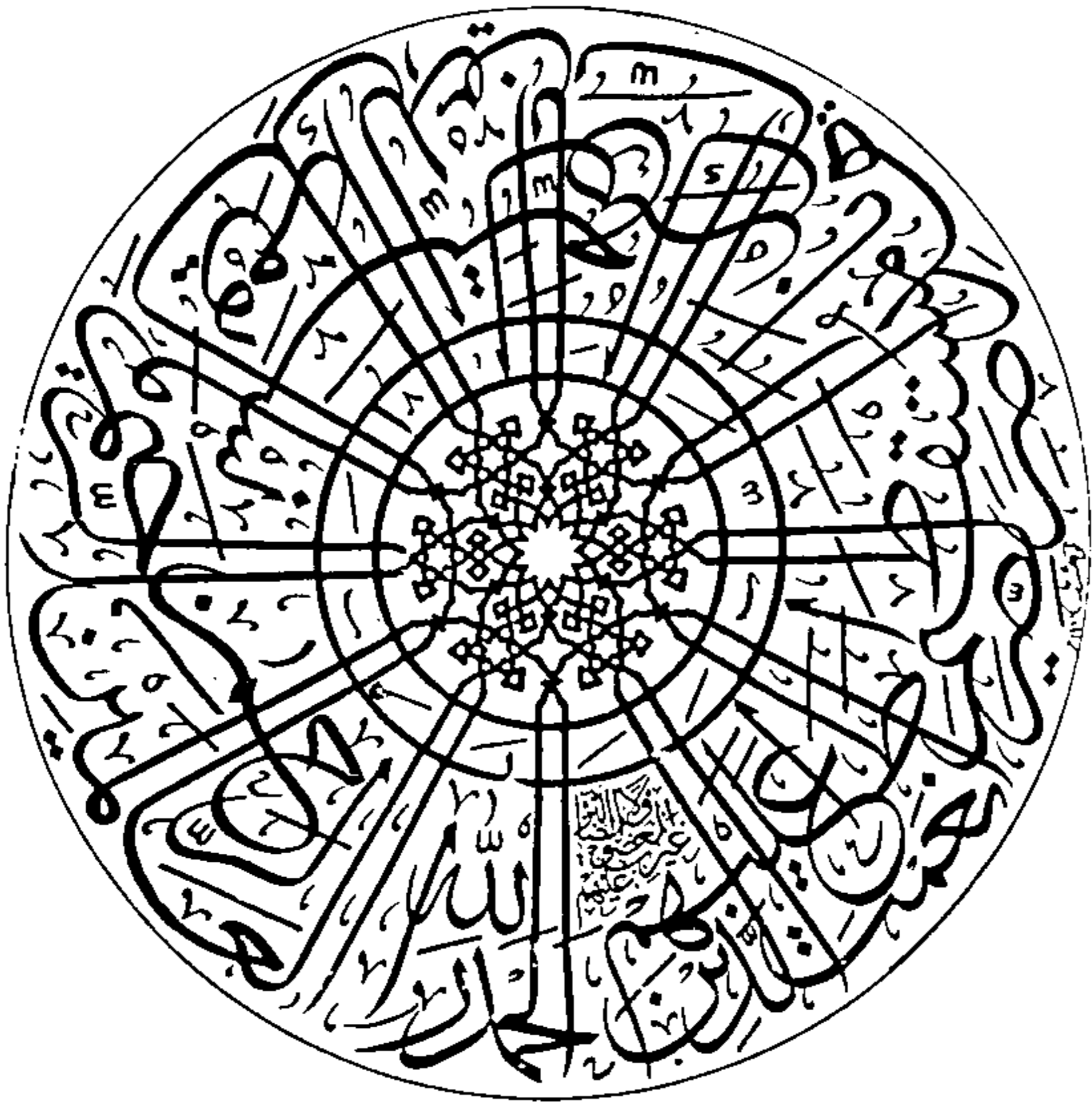
شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ مجددیہ کے نامور شیخ			
۲	مرزا مظہر جان جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	چہارم	۵۷۱
۳	حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی	علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہ جہانپوری	چہارم	۵۸۸
۴	ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی	شاہ رؤف احمد مجددی	چہارم	۶۰۵
۵	مولانا شیخ خالد نقشبندی	ڈاکٹر مہیندخت معتمدی		
۶	قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی	مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	چہارم	۶۱۶
۷	(مکتوبات شریف کا ایک مترجم)	محمد عالم مختار حق	پنجم	۱۹۵
۸	دنیا کے عرب کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	عبدالحق انصاری	ششم	۷۱
۹	تیرہویں صدی کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	عبدالحق انصاری	ششم	۱۰۵
۱۰	ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حضرات نقشبندیہ	انا بلے بوشر		
۱۱	حافظ عمر ضیاء الدین داغستانی	مترجم: ڈاکٹر ثروت ندیم مسعودی	ششم	۱۲۲
۱۲	شیخ محمد معصوم ضیاء نقشبندی	زیب النساء مسعودی		
۱۳	ترکی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۳۷
۱۴	کردستان میں سلسلہ خالدیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ششم	۱۴۴
۱۵	افغانستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ	مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۵۰
		فرہاد شکیلی		
		مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	ششم	۱۵۵
		جناب بوٹاس		
		مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	ششم	۱۷۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	افغانستان کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۱۸۸
۱۵	دہلی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	ششم	۲۲۳
۱۶	مولانا غلام نقشبند گھوسوی (اعظم گڑھ)	فروغ احمد مصباحی	ششم	۲۸۷
۱۷	مولانا شاہ آل محی الدین ہادی نقشبندی	اشرف خان، ایم۔ اے	ششم	۲۸۹
۱۸	سندھ کے اولیائے نقشبند	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	ششم	۲۹۵
۱۹	سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	تذکرہ: ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	ششم	۳۲۹
۲۰	ضمیمہ: سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	مرتب: صاحبزادہ محمد مسرور احمد	ششم	۵۶۲
۲۱	بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	ششم	۵۹۱
۲۲	ضمیمہ: بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۶۵۳
۲۳	پنجاب کی نقشبندی خانقاہوں پر ایک طائرانہ نظر	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ششم	۶۴۲
۲۴	تکملہ: پنجاب کی نقشبندی خانقاہیں	محمد صادق قصوری	ششم	۶۵۹
۲۵	مولانا محمد حسین پسروری نقشبندی	محمد یونس	ششم	۶۸۱
۲۶	کشمیر کے چند مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۶۸۳
۲۷	سرحد کے بعض صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۷۰۷
۲۸	خانقاہ نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۷۹۳
۲۹	حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	مولانا محمد رفیق مجاہد نقشبندی	ششم	۸۰۳
۳۰	حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ	مرزا غلام جیلانی پشاوری	ہشتم	۳۶۱
۳۱	حضرت مجدد کے سلسلہ ہائے طریقت	سید محمد عبداللہ قادری	ہشتم	۳۶۳
۳۲	حضرت مجدد کے اربعہ سلاسل طریقت	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہشتم	۳۷۳
۳۳	مشائخ نقشبندیہ (ماہ و سال کے آئینے میں)	محمد یوسف مجددی	ہشتم	۳۸۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۴	خدمت خلق اور صوفیائے نقشبندیہ	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	نہم	۲۱۷
۳۵	شیخ احمد سرہندی اور شیخ عبدالحق دہلوی	خلیق احمد نظامی	نہم	۲۳۳
۳۶	شیخ عبدالحق دہلوی کے ایک معاصر مجدد الف ثانی	ڈاکٹر علیم اشرف خاں	نہم	۲۷۱
۳۷	قادری شہرت پانے والے مشائخ نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	دہم	۲۱۷
۳۸	شاہ امان اللہ نقشبندی افغانی	مولانا عبدالباقی نقشبندی	دہم	۲۶۳
۳۹	خواجہ فیض محمد شاہ قندھاری	پروفیسر غلام سرور رانا	دہم	۲۶۷
۴۰	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ (سرحد)	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۲۷۹
۴۱	خواجہ غلام حسن نقشبندی (سواگ شریف)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۳۱۳
۴۲	خواجہ غلام قاسم کبویہ نقشبندی	قاری محمد شریف کبویہ	دہم	۳۱۹
۴۳	خواجہ رکن الدین صدیقی نقشبندی	کوکب زمان	دہم	۳۲۵
۴۴	شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۲۹
۴۵	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پوٹھوہار	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۳۳
۴۶	بلوچستان میں نقشبندی خانقاہیں	ڈاکٹر سلطان الطاف علی	دہم	۳۶۵
۴۷	مولانا سید حبیب اللہ نقشبندی توکلی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۸۵
۴۸	مولانا سید محمد یوسف نقشبندی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۹۳
۴۹	پروفیسر علامہ محمد نور بخش توکلی	صوفی عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۳۷۷
۵۰	حافظ محمد رانجھا نقشبندی مجددی	شاہد احمد خان مسعودی	دہم	۳۹۹
۵۱	چند ممتاز مشائخ نقشبندیہ			
	(خواجہ محمد نامدار، صوفی محمد علی، خواجہ سید امین)	ابوالبلیان علامہ محمد سعید احمد مجددی	دہم	۴۱۱
۵۲	خواجہ محمد سعید نقشبندی (پیر مٹھا)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۳۳
۵۳	مولانا غلام محی الدین قصوری	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	دہم	۴۴۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۵۴	خواجہ محمد فضل علی مجددی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۵۹
۵۵	خواجہ محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۷۵
۵۶	علامہ سید حبیب احمد حبیب نقشبندی	پروفیسر شاہ انجم بخاری	دہم	۴۸۷
۵۷	حضرت کرماں والے	ملک بشیر احمد	دہم	۴۹۱
۵۸	پروفیسر محمد حسین آسی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	دہم	۴۹۵
۵۹	شیخ محمد ناظم عادل قبرطی	مرتبین "جہان امام ربانی"	یازدہم	۲۱۹
۶۰	مولانا نور الدین نورانی نقشبندی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۲۲۷





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب ۲۲

نگارخانه

(تعارف مقالہ نگاران)

(جلد ۱۳ تا ۱۴)

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۲ — نگار خانہ (تعارف مقالہ نگاران)

صفحہ	جلد	ماخذ/مصنف	نام شخصیت	شمار
۴۵۷	اول	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	۱
۴۵۸	اول	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	۲
۴۵۹	اول	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	جمیل اطہر سرہندی	۳
۴۶۰	اول	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ڈاکٹر سراج احمد خاں	۴
۴۶۰	اول	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	۵
۴۶۱	اول	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	۶
۴۶۲	اول	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۷
۷۶۳	دوم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	۸
۷۶۵	دوم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	۹
۷۶۵	دوم	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	۱۰
۷۶۶	دوم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پیر عبداللطیف نقشبندی	۱۱
۷۶۷	دوم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	۱۲
۶۰۸	سوم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ڈاکٹر الف۔ د۔ نسیم	۱۳
۶۰۸	سوم	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	۱۴
۶۰۹	سوم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقیوری	۱۵
۶۰۹	سوم	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۱۶
۶۲۳	چہارم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سردار علی احمد خان قادری	۱۷
۶۲۵	چہارم	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	قاضی ظہور احمد اختر	۱۸
۶۲۵	چہارم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	مولانا کوثر نیازی	۱۹

شمار	نام شخصیت	ماخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۲۰	ڈاکٹر محمد ایوب قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۶
۲۱	پروفیسر محمد اسلم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۷
۲۲	پروفیسر محمد اقبال مجددی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	پنجم	۵۸۱
۲۳	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	۵۸۲
۲۴	صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۰
۲۵	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ششم	۸۱۱
۲۶	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۲
۲۷	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۳
۲۸	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار	ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	نہم	۵۸۸
۲۹	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۹۰۶

النَّيَّاسِيَّةُ مَعَ كَلِمَاتٍ مِنَ الْعَالَمِ

تلم الریاضی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
 وَجَعَلَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ  
 فِی السَّمٰوٰتِ الْعِلْمَ  
 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
 وَجَعَلَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ  
 فِی السَّمٰوٰتِ الْعِلْمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۲۳

جامِ حَم

(جہانِ تبریک و تشکر)

(جلد ۱۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب ۲۳ — جامِ جم (جہانِ امام ربانی کے مبصرین)

### ① — علماء و مشایخ کرام

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی	(اگہار، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲	علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی	(بہاول پور، پاکستان)
۳	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	(لاہور، پاکستان)
۴	علامہ جمیل احمد نعیمی	(کراچی، پاکستان)
۵	حضرت ابو حفص عمر مجددی	(کوئٹہ پاکستان)
۶	خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی	(پشاور، سرحد، پاکستان)
۷	حکیم سید اکرام حسین چشتی سیکری	(میرپور خاص، سندھ، پاکستان)
۸	علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	(دہلی، بھارت)
۹	علامہ ڈاکٹر مفتی ابوالخیر محمد زبیر	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۱۰	علامہ عبدالمبین نعمانی	(مبارکپور، اعظم گڑھ، بھارت)
۱۱	علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	(جہلم، پاکستان)
۱۲	علامہ محمد منشا تابش قصوری	(لاہور، پاکستان)
۱۳	علامہ محمد صدیق ہزاروی	(لاہور، پاکستان)
۱۴	مولانا قاری محمد میاں نقشبندی	(ملتان، پاکستان)
۱۵	مولانا محمد قمر الدین نقشبندی	(سنام گنج، بنگلہ دیش)
۱۶	مولوی ابوالحسن سلطان احمد مسعود چشتی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۱۷	علامہ ڈاکٹر کوب نورانی اوکاڑوی	(کراچی، پاکستان)
۱۸	علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	(لاہور، پاکستان)

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱۹	ابوقاسم سید جلال الدین پاشا قادری	(جدہ، سعودی عرب)
۲۰	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	(لاہور، پاکستان)
۲۱	پیر طریقت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی	(اندور، بھارت)
۲۲	علامہ مفتی محمد احمد نعیمی	(ملیر، کراچی، پاکستان)
۲۳	صاحبزادہ سید محمد طاہر مظہری	(اسلام آباد، پاکستان)
۲۴	میاں فضل احمد حبیبی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲۵	علامہ محمد احمد اسد رضا	(بیلہ، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲۶	علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی	(کراچی، پاکستان)
۲۷	مولانا جمیل احمد قادری	(لورالائی، بلوچستان، پاکستان)
۲۸	مولوی محبت اللہ ترائی	(کوہاٹ، سرحد، پاکستان)
۲۹	مولوی جمیل احمد لوری نوحی	(دہلی، بھارت)
۳۰	مولانا محمد اقبال سعیدی	(سیالکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۱	مفتی محمد نصیر الدین نصیر	(شورکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۲	مولانا احمد قادری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۳۳	مفتی محمد خالد مجددی	(گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان)
۳۴	علامہ حافظ اللہ دین نقشبندی	(پاکپتن، پنجاب، پاکستان)
۳۵	مولانا حافظ نخی محمد مہربان سکندری	(ساکنگھڑ، سندھ، پاکستان)
۳۶	مولانا معاذ احمد صدیقی	(کراچی، پاکستان)
۳۷	مولانا محمد نجم الحسن نقشبندی مجددی	(ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد، پاکستان)
۳۸	مولانا مجاہد عبدالرسول خان	(لاہور، پاکستان)

## ② — دانشوران

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	سردار علی احمد خان	(لاہور، پاکستان)
۲	سید انور علی ایڈووکیٹ	(کراچی، پاکستان)
۳	پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی	(لاہور، پاکستان)
۴	محمد عالم مختار حق	(لاہور، پاکستان)
۵	شاہ انجم بخاری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۶	پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی	(کوئٹہ، پاکستان)
۷	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	(کراچی، پاکستان)
۸	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	(شکرگڑھ، پنجاب، پاکستان)
۹	پروفیسر عبدالقدوس جان سرہندی	(میرپور خاص، سندھ، پاکستان)
۱۰	پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	(لاہور، پاکستان)
۱۱	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	(لاہور، پاکستان)
۱۲	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	(شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان)

## ③ — خواص اہل سنت

۱	محمد فیاض صدیقی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	(لیہ، پنجاب، پاکستان)
۳	محمد یونس نوشاہی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۴	محمد وسیم قادری	(لاہور، پاکستان)
۵	نوخیز انور صدیقی	(اسلام آباد، پاکستان)
۶	محمد زبیر اختر قادری	(کراچی، پاکستان)
۷	ڈاکٹر شیر محمد مسعودی	(لاہور، پاکستان)

شمار	نام شخصیت	مسکن
۸	منیر حسین مسعودی	(برمنگھم، یو۔ کے)
۹	شاہ ذوالفقار علی مسعودی	(ٹورنٹو، کینیڈا)
۱۰	فواد عرفان شیخ	(ابوظہبی)
۱۱	شہزاد احمد اعوان قادری	(بھکر، پنجاب، پاکستان)
۱۲	خلیل احمد رانا	(جہانیاں منڈی، پنجاب، پاکستان)
۱۳	ملک محبوب الرسول قادری	(لاہور، پاکستان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۲۴

رَوَدَادِ مَحَافِلِ تَشْکُرٍ

(جلد ۱۱)



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۴ — رونا اور محافلِ تشکر

① — محفل تشکر بسلسلہ اجراءِ جہانِ امام ربانی، کراچی  
( یکم ربیع الاول ۱۴۲۶ھ / ۱۰ اپریل ۲۰۰۵ء )

یازدہم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	● — ابتدائیہ
یازدہم	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	● — خطبہء صدارت
یازدہم	مولانا جاوید اقبال مظہری	● — خطبہء استقبالیہ
یازدہم	مولانا جاوید اقبال مظہری	● — تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن
یازدہم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	● — رونا

② — قومی جہانِ امام ربانی کانفرنس، لاہور

( ۱۳ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ / ۲۳ اپریل ۲۰۰۵ء )

یازدہم	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	● — خطبہء صدارت
یازدہم	جمیل اطہر سرہندی	● — خطبہء استقبالیہ
یازدہم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	● — رونا
یازدہم	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	● — اظہار خیال

③ — حضرت مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی

( ۳۱ مارچ ۲۰۰۶ء )

یازدہم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	● — رونا
--------	-----------------------------	----------

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

بَاب.....۲۵

مَخْطُوٰطَات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۵ ————— مخطوطات

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	عکس مخطوط: شرح التعریف لمذہب التصوف		ہفتم	۴۸۳
۲	رسالہ در وحدۃ الوجود	خواجہ محمد فرخ شاہ مجددی	ہشتم	۴۹۵
۳	خزائن نبوت	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۴۹۸
۴	رسالہ اسرار الفقراء	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۵۰۱
۵	رسالہ مقاصد السالکین (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی (م ۵۷۵ھ)	دہم	۵۵۷، ۸
۶	رسالہ جامع الکلم (صفحہ اول)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی	دہم	۵۵۹
۷	رسالہ خواجہ عزیزاں	خواجہ علی راہتینی (م ۷۱۵ھ)	دہم	۵۶۰
۸	رسالہ قدسیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا (م ۸۰۲ھ)		۵۶۲
		(خلیفہ خواجہ علاء الدین عطار)	دہم	۵۶۳
۹	رسالہ محبوبیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا	دہم	۵۶۳، ۵
۱۰	رسالہ خواجہ عبید اللہ احرار (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبید اللہ احرار (م ۸۹۵ھ)	دہم	۵۶۶، ۷
۱۱	جمال السلوک (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی		
		مخزونہ کتب خانہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۲، ۳
۱۲	لوامع الاسرار شرح عطویات الاسرار (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی	دہم	۵۸۳
۱۳	مخطوطہ مکتوبات امام ربانی	مخزونہ سید محمد عاشق حسین شاہ نقشبندی	دہم	۵۸۶
۱۴	نمونہ تحریر حضرت مجدد الف ثانی		دہم	۵۸۷
۱۵	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر اول: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۸۸، ۹

شمار	نام کتاب	مصنف / حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر دوم: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۰، ۱
۱۷	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر سوم: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۷ تا ۵۹۳
۱۸	فہرست مخطوطات و رسائل سبع	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۰ تا ۵۹۸
۱۹	مخطوطہ مبداء معاد (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۱
۲۰	مخطوطہ معارف لدنیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۲
۲۱	مخطوطہ مکاشفات غیبیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۳
۲۲	مخطوطہ تحقیق در کلمہ طیبہ (رسالہ تہلیلہ) (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۴
۲۳	مخطوطہ شرح بعض رباعیات (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۵
۲۴	مخطوطہ رسالہ ردّ روافض (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶
۲۵	مخطوطہ تحقیق النبوت (اثبات النبوة) (صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶، ۷
۲۶	مخطوطہ زبدۃ المقامات (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۱ تا ۶۷
۲۷	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۷ تا ۶۸
۲۸	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط احمد علی نقشبندی (صفحہ اول، دوم، صفحہ ۴۷۸، ۴۷۹)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۶۳ تا ۶۶۷

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (صفحہ اول و آخر)	مخزونه کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۷۶
			تا	۶۷۹
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (تصحیح کردہ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی)	مخزونه کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۸۰
			تا	۶۸۷
۳۰	سرورق مکتوبات معصومیہ جلد دوم (صفحہ اول و آخر) قلمی، مکتوبہ ۱۱۱۰ھ	مخزونه کتب خانہ پروفیسر پیرسیدنا احمد جان سرہندی، میرپور خاص (سندھ)	دہم	۷۷۳
				۷۷۴
۳۱	الفوائد الجلیدہ فی مسلسلات ابن عقیلہ	شیخ مصطفیٰ بیگ بن علی، مکتوبہ ۱۱۲۳ھ / تحقیق ڈاکٹر محمد رضا القہوجی		
		مطبوعہ بیروت	دہم	۷۹۸
۳۲	سرورق سوانح مولانا خالد النقشبندی	تہران	دہم	۸۰۰
۳۳	سرورق مولانا الشیخ خالد النقشبندی محمد شریف الصواف	بیت الحکمہ، دمشق ۲۰۰۰ء	دہم	
۳۴	نمونہ تحریر مولانا خالد النقشبندی		دہم	۸۰۱
۳۵	مخطوطہ مجموعہ رسائل شیخ عبدالاحد: ● رسالہ فیض العام ● رسالہ الجنات الثمانیہ ● رسالہ بدائع شرایع ● رسالہ من الآثار فی قراۃ النبی المختار			

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۳۶	<ul style="list-style-type: none"> <li>● — رسالہ برہان الجلی فی فضل الذکر الخفی</li> <li>● — رسالہ اسرار الجمعہ</li> <li>● — رسالہ نفی الاشارہ فی الصلوٰۃ</li> </ul> <p>مخطوطہ رسالہ وثیقہ الابرار (صفحہ اول و دوم و آخر)</p>	<p>مصنفہ: فقیر اللہ بن عبدالرحمن الحنفی القرشی الہاشمی مؤلفہ: ۱۱۶۵ھ، مکتوبہ فرید الدین محمد منگریو شکار پور، سندھ عطیہ: پروفیسر ثار احمد جان سرہندی میرپور خاص، سندھ</p>	یازدہم	۲۷۴
			یازدہم	۲۷۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَقَدْ بَدَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ  
فَلْيَاذْكُرْ اِنَّهٗ كَانَ كَفِیْرًا  
سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَہٗ السَّیْرٰتِ  
وَمَا یَسْبِقُہٗ اِلَّا رِیْحٌ مُّجِیْبٌ  
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ  
بِحَبْلِیْ اَبْرٰہِیْمَ الَّذِیْ  
اَسْرَسْتَهُ اِنَّہٗ کَانَ مِنْ  
اَشَدِّ الْاَلْبَابِ

جمع لفظ لفظ عمود لفظ جمع  
 الی فشرع مع کس صدرک و وضعنا اجتناب و ذرک لفظی  
 التفصیح ظاہرک و وضعنا کس و ذرک فاف سے الی مسرے لفظی  
 ان مع الی مسرے لفظی فاف لفظی فاف لفظی

ربیع الفاروقین

خط دیوان

کتبہ گوہر قلم ہادی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۲۶

# مرقعاتِ علمی

(علمی نوادر)

(جلد ۱ تا ۱۲)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب ۲۶ — مرقاتِ علمی (علمی نوادر)

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	الاجلیۃ الربانیہ اور الاشارات السنیہ (ایک تعارف)	ڈاکٹر محمد ممتاز احمد سدیدی	پہلے	۳۳۱
۲	المکتوبات المحمدیہ		ہفتم	۲۸۷
۳	درستہ تحلیلیہ و نقدیہ لمکتوبات		ہفتم	۲۹۰، ۲۹۶
۴	مکتوبات امام ربانی دفتر		ہفتم	۲۸۹، ۲۸۸
۵	Analytical Indexes		ہفتم	۲۹۱
۶	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۲
۷	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۵
۸	مولانا الشیخ خالد النقشبندی (حیاء، منہج، آثارہ)	محمد شریف الصواف	ہشتم	۵۰۷
۹	تہذیب المواہب السرمدیہ		ہفتم	۲۹۲
۱۰	لوائح خانقاہ مظہریہ (مکتوبات مدرسہ دیر)	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	نہم	۱۸
۱۱	مقاصد السالکین	خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی	نہم	۲۶
۱۲	جامع الاصول	ضیاء الدین احمد بن مصطفیٰ	نہم	۲۸
۱۳	شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی	نہم	۵۸
۱۴	الجنات الثمانیہ (سوانح مجدد پر ایک نادر عربی مخطوطہ)			
	(تعارف)	پروفیسر عبدالباری، علی گڑھ	نہم	۵۹
۱۵	مجدد الف ثانی، کردار و افکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۷۲
۱۶	رسائل مجدد الف ثانی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۸۰
۱۷	ملفوظات نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	نہم	۹۶
۱۸	مکتوبات شیخ عبدالحق بنام حضرت مجدد الف ثانی		نہم	۲۳۶

## مرقع علمی: اکابر مجددیہ

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	سرورق کلیات باقی باللہ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی	دہم	۵۷۱
۲۰	سرورق: احوال و سخنان خواجہ عبید اللہ احرار میر عبدالاول نیشاپوری	تصحیح و تعلیقات: عارف نوشاہی	دہم	۵۷۲
۲۱	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات و حواشی حضرت مجدد الف ثانی	کراچی ایڈیشن/سید زوار حسین شاہ	دہم	۵۷۳
۲۲	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات و حواشی حضرت مجدد الف ثانی	لاہور ایڈیشن/ترتیب جدید	دہم	۵۷۴
۲۳	سرورق: کشف الغین شرح الرباعیین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	دہم	۵۷۵
۲۴	ستہ ضروریہ	(پچھ رسالہ کا مجموعہ)	دہم	۵۷۶

## مرقع علمی: امام ربانی کی تصانیف

۲۵	اشعار جالی شریف	مکتوبہ حضرت مجدد الف ثانی مخزومہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۱
۲۶	مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، خواجہ محمد سعید، خواجہ سیف الدین		دہم	۵۸۵
۲۷	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد دوم: نور الخلاق)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۱۰، ۶۰۹
۲۸	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: در المعرفہ)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۱۱، ۱۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مکتوبات شریف حصہ اول (سرورق: دُرالمعرفت)	مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ۱۳۲۸ھ	دہم	۶۱۳
۳۰	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: درالمعرفت)	امرتسر ۱۹۱۰ء	دہم	۶۱۲ تا ۶۱۷
۳۱	سرورق الدرر المکنونات (ترجمہ عربی مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (صفحہ نمبر ۲، ۳، ۱۳۹، ۱۱۸۶)	ہر سہ مجلدات معربہ محمد مراد منزلی، مکہ معظمہ	دہم	۶۱۸ تا ۶۲۱
۳۲	اسرار المکنونات النفیہ (جلد سوم و صفحہ ۱۸۷، خاتمۃ الطبع)		دہم	
۳۳	سرورق المکتوبات الربانیہ (ترجمہ و تخریج مکتوبات امام ربانی) (جز اول، ثانی، ثالث)	ترجمہ محمد مراد منزلی تخریج: مصطفیٰ حنین عبدالہادی مطبوعہ بیروت ۱۳۲۲ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۶۲۲ تا ۶۲۴
۳۴	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (قدم و جدید — ہر سہ مجلدات)	قاضی عالم الدین نقشبندی، لاہور	دہم	۶۲۵ تا ۶۳۰
۳۵	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (ہر سہ مجلدات)	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۶۳۱ تا ۶۳۳
۳۶	سرورق درّ لا ثانی (خلاصہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (ہر سہ مجلدات)	ملخصہ محمد ہدایت علی نقشبندی حیدرآباد، سندھ	دہم	۶۳۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۳۷	سرورق تجلیات ربانی (ترجمہ و تلخیص مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی)	نسیم احمد فریدی امر و ہوی، موسیٰ زئی	دہم	۶۳۶
۳۸	سرورق منتخبات مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی	استانبول (ترکی)	دہم	۶۳۷
۳۹	سرورق انتخاب مکتوبات شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر فضل الرحمن، کراچی	دہم	۶۳۸
۴۰	سرورق الشذرات الذهبیہ من المکتوبات المجددیہ	معر بہ شیخ محمد مراد کی، اسلام آباد موسسۃ الافکار المجددیہ العالمیہ	دہم	۶۳۹
۴۱	سرورق ارشادات، از: مکتوبات شریفہ امام ربانی	پاکستان	دہم	۶۴۰
۴۲	سرورق فہارس تحلیلی ہشتگانہ مکتوبات احمد سرہندی	ڈاکٹر آرتھر بیولر، لاہور	دہم	۶۴۱
۴۳	سرورق و مقدمہ شرح مکتوبات قدسی آیات (حصہ اول: سرورق و مقدمہ، صفحہ ۱۸-۲۵)	شارح: علامہ نصر اللہ ہوتکی کراچی	دہم	۶۴۲
۴۴	سرورق معارف مکتوبات امام ربانی	محمد نعیم اللہ خاں خیالی شاہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی	دہم	۶۴۳
۴۵	سرورق البینات شرح مکتوبات (جلد اول)	ابوالبلیان محمد سعید احمد مجددی گوجرانوالہ	دہم	۶۴۴، ۵
۴۶	سرورق مکتوبات امام ربانی (ترجمہ و شرح انگریزی - جلد اول)	شیخ محمد وجیہ الدین نقشبندی لاہور	دہم	۶۴۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۴۷	سرورق المجموعۃ السنیۃ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۶۴۷
۴۸	سرورق رسائل مجددیہ	لاہور	دہم	۶۴۸
۴۹	سرورق رسائل تہلیلیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۴۹
۵۰	سرورق معارف لدنیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰، ۱
۵۱	سرورق اثبات النبوة	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۲
۵۲	سرورق مکاشفات غیبیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۱
۵۳	سرورق مبداء و معاد	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۴، ۵، ۶
۵۴	سرورق معارف لدنیہ	مدینہ پریس، بجنور ۱۳۵ھ	دہم	

### مرقع علمی: امام ربانی پرتصانیف

۵۵	سرورق بشار الحسناات فی الصلوٰۃ والسلام علی سید الکائنات	مرتبہ: مولانا عبدالسلام صدیقی، جہلم	دہم	۶۶۲
۵۶	سرورق ہدایۃ الطالبین	محمد صالح کولابی نقشبندی	دہم	۶۸۸
۵۷	سرورق زبدۃ المقامات	نول کشورگیس پرننگ پریس، لاہور	دہم	۶۸۹
۵۸	سرورق حضرات القدس	خواجہ محمد ہاشم کشمی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۰
۵۹	سرورق وصال احمدی	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۱
۶۰	اوراق شیخ آدم بنوری / خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن	دہم	۳۶۹۲
۶۱	اوراق بدرالدین سرہندی / مجمع الاولیاء	مکتوبہ ۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۷ء	دہم	۶۹۵
۶۲	اوراق محمد امین بدخشی / مناقب الحضرات	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن	دہم	۳۶۹۶
		مکتوبہ ۱۰۴۳ھ / ۱۶۳۳ء		۶۹۸
		مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن	دہم	۳۶۹۹
		مکتوبہ ۱۱۴۰ھ / ۱۷۳۱ء		۷۰۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۶۳	سرورق مناقب الحضرات	شیخ محمد امین بدخشی	دہم	۷۰۳
۶۴	سرورق عمدۃ المقامات	شاہ محمد فضل اللہ، لاہور	دہم	۷۰۴
۶۵	سرورق سوانح عمری امام ربانی	مولانا شیخ قادر بخش، مطبع منشی فخر الدین، لاہور ۱۳۱۴ھ	دہم	۷۰۵
۶۶	سرورق احوال حضرت مجدد الف ثانی	نظام الدین مجددی توکلی، لاہور	دہم	۷۰۶
۶۷	سرورق حضرت مجدد الف ثانی	آبادشاہ پوری، مکتبہ چراغ اسلام، لاہور	دہم	۷۰۷
۶۸	سرورق مجموعہ حالات و مقامات	مولانا محمد عبدالاحد، مطبوعہ دہلی	دہم	۷۰۸
۶۹	امام ربانی مجدد الف ثانی	منشی محمد اعزاز الدین احمد، مکتبہ امجد علی، مراد آباد	دہم	۷۰۹
۷۰	سرورق ہدیہ احمدیہ	ابوالخیر مکی، کانپور ۱۳۱۳ھ	دہم	۷۱۰
۷۱	سرورق روضۃ القیومیہ	کمال الدین محمد احسان، سول اسٹیم پریس، لاہور	دہم	۷۱۱
۷۲	سرورق سوانح مجدد الف ثانی	محمد احسان عباس، ہمدرد کامریڈ پریس، دہلی	دہم	۷۱۳
۷۳	سرورق آفتاب شرف	شاہ محمد ابوالشرف مجددی مطبوعہ کلکتہ ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء	دہم	۷۱۴
۷۴	سرورق کنز الہدایات	مفتی محمد باقر بن شرف الدین، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء	دہم	۷۱۵
۷۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — ایک تحقیقی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کراچی ۱۹۶۵ء	دہم	۷۱۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۷۶	حضرت مجدد کا تصور توحید (انگریزی) (مقالہ ڈاکٹریٹ)	ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، بھارت	دہم	۷۱۷
۷۷	سرورق تذکرہ مجدد الف ثانی	محمد منظور نعمانی، کراچی	دہم	۷۱۸
۷۸	سرورق مکتوبات امام ربانی کی دینی و معاشرتی اہمیت	ڈاکٹر سراج احمد، کراچی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۱۹
۷۹	سرورق مکتوبات مجدد الف ثانی— تخریج احادیث (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۰
۸۰	سرورق مکتوبات امام ربانی کی تاریخی تعیین (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر محمد انصار خاں (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۱
۸۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی تفسیری اور فقہی خدمات	ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۲
۸۲	سرورق ڈاکٹر محمد اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی—افکار و نظریات	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (غیر مطبوعہ)	دہم	۷۲۳ تا ۷۲۷
۸۳	سرورق حیات مجدد	پروفیسر محمد فرمان، لاہور	دہم	۷۲۸
۸۴	سرورق سیرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۲۹
۸۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی— حیات، افکار و خدمات	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۰
۸۶	سرورق مجدد ہزارہ دوم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۱
۸۷	سرورق مقدمہ تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، لاہور	دہم	۷۳۲
۸۸	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۳

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۸۹	سرورق صراط مستقیم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۴
۹۰	سرورق حضرت مجدد فقہ کے اُفق پر	محمد معصوم، کوٹلی آزاد کشمیر	دہم	۷۳۵
۹۱	سرورق جواہر مجددیہ	خواجہ احمد حسین خاں، کراچی	دہم	۷۳۶
۹۲	سرورق تجلیات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	دہم	۷۳۷
۹۳	سرورق عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	دہم	۷۳۸
۹۴	سرورق حضور امام ربانی کا لقب مجدد الف ثانی	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۳۹
۹۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی شانِ قیومیت	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۴۰
۹۶	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت و قیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی، شکر گڑھ	دہم	۷۴۱
۹۷	سرورق سلوک مجددیہ	سید عبداللہ محدث دکن، لاہور	دہم	۷۴۲
۹۸	سرورق حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، استانبول (ترکی)	دہم	۷۴۳
۹۹	سرورق حضرت امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	دہم	۷۴۴
۱۰۰	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، لاہور	دہم	۷۴۵
۱۰۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی	دہم	۷۴۶



شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۰۲	سرورق امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی		۷۴۷
۱۰۳	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	ابوالبرکات سید احمد قادری، کراچی	دہم	۷۴۸
۱۰۴	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	صاحبزادہ جمیل احمد شرقی پوری، شرقی پور	دہم	۷۴۹
۱۰۵	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی (انتخاب مکتوبات امام ربانی)	محمود اشرف عثمانی، لاہور	دہم	۷۵۰
۱۰۶	سرورق فرمودات حضرت مجدد الف ثانی	لاہور	دہم	۷۵۱
۱۰۷	سرورق مسلک امام ربانی	مولانا محمد سعید احمد نقشبندی	دہم	۷۵۲
۱۰۸	سرورق تائید اہل سنت	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	دہم	۷۵۳
۱۰۹	سرورق امام ربانی اور اتباع رسول گرامی	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر حیدرآباد سندھ	دہم	۷۵۴
۱۱۰	سرورق لمعات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور	دہم	۷۵۵
۱۱۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی دینی و ملی خدمات	صوفی غلام سرور نقشبندی، لاہور	دہم	۷۵۶
۱۱۲	سرورق حیات و تعلیمات مجدد الف ثانی	سرفراز احمد بھٹی، لاہور	دہم	۷۵۷
۱۱۳	سرورق یادگار مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی	دہم	۷۵۸
۱۱۴	سرورق تاجدار سرہند	معراج الدین مسعودی، کراچی	دہم	۷۵۹
۱۱۵	سرورق مجدد الف ثانی، کردار و افکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی دہم جمیل اطہر سرہندی، لاہور دہم	دہم	۷۶۰
۱۱۶	سرورق شیخ سرہند	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۱
۱۱۷	سرورق آفتاب ولایت	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۱
۱۱۸	وصال حضرت مجدد الف ثانی	ڈاکٹر عدنان خورشید، کراچی	دہم	۷۶۲
۱۱۹	سرورق جہاں نما			

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۰	سرورق امام ربانی	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۳
۱۲۱	سرورق امام ربانی کی تحریک			
	اصلاح تصوف	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۳
۱۲۲	سرورق ایک انمول ہیرا،			
	سیرت حضرت عالی امام ربانی	صوفی نثار الحق سیفی نقشبندی		
	مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی	مجددی، کراچی ۲۰۰۲ء	دہم	۷۶۵
۱۲۳	جواہر علویہ	محمد اشرف احمد نقشبندی مجددی	دہم	۷۶۶
		نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور		
۱۲۴	سرورق انساب الانجاب	محمد حسن جان مجددی، لاہور	دہم	۷۶۷
۱۲۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۶۸
۱۲۶	افکار حضرت مجدد الف ثانی اور عصر حاضر	شیر ربانی پیبلکیشنز، لاہور	دہم	۷۶۹

### صاحبزادگان و خلفاء اور دیگر مشایخ

#### نقشبندیہ مجددیہ کی تصانیف

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۷	سرورق مکتوبات معصومیہ (ہر سہ مجلدات)	خواجہ محمد معصوم	دہم	۷۷۵ تا
		سید زوار حسین شاہ، کراچی		۷۷۷
۱۲۸	سرورق مقامات معصومی (چہار مجلدات)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۷۸ تا
				۷۸۱
۱۲۹	سرورق مقامات معصومی (انگریزی ترجمہ)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۸۲ تا
				۷۸۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۳۰	سرورق اذکار نبویہ (اردو ترجمہ)	خواجہ محمد معصوم، سیالکوٹ	دہم	۷۸۶
۱۳۱	سرورق حسنات الحرمین	پروفیسر محمد اقبال، موسیٰ زئی	دہم	۷۸۷
۱۳۲	سرورق انوار معصومیہ	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۸۸
۱۳۳	سرورق گلشن وحدت	خواجہ عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید	دہم	۷۸۹
۱۳۴	سرورق مکتوبات شریفہ	کراچی	دہم	۷۹۰
۱۳۵	سرورق جواہر معصومیہ	خواجہ احمد حسین، مشہور عالم پریس، لاہور	دہم	۷۹۱
۱۳۶	سرورق سوانح شیخ طاہر بندگی	خالد مجددی سلطانی، لاہور	دہم	۷۹۲

### سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے متعلق دیگر تصانیف

۱۳۷	سرورق مقامات مظہری	شاہ غلام علی دہلوی	دہم	۷۹۶
		ترجمہ و تعلق: پروفیسر محمد اقبال، لاہور		
۱۳۸	سرورق دارالمعارف		دہم	۷۹۷
	(ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی)	مرتبہ: شاہ رؤف احمد مجددی، لاہور		
۱۳۹	سرورق الایمان والاسلام	شیخ ضیاء الدین خالد البغدادی،	دہم	۸۰۳
	(صفحہ ۱۰، ۶۴)	استانبول (ترکی)		
۱۴۰	سرورق سل الحسام الہندی نصرۃ	علامہ ابن عابدین شامی،	دہم	۳۸۰۶
	مولانا خالد نقشبندی (صفحہ ۳۲۰، ۳۲۵)	استانبول (ترکی)		۸۱۳
۱۴۱	سرورق مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی	مطبوعہ لاہور	دہم	۸۱۴
۱۴۲	سرورق باقیات مظہری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۸۱۵
۱۴۳	سرورق الحدائق الوردیہ	(تالیف ما بعد ۱۳۰۶ھ) دمشق		
	فی حقائق اجلاء نقشبندیہ	عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی نقشبندی	دہم	۸۱۶

شمار	نام کتاب	مصنف / حوالہ	جلد	صفحہ
۱۴۴	سرورق سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر	محمد خلیل المرادی / تحقیق: اکرم حسن الحکمی، بیروت	دہم	۸۱۸
۱۴۵	التصوف الاسلامی الطریقتہ النقشبندیہ	الدکتور محمد احمد درنیقہ	دہم	۸۱۹
۱۴۶	واعلامہا الاجابة الربانیہ	نجم الدین محمد امین الکردی	دہم	۸۲۰
۱۴۷	سرورق مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	محمد حسن نقشبندی مجددی، لاہور	دہم	۸۲۲
۱۴۸	سرورق سندھ کے صوفیائے نقشبندیہ (دو مجلدات)	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، حیدرآباد سندھ (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۸۲۳
۱۴۹	تاریخ مشائخ نقشبندیہ (جماعتیہ)	محمد صادق قصوری، لاہور	دہم	۸۲۵
۱۵۰	سرورق انارة الاشارة (۱۳۱۰ھ)	مطبع محمدی، لاہور	دہم	۸۲۶
۱۵۱	سرورق مجموعہ رسالہ خواجہ علی متقی و رسالہ ابوالکارم وغیرہ	مطبع خادم الاسلام، دہلی	دہم	۸۲۶
۱۵۲	سرورق مشیدات دمشق وعناصرها الجمالیہذوات الاضرحة	ڈاکٹر قتیبہ الشہابی، دمشق ۱۹۹۰ء	دہم	۸۲۸
۱۵۳	سرورق مسئلۃ الاشارة بالسبابہ فی التشہد	فی الصلوٰۃ مؤلفہ سید احمد علی شاہ	دہم	۸۲۹
۱۵۴	سرورق کتاب البہجۃ السنیۃ فی آداب الطریقتہ العلیۃ الخالدیۃ النقشبندیہ	مؤلفہ شیخ محمد بن عبداللہ الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۰
۱۵۵	سرورق رشحات عین الحیات	شیخ علی بن حسین الواعظ الہردی / ترجمہ: شیخ محمد مراد بن عبدالقزانی، مکتبۃ الاسلامیہ دبار بکر (ترکی)	دہم	۸۳۱

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۵۶	السعادة الابدیة فیما جاء به النقشبندیہ	عبد الحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۲
۱۵۷	سرورق الحدیقۃ الندیہ فی الطریقۃ النقشبندیہ	محمد بن سلیمان البغدادی حنفی النقشبندی قاہرہ ۱۳۱۳ھ - استانبول ۱۳۱۳ھ/۱۹۹۲ء	دہم	
۱۵۸	سرورق الاشارة السنیہ لساکی الطریقۃ النقشبندیہ	ابوزہرہ اولیس بن عبد اللہ الحسینی، دار المصطفیٰ، مصر ۱۳۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۸۳۳
۱۵۹	سرورق تتمہ دیوان فارسی	مولانا خالد نقشبندی بیروت ۱۹۵۵ء	دہم	۸۳۶
۱۶۰	Sufi Heirs of the Prophet	آرتھر ایف۔ بیولر، یونیورسٹی آف ساؤتھ کیرولینا	دہم	۸۳۷
۱۶۱	Islam in Indian Sub-Continent	این میری شمل، لیڈن ۱۹۸۰ء	دہم	۸۸۳
۱۶۲	The Influence of Shaykh Ahmed Sirhindi on Dr. Muhammad Iqbal	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی، ۱۹۹۶ء	دہم	۸۳۹
۱۶۳	The Naqshbandi's	سردار علی احمد خان، لاہور	دہم	۸۴۰

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶۴	Hazrat Mujaddid & His critics	ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۸۴۱
۱۶۵	نزہۃ الخواطر و بیہجۃ المسامع والنواظر المجلد الثانی	از عبدالحی، دار ابن حزم، بیروت ۱۹۹۹ء	یازدہم	۲۶۶
۱۶۶	رجال الفکر والدعوة فی الاسلام، الامام السرهندی، از ابوالحسن علی ندوی، (الجزء الثالث ۱۹۹۸ء)	دار ابن کثیر، دمشق	یازدہم	۲۶۶
<b>مرقع جرائد نقشبندیہ</b>				
۱۶۷	ماہنامہ نور اسلام، شہر قیور شریف		دہم	۸۴۵
۱۶۸	مجلد المنظر، کراچی		دہم	۸۴۶
۱۶۹	ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ		دہم	۸۴۷
۱۷۰	مجلد المقصود، کراچی		دہم	۸۴۸
۱۷۱	ماہنامہ انوار لاٹانی، لاہور		دہم	۸۴۹
۱۷۲	ماہنامہ فیض، شیرگڑھ		دہم	۸۵۰
۱۷۳	ماہنامہ مجلہ الحقیقہ، شکرگڑھ		دہم	۸۵۱
۱۷۴	Sher-e-Rabbani Digest (Quarterly) Lahore		دہم	۸۵۲
۱۷۵	Sufi Illuminations, Boston (U.S.A)		دہم	۸۵۳
۱۷۶	مجلد رکن الاسلام، حیدرآباد سندھ		دہم	۸۵۴
۱۷۷	ماہنامہ مجلہ فیضان کرم، کراچی		دہم	۸۵۵
۱۷۸	ماہنامہ نور العرفان، لاہور		دہم	۸۵۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۷۹	ماہنامہ الخیر، پشاور		دہم	۸۵۷
۱۸۰	ماہنامہ سیدھا راستہ، لاہور		دہم	۸۵۸
۱۸۱	ماہنامہ نوائے اسلام، پاکپتن شریف		دہم	۸۵۹
۱۸۲	ماہنامہ القول السدید، لاہور		دہم	۸۶۰
۱۸۳	پندرہ روزہ آواز نقشبند، شیخوپورہ		دہم	۸۶۱
۱۸۴	البعث ڈائجسٹ، لاہور		دہم	۸۶۲



نقش قرآن، بیرونی حاشیہ بہ سائے تیسریا پیسے  
اندرونی حاشیہ عظمت قرآن پر آیت، کرنی ساوا  
چاند کے باہر ناسخہ "چاروں قسمل، گر تہلم،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

بَاب..... ٢٤

# مرقعاتِ عمومی

(مزارات و عمارات)

(جلد ١ تا ١٢)



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۷ — مرقاتِ عمومی (مزارات و عمارات)

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	اول	۶
۲	شہر سرہند	مشرقی پنجاب	اول	۱۵۰
۳	مرکزی دروازہ درگاہ شریف امام ربانی	سرہند شریف	اول	۱۹۹
۴	مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۲۲۲
۵	مزارات حضرات خواجگان نقشبند علیہم الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۲۶۸
۶	قبر انور امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	مشرقی پنجاب	اول	۳۸۶
۷	شہر سرہند	سرہند شریف	اول	۳۸۸
۸	خانقاہ عالیہ مجددیہ کے حجرے	سرہند شریف	اول	۳۸۸
۹	مزار مبارک خواجہ عبدالاحد قادری چشتی	سرہند شریف	اول	۳۵۶
۱۰	والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	(بستی پٹھاناں)	اول	۳۵۶
۱۱	مزار مبارک خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ	خرقان	اول	۳۶۷
۱۲	مقبرہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۳۶۸
۱۳	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا مرکزی دروازہ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۳۶۹
۱۴	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا اندرونی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۳۷۰
۱۵	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا عام فضائی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۳۷۱
۱۶	مزار مبارک خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	دہلی	اول	۳۷۲
۱۷	مرکزی دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۳۷۳
۱۸	خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۳۷۴
۱۹	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۳۷۵

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۸	صدر دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	دوم	۷۷۱
۱۹	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف	سرہند شریف	دوم	۷۷۲
۲۰	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	دوم	۷۷۳
۲۱	مسجد معصومیہ (تعمیر کردہ خواجہ محمد عبید اللہ فرزند سوم خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ)	سرہند شریف	دوم	۷۷۴
۲۲	امر تسر روڈ — سرہند شریف کے قریب سنگ میل		سوم	۶۱۳
۲۳	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی نو تعمیر شدہ عمارت	سرہند شریف	سوم	۶۱۵
۲۴	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف کابیرونی منظر	سرہند شریف	سوم	۶۱۷
۲۵	قومی عجائب گھر، لاہور	لاہور	سوم	۶۱۹
۲۶	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۹۹
۲۷	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۱
۲۸	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۳
۲۹	مقبرہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ	اورنگ آباد	چہارم	۳۹۸
۳۰	مرکزی دروازہ مقبرہ شریف خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۳۶۲
۳۱	قبر انور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۳۶۵
۳۲	مقبرہ شریف خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۳۶۶
۳۳	مقبرہ شریف شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۳۶۷
۳۴	مزار پرانوار خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۳۶۸

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحه
۳۵	قبر شهزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۶۹
۳۶	قبر شهزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۷۰
۳۷	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم و فرزند ان گرامی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۰
۳۸	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۱
۳۹	مزار مبارک خواجہ محمد نقشبند ثانی فرزند دوم	سرہند شریف	چہارم	۶۳۲
۴۰	مزار مبارک خواجہ محمد زبیر نبیرہ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۲
۴۱	مزار مبارک خواجہ سیف الدین نبیرہ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۳
۴۲	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ایک منظر مکتوبات شریف قلمی امام ربانی مجدد الف ثانی	سرہند شریف شیخوپورہ	چہارم پنجم	۶۳۴ ۳۰
۴۳	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	پنجم	۵۱۸
۴۴	روضہ مبارک حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ	بغداد شریف	پنجم	۵۲۰
۴۵	صدر روزاہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۵
۴۶	مسجد شریف و روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۶
۴۷	روضہ شریف خواجہ محمد صدیق نبیرہ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۷
۴۸	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مزار مبارک خواجہ محمد صادق و خواجہ محمد سعید (فرزند گرامی) ام کلثوم (صاحبزادی) حضرت مجدد الف ثانی علیہم الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۸

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۴۹	روضہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ	دمشق، شام	ششم	۲۸
۵۰	مقبرہ مرادی کا گول گنبد	دمشق	ششم	۱۰۰
۵۱	خانقاہ مرادی کا جنوبی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۱
۵۲	مقبرہ مرادی کے اندر تین مزارات	دمشق	ششم	۱۰۲
۵۳	مقبرہ مرادی کا کتبہ	دمشق	ششم	۱۰۳
۵۴	مدرسہ مرادیہ کا غربی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۴
۵۵	مکتوب شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ		ششم	۱۷۲
۵۶	مزار شاہ افغانستان (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۱۷۲
۵۷	شاہان افغانستان کے مزارات (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۲۲۰
۵۹	مزار پیر انوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۸
۶۰	مزار پیر انوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۹
۶۱	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۰
۶۲	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۱
۶۳	مزارات: مرزا مظہر جان جاناں، شاہ غلام علی، شاہ ابوسعید، شاہ ابوالخیر علیہم الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۸۲
۶۴	مزار مبارک مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۸۳
۶۵	مسجد شریف خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۵
۶۶	مسجد حضرت شاہ غلام علی عبداللہ دہلوی	دہلی	ششم	۲۸۷
۶۷	مزار شریف حضرت شاہ ابوسعید سالم مجددی	کوئٹہ	ششم	۵۹۰
۶۸	مقبوضہ کشمیر		ششم	۷۰۶
۶۹	روضہ مبارک حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	۸۰۷

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۷۰	آخری آرامگاہ حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ہشتم	۸۰۸
۷۱	مزار مبارک حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ	پانی پت	ہشتم	۵۰۶
۷۲	مزار شریف مولانا شیخ خالد النقشبندی		ہشتم	۵۰۷
۷۳	دربار عالیہ گھمکول شریف کی خوبصورت جامع مسجد		یازدہم	۲۷۸
۷۴	مزار شریف حضرت شاہ سید ابوالسعد سالم مجددی	سریاب، کوئٹہ	یازدہم	۳۶۴
<b>● مرقع مقامات مقدسہ:</b>				
۱	بیت اللہ شریف، مسجد حرام	مکہ معظمہ	نور علی نور	۴۹
۲	بیت اللہ شریف مسجد حرام کی جالیوں سے	مکہ معظمہ	نور علی نور	۵۰
۳	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۱
۴	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۲
۵	مسجد نبوی شریف کا اندرونی منظر	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۳
۶	مسجد نبوی شریف	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۴
۷	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۵
۸	شہر مدینہ منورہ کا فضائی منظر	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۶
۹	روضہ شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علی نور	۵۷
۱۰	اندرونی منظر روضہ مبارک			
	حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علی نور	۵۸
۱۱	روضہ مبارک سراقدرس حضرت سیدنا امام حسین <small>ؑ</small>		نور علی نور	۵۹
۱۲	مسجد شریف حضرت سیدنا امام حسین <small>ؑ</small>		نور علی نور	۶۰
۱۳	بیرونی منظر مزار مبارک			
	حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا		نور علی نور	۶۱
۱۴	مزار مبارک حضرت امام ابوحنیفہ <small>ؑ</small>		نور علی نور	۶۲

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۵	مسجد شریف حضرت امام ابوحنیفہ <small>رضی اللہ عنہ</small>		نور علی نور	۶۳
۱۶	جامع مسجد کوفہ		نور علی نور	۶۴
۱۷	مرقد حسین بن منصور الحلاج		نور علی نور	۶۵
۱۸	مرکزی دروازہ مرقد حسین بن منصور الحلاج		نور علی نور	۶۶
۱۸	مزار مبارک و مسجد شریف سید علی ہجویری <small>رضی اللہ عنہ</small>	لاہور	نور علی نور	۶۷
۱۹	مینارہ مزار مبارک سیدنا غوث اعظم <small>رضی اللہ عنہ</small>	بغداد	نور علی نور	۶۸
۲۰	مرکزی دروازہ دربار حضرت غوث اعظم <small>رضی اللہ عنہ</small>	بغداد	نور علی نور	۶۹
۲۱	حضرت غوث اعظم <small>رضی اللہ عنہ</small> کے مزار اقدس کی جالیوں کا دروازہ	بغداد	نور علی نور	۷۰
۲۲	اندرونی منظر مزار مبارک حضرت غوث اعظم <small>رضی اللہ عنہ</small>	بغداد	نور علی نور	۷۱
۲۳	مزار پر انوار حضرت غوث اعظم <small>رضی اللہ عنہ</small>	بغداد	نور علی نور	۷۲
۲۴	روضہ مبارک خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علی نور	۷۳
۲۵	دربار عالیہ خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علی نور	۷۴
۲۶	درگاہ شریف خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علی نور	۷۵
۲۷	مرقد انور حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ		نور علی نور	۷۶
۲۸	شکستہ دیوار ایوان کسریٰ		نور علی نور	۷۷
۲۹	مزار مبارک شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ		نور علی نور	۷۸
<b>● مرقع نقشبندی:</b>				
۱	سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مدینہ منورہ	نور علی نور	۸۱
۲	روضہ شریف حضرت سلمان فارسی <small>رضی اللہ عنہ</small> کا بیرونی منظر		نور علی نور	۸۲
۳	مزار شریف حضرت سلمان فارسی <small>رضی اللہ عنہ</small>		نور علی نور	۸۳

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۴	مرقد انور حضرت جنید بغدادی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۸۴
۵	مزار مبارک حضرت بایزید بسطامی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۸۵
۶	مزار مبارک حضرت بہاء الدین نقشبند <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۸۶
۷	مزار مبارک حضرت خواجہ عبید اللہ احرار <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۸۷
۸	مزار مبارک حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۸۸
۹	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	دہلی	نور علی نور	۸۹
۱۰	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	دہلی	نور علی نور	۹۰
۱۱	مزار مبارک خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ			
۹۱	(ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نور علی نور	۹۱
۱۲	مزار مبارک خواجہ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ			
۹۲	(ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نور علی نور	۹۲
	<b>مرقع مجددی (اول):</b>			
۱	روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	سرہند شریف	نور علی نور	۹۵
۲	مسجد شریف و روضہ شریف حضرت			
	مجدد الف ثانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	سرہند شریف	نور علی نور	۹۶
۳	مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد سعید، اور شجرہ شریف			
	مکتوبہ خواجہ سیف الدین علیہما الرحمۃ		نور علی نور	۹۷
۴	مزار پیر انور ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۹۸
۵	مرکزی مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۹۹
۶	اندرونی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نور علی نور	۱۰۰

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۷	اندرنی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نور علی نور	۱۰۱
۸	جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ		نور علی نور	۱۰۲
۹	مرکزی دروازہ جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۳
۱۰	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۴
۱۱	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۵
۱۲	محراب شریف مسجد عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۶
۱۳	اندرنی منظر مسجد شریف			
	علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۷
۱۴	نوعمر شدہ محراب شریف			
	مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۸
۱۵	گنبد شریف مزار مبارک حضرت شیخ عبدالحق			
	محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علی نور	۱۰۹
۱۶	مزار مبارک شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علی نور	۱۱۰
۱۷	مسجد خیر المنازل شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علی نور	۱۱۱
۱۸	مزار مبارک خواجہ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۱۱۲
۱۹	مزار مبارک عبد الرحیم خان خانان رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۱۱۳
۲۰	مزار مبارک عبد الرحیم خان خانان رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۱۱۴
۲۱	مزار مبارک مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری		نور علی نور	۱۱۵
۲۲	مقبوضہ کشمیر		نور علی نور	۱۱۶
۲۳	مقبوضہ کشمیر		نور علی نور	۱۱۷
۲۴	قلعہ کانگرہ		نور علی نور	۱۱۸

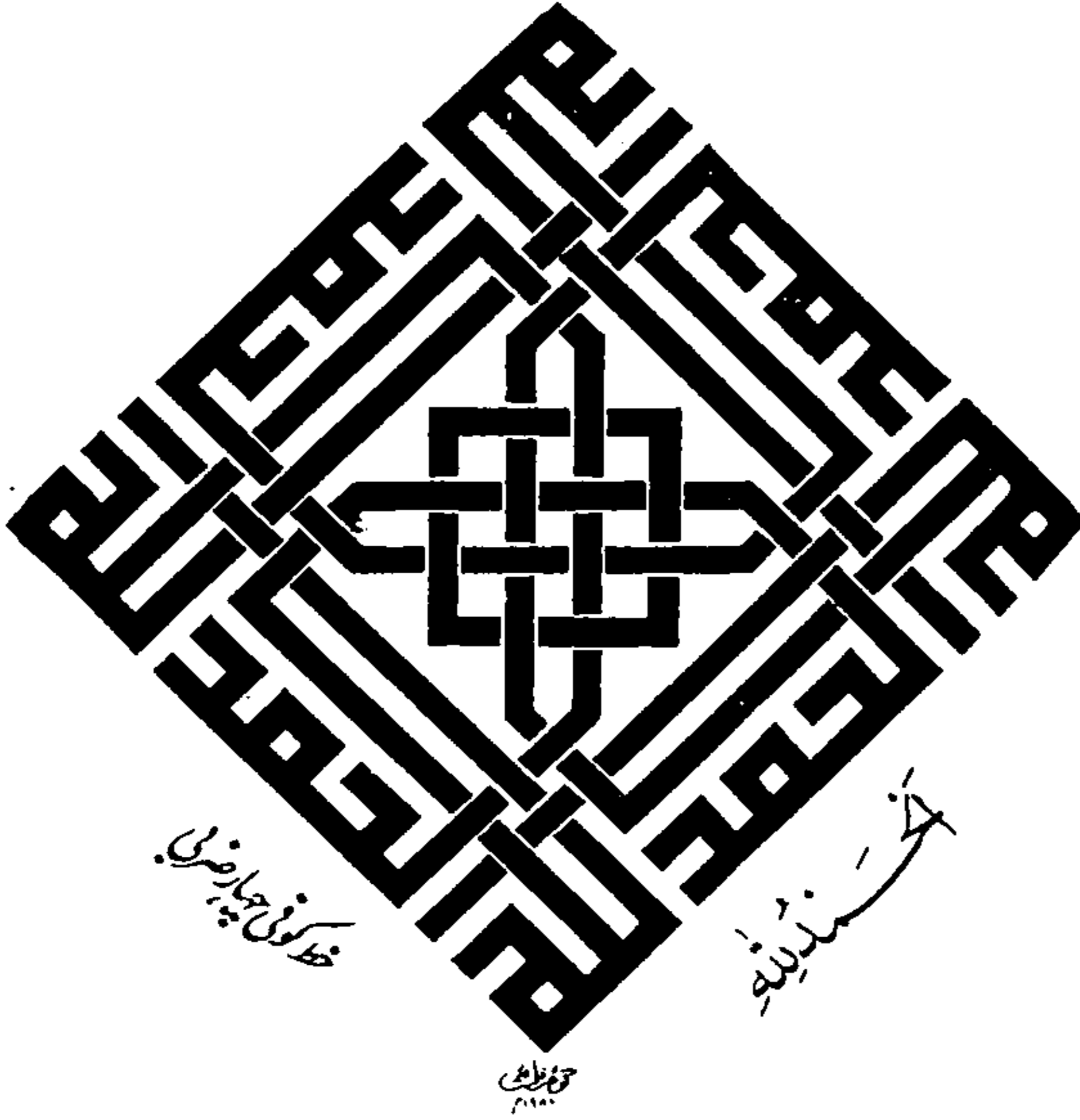


## ● مرقع جہاں گیری:

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	قبر اکبر بادشاہ	سکندرا	نور علی نور	۱۲۱
۲	عبادت خانہ اکبر بادشاہ	فتح پور سیکری	نور علی نور	۱۲۲
۳	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نور علی نور	۱۲۳
۴	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نور علی نور	۱۲۴
۵	مقبرہ جہاں گیر بادشاہ	لاہور	نور علی نور	۱۲۵
۶	شیش محل	لاہور	نور علی نور	۱۲۶
۷	دروازہ قلعہ	لاہور	نور علی نور	۱۲۷
۸	لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۲۸
۹	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۲۹
۱۰	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۳۰
۱۱	دیوان خاص لال قلعہ کابیرونی منظر	دہلی	نور علی نور	۱۳۱
۱۲	دیوان عام لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۳۲
۱۳	دیوان عام لال قلعہ کابیرونی منظر	دہلی	نور علی نور	۱۳۳
۱۴	جامع مسجد شاہجہانی	دہلی	نور علی نور	۱۳۴
۱۵	تاج محل	آگرہ	نور علی نور	۱۳۵
۱۶	مزارات شاہ جہاں بادشاہ، ملکہ ممتاز محل	آگرہ	نور علی نور	۱۳۶
۱۷	موتی مسجد عالمگیری، لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۳۷
۱۸	جامع مسجد عالمگیری	لاہور	نور علی نور	۱۳۸
● مرقع مجددی دوم:				
۱	مزار مبارک خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید علیہما الرحمہ	سرہند شریف	نور علی نور	۱۴۱

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۲	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نور علی نور	۱۴۲
۳	مزار مبارک خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نور علی نور	۱۴۳
۴	مزار مبارک خواجہ میر محمد نعمان علیہ الرحمۃ	آگرہ	نور علی نور	۱۴۴
۵	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علی نور	۱۴۵
۶	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علی نور	۱۴۶
۷	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علی نور	۱۴۷
۸	مزار مبارک شیخ نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	نور علی نور	۱۴۸
۹	خانقاہ مظہریہ	دہلی	نور علی نور	۱۴۹
۱۰	مزارات مبارکہ مرزا مظہر جان جاناں، شاہ غلام علی دہلوی، شاہ ابوالخیر، شاہ ابوسعید	دہلی	نور علی نور	۱۵۰
۱۱	درگاہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علی نور	۱۵۱
۱۲	مزار پرانوار شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علی نور	۱۵۲
۱۳	مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علی نور	۱۵۳
۱۴	کتبہ مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علی نور	۱۵۴
۱۵	بیرونی منظر مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی	دمشق	نور علی نور	۱۵۵
۱۶	روضہ شریف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نور علی نور	۱۵۶
۱۷	مزار پرانوار امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نور علی نور	۱۵۷
۱۸	مسجد جامع فتح پوری	دہلی	نور علی نور	۱۵۸
۱۹	مسجد جامع فتح پوری کا ایک منظر	دہلی	نور علی نور	۱۵۹
۲۰	مزار مبارک مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ	دہلی	نور علی نور	۱۶۰
۲۱	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	نور علی نور	۱۶۱

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۲۲	روضہ شریف حضرت سالم ابو سعید مجددی رحمہ اللہ	کوئٹہ	نور علی نور	۱۶۲
۲۳	روضہ شریف حضرت مفتی محمد محمود الوری رحمہ اللہ	حیدرآباد	نور علی نور	۱۶۳
۲۴	روضہ شریف حضرت حکیم مشتاق احمد رحمہ اللہ	کراچی	نور علی نور	۱۶۴



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۲۸

کتابیات

(جلد ۱۱۳۰)

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۸ — کتابیات

● — نقشبندیہ مآخذ و مراجع:

صفحہ	جلد	مصنف/مرتب	موضوع	نمبر شمار
۸۶۳ ۳ ۹۰۴	یازدہم	ویکا گارڈنر (مرسلہ: منیر احمد مسعودی برمنگھم، یو۔ کے)	یہ انگریزی مطبوعات کی فہرس ہے جو کہ درج ذیل عنوانات کے تحت مرتب کی گئی ہے: ① General Histories اس کے تحت 47 کتابیں مذکور ہیں۔ ② Historiography, Catalogues, اس عنوان کے تحت 63 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ③ Secondary Sources, Before Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 16 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ④ Secondary Sources, Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 20 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ⑤ Historically or Geographically Periodicized works, by Region Eurasia (includes China): اس عنوان کے تحت 74 کتب و رسائل مذکور ہیں۔	۱

			<p>⑥ Turkey and the Othoman Empire (see also Balkans, Middle East) اس عنوان کے تحت 19 کتب و رسائل مذکور ہیں۔</p> <p>⑦ India and Southeast Asia: اس عنوان کے تحت 34 کتب و رسائل مذکور ہیں۔</p> <p>⑧ Balkans: اس عنوان کے تحت 7 کتب مذکور ہیں۔</p> <p>⑨ Middle East (see also Ottoman Turkey) اس عنوان کے تحت 6 کتب مذکور ہیں۔</p> <p>⑩ Other: اس عنوان کے تحت 8 کتب مذکور ہیں۔</p> <p>11-Working Bibliography General Works on the Naqshbandiyya: اس عنوان کے تحت 18 کتب مذکور ہیں۔</p>	
--	--	--	--	--

### ● اشاریہ ماخذومراجع:

		صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی، صبا مسعودی، حننا مسعودی، شاہد احمد کمانڈر محمد ظفر۔	(اردو، عربی، فارسی، انگریزی) یہ اشاریہ تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ کتب و رسائل پر مشتمل ہے، جن سے ”جہانِ امام ربانی“ میں محققین نے استفادہ کیا۔ آئینہ مجدد	۱۔
۳۲۷	یازدہم	شہزاد احمد مسعودی		۲۔
۳۱۹	یازدہم			

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

مشق ج ۱۰۰ "بخط شریف" از خط کاتب کمالی

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

بَاب.....۲۹

اَشَارِیَات

(جلد ۱۱)



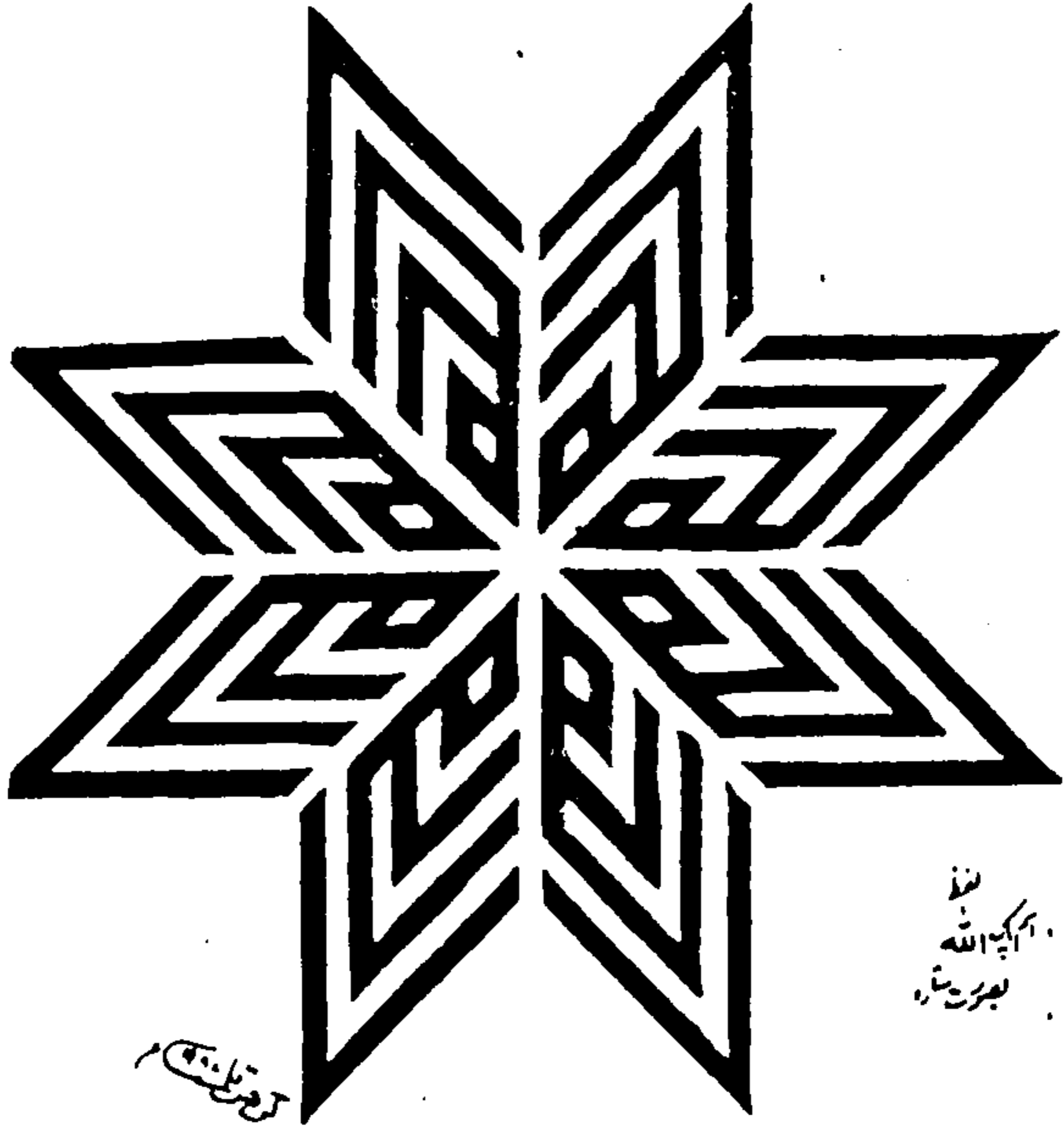
بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب نمبر ۲۹ — اشاریات

شمار	موضوع	مرتبین	جلد	صفحہ
۱	<b>اشاریہ اسماء الرجال</b> (یہ تقریباً سات ہزار مصنفین و مؤلفین اور عوام و خواص کے ناموں کا اشاریہ ہے۔)	مولانا شجاع الرحمن، مولانا احمد صادق مولانا غلام نبی، پروفیسر سید مقصود علی مولانا نصیر احمد، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشری، حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ شاہد، سمیعہ شاہد پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی سید زبیر حسین جیلانی، حاجی محمود حاجی امجد افضل، محمد شریف اعوان صبا مسعودی، حنا مسعودی، بشری، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، محمد سجاد مدثر چوہدری، محمد عثمان، حافظ محمد سعید حافظ محمد انس، محمد اشفاق، اسامہ امجد حافظ شرافت، محمد عاطف، عامر اسلم محمد عامر، محمد ہارون، حافظ بلال ساجد محمد عاصم مسعودی، محمد سہیل، ثروت، صبا مسعودی، بشری حنا مسعودی، سمیعہ شاہد، ربیعہ شاہد، کمانڈر محمد ظفر شاہد احمد	یازدہم	۳۹۱
۲	<b>اشاریہ اسماء الکتب و رسائل جهان امام ربانی</b> (یہ تقریباً پانچ ہزار عربی، فارسی، اردو، انگریزی، کتب و رسائل کی فہرست کا اشاریہ ہے۔)		یازدہم	۶۱۷
۳	<b>اشاریہ اماکن جهان امام ربانی</b> (یہ تقریباً ڈیڑھ ہزار ملکوں، شہروں، علاقوں کا اشاریہ ہے)		یازدہم	۷۲۳

شمار	موضوع	مرتبین	جلد	صفحہ
۴	<b>جام جم</b> (جہان تبریک و تشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷۷
۵	<b>فہارس</b> <b>جہان امام ربانی</b> (اقلیم اول تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریباً



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

باب.....۳۰

نظائر خوشنویسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## باب ۳۰ — نظائر خوشنویسی

خطاط: صوفی خورشید عالم گوہر رقم، لاہور

شمار	موتے قلم	جلد	صفحہ
۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اوّل	۱۴
۲	طغری آیت قرآنی ربہافتقبلہا	اوّل	۵۸
۳	اللہ نور السموات والارض	اوّل	۶۸
۴	علمہ الانسان	اوّل	۱۱۵
۵	نصر من اللہ وفتح قریب	اوّل	۱۱۶
۶	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اوّل	۱۱۷
۷	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اوّل	۱۱۹
۸	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اوّل	۱۲۰
۹	سبحان اللہ وبحمدہ	اوّل	۱۲۴
۱۰	فہو اللہ علی حسبہ	اوّل	۱۲۶
۱۱	الم نشرح لک صدرک	اوّل	۱۲۳
۱۲	طغری آیت قرآنی	اوّل	۱۲۶
۱۳	طغری آیت قرآنی	اوّل	۱۲۸
۱۴	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اوّل	۱۲۹
۱۵	طغری آیت قرآنی	اوّل	۱۶۵
۱۶	طغری آیت قرآنی	اوّل	۱۶۶
۱۷	طغری آیت قرآنی	اوّل	۱۹۷
۱۸	طغری آیت قرآنی	اوّل	۱۹۸

شمار	موتے قلم	جلد	صفحہ
۱۹	بسم اللہ الرحمن الرحیم	اوّل	۲۰۲
۲۰	طغری آیت قرآنی	اوّل	۲۲۱
۲۱	طغری آیت قرآنی	اوّل	۲۵۷
۲۲	طغری آیت قرآنی	اوّل	۲۶۵
۲۳	طغری آیت قرآنی	اوّل	۲۶۶
۲۴	بسم اللہ الرحمن الرحیم	اوّل	۲۶۷
۲۵	طغری آیت قرآنی	اوّل	۲۹۲
۲۶	طغری آیت قرآنی	اوّل	۳۵۲
۲۷	طغری آیت قرآنی	اوّل	۳۶۴
۲۸	طغری آیت قرآنی	اوّل	۳۷۶
۲۹	طغری آیت قرآنی	اوّل	۴۰۴
۳۰	صلی اللہ علیہ وسلم	اوّل	۴۳۴
۳۱	طغری آیت قرآنی	اوّل	۴۴۰
۳۲	السلام قبل الکلام	اوّل	۴۵۴
۳۳	بسم اللہ الرحمن الرحیم	دوم	۴
۳۴	طغری آیت قرآنی	دوم	۶
۳۵	طغری اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	دوم	۱۷
۳۶	سبحان اللہ وبحمدہ	دوم	۲۰
۳۷	اسم ذات اللہ بصورت ستارہ	دوم	۲۶
۳۸	لفظ علی بصورت مربع	دوم	۳۱
۳۹	نصر من اللہ وفتح قریب	دوم	۲۹۴

شمار	موتے قلم	جلد	صفحہ
۴۰	السلام قبل الکلام	دوم	۳۳۸
۴۱	طغری آیت قرآنی	دوم	۳۹۲
۴۲	طغری آیت قرآنی	دوم	۴۰۶
۴۳	طغری آیت قرآنی	دوم	۴۲۲
۴۴	خط دیوانی میں سورہ الم شرح	دوم	۴۳۰
۴۵	سورہ اخلاص مربع	دوم	۵۳۳
۴۶	طغری آیت قرآنی	دوم	۵۵۶
۴۷	طغری آیت قرآنی	دوم	۶۱۶
۴۸	طغری	دوم	۶۵۰
۴۹	طغری آیت قرآنی	دوم	۶۵۹
۵۰	طغری آیت قرآنی	دوم	۷۱۲
۵۱	طغری آیت قرآنی	دوم	۷۵۷
۵۲	الحمد لله بصورت مربع	دوم	۷۸۳
۵۳	بسم الله الرحمن الرحيم	سوم	۲
۵۴	بلغ العلی بکماله (رباعی)	سوم	۶
۵۵	طغری آیت قرآنی	سوم	۲۳
۵۶	طغری آیت قرآنی	سوم	۱۹۶
۵۷	طغری آیت قرآنی	سوم	۱۹۸
۵۸	طغری آیت قرآنی	سوم	۳۰۳
۵۹	نقش قرآن (بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے ۳۰ پارے اندرونی حاشیہ عظمت قرآن پر آیت، کوئی سادہ چاند کے باہر "فاتحہ" چاروں قلم)	سوم	۳۰۸

شمار	موتے قلم	جلد	صفحہ
۶۰	صلی اللہ علیہ وسلم	سوم	۳۵۲
۶۱	طغری آیت قرآنی	سوم	۳۵۲
۶۲	طغری آیت الکرسی	سوم	۳۵۶
۶۳	خط گلزار میں طغری ولقد علموا المن اشتہ و مالہ	سوم	۳۹۹
۶۴	اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	سوم	۳۵۲
۶۵	رباعی بلغ العلی بکمالہ	سوم	۳۶۰
۶۶	طغری آیت الکرسی	سوم	۳۶۲
۶۷	طغری آیت الکرسی	سوم	۵۰۶
۶۸	خط دیوانی میں الم شرح	سوم	۵۳۷
۶۹	طغری آیت قرآنی	سوم	۵۷۱
۷۰	الحمد لله بخط کوفی چہار ضربی	سوم	۶۲۲
۷۱	طغری آیت قرآنی	چہارم	۸
۷۲	طغری آیت قرآنی	چہارم	۱۲
۷۳	نقش قرآن بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے تیس پارے	چہارم	۱۵۶
۷۴	لفظ اللہ بصورت ستارہ	چہارم	۱۸۳
۷۵	طغری آیت قرآنی	چہارم	۲۸۲
۷۶	طغری آیت قرآنی	چہارم	۳۱۲
۷۷	طغری آیت قرآنی	چہارم	۳۳۶
۷۸	طغری لاحول ولا قوۃ الا باللہ	چہارم	۳۳۸
۷۹	طغری آیت قرآنی	چہارم	۳۵۱
۸۰	طغری آیت قرآنی	چہارم	۳۶۶



شمار	موتے قلم	جلد	صفی
۸۱	خط دیوانی میں الم نشرح	چہارم	۳۷۷
۸۲	نقش قرآن، ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	چہارم	۳۷۸
۸۳	طغزی آیت قرآنی	چہارم	۵۴۹
۸۴	طغزی آیت قرآنی	چہارم	۵۷۱
۸۵	طغزی آیت الکرسی	چہارم	۶۱۴
۸۶	طغزی بسم اللہ	چہارم	۶۲۷
۸۷	الحمد للہ خط کونی چہار ضربی	چہارم	۶۴۰
۸۸	بسم اللہ الرحمن الرحیم	پنجم	۴
۸۹	صلی اللہ علیہ وسلم	پنجم	۶
۹۰	طغزی آیت قرآنی	پنجم	۲۵
۹۱	طغزی آیت قرآنی	پنجم	۵۳
۹۲	طغزی الحمد للہ	پنجم	۹۷
۹۳	طغزی علمہ الانسان	پنجم	۱۲۲
۹۴	طغزی والشمس	پنجم	۱۷۶
۹۵	طغزی آیت قرآنی	پنجم	۲۰۴
۹۶	طغزی جلالہ	پنجم	۲۹۰
۹۷	طغزی آیت قرآنی	پنجم	۲۹۶
۹۸	اسم پاک اللہ بصورت ستارہ	پنجم	۳۳۴
۹۹	طغزی آیت قرآنی	پنجم	۳۴۲
۱۰۰	طغزی آیت قرآنی	پنجم	۳۸۶
۱۰۱	طغزی آیت قرآنی	پنجم	۳۹۳

شمار	موتے قلم	جلد	صفحہ
۱۰۲	لفظ علی بصورت مربع	پنجم	۴۹۰
۱۰۳	طغری آیت قرآنی	پنجم	۵۴۵
۱۰۴	طغری آیت قرآنی	پنجم	۵۴۹
۱۰۵	طغری آیت قرآنی	پنجم	۵۶۶
۱۰۶	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	پنجم	۵۸۰
۱۰۷	اسم الحمد لله بصورت مربع	پنجم	۵۹۲
۱۰۸	بسم الله الرحمن الرحيم	ششم	۴
۱۰۹	رباعی بلغ العلی بکماله	ششم	۶
۱۱۰	صلی الله علیه وسلم	ششم	۱۲
۱۱۱	طغری آیت قرآنی	ششم	۱۶
۱۱۲	طغری آیت قرآنی	ششم	۲۰
۱۱۳	طغری آیت قرآنی	ششم	۱۳۹
۱۱۴	طغری الله محمد	ششم	۱۵۴
۱۱۵	طغری آیت قرآنی	ششم	۲۷۷
۱۱۶	طغری کلمہ طیبہ	ششم	۲۹۴
۱۱۷	طغری آیت قرآنی	ششم	۳۲۸
۱۱۸	الحمد لله بخط کونی چہار ضربی	ششم	۵۶۱
۱۱۹	لفظ علی بصورت مربع	ششم	۶۳۲
۱۲۰	السلام قبل الکلام	ششم	۶۴۱
۱۲۱	طغری آیت قرآنی	ششم	۶۵۸
۱۲۲	طغری آیت قرآنی	ششم	۶۸۰

شمار	موتے قلم	جلد	صفحہ
۱۲۳	طغری آیت قرآنی	ششم	۷۹۲
۱۲۴	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۸۰۶
۱۲۵	طغری آیت قرآنی	ششم	۸۱۳
۱۲۶	طغری آیت قرآنی	ششم	۸۱۷
۱۲۷	الحمد لله بخط کونی چہار ضربی	ششم	۸۶۴
۱۲۸	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہفتم	۴
۱۲۹	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۶
۱۳۰	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۲
۱۳۱	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۶
۱۳۲	طغری بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہفتم	۲۶
۱۳۳	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۳۲
۱۳۴	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۵۲
۱۳۵	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۶۸
۱۳۶	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۰۰
۱۳۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۱۱۶
۱۳۸	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۱۸
۱۳۹	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۱
۱۴۰	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۲
۱۴۱	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۳۶
۱۴۲	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۴۸
۱۴۳	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۵۰

شمار	موتے قلم	جلد	صفحہ
۱۴۴	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۵
۱۴۵	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۶
۱۴۶	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۳۳
۱۴۷	صلی اللہ علیہ وسلم	ہفتم	۲۴۰
۱۴۸	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۴۲
۱۴۹	طغری الحمد للہ بخط کوفی چہار ضربی	ہفتم	۲۴۷
۱۵۰	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۵۰
۱۵۱	طغری کلمہ طیبہ	ہفتم	۲۶۳
۱۵۲	مختلف طغرے	ہفتم	۲۶۷
۱۵۳	اسم اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۲۷۹
۱۵۴	طغری آیت قرآنی بخط ثلث	ہفتم	۲۸۰
۱۵۵	طغری بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہفتم	۲۸۲
۱۵۶	طغری سبحانہ و تعالیٰ	ہفتم	۲۹۶
۱۵۷	طغری بسم اللہ	ہشتم	۲
۱۵۸	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۶
۱۵۹	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۱۰
۱۶۰	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۸
۱۶۱	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۱۴۶
۱۶۲	نصر من اللہ وفتح قریب	ہشتم	۱۶۸
۱۶۳	طغری لاحول ولا	ہشتم	۱۷۴
۱۶۴	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۱۷۵

شمار	موضوع قلم	جلد	صفحہ
۱۶۵	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۰
۱۶۶	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۲
۱۶۷	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۲۲
۱۶۸	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۸۲
۱۶۹	طغری نصر من اللہ وفتح قریب	ہشتم	۳۰۸
۱۷۰	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۳۰
۱۷۱	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۲
۱۷۲	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۶
۱۷۳	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۷۲
۱۷۴	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۸۲
۱۷۵	الم نشرح بحظ دیوانی	ہشتم	۳۹۲
۱۷۶	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۱۹
۱۷۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہشتم	۴۲۰
۱۷۸	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۳۰
۱۷۹	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۲
۱۸۰	طغری لاحول ولا قوۃ	ہشتم	۴۴۶
۱۸۱	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۸
۱۸۲	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۷۶
۱۸۳	طغری آیت قرآنی بحظ دیوانی الجلی	ہشتم	۴۹۱
۱۸۴	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۲
۱۸۵	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۴

شمار	موسمے قلم	جلد	صفحہ
۱۸۶	الحمد لله بحظ کونی چہار ضربی	ہشتم	۵۱۲
۱۸۷	طغری بسم اللہ	نہم	۴
۱۸۸	طغری بسم اللہ	نہم	۶
۱۸۹	طغری آیت قرآنی	نہم	۴۵
۱۹۰	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	نہم	۴۹
۱۹۱	طغری آیت قرآنی	نہم	۵۷
۱۹۲	طغری آیت قرآنی	نہم	۶۴
۱۹۳	طغری لاحول ولا	نہم	۷۸
۱۹۴	طغری سورہ القارعہ	نہم	۱۷۲
۱۹۵	ولسوف يعطيك ربك فترضى	نہم	۱۷۴
۱۹۶	طغری اللہ محمد	نہم	۱۹۲
۱۹۷	الحمد لله بحظ کونی چہار ضربی	نہم	۲۰۶
۱۹۸	طغری آیت قرآنی	نہم	۲۱۵
۱۹۹	طغری آیت قرآنی	نہم	۲۱۶
۲۰۰	طغری آیت قرآنی بصورت تلی	نہم	۲۳۰
۲۰۱	طغری آیت قرآنی	نہم	۲۳۲
۲۰۲	طغری آیت قرآنی	نہم	۳۹۳
۲۰۳	طغری آیت قرآنی	نہم	۴۱۸
۲۰۴	برزینی کہ نشان کف پائے تو بود	نہم	۴۶۸
۲۰۵	طغری آیت قرآنی	نہم	۴۶۹
۲۰۶	طغری علمہ الانسان	نہم	۴۷۰

شمار	موسے قلم	جلد	صفحہ
۲۰۷	طغزای آیت قرآنی	نہم	۴۷۴
۲۰۸	طغزای آیت قرآنی	نہم	۵۷۳
۲۰۹	طغزای توغنی از ہر دو عالم من فقیر	نہم	۵۷۴
۲۱۰	طغزای بسم اللہ الرحمن الرحیم	دہم	۲
۲۱۱	طغزای آیت الکرسی	دہم	۶
۲۱۲	طغزای الزرق علی اللہ	دہم	۱۲
۲۱۳	طغزای آیت قرآنی	دہم	۲۱
۲۱۴	طغزای آیت قرآنی	دہم	۲۸
۲۱۵	طغزای آیت قرآنی	دہم	۳۲
۲۱۶	طغزای آیت قرآنی	دہم	۴۰
۲۱۷	طغزای اللہ نور السموات والارض	دہم	۴۸
۲۱۸	طغزای بسم اللہ الرحمن الرحیم	دہم	۱۰۳
۲۱۹	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	دہم	۱۰۴
۲۲۰	طغزای بسم اللہ بصورت مربع	دہم	۱۱۲
۲۲۱	طغزای آیت قرآنی	دہم	۱۱۴
۲۲۲	طغزای آیت قرآنی	دہم	۱۲۲
۲۲۳	طغزای آیت قرآنی	دہم	۱۳۸
۲۲۴	طغزای آیت قرآنی	دہم	۱۷۰
۲۲۵	طغزای آیت قرآنی	دہم	۱۸۰
۲۲۶	طغزای آیت قرآنی	دہم	۱۸۹
۲۲۷	طغزای کلمہ طیبہ	دہم	۱۹۰

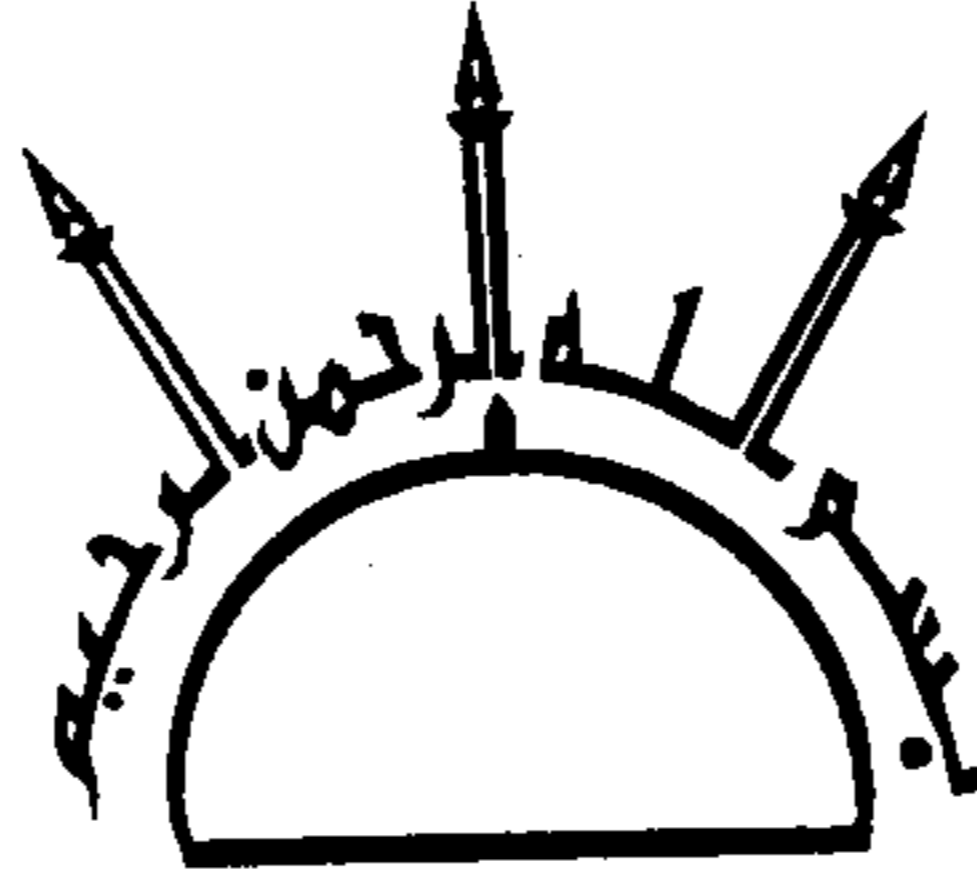
شمار	موعے قلم	جلد	صفحہ
۲۲۸	طغزای شوکت و سخر و سلیم تیرے جلال کی نمود	دہم	۱۹۲
۲۲۹	طغزای آیت قرآنی	دہم	۲۲۷
۲۳۰	طغزای آیت قرآنی	دہم	۲۲۸
۲۳۱	طغزای آیت قرآنی	دہم	۲۳۵
۲۳۲	طغزای آیت قرآنی	دہم	۲۳۶
۲۳۳	طغزای آیت قرآنی	دہم	۲۶۰
۲۳۴	طغزای آیت قرآنی و حدیث پاک	دہم	۲۶۲
۲۳۵	طغزای آیت قرآنی	دہم	۲۶۶
۲۳۶	طغزای آیت قرآنی	دہم	۳۱۱
۲۳۷	طغزای آیت قرآنی خط دیوانی الجلی	دہم	۳۱۲
۲۳۸	طغزای آیت قرآنی	دہم	۳۱۸
۲۳۹	طغزای بسم اللہ	دہم	۳۲۲
۲۴۰	طغزای کل من علیہا فان	دہم	۳۲۸
۲۴۱	طغزای یکچند پی دانش و دفتر کشتیم	دہم	۳۷۶
۲۴۲	طغزای سورہ اخلاص مربع	دہم	۳۸۲
۲۴۳	طغزای الحمد للہ بخط کوفی چہار ضربی	دہم	۴۱۰
۲۴۴	طغزای نصر من اللہ و فتح قریب	دہم	۴۱۹
۲۴۵	طغزای کلمہ طیبہ بخط کوفی بنائی متوسط	دہم	۴۲۳
۲۴۶	طغزای رباعی از رخت مست بزم احباب ست	دہم	۴۳۲
۲۴۷	طغزای آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی	دہم	۴۴۸
۲۴۸	طغزای والشمس	دہم	۴۵۸



شمار	موضوع قلم	جلد	صفحہ
۲۳۴	طغری آیت قرآنی	دہم	۴۷۳
۲۳۵	طغری آیت قرآنی	دہم	۴۷۴
۲۳۶	طغری آیت قرآنی	دہم	۴۸۶
۲۳۷	السلام قبل الکلام	دہم	۴۹۰
۲۳۸	طغری رباعی بلغ العلیٰ بکمالہ	دہم	۵۵۰
۲۳۹	طغری آیت قرآنی	دہم	۵۵۲
۲۵۰	طغری اسم پاک اللہ بصورت ستارہ	دہم	۵۵۳
۲۵۱	طغری اسم محمد	دہم	۵۸۰
۲۵۲	طغری نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۷۷۰
۲۵۳	طغری اللہ محمد	دہم	۸۱۲
۲۵۴	طغری لاحول ولا	دہم	۸۴۲
۲۵۵	طغری الحمد للہ بخط کوفی چہار ضربی	دہم	۹۰۴
۲۵۶	طغری نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۹۱۲

☆.....☆.....☆

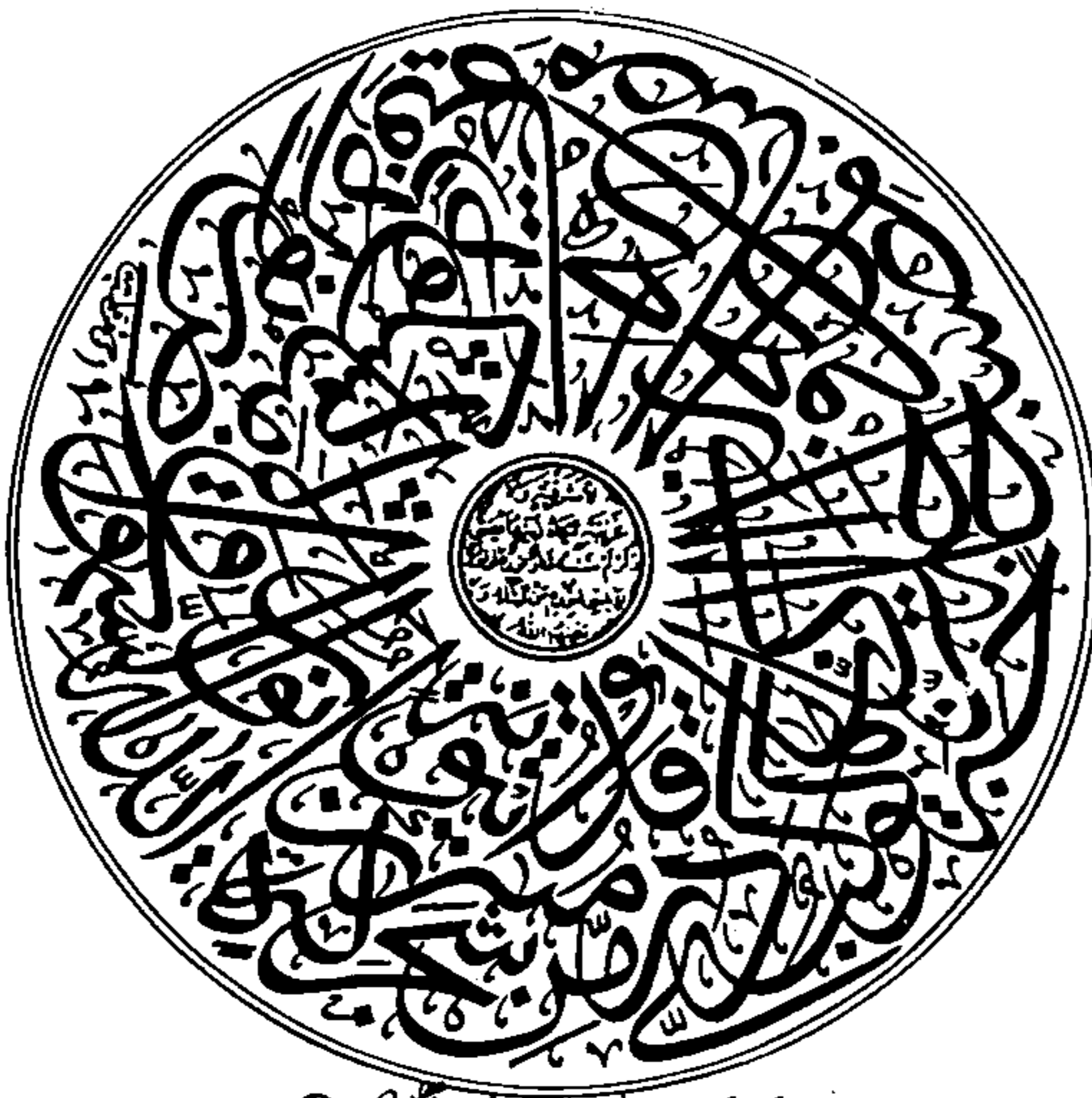




# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم..... باب پنجم





أَلَمْ تَرَ أَنَّ النَّاسَ رَأَىٰ اللَّهُ جَعَلَ شَيْءًا عَلَيْهِ ۖ ﴿١٨٢٠﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## کُتُبَاتِ مَزَارَاتِ وَغَیْرِهِ اِحَاطَةٌ رَوْضَةُ شَرِیْفٍ، سِرْهَنْد

اعجاز احمد نقشبندی اشرفی

☆☆

(۱)

گنبد شریف میں شمال مغربی جانب مندرجہ ذیل مزارات ہیں:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی..... قیوم اول

ولادت:- شب جمعہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ/ بمطابق ۱۵۶۳ء

وصال:- شنبہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ/ بمطابق ۱۶۲۲ء۔ قیوم اول

(۱) اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ فرزند اول حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت:- ۱۰۰۰ھ وصال:- ۹ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ

(ب) خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت:- ۱۰۰۵ھ وصال:- ۲۷ ربیع الثانی ۱۰۷۰ھ

(ج) اُمّ کلثوم بنت مجدد الف ثانی کی قبر مبارک خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ کی قبر مبارک کے

ساتھ چھوٹی قبر ہے۔ اُس وقت عمر مبارک ۱۴ سال تھی۔

(۲)

شمال کی جانب تھوڑے فاصلے پر ایک گنبد شریف میں مندرجہ ذیل  
مزارات ہیں

حضرت امام الہدی سراج الاولیاء عروۃ الوثقیٰ قیوم زمانی فرزند ثالث خلیفہ اکمل امام ربّانی  
خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ، قیوم ثانی  
وصال: ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ

(۱) حضرت قطب زماں خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہ الرحمۃ فرزند اکبر عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ  
وصال: ۳ ربیع الثانی ۱۱۲۲ھ

(ب) حضرت قیوم ثالث حزب اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی حجتہ اللہ فرزند دوم حضرت عروۃ الوثقیٰ  
علیہما الرحمۃ (مزار باہر کھیتوں میں ہے)

وصال: ۲۰ محرم الحرام ۱۱۱۰ھ..... حجتہ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کے دائیں طرف  
تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(ج) حضرت خواجہ محمد عبید اللہ علیہ الرحمۃ فرزند ثالث عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ  
وصال: ۱۵ ربیع الاول ۱۰۸۳ھ

(د) حضرت قطب دوراں خواجہ محمد اشرف فرزند چہارم عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ  
وصال: ۲۸ صفر المظفر ۱۱۱۸ھ

(۳)

حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد سیف الدین فرزند پنجم عروۃ الوثقی علیہما الرحمۃ

وصال: ۱۵ جمادی الاول ۱۰۹۶ھ

گنبد میں دو بڑی اور ایک چھوٹی قبر مبارک اور بھی ہیں۔ حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کی دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(۴)

روضہ شریف کی مسجد کے عقب اور مزار پاک کے سامنے والے دروازے کے سامنے بڑی گنبد والے مزار میں بادشاہ زمان خان اور اس کی بیوی کی قبریں ہیں۔ حکمران افغانستان

(۵)

## شمال کی جانب

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے گنبد شریف سے پہلے ایک گنبد میں حضرت قیوم رابع سلطان الاولیاء، --- قبلہ عالم، مجدد العصر خواجہ محمد زبیر علیہما الرحمۃ نبیرہ اکرم، خلیفہ اعظم حجۃ اللہ علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے

وصال: ۴ ذیقعد ۱۱۵۲ھ

آپ پوتے ہیں خواجہ محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ بن امام ربانی کے..... آپ کے والد صاحب کا نام ہے خواجہ ابو العلی..... اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے کمرے میں

حضرت مولوی معصومی شاہ / محمد فرخ محدث فرزند سوم حضرت خازن الرحمۃ اکثر اولاد  
حضرت مجدد، جن کے شاگرد ہیں ان کی دو قبر مبارک ہیں

(۶)

مزار مبارک والدہ مرحومہ خواجہ محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ سجادہ نشین روضہ شریف

حق نے بھیجا انہیں پیغام اجل      کر سکا نہ کچھ طبیب حاذق  
چھوڑ دنیا کو گئیں سوئے جناں      جان دی پاتے ہی حکم خالق

اصطفا کو لکھویہ تاریخ وفات ورئے خاتون محمد صادق ۱۳۶۱ھ

(۷)

اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے بائیں جانب کمرے میں یہ مزار ہے

حضرت دلیل اللہ الصمد خواجہ عبدالاحد شاہ فرزند پنجم حضرت خازن علیہما الرحمۃ

وصال :- ۲۷ ذی الحجہ ۱۱۲۶ھ

مسجد کے صحن کے باہر معبد کعبہ کے پہلو میں دو قبور ہیں

(۸)

۷۸۶

الصلوة والسلام يا رسول الله

غريم يا رسول ﷺ الله غريم  
ندارم درجہاں جز تو حیممرض دارم ز عصیاں لادوائے  
مگر الطاف تو یا شد طہیمبریں نازم کہ ہستم اُمت تو  
گنہگارم ولیکن خوش نصیمفاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر

اگر دعوت روئی در قبول..... من دوست و دامان آل رسول

میراثہ امیرالمومنین  
عالم خاتم الانبیاء  
راغب رابع رسولپہاں تم تفریح کرم اللہ وجہہ  
خدا یا جنتی فی قاطر..... کہ بر قول ایمان کنی خاتمہعندہ  
تعالیٰ رحمتہ  
یعنی رحمتہ  
جنتی جہان  
بہ او بندہ ایستاید  
نام حسن

(۹)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کے دروازے کے باہر  
لکھا ہوا ہے:



۷۸۶

سبحان اللہ ماشاء اللہ واہ چه تعمیر نورانی  
 بعد از سه صد سال بنا شد روضہ محبوب ربانی  
 پر تو گنبد خضرا گویا  
 کاخ مجدد الف ثانی

۱۳۲۲ھ

محمد اصطفان خان اصطفی مالک کارخانہ اصغر علی محمد علی، تاجران لکھنؤ محمد عبدالحمید حمید صدیقی لکھنوی  
 تحریر نمود ۱۳۶۲ھ

(۱۰)

مسجد روضہ شریف کے اندر برآمدے کے سامنے لکھا ہے:

گر درین عالم بجوئی منظر خلد بریں  
 مسجد حضرت مجدد را بچشم دل ببین

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

(بجسور رحمت للعلمین)

بَلِّغِ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ كَشَفِ الْأَدْجَىٰ بِجَمَالِهِ

حَسَنَتِ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلَوًا عَلَيْهِ وَآلِهِ

يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

گرچه من نالاقم تو کن قبول

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

## (۱۱)

رباعی شریف در مدح غوث الاعظم

از حضرت خواجہ بزرگ سید بہاء الدین نقشبند مشکل کشا

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کن باطنی، صاف بیک جلوہ او  
آلودہ سازیا غرض ہائے نقشبانی

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است  
سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است  
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم  
نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
یا رب کہا لات شیر جیلانی  
کا ندر کرم و لطفس نزار ثانی

## (۱۲)

حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مبارک کے باہر بائیں طرف آویزاں ہے

سیدنا سرکار حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے گیارہ اسمائے گرامی

سید محی الدین - غوث محی الدین - قطب محی الدین - شیخ محی الدین -

فقیر محی الدین - محبوب محی الدین - مخدوم محی الدین - معشوق محی الدین -

مولینا محی الدین - سلطان محی الدین - ولی محی الدین

(۱۲)

قطعه

بمدح حضرت امام ربانی شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

چہ عالی شان دربار امام دین ربانی  
چو دیدہ طوطی ہندوستان آں خواجہ باقی  
محمد مصطفیٰ ﷺ ختم الرسل آمد دریں عالم  
جہانگیر زماں بر دست تو بہ کرد در آخر  
عیان است نور ذات رحمت للعلمین اینجا  
کہ ہستند پاچہ شان ہست، بس جائے ادب این است  
شجاع ادنی گدائے بر سر بازار می گوئم  
ملائک صف بہ صف استادہ این جاہر در بانی  
شکر دادہ بہ منقار ازاں ہُد شیر یزدانی  
مجدد الف ثانی آمد از بہر تمہبانی  
ہُد آگاہ حقیقت دیگر از راز جہاں بانی  
کہ تقلید محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کرد احمد شیخ لا ثانی  
مگوئی کلمہ یسارای دل گر نمی دانی  
گدائے این در دولت کند ہر جا سلیمانی

(۱۳)

خواجہ محمد تکی فرزند ہفتم امام ربانی

روضہ اقدس کی مغرب کی جانب گیلری میں مع دو صاحبزادگان

خواجہ محمد تکی سے مغرب کی جانب چھپر کے نیچے اہل خانہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ، اہلیہ امام ربانی  
اور بہو علیہم الرحمۃ، خواجہ محمد فرخ فرزند ششم امام ربانی اور خواجہ محمد عیسیٰ فرزند پنجم امام ربانی  
مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

(۱۵)

حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت مزوج الشریعۃ علیہما الرحمۃ

وصال: ۱۰ ربیع الاول ۱۱۳۲ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے مقبرہ کے باہر کونے میں چھوٹے قبہ میں مزار شریف ہے

(۱۶)

دسواں نمبر خلافت سید یحییٰ صاحب

خلیفہ سید محمد صادق صاحب، والد سید محمد یحییٰ (دسویں خلیفہ)

دونوں طرف دو والدہ صاحبان.....

باہر گیلری میں پردادی صاحبہ

خواجہ سیف الدین کی پوتی

دروازے کے دائیں طرف خلیفہ محمد صادق کے دادا صاحب میر شیر علی، پردادا محبوب علی شاہ صاحب

ان کے والد سید فیض علی شاہ ان کے والد عبدالقادر صاحب ان کے والد شفیع اللہ صاحب ان کے والد

میر لالہ صاحب سید عبدالرحیم صاحب ان کے والد سید میر حفیظ اللہ صاحب

(۱۷)

امیر محمد یعقوب خان صاحب بہادر امیر افغانستان و اہلیہ سردار محمد اکرم خان

بندگان والد سردار محمد ایوب خاں صاحب ۱۳۲۷ھ

مرحومہ مغفورہ بنت جناب مرحمت، غفران پناہ علیین آرام

گاہ بندگان امجد والد جناب سردار محمد ایوب خاں صاحب اور اہلیہ سردار عبدالعلی خاں

صاحب بندگان امجد والد اعلیٰ حضرت سردار محمد یعقوب صاحب حکمران افغانستان ۲۹ رمضان

المبارک ۱۳۳۲ھ

(۱۸)

احاطہ مبارک / لوح مزار

درگاہ حضرت شیخ امام رفیع الدین فاروقی قدس سرہ

جد ششم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہ الاقدس

پیش کردہ

خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

(۱۹)

حضرت خواجہ محمد ضیاء اللہ نقشبندی مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ حضرت قبلہ عالم خواجہ زبیر علیہ الرحمۃ

وصال: ۱۴ ربيع الاول ۱۲۰۰ھ

(۲۰)

لوح مزار

محترمه والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی قدس سرہ

خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

۷۸۶

مرقد منور

والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

منجانب

خادم الفقراء میاں محمد مجدلاہور، پاکستان

(۲۱)

مزار پرانوار

حضرت شیخ مخدوم عبد الاحد قدس سرہ اوالا قدس

والد ماجد

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

وصال: ۱۲ رجب ۱۰۰۲ھ، عمر مبارک ۷۰ سال

آں شیخ کہ بود اعلم اتذر ہر فن  
چوں شیخ زمانہ بود در علم و عمل

جانشین گہر سرے ازل رامعدن  
تاریخ وصال آں گجو "شیخ زمن"

۱۰۰۷ھ

(۲۲)

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہرویہ

اے خدا رحم کر اپنی کبریائی کے لیے  
بخش دے سب خطائیں انبیاء کے واسطے  
گو نہیں ہم لائق دیار اے رب غفور  
حضرت صدیق اکبر یار غار مصطفیٰ ﷺ  
حضرت قاسم و حضرت جعفر صادق امام  
بو علی فارمدی اور یوسف ہمدانی  
خواجہ محمود فغاناں شاہ عزیزاں شاہ کمال  
آفتاب نقشبنداں شاہ بہاوالدین سخی  
شاہ یعقوب و عبید اللہ احرار! زماں  
خواجہ ملنگی، حضرت باقی باللہ باخبر  
خواجہ معصوم حضرت حجت اللہ با صفا

اور رسول پاک کی خیر الوری کے لیے  
خواجگان نقشبنداں باخدا کے واسطے  
ان بزرگوں کا وسیلہ لائے ہیں تیرے حضور  
حضرت سلیمان فارس عاشق شاہ ہدا  
با یزید برگزیدہ بو الحسن شاہ امام  
عبدالخالق عجدوانی عارف ریوگری  
حضرت بابا سماسی حضرت میر کلال  
حضرت خواجہ علاء الدین عطار ولی  
شاہ زاہد اور درویش محمد والا شان  
قطب سرہندی مجدد الف ثانی تاجور  
شاہ زبیر و خواجہ اشرف محمد پارسا

شاہ جمال اللہ اور عیسیٰ محمد اولیاء  
 کرکرم با فقیر محمد صاحب جنت نشاں  
 وہ سخی ابن سخی وہ صاحب لطف عمیم  
 رحم فرما از طفیل ہادی دین میں  
 از طفیل حضرت خواجہ محمد معصوم سن لے التجا  
 جان ہو میری تصدق کیسا پیارا نام ہے  
 خواجگان نقشبندی کی محبت کر عطا  
 یا الہی سب دعائیں لطف سے مقبول ہوں  
 خواجہ فیض اللہ اور نور محمد باوفا  
 نور جن کا میرے مرشد کی جہیں میں تھا عیاں  
 ہادی دارین حضرت حافظ عبدالکریم  
 صاحب نور بصیرت خواجہ نواب دین  
 منزل مقصود تک ہم سب کو پہنچا اے خدا  
 ہر طرف دنیا میں جاری جن کا فیض عام ہے  
 حشر میں بھی ساتھ انہیں کے اے خدا وندا اٹھا  
 جب چلیں دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

(۲۳)

### زیاراتِ براس

سرہند شریف شہر سے باہر گاؤں براس میں نو ۹ انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں۔ گاؤں کے درمیان ایک اونچے ٹیلے/بٹے پر ہر قبر کی لمبائی تقریباً ۹ گز ہے۔ ایک قبر کی چوڑائی تقریباً دو قبروں کے برابر ہے۔ باقی آٹھ قبروں کی چوڑائی نارمل ہے۔ قبروں کے احاطہ کے باہر قریب ہی بڑی شاندار مسجد ہے۔ مسجد کے باہر قریب ہی تین اور قبریں ہیں۔ جو صحابہ کرام کی ہیں۔ ان سب قبروں کی نشان دہی حضور قبلہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی رہنمائی میں کی گئی۔ سرکار نے نام ظاہر نہیں فرمائے۔



(۲۴)

۷۸۶

حضرت امام العارفين شيخ محمد اسماعيل عليه الرحمة

فرزند دوم حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہما الرحمة

وصال: ۱۱۳۶ھ

(۲۵)

۷۸۶

حضرت قطب عالم حاجی شاہ غلام محمد معصوم

فرزند دوم حضرت شاہ محمد اسماعیل علیہما الرحمة

وصال: ۵/ ذوالحجہ ۱۱۶۱ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمة کے بڑے قبے کے مغرب میں ساتھ ہی چھوٹا قبہ (گنبد) ہے  
خواجہ کے مزار (قبے) کے پیچھے بڑی مسجد کے نیچے خانہ میں دونوں طرف حجرہ عبادت گاہ

☆.....☆.....☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

# مآخذ و مراجع



کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## کتابیات باقیات جہان امام ربانی

(ماخذ و مراجع)

کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی



کتب:

۱

القرآن الکریم

القرآن انگریزی و ترجمہ معانیہا و تفسیر الی اللغة الاردویة ، مجمع الملك الفهد لطباعة المصحف  
الشریف ، المدینہ المنورہ

ابن حجر عسقلانی ، علامہ : (شارح بخاری) ، الاصابة فی تمييز الصحابة ، طبع کردہ کلکتہ

ابن حجر مکی : فتاویٰ کبریٰ (بحوالہ نواذر الاصول للترمذی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت)

ابن ہمام (م- ۵۸۷ھ) : فتح القدیر شرح الهدایة للمرغینانی ، لاہور ۱۳۹۹ھ

ابو الحسن علی (م- ۵۹۳ھ) : الهدایة شرح البداية ، مطبوعہ دہلی

ابوالقاسم ہندو شاہ فرشتہ : تاریخ فرشتہ ، ج: ۲، مطبوعہ نولکشور، ۱۲۸۱ھ

ابوالکلام آزاد: تذکرہ، مطبوعہ لاہور

ابو عمر صالح عبد الکریم بشیر بن صالح بن مبارک : اعلام العلم والادب فی مدینة مخطوطہ بخط مصنف کا عکس

ابو نعیم الاصفہانی : حلیۃ الاولیاء جلد ۹، مطبوعہ قاہرہ

ابوبکر بن احمد حبشی علوی ، سید شیخ : الدلیل المشیر الی فلك اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی اللہ علیہ وآلہ ذوی الفضل الشہیر وصحبہ ذوی القدر الکبیر ، طبع اول ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء ، مکتبہ مکہ ، مکہ مکرمہ

احمد الحداد ، شیخ : معجم الادباء الاسلامیین المعاصرین ، طبع اول ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء دارالضیاء ، عمان (اردن)

احمد بن محمد خضراوی ہاشمی ، شیخ : نزہۃ الفکر فیما مضی من الحوادث والعبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر والثالث عشر ، تحقیق محمد المصری ، طبع اول ۱۹۹۶ء وزارت ثقافت ، دمشق  
احمد حسن الحسنی ، صاحبزادہ : فیوضات حسنیہ ، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف ، ضلع لہ ۱۹۹۹ء  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : الکو کبۃ الشہابیہ (۱۳۱۲ھ) مطبوعہ اہل سنت برقی پریس ، مراد آباد ۱۳۵۳ھ  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : حدائق بخشش ، مطبوعہ کراچی

احمد رضا خان بریلوی ، امام : حیات الموات فی بیان سماع الاموات ، رضا فاؤنڈیشن لاہور ، ۲۰۰۵ء  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : شائم العبر فی ادب النداء امام المنبر ، رضا اکیڈمی بمبئی ۲۰۰۰ء  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : فتاوی رضویہ (مع تخریج و ترجمہ) ، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام ، ۱۲۹۶ھ  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ، ناہور  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : نفی الفتی عن استنار بنورہ کل شیء ، ۱۲۹۶ھ  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : ہدی الحیران فی نفی الظل عن سید الاکوان ، ۱۲۹۹ھ  
احمد سرہندی ، شیخ (مجدد الف ثانی) : اثبات النبوة ، مطبوعہ کراچی  
احمد سرہندی ، شیخ (مجدد الف ثانی) : مبداء و معاد ، مطبوعہ لاہور  
احمد سرہندی ، شیخ (مجدد الف ثانی) : مکتوبات امام ربانی ، اردو ترجمہ عالم الدین لاہور (اللہ والے کی قومی دکان)  
احمد سرہندی ، شیخ (مجدد الف ثانی) : مکتوبات شریف ، امرتسر ۱۳۳۳ھ ، (تین مجلدات)

اخلاق احمد، میاں: تذکرہ حضرت ایشاں، مطبوعہ شاد باغ، لاہور

اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱، لاہور

اسماعیل دہلوی، مولوی: عبقات، مطبوعہ علمی مجلس، کراچی ۱۳۸۰ھ

اشرف جہانگیر سمنانی، مخدوم سید: الطائف اشرفی (۷۰۸-۸۳۲ھ)، مطبوعہ کراچی

افتخار احمد قادری، مولانا: قصائد غوثیہ، مطبوعہ راولپنڈی ۲۰۰۲ء

اقبال احمد اختر قادری، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: رسائل نقشبندیہ، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور ۱۹۸۱ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: مقدمہ شواہد النبوة ملا عبد الرحمن جامی، مطبوعہ قادری بک ڈپو، بریلی ۱۹۸۷ء

اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی، سید: مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۲ھ

انس یعقوب کتبی، شیخ: اعلام من ارض النبوة، جلد اول طبع اول ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء جلد اول طبع

دوم ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء مطابع دار البلاد، جدہ

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (انگریزی)، مطبوعہ پیرس

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد اول، مطبوعہ لاہور

## ب

بحر العلوم لکھنوی، علامہ: رسالہ وحدت الوجود، ترجمہ اردو مولانا ابوالحسن زید فاروقی، طبع کردہ ندوۃ المصنفین، دہلی

البنخاری بشرح الکرمانی

بدرالدین سرہندی، شیخ: حضرات القدس - مطبوعہ، سیالکوٹ ۱۳۰۱ھ

بدرالدین سرہندی، شیخ: مجمع الاولیاء (۱۰۳۳ھ) انڈیا آفس لائبریری، لندن مخطوطہ نمبر ۱۳۵

بروکلیمان: تاریخ ادب عربی، جلد ۱، تاملہ اول

بشارت بن یوسف الحادی، شیخ: علماء و ادباء البحرین فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اول

۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء بیت البحرین للدراسات والتوثیق بحرین

## ت

تاریخ مشائخ چشت، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۶۳ھ  
تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ۱/۱۹۶

## ج

الجامع الصحیح للبخاری، نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی  
الجامع لاحکام القرآن للقرطبی  
الجواهر الغالیہ  
جواہر نقشبندیہ، فیصل آباد ۱۹۹۰ء  
جہانگیر، محمد نور الدین (بادشاہ): تزک جہانگیری، لاہور ۱۹۶۰ء

## ح

حاشیہ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی، اشیق، استنبول، ترکیہ  
حبیب الرحمن بگول: خطبات غفاریہ، مطبوعہ درگاہ اللہ آباد کنڈیارو ضلع نوشہرہ فیروز، سندھ  
حسن رضا خان بریلوی مولانا: مراسلت اہل سنت وندوہ، مطبعہ نظامی، بریلی، ۱۳۱۳ھ  
حسین بن محمد خطیب طیبانی، شیخ: الدرا اللطیف فی فضائل الختم الشریف، طبع ۱۳۴۲ھ /  
۱۹۶۴ء مطبعہ فتی الشرق، حمص  
حکیم ترندی، منشورات مکتبۃ ایۃ اللہ، قم، ایران  
حلیۃ الاولیاء، مطبوعہ دارالکتب العربیۃ، بیروت

## خ

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: تاریخ مشائخ چشت، مطبوعہ ادارہ ادبیات، دہلی ۱۹۸۰ء

خیر الدین محمود زر کلی، شیخ: الاعلام، قاموس تراجم لاشہر الرجال والنساء من العرب والمستعربین  
والمستشرقین، طبع ششم ۱۹۸۴ء، دارالعلم للملایین، بیروت

و

داراشکوہ: سفینۃ الاولیاء، لکھنؤ ۱۸۷۸ء  
الدر المختار علی ہامش رد المختار، جلد اول  
دوست محمد قندھاری، حاجی: تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات (مترجم صوفی محمد احمد)، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

ر

رحمان علی، مولانا: تذکرہ علمائے ہند، لکھنؤ ۱۹۱۳ء  
رد المحتار، عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ  
رؤف احمد شاہ مجددی: در المعارف، مطبوعہ لاہور  
ریاض احمد، مرزا: نجم الہدی، مطبوعہ لاہور، اشاعت دوم ۲۰۰۳ء

ز

زاد المعاد، موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۹۹۶ء  
زوار حسین شاہ مجددی، سید: انوار معصومی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء  
زوار حسین شاہ مجددی، سید: حضرت مجدد الف ثانی، کراچی  
زوار حسین شاہ مجددی، سید: مقامات فضلیہ، مطبوعہ فیصل آباد، مارچ ۱۹۷۳ء

س

سباحۃ الفکر، مطبوعہ ہند  
سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن

سیف الدین، خواجہ، مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدرآباد، سندھ

## ش

شتمۃ الاعلام، جلد ۲

شرح صحیح مسلم نووی، نور محمد کتب خانہ، کراچی

شہاب الدین سہروردی، شیخ: عوارف المعارف (ترجمہ سید احمد علی چشتی)

شہزاد احمد: تذکرہ عاشق رسول، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء

## ص

صدیق حسن خاں، نواب: ابجد العلوم، جلد سوم، بھوپال، ۱۲۹۵ھ

صغیری شرح منیۃ المصلی

## ع

عالم فقہی، علامہ: تذکرہ اولیاء پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

عبدالاحد وحدت سرہندی، خواجہ: سبیل الرشاد، مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدرآباد، سندھ، ۱۹۷۸ء

عبد الحفیظ بن محمد طاہر فاسی، شیخ: معجم الشیوخ، تحقیق شیخ عبد المجید خیالی، طبع اول

۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء دارالکتب العلمیۃ بیروت

عبدالحق دہلوی، محدث: تکمیل الایمان، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۹۸۰ء

عبدالحق دہلوی، محدث: مدارج النبوة، مکتبہ اسلامیہ، لاہور

عبد الحی ابن العماد حنبلی، علامہ: شذرات الذهب، مطبوعہ تجاریۃ کبریٰ، بیروت

عبدالداؤم، قاضی: حیات صدیقیہ، خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور، ۲۰۰۶ء

عبدالرحمن جامی، مولانا: نشات الانس، مترجم از سید احمد علی چشتی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۰۲ء

عبد الرزاق بن حسن بیطار، شیخ: حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشرہ، تحقیق شیخ محمد بہجت



بن محمد بهاء الدین بیطار، طبع اول سنہ ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء مجمع اللغة العربیہ دمشق

عبد الستار ہمدانی، مولانا: امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر، انڈین اسلامک مشن، بمبئی، ۱۹۹۸ء

عبد القادر بدایونی، ملا: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، لاہور ۱۹۶۲ء

عبد القادر جیلانی، شیخ، غنیۃ الطالبین (ترجمہ اردو) علامہ شمس بریلوی، کراچی ۱۹۷۳ء

عبد اللہ بن عبد الرحمن معلمی، شیخ: معجم مؤلفی مخطوطات مکتبہ الحرم المکی الشریف، طبع اول

سنہ ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۶ء مکتبہ شاہ فہد، ریاض

عبد اللہ بن محمد حبشی، شیخ: معجم الموضوعات المطروقة، فی التالیف الاسلامی و بیان مالف

فیہا، طبع سنہ ۲۰۰۰ء، کلچرل فائونڈیشن، ابوظہبی

عبد المحید بن محمد خانی، شیخ: الحدائق الوردیة فی حقائق اجلاء النقشبندیہ، طبع سنہ ۱۳۰۸ھ عبد

الوکیل دروبی، جامع درویشیہ، دمشق

عبد المجید بیانونی، ڈاکٹر شیخ: رسالۃ المسجد فی سوریة (مقالہ ڈاکٹریٹ) کمپوز شدہ کا عکس

عبد اللہ، خواجہ: یاقوت احمر

عدنان خورشید، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۵ء

العروہ لاهل الخلوہ، قلمی نسخہ، بانگی پور، نمبر ۹۰۵

علاء الدین علی متقی، علامہ (م ۹۷۵ھ): کنز العمال فی سنن الاقوال و الاعمال

علماء و ادباء البحرین

علی بن حسین واعظ کاشفی ہروی، شیخ: نفائس السانحات فی تذیل الباقیات الصالحات، (فارسی

سے عربی ترجمہ پر تاملہ از) شیخ محمد مراد بن عبد اللہ قازانی، دار صادر، بیروت

علی قاری (م ۱۰۱۳ھ): مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تاریخ دعوت و عزیمت، جلد چہارم، مطبوعہ کراچی

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی شعبہ طبع و اشاعت ندوۃ العلماء لکھنؤ

علی، جویری، سید: کشف المحجوب، لاہور ۱۹۷۷ء

عمر رضا كحاله، شيخ: معجم المؤلفين تراجم مصنفى الكتب العربية، ، طبع اول سنه ۱۴۱۴هـ / ۱۹۹۳ء،

مؤسسة الرسالة، بيروت

عيسى بن حسن بيانونى، شيخ: فتح المجيد فى مدح الحبيب صلى الله عليه وسلم، طبع اول سنه ۱۴۱۹هـ /

۱۹۹۸ء، دار طوق النجات، بيروت

## غ

غلام جابر شمس مصباحى، ڈاكٽر: پرواز خيال، ادارہ مسعودیہ، كراچى، ۲۰۰۵ء

غلام جابر شمس مصباحى، ڈاكٽر: خطوط مشاہیر بنام امام احمد رضا خاں بریلوی، (قلمی)

غلام جابر شمس مصباحى، ڈاكٽر: کلیات مكاتیب رضا، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۲۰۰۵ء

غلام دستگیر قصورى، مولانا: تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، نوری کتب خانہ، لاہور

غلام دستگیر نامی، مولانا پیر سید: بزرگان لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: حدیقة الاولیاء، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: آثار لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام علی آزاد بلگرامی: سبحة المرجان فی آثار ہندوستان، ۱۳۰۳ھ

غلام علی دہلوی، شاہ: مقامات مظہری، اردو ترجمہ از محمد اقبال مجددی، طبع حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی، دہلی، ۲۰۰۵ء

غلام علی شاہ: ایضاح الطریقہ، مطبوعہ لاہور

غلام مصطفیٰ مجددی، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، دارالاشاعت، لاہور، ۱۹۹۸ء

## ف

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت، طبع مصر ۱۳۲۴ھ

فواد بن سید عمارة، شيخ: فہرست المنحوظات دارالکتب المصریة، مصطلح الحدیث، جلد اول

۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ھ، دارالکتب المصریة، قاہرہ

## ک

کلمیم اللہ جہان آبادی، شاہ: مکتوباتِ کلیسی، مرتبہ مولوی محمد قاسم کلیسی، مطبع یوسفی، دہلی ۱۳۰۱ھ

## ل

لطائف اشرفی، مطبوعہ کراچی، پاکستان

## م

مجید اللہ قادری، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، ادراہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، ۱۹۹۹ء

محبوب احمد نقشبندی، فقیر: ملفوظات سعیدیہ (قلمی)

محبوب الہی، مولانا: تحفہ سعیدیہ، خانقاہ سراجیہ کنڈیاں، میانوالی، ۱۹۷۹ء

محبوب عالم، خواجہ: ذکر خیر، مطبوعہ گجرات ۱۹۵۳ء

محسن فانی: دبستان مذاہب، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۲۶ء

محمد احسان مجددی، خواجہ: روضۃ القیومیہ، لاہور ۲۰۰۲ء

محمد احمد درنیقہ، ڈاکٹر: الطريقة النقشبندیہ و اعلامہا، (سنہ اشاعت درج نہیں جبکہ مقدمہ کتاب

۱۳۰۷ھ/۱۹۸۷ء کو لکھا گیا)، جروس پریس، طرابلس، لبنان

محمد احمد نقشبندی، صوفی (مترجم): تحفہ زاہدیہ مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی،

مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۸ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: تجلیات دوستیہ، ناشر مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: کمالات عثمانیہ، مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

محمد افضل جالندھری، ڈاکٹر: کمالات فضلیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۳۶ء

محمد اقبال مجددی: مقامات معصومی، جلد اول، مطبوعہ لاہور، ۲۰۰۳ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: بال جبریل، مطبوعہ لاہور

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: پیام مشرق مشمولہ کلیات اقبال، (فارسی)، لاہور ۱۹۷۳ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: ضرب کلیم مشمولہ کلیات اقبال: (اردو)، لاہور ۱۹۷۲ء

محمد اکرام، شیخ: عہد مغلیہ مع دستاویزات

محمد الدین فوق، منشی: تذکرہ علمائے لاہور، مطبوعہ لاہور

محمد الدین فوق، منشی: آثار لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء

محمد الدین فوق، منشی: یاد رفتگان، مطبوعہ لاہور

محمد امین بدخشی: مناقب آدمیہ و حضرات احمدیہ (۱۰۷۰ھ) مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن

محمد بن احمد مطیع الرحمن و شیخ عادل بن جمیل بن عبد الرحمن عید، شیخ: الفہرس المختصر

لمخطوطات، مکتبہ الحرم المکی الشریف، جلد اول تا سوم، طبع اول ۱۳۲۷ھ/۲۰۰۶ء جلد چہارم طبع اول

۱۳۲۸ھ/۲۰۰۷ء مکتبہ شاہ فہد، ریاض

محمد بن سعد، علامہ: طبقات کبریٰ، طبع بیروت

محمد بن عبد اللہ الرشید، شیخ: امداد الفتاح باسانید و مرویات الشیخ عبد الفتاح، طبع اول ۱۴۱۹ھ

/ ۱۹۹۹ء مکتبہ امام شافعی، ریاض

محمد بن عزوز، شیخ: الرحلة السامیة الی الاسکندریة و مصر و الحجاز و البلاد الشامیة، طبع اول

۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء دار ابن حزم بیروت

محمد حسن نقشبندی، قادری رضوی، مولانا: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، کتب خانہ، لاہور، ۲۰۰۳ء

محمد حسین بدر، حکیم: سات ستارے، مطبوعہ لاہور جمادی الاول ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء

محمد خیر رمضان یوسف، شیخ: تنمة الاعلام للزرکلی، طبع اول ۱۳۱۸ھ/۱۹۹۸ء دار ابن حزم، بیروت

محمد زکی بن محمد مجاہد، شیخ: الاعلام الشرقیة فی المائة الرابعة عشر النهجریة، طبع دوم ۱۹۹۳ء

دار الغرب الاسلامی، بیروت

محمد سعید احمد نقشبندی، مولانا: مکتوبات امام ربانی (رد و ترجمہ)، دفتر سوم، حصہ دوم، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی

محمد صادق قصوری: تذکرہ نقشبندیہ خیریہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ھ

محمد صادق قصوری، ملفوظات نقشبندیہ، زاویہ پبلشرز گنج بخش روڈ، لاہور، ۱۹۹۸ء

محمد ظفر الدین، مولانا: حیات اعلیٰ حضرت، مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی

محمد عارف ریوگری، خواجہ: عارف نامہ (اردو ترجمہ) مترجم، قدیر محمد قریشی اکبر آبادی، مطبوعہ حیدرآباد ۱۹۹۷ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا: الجواهر الغالیة من الاسانید العالیة طبع دوم ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء مؤسسۃ الشرف،

لاہور

محمد عبدالحی بن عبد الکبیر کتانی، سید شیخ: فہرس الفہارس و معجم المعاجم و المشیخات

والمسلسلات، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء دار الغرب الاسلامی، بیروت

محمد عبد الرسول للہی، پروفیسر صاحبزادہ: تاریخ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبد الرسول للہی، پروفیسر صاحبزادہ: ملفوظات نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبدالستار خان، ابوالخیرات، مولانا ڈاکٹر: تذکرہ حضرت محدث دکن، طبع اول ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

محمد عبدالستار طاہر: خلفائے مظہری، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء

محمد عبدالغفار نقشبندی، خواجہ: مکتوبات غفاریہ (قلمی)

محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی: تجلیات قریشی و صدیقی، احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور

محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی، خواجہ: ملفوظات فضلیہ حصہ اول (لاٹکانہ) مطبوعہ جنوری ۱۹۸۵ء

محمد عبید اللہ: حسنات الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء (تحقیق و تعلق پروفیسر محمد اقبال مجددی)

محمد عمر بیر بلوی: انقلاب الحقیقت، مطبوعہ لاہور

محمد غزالی، امام: المنقذ من الضلال ترجمہ عبدالرسول ارشد

محمد غزالی، امام: کیمیائے سعادت، مطبوعہ لاہور

محمد غوثی شطاری: گلزار ابرار، فارسی قلمی، اردو ترجمہ مفید عام، مطبع آگرہ ۱۳۲۶ھ

محمد لطیف، ملک: اولیاء لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۴ء

محمد مراد منزوی: الدرر المکنونات النفیسه، جلد اول، مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۸۹۸ء

محمد مسرور احمد ابوالسرور، جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر، (مرتبین): جہان امام ربانی مجدد الف

ثانی، بارہ مجلدات ۲۰۰۵ء/۲۰۰۷ء کراچی

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: افتتاحیہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۲ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات و افکار و خدمات (ترجمہ فارسی صاحبزادہ محمد زبیر مجددی)

مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات و افکار و خدمات، (ترجمہ انگریزی قاضی عبدالمنان)، مطبوعہ

کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد اعظم مطبوعہ دہلی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد ہزارہ دوم، ادارہ معارف مجدد الف ثانی، کراچی ۱۹۹۷ء

محمد مطیع الحافظ، شیخ و شیخ نزار اباضہ، تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اول

، جلد اول و دوم ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء جلد سوم ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء دار الفکر، دمشق

محمد معصوم سرہندی، خواجہ: مکتوبات معصومی (سہ مجلدات)، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: شیخ احمد سرہندی حیاتہ و آثارہ، جہلم ۲۰۰۷ء

محمد نذیر انجھا: تاریخ و تذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، مطبوعہ لاہور، جنوری ۲۰۰۵ء

محمد نذیر انجھا: شرح دیباچہ مثنوی مولانا روم المعروف رسالہ نائیہ، مولانا یعقوب چرنی، ترجمہ جمعیت پہلی کیشنز، لاہور

۲۰۰۴ء

محمد نذیر انجھا، (مترجم): مجموعہ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

محمد نذیر انجھا، (مترجم): سہ رسائل حضرت مولانا یعقوب چرنی، میاں اخلاق اکیڈمی شاد باغ، لاہور ۱۹۹۷ء

محمد نصر اللہ خان خاکوانی، حافظ (ناشر): مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ۱۳۸۳ھ

محمد نور بخش توکلی: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور

محمد ہاشم جان مجددی سرہندی: بیاض قلمی، کراچی

محمد ہاشم کشمی بدخشانى، خواجہ: زبدة المقامات، کانپور، ۱۳۰۷ھ  
 محمد ہاشم کشمی بدخشانى، خواجہ: زبدة المقامات، لاہور، ۱۹۶۹ء  
 محمد ہاشم کشمی بدخشانى، خواجہ: زبدة المقامات، مطبوعہ لکھنؤ

محمد ياسين بن محمد عيسى فادانى، شيخ: اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فى اسانيد

الشيخ عمر حمدان، طبع دوم ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء دار البصائر، دمشق

محمد يوسف مجددى: جواهر نقشبندية، مكتبة انوار مجددية فيصل آباد ۲۰۰۳ء

محمود آلوسى، علامہ: تفسير روح المعانى، ملتان

محمود احمد قادرى، علامہ: مکتوبات امام احمد رضا بریلوی، لاہور ۱۹۹۲ء

محمود سعيد ممدوح، شيخ: تشنيف الاسماع بشيوخ الاجازة والسماع، طبع اول غالباً ۱۴۰۳ھ

دار الشباب للطباعة، قاهره

محمود عمر سباعى و شيخ نعيم سليم زهراوى، شيخ: حمص، دراسة و تائقية، جلد اول طبع اول

۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء مطبع الروضة، حمص

مصطفى رضا خان مولينا: الطارى الدارى، حنى پريس، بريلي، ۱۹۲۱ء

معجم الادباء، جلد ۲

معجم المطبوعات العربية والمعربة، جلد ۲

معجم المؤلفين العراقيين فى القرن التاسع عشر و العشرين، كور كيس عواد، طبع اول ۱۹۶۹ء

مطبع ارشاد، بغداد

مکتوبات شاه محبت اللہ آبادى، قلمى

ملفوظات غفاريه، مطبوعہ سيٹھارجہ، ضلع خير پور ۱۹۹۰ء

منير محمود وترى، ذا كتر: آثار آل الوترى العلمية، طبع ۱۹۷۴ء مطبع الامة، بغداد

## ن

ناصر الدين ابو الخير عبد الله بن عمر الشيرازى البيضاوى، الامام القاضى: انوار التنزيل و اسرار التاويل

المعروف بالتفسير البيضاوي، الشيخ ايم سعيد كميني، كراچي  
 نجم الدين فتحوري شيخاواڻي، حاجي: مناقب الحبوبين، مطبع محمد حسن، رام پور ۱۲۷۹ھ  
 نذير احمد نقشبندی، حافظ: حضرات كرام نقشبندیہ، خانقاہ سراجیہ كندیایں، میانوالی ۱۲۱۰ھ  
 نذیر احمد، میاں: وصیت نامہ حضرت مہر محمد صوبہ

نفائس السانحات فی تذیل الباقیات الصالحات، دار صادر، بیروت  
 نور احمد چشتی، مولوی: تحقیقات چشتی، مطبوعہ لاہور  
 نیل الاوطار، ۳/۳۲۵، الکلیات الاریة ۱۳۹۸ھ

و

ولی الدین خطیب (م ۷۲۰ھ): مشکوٰۃ المصابیح، مطبوعہ دہلی ۱۳۱۰ھ  
 ولی اللہ شاہ: انفاس العارفين، مطبع مجتہائی، دہلی، ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء

ی

یافعی، امام: مرآة الجنان، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۳۷ھ  
 یعقوب چرخي، مولانا: ابدالیہ، مترجم محمد نذیر انجھا، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور ۱۹۷۸ء  
 یعقوب چرخي، مولانا: النیہ رسالہ فارسی، مترجم محمد نذیر انجھا، مکتبہ سراجیہ مزیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۴۰۴ھ  
 یعقوب چرخي، مولانا: تفسیر چرخي، مترجم محمد نذیر انجھا، جمعیت پہلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۵ء  
 یوسف بن البادر سرکیس: معجم المطبوعات العربیة والمصریة، طبع جدید دار صادر، بیروت

رسائل:

الفرقان، ماہنامہ، لکھنؤ، مجدد الف ثانی نمبر، مطبوعہ دہلی



اورینٹل کالج میگزین، اگست ۱۹۳۵ء

سوائے حجاز، ماہنامہ، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۹ء

معارف رضا، ماہنامہ، کراچی، شمارہ جنوری ۲۰۰۲ء، شمارہ فروری ۲۰۰۲ء، شمارہ جون ۲۰۰۲ء، نومبر ۲۰۰۲ء

معارف ماہنامہ (اعظم گڑھ) شمارہ جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء

نعت، ماہنامہ، لاہور، شمارہ فروری ۲۰۰۵ء

انقوش، ماہنامہ، لاہور نمبر، لاہور

نور اسلام، ماہنامہ (شرقی پور شریف)، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرقی پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

نور اسلام، ماہنامہ (شرقی پور شریف)، گولڈن جوبلی نمبر (حصہ دوم) ۲۰۰۰ء

نور الحیب، ماہنامہ، بصیر پور، شمارہ مارچ ۲۰۰۰ء

## مکتوبات

آرتھر بیولر، ڈاکٹر: مکتوب محررہ ۲۰۰۶ء از نیوزی لینڈ

محمد کبیر احمد مظہر، پروفیسر: مکتوب محررہ ۳۱ مئی ۲۰۰۷ء، از لاہور

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر منشی: مکتوب محررہ ۳۱ مئی ۲۰۰۷ء، از دہلی

## English Books:

Arthur Buehler, "The Naqshbandiyya in Timurid India: the Central Asian legacy, " JIS, 7 (1996)

I.H.Qureshi: History of Freedom Movement Karachi, 1957

Richard Foltz, the Central Asian Naqshbandi Connections of the Mughal Emperors." JIS, 7 (1996)

T.W.AArnold: The Preaching of Islam, Lahore, 1956

Tripathi: Rise And Fall of Mughal Eampire, 1956

V.G. Kiernan, ed., To the Punjab Pirs, Poem from Iqbal (London, 1958)

وضاحتی نوٹ: ہم نے بعض نا تمام حوالوں کو کتابیات میں شامل نہیں کیا۔ اس کے علاوہ وقت کی کمی کی وجہ سے کتابیات کی تدوین کا کام بھی عجلت میں کیا گیا، ۲۵۰ سے زیادہ مآخذ و مراجع کے باوجود کام مکمل نہ ہو سکا کیوں کہ ۲ مارچ ۲۰۰۸ء کی منعقدہ کانفرنس میں باقیات جہان امام ربانی کی تین جلدیں پیش کرنی تھیں اور کتابیات کی تدوین بھی فروری میں ہو رہی تھی۔ ان شاء اللہ یہ کمی آئندہ اڈیشن میں پوری کر دی جائے گی..... مرتبین (۲ فروری ۲۰۰۸ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 مَرْکَزُ الْمَطْعَمَاتِ الْکَرِیْمَاتِ  
 مَرْکَزُ الصَّالِحِیْنَ الْفَقِہِیْنَ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

# مرقعات





# IMAM RABBANI AS FOLLOWER OF THE HOLY PROPHET

By:  
Abul Khair Dr. Muhammad Zubair

Translated by  
Abdul Mannan Qureshi  
Naqshbandi Mujaddadi  
B.Com; LLB; DAIBP

**SIRAG AL-QULOUB***"LANTERN OF HEARTS"*

BY

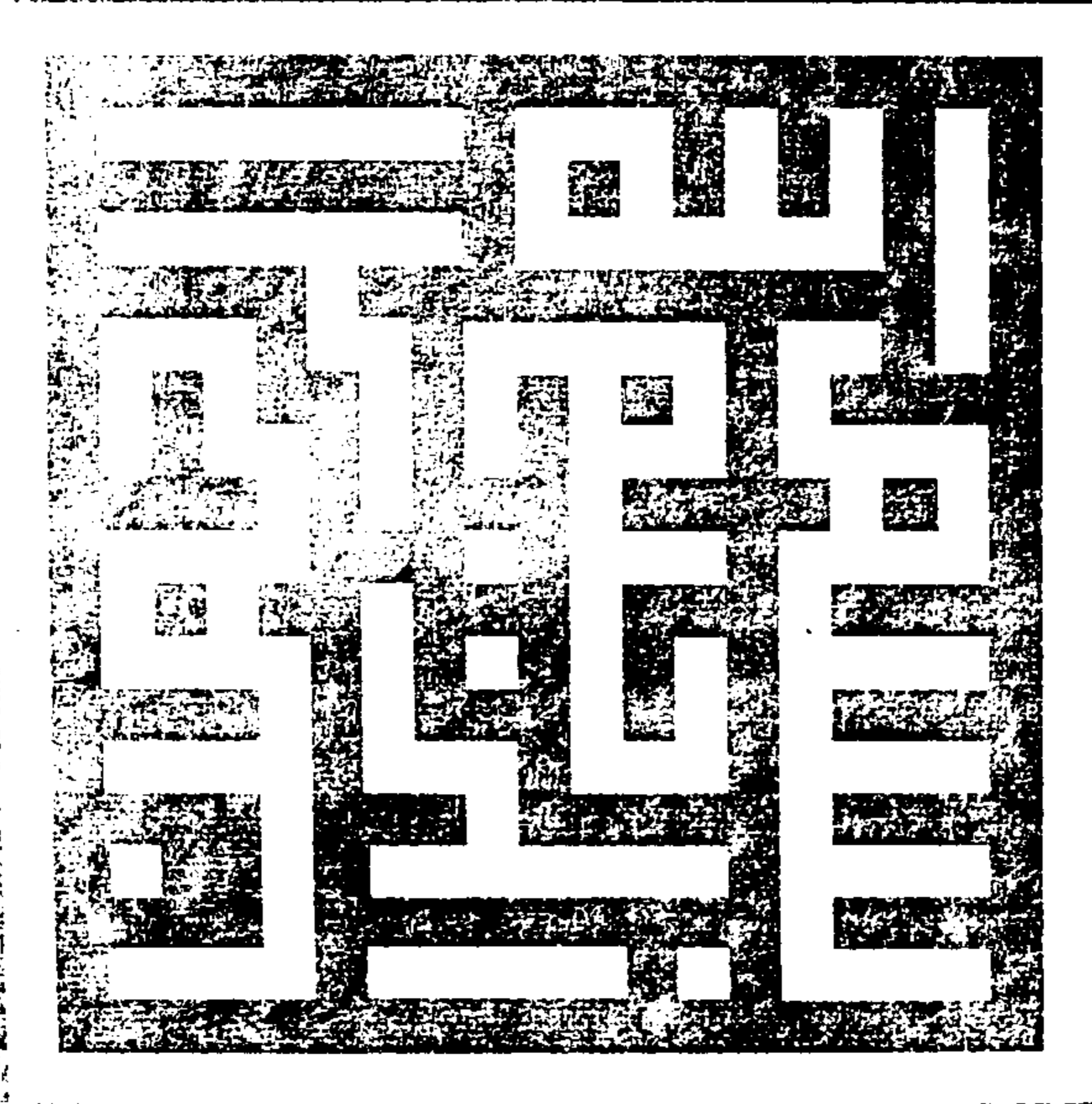
**HADRAT SHAIKH  
MUHAMMAD UTHMAN SIRAG AD-DEEN  
AN-NAQSHBANDI AL-KADERI**© 1992 by Yehia Hakwik

*All rights reserved.*  
*Copyright © 1992 by Yehia Hakwik*  
*ISBN 0-9696871-0-9*

PUBLISHED AND PRINTED IN CANADA

# THE CONCEPT OF BID'AH IN THE ISLAMIC SHARI'AH

Nuh Ha Mim Keller



**NAQSHBANDIS  
IN WESTERN AND CENTRAL ASIA  
CHANGE AND CONTINUITY**

Papers Read at a Conference Held  
at the Swedish Research Institute  
in Istanbul June 9-11, 1997

Edited by Elisabeth Ozdalga



SWEDISH RESEARCH INSTITUTE IN ISTANBUL  
TRANSACTIONS VOL. 9



الم یأْن للذین آمنوا  
ان تخشع قلوبهم لذكر الله ؟

# حقیقت تصوف و

بحثی از طریقہ نقشبندیہ

مؤلف : شیخ امین علام الدین نقشبندی

مترجم : بہا الدین «بہا»

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 وَعَلَىٰ سَائِرِ الْأُمَّمَاتِ

إِنَّمَا يَأْتِيَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا  
 أَن تَخْتَفِ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ

# ماهو الصوف

تأليف الطريقة الشافعية

تأليف

الشيخ امين الشيخ علاء الدين الشافعي

ترجمة

الدكتور محمد شريف احمد

تقديم

العلامة الشيخ عبد الكريم الكورسي

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے  
سلاطین کی ارادت و عقیدت  
(ہندوستان، افغانستان، ترکی)

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد  
(چیئرمین، امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

بتقریب محفل اظہار تشکر  
بلسلسہ تکمیل جہان امام ربانی مجدد الف ثانی  
۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کمیونٹی ہال، کراچی

امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، کراچی  
اسلامی جمہوریہ پاکستان  
۱۲۲۸ھ ۲۰۰۷ء



پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر

جداقول

مدیر اعلیٰ

مہیاں مہین احمد شترقوی نقشبندی مجذبی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیراز شریف ربانی شترقوی شریف خان شترقوی پورہ

جہان انکاربانی مجذبات الہی ثانی قومی کالفرنس کا

# س منظر و پیش منظر

مترجم:

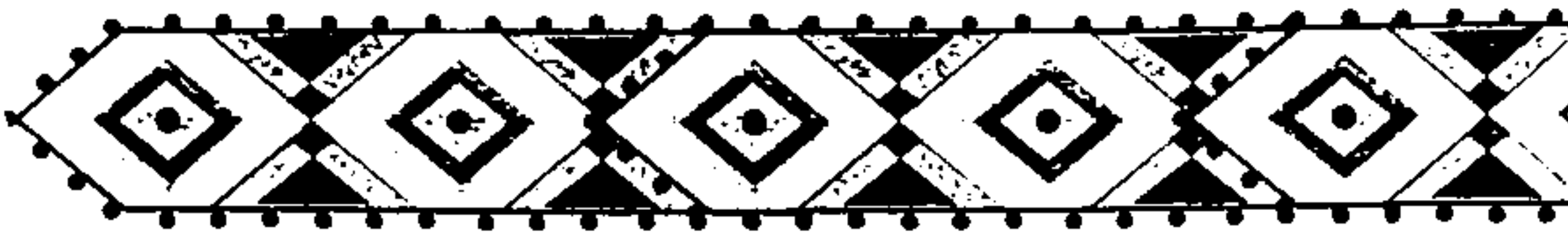
صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:

شیراز بانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیربانی، شیربانی روڈ، چوک شیربانی

۲۱۔ ایکوسکیم نیومزنگ سمن آباد، لاہور



جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس کے موقع پر پڑھے جانے والے  
علمی و تحقیقی مقالات پر مبنی

# اہم معارفِ امامِ ربانی

مترجم:

صوفی علامہ سرور نقشبندی مجددی

ناشر:

شیر ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی، شیر ربانی روڈ، چوک شیر ربانی  
۲۱۔ ایکڑ سکیم نیومزنگ سمن آباد، لاہور

جلد ساتھی عرفانی اور تحقیقی

## الفیض

پیر سید حسین علی شاہ

شہزادہ قندھاری نقشبندی مجددی

شمار نمبر 6

جلد نمبر 7

شوال المکرمہ ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر 2006ء

پہلا نمبر

محمد احمد رضا

نقشبندی مجددی

دوئم نمبر

محمد ہاشم سعیدی

حضرت علامہ مولانا

تیسرا نمبر

پیر سید رضا حسین

شاہ قندھاری

پیر سید محمد عزیز شاہ

جلس معارفین

محمد احمد (راوی فلورنٹ)	حاجی کرم الہی
حاجی فضل الہی	سید فصیح احمد جعفری
حافظ محمد افضال	ملک محمد زبیر
ملک ظہیر الدین بابر	حاجی ملک سخاوت علی
حاجی ملک نواز علی	مولوی عبد الرشید
حاجی ملک محمد ریاض	حاجی ملک پونس علی
ملک زاہد خان	علامہ مرتضیٰ آذری
ملک محمد مشتاق	رشیدی اند

جلس مشاورت

☆ سید پرویز شاہ قندھاری  
 علامہ سید عبدالواحد شاہ قندھاری  
 ☆ سید عبدالوحید شاہ قندھاری  
 ☆ سید عامر شاہ قندھاری  
 ☆ سید محمد عمیر شاہ قندھاری  
 علامہ میاں معروف نقشبندی مجددی

پاکستان 15 روپے 140 روپے 18 پونڈ سالانہ 35 روپے سالانہ 60 روپے سالانہ  
 جوبائی شمارہ پاکستان سالانہ ایک یونٹس (امریکا) عرب امارات

جلد الفیض چٹ نمبر 411 فیض آباد شریف

تلفون نمبر 0321-7540550 0413-441211 نشر و اشاعت 122 اپرنال لاہور، موبائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## جہانِ تشکر

ابوالسرور محمد مسرور احمد

(چیرمین امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی)



ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے وہ اسی وقت پر ہوتا ہے۔ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ سے پہلے کسی کو معلوم نہ تھا کہ ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کا عنقریب آغاز ہونے والا ہے۔ ایک روز علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے، باتوں باتوں میں فرمایا ”کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی پر مقالات کا ایک وسیع مجموعہ مرتب کیا جائے“ فرمایا، کیوں ممکن نہیں۔ ہاتف غیبی نے بات سن لی۔ رب کریم کی بارگاہ سے فرمان جاری ہوا۔ یہی خیال مولانا جاوید اقبال مظہری کے دل میں بھی آیا۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی سے عرض کیا، اجازت ملتے ہی ۲۰۰۲ء میں امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل قائم کر دی گئی..... میاں جمیل احمد شرپوری مدظلہ العالی کے ماہنامہ ”نور اسلام“ (شرپور) کے ضخیم مجدد الف ثانی نمبر (مرتبہ صوفی غلام سرور نقشبندی) جو ۷۰ کی دہائی میں شائع ہوا تھا محرک ثابت ہوا..... اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش ہونے لگی، احباب نے تعاون فرمایا، مقالہ نگاروں اور منقبت نگاروں کے مقالات کا اک تانتا بندھ گیا اور حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی سرپرستی، نگرانی اور رہنمائی میں اس عظیم منصوبہ پر کام شروع ہوا..... تعاون کرنے والے احباب میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا، وہ بھی ہیں جنہوں نے مالی معاونت کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے مواد کی فراہمی میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنہوں نے تاریخی آثار و مزارات کی تصاویر مہیا کیں، وہ بھی ہیں جنہوں نے پروف ریڈنگ میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین و تالیف میں بھرپور تعاون کیا، وہ بھی ہیں جنہوں نے



جہان امام ربانی کی پیسٹنگ، کاغذ کی فراہمی، پرنٹنگ اور جلد بندی میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کے ذخیرے کو محفوظ کرنے میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے ترسیل و تقسیم میں مدد کی، اور وہ بھی ہیں جنہوں نے عظیم ویب سائٹ بنا کر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے پیغام کو عالم گیر بنایا..... ان سب کی الگ الگ خدمات کا ذکر کرنا اور شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے..... اس لیے میں ان حضرات کے اسمائے گرامی کی ایک فہرست پیش کرتا ہوں تاکہ اس مقدس جماعت کا تعارف ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا ایسے نیک لوگوں سے ابھی تک خالی نہیں ہوئی..... امام ربانی فاؤنڈیشن کے سرپرست حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی ان سب حضرات کے تہہ دل سے ممنون ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کی تدوین و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کے اخلاص و محبت کا شکریہ ادا کرنے لیے الفاظ نہیں پاتے۔ مولیٰ تعالیٰ سب حضرات کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور مشکلات آسان فرمائے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بے کراں انعام و اکرام سے نوازے..... (آمین)

اب میں ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کرتا ہوں:

- ☆..... حضرت پیر آغا فضل ربی مجددی (کراچی)
- ☆..... حضرت پیر فضل الرحمن آغا مجددی (کراچی)
- ☆..... صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)
- ☆..... مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (دہلی)
- ☆..... قاری محمد ظفر احمد (کراچی)
- ☆..... صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (حیدرآباد، سندھ)
- ☆..... مفتی محمد جان نعیمی (کراچی)
- ☆..... مفتی محمد معظم احمد (دہلی)
- ☆..... صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (لاہور)
- ☆..... علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی (کراچی)
- ☆..... مولانا جاوید اقبال مظہری (کراچی)

- ☆..... ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (کراچی)
- ☆..... حاجی معراج الدین مسعودی (کراچی)
- ☆..... حاجی محمد الیاس مسعودی (کراچی)
- ☆..... شیخ صبورا احمد محمودی (کراچی)
- ☆..... ڈاکٹر صفی الدین مسعودی (کراچی)
- ☆..... حاجی محمد اسلم مسعودی (کراچی)
- ☆..... ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی (کراچی)
- ☆..... سید محمد منصور شاہ مسعودی (کراچی)
- ☆..... محمد عالم مختار حق (لاہور)
- ☆..... صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی (لاہور)
- ☆..... ملک محمد سعید مجاہد آبادی (لاہور)
- ☆..... شاہد احمد مسعودی (لاہور)
- ☆..... کمانڈر محمد ظفر احمد (کراچی)
- ☆..... پروفیسر قاری محمد رفیق احمد (لاہور)
- ☆..... محمد معروف شرقپوری (لاہور)
- ☆..... انیس احمد مسعودی (کراچی)
- ☆..... شمیم احمد (کراچی)
- ☆..... سید محمد انیس مسعودی (کراچی)
- ☆..... محمد محسن خان (دہلی)
- ☆..... نسیم حضرت جی (کراچی)
- ☆..... اعجاز محمد حضرت جی (گوالیار)
- ☆..... محمد عبدالواسع باقر (امریکہ)

- ☆.....سید جلال الدین قادری (امریکہ)
- ☆.....نور احمد مسعودی (کراچی)
- ☆.....سید محمد شعیب افتخار (کراچی)
- ☆.....قاری محمد شریف کبوه (ڈیرہ اسماعیل خان)
- ☆.....خورشید عالم گوہر رقم (لاہور)
- ☆.....منیر حسین مسعودی (برمنگھم)
- ☆.....شہزاد مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد خالد (کراچی)
- ☆.....حاجی چراغ الدین مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد عامر مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد ابراہیم مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد عارف (کراچی)
- ☆.....عبدالراشد (کراچی)
- ☆.....مسعود احمد (کراچی)
- ☆.....محمد سہیل خان (کراچی)
- ☆.....اقبال الرحمن (کراچی)
- ☆.....وسیم الرحمن (کراچی)
- ☆.....مسعود عارف (کراچی)
- ☆.....سلیم سواتی (کراچی)
- ☆.....شوکت علی (کراچی)
- ☆.....حنا مسعودی (حیدرآباد، سندھ)
- معاونین میں خواتین بھی شامل ہیں مثلاً

- ☆.....صبا مسعودی (کراچی)  
 ☆.....ربیعہ (کراچی)  
 ☆.....سمیعہ (کراچی)  
 ☆.....زیب النساء مسعودی (کراچی)  
 ☆.....روبی اقبال (کراچی)

☆.....ڈاکٹر ثروت جہاں وغیرہ وغیرہ (بلیک برن، یو۔ کے)

جن حضرات نے جہان امام ربانی کے عظیم منصوبہ میں دل و جان سے مسلسل تعاون کیا اور کر رہے ہیں اگرچہ ان کے نام اوپر آچکے ہیں مگر بطور تحدیث نعمت پھر ذکر کرنا چاہوں گا، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، حاجی معراج الدین مسعودی، شیخ صبورا احمد، حاجی محمد الیاس، سید محمد منصور شاہ، نور احمد، چراغ الدین، اقبال الرحمن، وسیم الرحمن، محمد سہیل خان، ڈاکٹر صفی الدین صدیقی۔

”جہان امام ربانی“ کی تدوین میں جن محققین نے کھلے دل سے اپنی تصانیف اور تحقیقی مقالات سے ابواب و فصول مستعار لینے کی اجازت دی ان میں ڈاکٹر آر تھر بیولر (امریکہ)، پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (حیدرآباد، سندھ)، وائس چانسلر آف پنجاب یونیورسٹی، لاہور، میاں جمیل احمد شرقی پوری (شرقی پور)، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (لاہور)، ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (لاہور)، ڈاکٹر انصار (کراچی) وغیرہ قابل ذکر ہیں.....

مقالہ نگار حضرات کے علاوہ محققین، دانشوروں، شاعروں اور نظر ثانی کرنے والوں کا الگ الگ شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کیوں کہ یہ ایک طویل فہرست ہے اس کے علاوہ ”جہان امام ربانی“ میں سب کے اسمائے گرامی اور کاوشوں کی تفصیل موجود ہے، امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے سرپرست اعلیٰ، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی تمام حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان حضرات گرامی نے جس خلوص و محبت سے قلمی تعاون کیا، مولیٰ تعالیٰ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے..... آمین



اراکین امام ربانی فاؤنڈیشن کا یہ امتیاز ہے کہ جس نے جو کام کیا اللہ کے لیے کیا کوئی معاوضہ نہ

چاہا..... فاؤنڈیشن کے اس عظیم منصوبہ میں کوئی تنخواہ دار نہیں، کوئی افسر نہیں، کوئی ماتحت نہیں، سب خادم ہیں، سب مسعود ملت یا کسی نہ کسی بزرگ کے دامن سے وابستہ ہیں.....

۲۰۰۲ء میں اس منصوبہ کا آغاز ہوا، ۲۰۰۵ء میں ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“، بشمول ”نور علی نور“ سات جلدیں شائع ہوئیں..... ۲۰۰۷ء میں مزید پانچ جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح ”جہان امام ربانی“ کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کی بارہ جلدیں شائع ہوئیں، پھر ۲۰۰۸ء میں ”باقیات جہان امام ربانی“ کے عنوان سے تین مزید جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح چھ سال کی مدت میں ۱۵ جلدیں شائع ہو گئیں جو تقریباً دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں..... ایک اہم کام یہ ہوا کہ محمد عبدالستار طاہر مسعودی اور ڈاکٹر اقبال احمد اسرار القادری نے جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ مرتب کیا جو ۲۰۰۸ء میں کراچی سے شائع ہو چکا اور محققین و قلم کاروں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔



ترسیل و تقسیم کے حوالے سے ایک اہم بات عرض کرنا چاہوں گا کہ ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے کئی لاکھ روپیہ کے سیٹ زکوٰۃ اور کار خیر کی مددوں میں تقسیم کیے گئے اور ان ممالک میں بھیجے گئے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، دبئی، افغانستان، امریکہ، برطانیہ، روس، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ وغیرہ وغیرہ۔

ایک اور بات یہ ہے کہ اس انسائیکلو پیڈیا میں بین الاقوامی معیار کے مقالات ہیں کوئی مقالہ معیار سے گرا ہوا نہیں، الا ماشاء اللہ..... عام قاری مقالہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا، اُن کی نظر میں کتاب کا ضخیم ہونا اس کی قدر و منزلت کی نشانی ہے حالانکہ چند صفحات کے مقالات پر دنیا کی عظیم یونیورسٹیوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی اور ڈی۔ لٹ کی ڈگریاں دی ہیں..... چنانچہ محمد تقی ایڈووکیٹ کو صرف چالیس صفحات پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ، بھارت) سے ڈی۔ لٹ کی ڈگری ملی اور ڈاکٹر بہان احمد فاروقی کو صرف ایک سو صفحات کے مقالہ پر اسی یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملی..... تحقیقی مقالات میں موضوع کی اہمیت، مستند حوالوں اور کام کی بنیادی نوعیت کو دیکھا جاتا ہے..... بہر کیف ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ اور ”باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی تدوین میں ہر قسم کے قارئین کا خیال رکھا

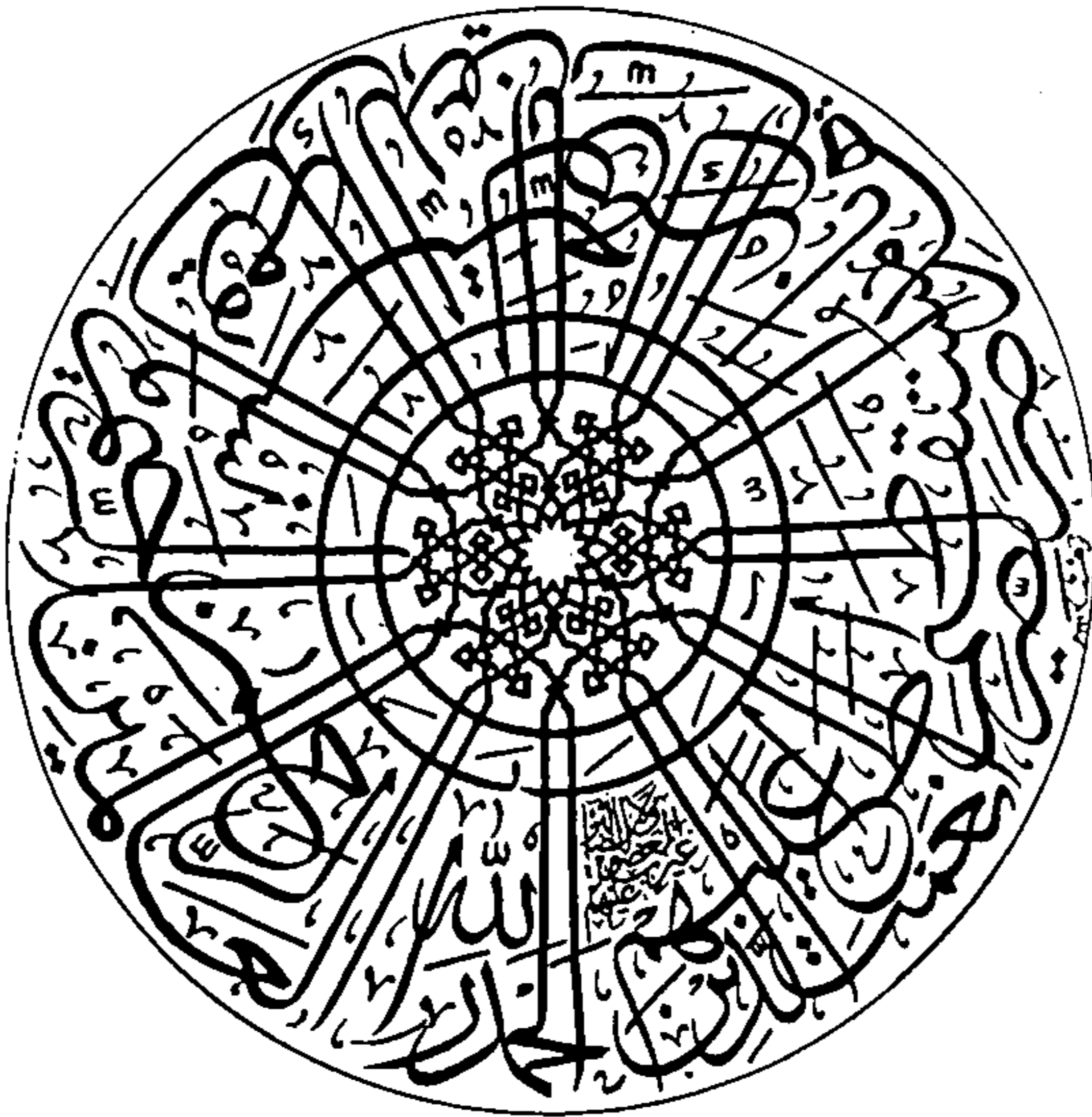
گیا ہے، جو کچھ پیش کیا گیا، سجا کر، سنوار کرتا کہ قارئین کی نظر میں دل پذیر ہو.....  
 آخر میں رب کریم کا کروڑہا بار شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس عظیم کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی اور  
 پردہ غیب سے وہ مدد فرمائی جس کو دیکھ دیکھ کر ہم سب حیران ہیں..... اصل میں بڑے کام علم و فضل سے نہیں  
 ہوتے، مولیٰ تعالیٰ کی توفیق و تائید اور اس کے فضل و کرم سے ہوتے ہیں۔ وہ جس کو چاہے اپنے کرم سے  
 نوازے، جس نے اس کی چاہت کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا..... مولیٰ تعالیٰ ہم کو اپنی اور اپنے حبیب کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت اور سب چاہنے والوں کی چاہت عطا فرمائے..... (آمین)

ابوالسرور محمد مسرور احمد  
 کراچی، پاکستان

۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ  
 ۲۸ جنوری ۲۰۰۸ء

☆.....☆.....☆

فَضْلُ الْعَالَمِينَ  
 عَلَى الْعَابِدِينَ فَضْلُكَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## سلام بجضور شیخ احمد سرہندی مجددِ الفِ ثانی

خالد محمود خالد نقشبندی مجددی

(بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت گو شاعر)

☆☆

وہ نورِ صدق و ہدایت شعور کا پیکر  
بہر ادا ہے ادائے جمالِ پیغمبر  
وہ سوزِ حضرتِ صدیق وہ جلالِ عمر  
حیائے حضرتِ عثمان شجاعتِ حیدر  
وہ جس کو رہبرِ اعظم نے خود کہا رہبر  
رسوِ حق کی بشارت پہ بے شمار سلام  
جلائے جس نے اندھیروں میں روشنی کے چراغ  
وہ جس کے فیض نے مہکا دیے جہاں کے دماغ  
وہ جس نے بھر دیے توحید سے دلوں کے ایانغ  
ہرے بھرے کیے جس نے خزاں رسیدہ باغ  
کسی نے پایا نہیں جس کی عظمتوں کا سراغ  
اُس آفتابِ کرامت پہ بے شمار سلام



وہ جس نے توڑ دیا جہلِ اکبری کا غرور  
 جہاں میں پھیل گیا دینِ مصطفیٰ ﷺ کا نور  
 بھٹکے ذہنوں کو بخشتا ہے جس نے دیں کا شعور  
 ہوئی ہیں جس کے تدبیر سے ظلمتیں کافور  
 دلوں کو بخشتا ہے جس کی کرامتوں نے سرور  
 امینِ نورِ شریعت پہ بے شمار سلام  
 وہ الفِ ثانی مجدِ معینِ دینِ مبین  
 وہ پاسبانِ شریعتِ طریقتوں کا امین  
 جمالِ سجدہ سے آراستہ تھی جس کی جبیں  
 وہ دستگیرِ زمانہ امیرِ اہلِ یقین  
 ولایتِ ابدی آج بھی ہے زیرِ نگین  
 سلام اس کی ولایت پہ بے شمار سلام  
 وہ جس کے قدموں میں بچھتی رہی جہانگیری  
 تھا جس کی ساری اداؤں میں عزمِ شبیری  
 اسی کے در کی گدائی کا نام ہے میری  
 خدا نے بخشی ہے اس ذات کو ہمہ گیری  
 سچی ہے اس کے ہی سر پر کلاہِ توقیری  
 سلام اس کی بصیرت پہ بے شمار سلام

وہ بے مثال بھی ہے اور لاجواب بھی ہے  
 وہ روشنی کا ہے مینار ماہتاب بھی ہے  
 سراپا رُشد و ہدایت کا آفتاب بھی ہے  
 وہ خُلقِ مصطفوی رحمتوں کا باب بھی ہے  
 زمانہ اس کی عطاؤں سے فیضیاب بھی ہے  
 سلام اس کی وجاہت پہ بے شمار سلام  
 جھکا نہ پیشِ جہانگیر جس کا اونچا سر  
 وہ جس کے صدقے دعاؤں کو مل رہا ہے ثمر  
 مراد و مرکزِ فیضان ہے اسی کا در  
 مقدرات کا لکھا بدل دے جس کی نظر  
 وہ جس کی ذات ہے خالد ہر ایک غم کی سپر  
 سلام اس کی عنایت پہ بے شمار سلام



وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ

وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
وَاللَّهُ يَخْتَارُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## مناجات بخضورتقاضی الحاجات

قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

## مثنوی فارسی برکلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خواجہ محمد سعید قدس سرہ

(م - ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۳ء)

(پنجم جادہ نشین درگاہ لواری شریف، سندھ)



ترجمہء اردو

علامہ حافظ عبدالرزاق مہران سکندری



نظر ثانی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## مناجات بحضور قاضی الحاجات

مع

### مثنیٰ فارسی

☆☆

(۱)

ای صبا الحب بر خیز از من حیران ذلیل تیز رو اندر حریم کعبہ رب جلیل  
سبع اشواط طواف آور بجابی قال و قیل نیز یک نفل طواف از عجز شوق بی بدیل  
پس عرض بنما کہ آن عاشق رسول تو جمیل گوید و آرد پناہ آن شفیع بی عدیل

جُدْ بِلَطْفِكَ يَا إِلَهِي مَنْ لَهُ زَادٌ قَلِيلٌ

مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَأْتِي عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيلٌ

(ترجمہ) اے صبا! مجھ جیسے حیران و سرگردان ذلیل بندہ کی طرف سے جلد اٹھ اور رب جلیل کے کعبہ شریف کے حرم شریف میں جا، اور بغیر قیل و قال کے کعبہ معظمہ کے سات چکر لگا، نیز طواف کعبہ کے دوگانہ نفل عجز و شوق سے ادا کر لے، پھر یہ عرض کر کہ تیرے پیارے رسول کا یہ عاشق آ کر عرض کرتا ہے کہ ”اے میرے پروردگار اپنے لطف و کرم سے اس پر کرم کیجیے جس کے پاس آخرت کے سفر کا سامان کم ہے، اے رب جلیل! یہ مفلس تیرے دروازہ پر صدق دل سے آیا ہے“

(۲)

بازرو در مسجد نبوی طیبہ آن کریم پس زتکریمش بیا پیش شفیع روز بیم  
دست بستہ گو کہ رس فریادم ای شاہ کریم مذہم پر جرم عاصی و تہ کار و حریم  
من ذمیم و مجرم ای تو رؤفی و رحیم در جناب پاک حق برگوئی عالم ذمیم  
ذنبہ ذنب عظیم فاغفر الذنب العظیم  
انہ شخص غریب مذنب عبد ذلیل

(ترجمہ) پھر مسجد نبوی شریف اور حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جا اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہوئے ان کے دربار میں آ جا، اور دست بستہ یہ عرض کر، اے شاہ کریم! میری فریاد سن لیجیے، میں گنہگار، پر خطا اور تباہ کار مجرم ہوں، میں بہت خراب اور مجرم ہوں اور آپ رؤف و رحیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں میری حالت زار بتا دیجیے۔

”اس کے گناہ بہت بڑے ہیں تو ہی بڑے گناہوں کو بخش دے وہ غریب گنہگار شخص اور عبد ذلیل ہے“

(۳)

یا حبیب اللہ رسول اللہ ندارم بہر عفو در جناب حق بجز تو ای شبہ اسرا و صحو  
لطف فرماتا رہم از شر نفس و لعب لہو آیم اندر بارگاہ روضہ ات در عشق محو  
عقبہ بوسیدہ گریان شوم از جرم بلو تا تو از جرم بگوئی با خدا ز راہ حنو  
منہ عصیان و نسیان و سہو بعد سہو  
منک احسان و فضل بعد اعطاء جزیل

(ترجمہ) اے اللہ کے حبیب، اللہ کے رسول! آپ کے بغیر اللہ کے حضور میں میری معافی کا کوئی ذریعہ نہیں، اے شب اسراء کے دلہا لطف و مہربانی فرمائیے تاکہ میں لہو و لعب اور نفس کے شر سے رہائی حاصل کر سکوں، (اور) آپ کی بارگاہ میں روضہ کریم کے سامنے عشق میں محو ہو کر آؤں۔ اپنے گناہوں کی وجہ سے رو رو کر آپ کی چوکھٹ آ کر چوم لوں، تاکہ میرے گناہوں کے بارے میں آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں عرض کریں۔ ”اس گناہ گار بندے کی طرف سے گناہ، بھول اور سہو در سہو ہے (اور) میرے پروردگار تیری طرف سے بہت عطا کے بعد بھی فضل و احسان ہے“

(۴)

یا شفیع المذنبین از تو ہی خواہم مدد نیست بر حالِ درونم واقفِ جز تو احد  
جرم و عصیان و گناہانم گذشتہ از عدد بس سیہ شد لوح اعمالِ من از افعالِ بد  
شو شفیعم نزد حق برگودعایت نیست رو کہ ای الہی بندہ ات باعجز افزون تر ز حد

قَالَ يَا رَبِّي ذُنُوبِي مِثْلَ رَمْلِ لَا تُعَدُّ  
فَاعْفُ عَنِّي كُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ

(ترجمہ) اے شفیع المذنبین میں آپ ہی سے مدد مانگتا ہوں، میرے باطن کے احوال سے آپ کے سوا اور کوئی واقف نہیں، میرے گناہ حد سے زیادہ ہیں، میری بد اعمالیوں سے نامہ اعمال سیاہ ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ میرے سفارشی بن جائیں (اور) آپ دعا مانگیں آپ کی دعا رد نہیں ہوتی، کہ اے میرے پروردگار تیرا بندہ حد سے زیادہ عجز و انکساری سے تیری بارگاہ میں آیا ہے۔

”کہہ رہا ہے کہ اے میرے پروردگار! میرے گناہ ریت کے ذروں سے زیادہ ہیں، میرے تمام گناہ معاف فرمادے اچھی طرح درگزر فرمادے“

(۵)

رحمة للعالمین صاحبِ خلقِ عظیم کی رسد اندر حریمت این گنہگار و اثم  
ای حریمِ روضہ، تو معدنِ گنجِ فہیم نیست چون مافی ضمیرم جز بعشقت ای رحیم  
از پی تحصیل این فضلِ تو چون کنزِ عمیم روز و شب این ورد دارم زبانِ دل صمیم  
رَبِّ هَبْ لِي كُنْزَ فَضْلِكَ أَنْتَ وَهَبْتَ كَرِيمِ  
أَعْطَيْتَنِي مَافِي ضَمِيرِي ذَلَّنِي خَيْرُ الدَّلِيلِ

(ترجمہ) اے تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آنے والے، اے اعلیٰ اخلاق کے مالک، یہ گنہگارو عاصی آپ کے حرم شریف میں کیسے پہنچے، آپ کا حرم شریف اور روضہ مبارک ہر خیر کی کان ہے۔ اے رحیم (رسول) میرے دل میں بجز آپ کے عشق کے اور کچھ نہیں، یہ آپ کا فضل و کرم جو خزانے کی طرح عام ہے اس کے حصول کے لیے روز و شب زبان اور قلب صمیم سے یہ ورد کر رہا ہوں کہ

”اے میرے پروردگار! (اپنے) فضل و کرم کے خزانے سے مجھے عطا فرما تو بخشنے والا کریم ہے، میرے دل میں جو ارادہ ہے وہ چیز مجھے عطا فرما اچھائی کی دلالت کے ساتھ“

(۶)

بعد ازان ز مدعی اشتیاقم بی خلاف دست بستہ عرض کن پیش شہ صاحب عفاف  
 این چنین کی یار غار زبده آل مناف عمر من بگذشت در جرم و خطا و کذب لاف  
 عفوم از حق خواه پیش شاہ فخر قاف و این دعایت خواه بہر من ز حق از ایتلاف  
 هب لنا ملکاً کبیراً نجنا مما نخاف

رَبَّنَا اِذَا نَتَقَا ض وَالْمَنَادِي جَبْرِيْل

(ترجمہ) اس کے بعد دست بستہ میرے دل کا مقصد شاہ پاک دامن کی خدمت میں عرض کر دے کہ آل مناف کی بزرگ ترین ہستی کے یار غار میری عمر جرم، خطا، کذب و لاف میں گزر گئی۔ تمام جہانوں کے بادشاہ کے آگے میرے لیے معافی مانگ اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے یہ دعا مانگ۔

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں عظیم ملک عطا فرما، ہر خوف سے ہمیں نجات عطا فرما، اے ہمارے پروردگار! (قیامت کے روز) جب تو اپنی شان کے مطابق عدالت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور جبریل امین منادی دے رہے ہوں گے“

(۷)

نیز پیش حضرت فاروق فیاض ہدا شو اعانت خواه حال مجرم بخشا خطا  
 کہ آتش نفس لعینم سوختہ سرتا پیا جز زلال رحمت شاہ رؤف و مجتبا



سرد کی گردو شرارِ سینہء پرتاب ما در حضورِ رحمتِ عالمِ زمنِ گو با خدا

قُلْ لَنَا اِبْرَدِي يَسْرَب فِي حَقِي كَمَا

قُلْتُ قُلْنَا نَارِ كُونِي بَرْدِ فِي حَقِّ الْخَلِيلِ

(ترجمہ) نیز حضرت فاروق اعظم فیاضِ ہدی کی خدمت میں بھی میرے جرم و خطا کی بخشش کے لیے مدد مانگ کہ میرے نفس ملعون کی آگ نے مجھے سرتاپا جلادیا ہے، (اب) مہربان و محبتی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چھینٹوں کے سوا میرے سینے میں سلگتی ہوئی آگ کو کون ٹھنڈا کرے گا؟ خدا کے واسطے میری جانب سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ عرض کر دیجیے کہ:

”اے میرے پروردگار! آگ کو میرے حق میں حکم فرما کہ ٹھنڈی ہو جا جس طرح حضرت ابراہیم

علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ اے آگ خلیل کے لیے ٹھنڈی ہو جا“

(۸)

ہی سفرِ دورست من بی زاد تنہا بر کسل خویش و یارانِ جملہ کو چیدند بر کوسِ اجل

دست زن در دامنِ خاتونِ زہرا بی مہل کہ ای توئی قبولِ درگاہِ پاک و لم یزل

بیر بخشاء تو میگویم بحق ہم منفعل نیستم در جرمِ یارب ہمسر و یاہم مثل

کیفِ حسانی یا الہی لیس لی خیر العمل

سوء اعمالی کثیر از ادطاعاتی قلیل

(ترجمہ) سفر بعید ہے اور میں بے زادِ راہ، تنہا، ست، عزیز و اقارب اور دوست تمام چلے گئے،

خاتونِ جنت کا دامن مبارک تھا مگر یہ عرض کر دے کہ تم ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول بندی ہو، میں اپنے

گناہوں کی بخشش کے لیے خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اے میرے پروردگار! جرم و خطا میں میرا کوئی ہم سر و ہم مثل نہیں۔

”اے میرے خدا! میرا کیا حال ہوگا؟ میرے پاس کوئی بھی اچھا عمل نہیں ہے، میرے اعمال بد تو

بہت ہیں، اطاعت و فرمانبرداری کم ہے“

(۹)

وَلِ وَجْهَكَ لِلْبَقِيعِ الْغَرَقِدِ هُوَ مَنِيْلَتِي      بِالتَّأْدِبِ وَالتَّخَشُّعِ نَادِمًا مِّنْ ذِلَّتِي  
 قُلْ أَغْنِنِي يَا اَلْهَى نَجِّنِي عَنِ نِقْمَتِي      لیس غیر الآل و اصحاب النبی لی عُرُوْتِي  
 وانچہ گفتستی کہ وسعت کل شیء رحمتی      ہم بذالنورین سبطین و علی جنتی  
 عَافِنِي مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَاقْضِ عَنِّي حَاجَتِي  
 اِنَّ لِي قَلْبًا سَقِيْمًا اَنْتَ تَشْفِي لِلْعَلِيْلِ

(ترجمہ) اپنا چہرہ بقیع الغرقہ کی طرف کر دے یہی میری آخری آرزو ہے۔ پھر نہایت خشوع و خضوع اور ادب سے پشیمان ہو کر یہ عرض کر دے کہ مجھے ذلت سے امان ملے، (پھر) یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار مجھے انتقام سے نجات دے، میرے پاس آل رسول، اصحاب رسول کے توسل کے سوا اور کچھ نہیں، (اے میرے پروردگار) جو تونے فرمایا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے، ذوالنورین، حسن و حسین اور حضرت علی اہل جنت کے وسیلے سے۔

”مجھے ہر بیماری عافیت دے اور میری ہر حاجت کو پورا کر دے میرا قلب بیمار ہے تو ہی بیمار کو شفا دینے والا ہے“

(۱۰)

پس تو تسل جو بدرگاہِ شہ نور صدور      سید شہداء حمزہ گو کہ یارب یا شکور  
 بس ہر اسانم زتابِ گور و از یومِ نشور      عمر دادم در ہواؤ حرص و لہو و فخر و زور  
 نیست بلجايم بجز لطف و کرم فضلِ وفور      عافنی ماکان منی انت عاف یاغفور  
 اَنْتَ كَافِي اَنْتَ شَافِي فِي مُهِمَّاتِ الْاُمُور  
 اَنْتَ رَبِّي اَنْتَ حَسْبِي اَنْتَ لِي نِعْمَ الْوَكِيْل

(ترجمہ) پھر شاہ نور صدور سید الشہداء، امیر حمزہ کی درگاہ کا توسل کرتے ہوئے یہ عرض کر کہ اے

رب شکور! میں قبر و حشر کے غم و اندوہ سے بہت ہراساں ہوں، میں نے تمام عمر لہو و لعب، حرص و ہوس میں کھودی، تیرے لطف و کرم اور فضل کے سوا کوئی بھی پناہ کی جگہ نہیں، مجھ سے جو بھی خطا ہوئی ہے معاف کر دے اے بخشنے والے، تو ہی معاف کرنے والا ہے۔

”میری تمام مشکلات میں تو ہی کافی و شافی ہے تو ہی میرا پروردگار تو ہی مجھے کافی اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے“

(۱۱)

حمد لله باز آمد آن صبا با صد فتوح      گفت رستم عرض کردم حال دل پر از جروح  
وہ اشارت شد سعید از انس جان انس روح      ہیچومن لا ذنب له شد تائب صاف و نصوح  
غم مخور کن ورد استغفار ہر شام و صبح      گفت بو بکر از فتایء توبہ رمزی با وضوح  
اَیْنَ مُوسَى اَیْنَ عِیْسَى اَیْنَ یَحْیٰی اَیْنَ نُوحِ!

اَنْتَ یَا صَدِیقَ عَبْدِ رَبِّ السَّمِیِّ الْجَلِیْلِ

(ترجمہ) الحمد لله! با صبا سو (فیصد) فتوحات کر کے واپس لوٹ آئی، کہنے لگی کہ میں نے مجروح دل کا حال عرض کر دیا۔ اشارہ یہ ہوا کہ سعید جو صدق دل و جان اور روح سے توبہ تائب ہوا وہ اس کی طرح ہے جس نے یقینی اور کھلی توبہ کی گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں، غم مت کرو صبح و شام استغفار کا ورد کرتے رہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فنا سے توبہ کی رمز واضح ہوتی ہے۔

”حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت یحییٰ اور حضرت نوح علیہم السلام کہاں ہیں؟ اے صدیق تو (خدا کا) بندہ ہے رب جلیل کے حضور توبہ کر (اور تائب ہو جا)“

☆.....☆.....☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْعَظِیْمِ

